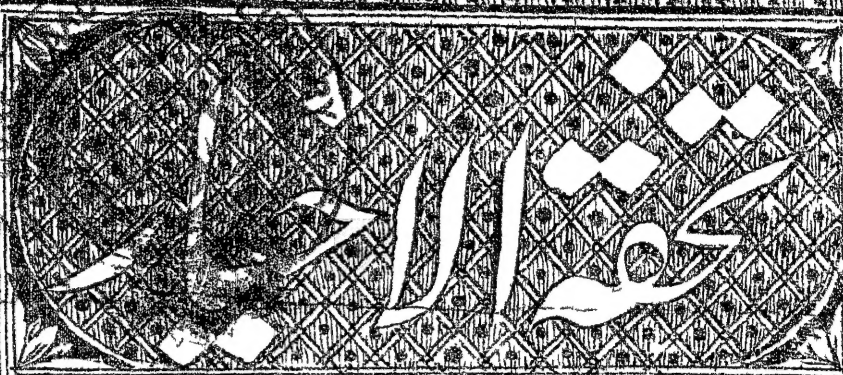


رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مِثْقَالِ ذَرَّةٍ

مَنْشُورٌ فِي مَطْبَعَةِ نَوْالِشْتُمْ قَالِكُوهُ طَبْعُوهَا

۳۳۹	قصه	۳۴۰	قصه
-----	-----	-----	-----

[illegible]

فهرست بعضی فوائد و مطالب تحفه الاخبار ترجمه شارق الانوار

۱۳۰	تحقیق مفهوم بدعت و ذکر بعضی از آن	۳۴	نواب برویس و مترجم	۵۷	چهارم اسلام و ثبات مستعدان دین	۹۸	فصلت صدیق اکبر رضی الله عنه
۱۳۱	فصلت سهل طلسمی و معجزات معانی	۳۵	نواب حاجت روائی مسلم	۵۸	سال علما و عشره قبل از قیامت	۹۹	ذکر حجاج
۱۳۲	نمودن بعضی آن	۳۶	نواب دسکا اوان	۹۰	فصلت صدیق و بدعت کذب	۱۰۱	قصه حضرت موسی و خضر علیهما السلام
۱۳۳	فصلت خشت دادن و بسیار دیگر	۳۸	احادیث و مسائل شیعیه و جمعی دیگر	۹۱	علی بن ابی طالب و ایش زرق است	۱۰۲	سیال توکل و معجزات حضرت علی علیه السلام
۱۳۴	سارنات تمیز مسجد	۳۹	نواب عمادت شاد قدر	۹۲	پست امام حضرت کا	۱۰۳	دلیل ختم نبوت
۱۳۵	بیان شکر کسکه خود را بدست خود	۳۹	سیال اقسام تهادت	۹۲	فصلت صدیق اکبر رضی الله عنه	۱۰۹	ادعای حضرت در باب سابق مقول است
۱۳۶	فصلت خبرات مال گریه کنان	۴۱	تأکید حقوق کارکنان حقوق العباد	۹۲	مردم مواضع و مساوی و موافقین	۱۱۲	معجزه سلام نمودن سنگ
۱۳۷	فصلت خصوص مساجد و گداری آنها	۴۱	بخیر خدا تعالی قسم و گریه و است	۹۲	دلیل و صفت سلوک راوری	۱۱۹	فصلت اصحاب مدینه رضی الله عنه
۱۳۸	دعای سید اری و تهنیت فصلت کا	۴۱	تحقیق مسئله سیال نواب شهاب	۹۲	فصلت صدیق اکبر رضی الله عنه	۱۲۲	تذکره ایدی سبب منزل حکم
۱۳۹	فصلت کار جمعه با آداب	۴۱	درود و تعویذ و حاجی و سیال طهر	۹۲	معجزه اهل بیوت و روح اسلام	۱۲۶	تذکره نگار تشریح برای اولاد و دیگر
۱۴۰	فصلت نواب و صو	۴۲	سیال حقوق و حاجی و سیال طهر	۹۲	سیال و صفت احسان	۱۲۶	اربعوم حضرت کزول و معجزه صر
۱۴۱	فصلت حضرت عثمان رضی الله عنه	۴۲	انتفاع و روش و روش و روش و روش	۹۲	سیال و صفت احسان	۱۲۶	آیه داول و بحیان طایفه سی و دعا
۱۴۲	فصلت حج و عمره	۴۲	انتفاع و روش و روش و روش و روش	۹۲	تذکره اهل بیوت و روح اسلام	۱۲۶	برکات اصحاب و حاجی نمودن
۱۴۳	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت کارکنان عادل	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۲۹	معجزه ربان و منزل آن
۱۴۴	سیال توانایی و عدل و کمال و کمال	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۴۵	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۴۶	سیال طرق و معانی و کمال	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۴۷	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۴۸	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۴۹	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۰	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۱	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۲	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۳	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۴	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۵	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۶	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۷	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۸	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن
۱۵۹	سیال عبادت و تقوی	۴۲	فصلت مؤمنان و کمال و کمال	۹۲	معجزه ربان و منزل آن	۱۳۱	معجزه ربان و منزل آن

۱۳۱/۱۵۱

۱۳۱/۱۵۱

۱۰۰ بیان علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۰ کتب و کتب و کتب و کتب	۲۰۰ کتب و کتب و کتب و کتب	۲۰۰ کتب و کتب و کتب و کتب
۱۰۱ باب خوار و بزرگان و غیره	۲۰۱ فصلت در دو فضیلت حضرت بر عجل	۲۰۱ حکم سبب دولت	۲۰۱ بیان کسانیکه بر عجل و عجل و عجل
۱۰۲ معجزه و کرامت طهارت	۲۰۲ معجزه و کرامت و کرامت و کرامت	۲۰۲ معجزه و کرامت و کرامت و کرامت	۲۰۲ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۰۳ ترغیب سخاوت و منع بخل	۲۰۳ حکایت که در حدیث و حدیث و حدیث	۲۰۳ احادیثی حضرت بن حدیث اکبر	۲۰۳ ایتان
۱۰۴ بیان علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۴ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۴ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۴ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۰۵ معجزه و کرامت و کرامت و کرامت	۲۰۵ معجزه و کرامت و کرامت و کرامت	۲۰۵ معجزه و کرامت و کرامت و کرامت	۲۰۵ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۰۶ تقسیم حجت آنحضرت بر حجت پروردگار	۲۰۶ استقامت قرآن خوش آملی خواندن	۲۰۶ تقیید حدیثی که حدیثی حدیثی	۲۰۶ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۰۷ دویست و هشتاد و هشتاد	۲۰۷ فصلت عشره ذیج	۲۰۷ تقیید حدیثی که حدیثی حدیثی	۲۰۷ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۰۸ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۸ بیان کمال شجاعت آنحضرت علی	۲۰۸ فصلت ایمان و حاد	۲۰۸ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۰۹ بیان علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۹ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۹ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۰۹ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۰ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۰ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۰ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۰ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۱ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۱ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۱ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۱ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۲ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۲ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۲ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۲ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۳ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۳ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۳ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۳ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۴ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۴ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۴ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۴ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۵ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۵ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۵ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۵ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۶ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۶ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۶ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۶ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۷ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۷ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۷ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۷ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۸ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۸ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۸ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۸ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۱۹ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۹ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۹ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۱۹ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف
۱۲۰ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۲۰ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۲۰ علم و فنون و صنایع و حرفه ها	۲۲۰ فصلت حدیث و عارف و عارف و عارف

[illegible]

سید محمد شمس الدین

[illegible]

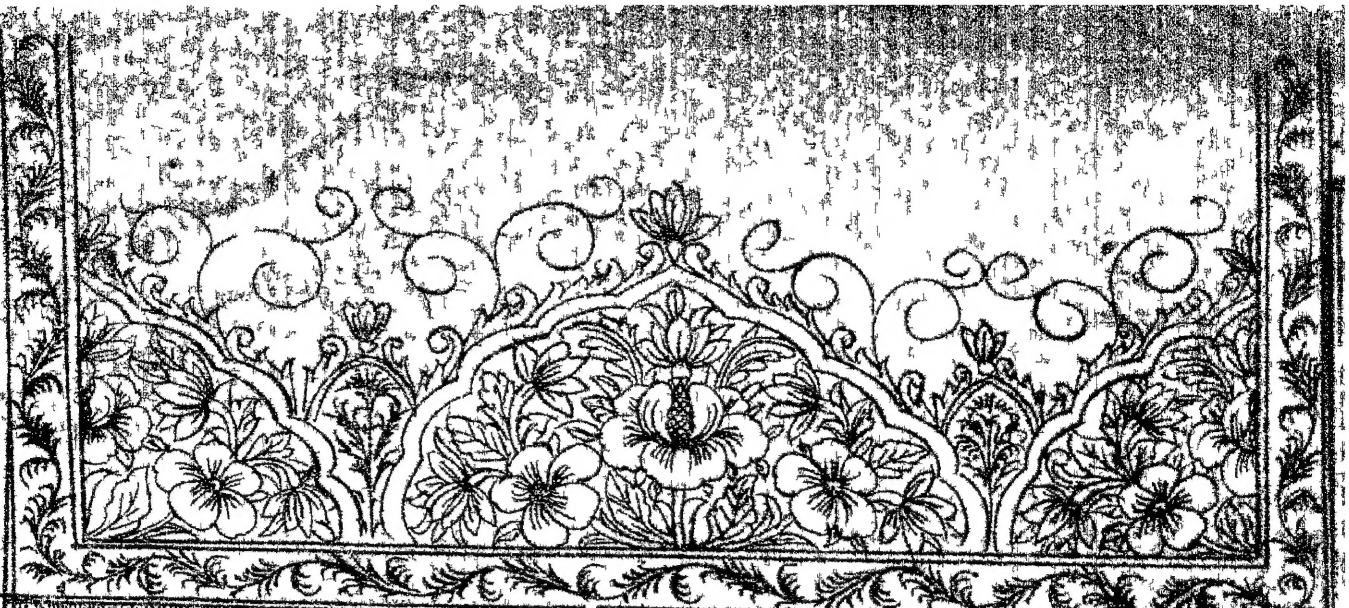
رَبِّ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ وَمَنْ بَيْنَهُمَا الْمَلِكُ

حِكْمَةُ الْأَحْجَاثِ

ترجمه

مَشْرِقِ الْأَنْوَارِ

مُطَبَّعٌ وَكَشُوفٌ فَالْكَتْمُ مِيزَانُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه
 حمد اور رحمت کی حدود و بات کا جایا ہی کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی ہوا اسلئے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مسطور ہی کہ کلام السلک
 ملوک و اکلام اور رب علوم دیسی اوسکی محتاج ہیں علم تفسیر بدوں حدیث کے مقہر تھیں اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور
 علم تاریخ بدوں اوسکے کچھ نہ سہیں لیکن ماورعہ اس کے ہندوستان میں اس علم تشریف کا چرچا سہیں عوام کا تو کیا ذکر ہے
 اکثر اراکہ حشر ہیں ہوا اسلئے ہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام مہم ارہ و راہ میں کچھ بی سوس کتابوں سے
 سارق اناوار حسن صفائی کی ہایت بسدائی اسوا اسلئے کہ مختصر کتاب ہی اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اسکی ایسی
 حدیث ہیں جو غیر معتبر و مختلف شکوہ کے کہ اوس میں ہر جس کی روایت ہی صحیح ہی اور ضعیف ہی مار احمد مذکور ہوا یا کچھ نہیں
 جسے لخواہ ترجمہ تمام ہوا و ترجمہ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تھا ایسی کرم سی اس کتاب کو موصول
 رہا اور ہل اسلام کو فائدہ عام سکتے اور ہوں جو کہ عاف ذمائی آئیں مقدمہ اسمہ جدید اصطلاحات حدیث کا اور
 مصیبت امام بخاری و دیگر ہم کتاب مشارق الانوار اور اسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ما واقف ہو کو لکھنے والے
 جرائی سچ فصل اصطلاحات حدیث میں حدیث اسکو کہے ہیں جو میر جہد اصلی اللہ علیہ آکہ وسلم لے راں مکرر
 فرمایا جو حدیث کی ما سے چودا و رصرت نے اوسکو درست رکھا ہور مان سے فرمایا اوسکو حدیث قوی
 کہتے ہیں اور جو کیا اوسکو حدیث ضعیف کہتے ہیں اور جو حدیث سامنی ہے اوسکو حدیث تقریری کہتے ہیں اول اسلام میں

دست تک علم حدیث میں کسی نے کتاب نہیں تصنیف کی زبان سب یاد رکھتے تھے پیرا دل ابن حنیف اور امام مالک اور ربیع
 نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علیٰ حدیث نے جو متن حدیث کو تیار کیا تو لا کے حدیثیں پائین
 فائدہ حدیث دو قسم پر ہے متواتر اور باآحاد متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے میں اتنا اکثر لوگوں نے روایت کی ہو کہ عقل او کی
 حوث بولنے کو محال جانے اور احاد وہ ہے کہ جسکی روایت میں اتنی کثرت ہو کہ حدیث کی تین قسمیں ہیں مشہور اور غیر مشہور مشہور جسکی
 ہر زمانے میں تین یا زیادہ راویوں نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہے جسکو ہر زمانے میں دو یا دو سے کم نے روایت کی ہو اور عزیز جسکی
 روایت کسی زمانہ میں ایک ہی راوی سے ہو تو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا خواص کو بھی عوام کو بھی اور احاد وہ ہیں
 علم ظنی حاصل ہوتا ہے اور بعضی صورت میں کثرت قرآن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوتا ہے جو احاد میں بعضی حدیث تو مقبول ہے اور
 او سیر علیٰ جب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ مانت ہو فائدہ
 مقبول احاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اسکو کہتے ہیں جسکو دیدار پیر کا خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانے میں اس پر
 کیا ہو یا وہیں کوئی چپا عیب ہو اور معتبر لوگوں کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمیں ہیں اول سندہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری او
 صحیح مسلم دونوں میں ہو اسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں اسکے بعد دو قسم وہ جو صرف بخاری میں ہو تیسرے وہ ہے جو فقط مسلم میں ہو
 چوتھے وہ جو بخاری اور مسلم کی ترطاد اور اسکے طور پر ہو یا چونکہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چوتھی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو
 ساتوں وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اسکو صحیح مانا ہو حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح حدیث کی
 طرح ہو لیکن اسکے راویوں کا خط اور یا صحیح کے راویوں کے برابر ہیں ہر چند مقبول اور محبت اور وہ جب اہل دونوں میں لیکن
 صحیح جس سے ہایت مقدم اور اصل ہے جس صحیح سے رتبہ میں کم ہے فائدہ مردود قسم احاد کی حوالہ محبت کے ہیں
 وہ صحیف ہی ضعیف حدیث اسکو کہتے ہیں جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اسکا کوئی راوی درمیاں سے ساقط ہو یا
 مطعون ہو سو اگر اندازہ اس حدیث سے راوی ساقط ہو اسکو متعلق کہتے ہیں اور اگر اسنا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور ہو تو اسکو
 مرسل کہتے ہیں اور اگر دو راوی رہے ساقط ہو گئے تو اسکو مطلق کہتے ہیں اگرچہ وہ صحیح اور طبع راوی کا نہ کہ درجہ ہے
 تو اسکی حدیث کو موصوع کہتے ہیں یا مبرور کہتے ہیں یا حسن کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں
 یا کہ راوی مطعی کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں یا راوی مطعی کہتے ہیں

بہت کتابیں ہیں لیکن جب کتابیں نہایت شہور ہیں تو صحاح ستہ کہتے ہیں اول صحیح بخاری دوسرے صحیح مسلم تیسرے ابو داؤد
 چوتھے ترمذی پانچویں مسانی چھٹے ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے ماتی چار کتابیں ہر قسم کی حدیث ہی صحیح ہی اور حسن ہی اور
 ضعیف ہی چنانچہ ان کے مصنفوں نے بیان کر دیا ہے صحیح جس ضعیف کا دریافت کرنا ہر کس کا کام نہیں حد اسے
 محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی او کو خوب پہچان جاتے ہیں جیسے صراف کو ٹاپا یا کہ اردو پیہ استر فی پو پو
 ہیں یہ دونوں اس کے بتلائی ہر شخص نہیں جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہے لیکن عوام کی فہم
 میں نہیں آسکتی اس واسطے ہی قدر اجمال پر کفایت کی کہ آٹنا ہی یہ ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے فیصلہ صحیح
 اور صحیح مسلم کے ذکر میں ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے علم حدیث کی سب کتابوں سے صحیحین منتخب ہیں انکی صحت پر اتفاق
 امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہے ان دونوں کتابوں میں سوائے صحیح حدیث کے حسن حد
 بھی ہیں ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم استاد کامل ہوئے علم حدیث میں کہ یہ ترجمہ کسی کو حاصل نہیں آتا
 یہ دونوں بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہیں اور حتمی لے ان کے فضائل اور کمالات کو اور انکی کتابوں
 ایسی تہمت دی کہ گیدیاں کی حالت میں لیکن کچھ محمل اسکا حال حرکت کیواسطے مذکور ہوتا ہے تانا و اتنا کو آگاہی جائز
 فاضل نام اور امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن ایجرہ ہے ایک سو چار کو ہجری میں پیدا ہوا تھو طعلی
 میں اندر سپر ہو گئے تھے اوکی ماں حضرت اسماء علیہ السلام کو حوا میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ خوش ہو کہ حضرت
 نے میری دعا اور راری سے تیرے بیٹے کی آکھو میں روشنی عسایت کی صبح کو دیکھا تو دنیا پایا دس برس کی عمر سے
 بخاریاں حدیث یاد کرنا شروع کیا حد سولہ برس کے ہوئے عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے
 یہ چھکے واسطے گئے اور عرب میں علم تحصیل کرنے لگے اب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین میں
 ترمذی کی آجراؤ سب مجموعی کی مدیہ میں حضرت کی مبارک کے پاس تاج بخاری بانی حاد بن اسماعیل محدث سے
 روایات ہی کہیں اور بخاری ہما دوسے سا ہی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز میں نے بخاری سے کہا کہ تمہارے
 پاس دو رات وقف ہمیں نم احارست کو میں لکھتے یا رہنا مشکل ہے تو ایسی تفصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے
 نہ رہنا ہی سے کہا کہ تم سے حکومت ملگ یا لا رہی تھویر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور میں اس وقت تک

ہزار حدیث لکھ چکا تھا اسی سب حدیثوں کو بحاری نے منجور زبانی مستند اور ایسا خوب یاد تھا کہ اسے اپنی حدیثوں کو ان سے صحیح کر لیا پھر بحاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری محنت اور سرگردانی محض بیجا نہ ہو اسی روز میں جان چکا تھا کہ یہ شخص تندرستی کے برابر کوئی ہو سکے گا اور صحیح بخاری تصنیف کرے گا یہ سب یہ کہ ایک سدوز اسٹی ہں راہویہ کی مجلس میں ذکر ہو کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثوں کو علیحدہ جمع کرے تو خوب ماند ہو کہ بے دغدغہ لوگ اس پر عمل کریں بحاری کے دل میں یہ بات اثر کر گئی تھی لاکھ حدیثیں اس کے پاس تھیں اور ان کا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبے میں ثابت تھی اس کو لکھتے اور ماتی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الہی مجھے خطائوں آجرتس کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے میں حضرت کی مسجد کے اندر مراور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کرنا اول بحاری سے شروع ہوا سب حدیثیں صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہیں اور اگر کر کو حدیف کیجئے تو چار ہزار ہیں اور کی خوش بینی کے سب سے یہ کتاب ہی مقبول ہوئی کہ اور کی حیثیت میں ستر ہزار آدمی نے ملا واسطہ اس سے یہ کتاب سب کی امام بحاری سے روایت ہو کہ فرماتے تھے کہ محکو یہ امید ہو کہ قیامت میں مجھے عیست کا سوال ہو گا اس واسطے کہ مجھے کبھی کسی کی عیست نہیں کی اسی کلام سے اس کے تقویٰ اور برہمکاری کو جہاں کیا جائیے حدیث بحاری میں تھے تو وہاں کے حاکم نے کہا کہ تم ہی تصنیف میرے مکان میں اگر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بحاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم جو کہ میں دلیل میں کرتا اگر محکو عرصہ ہو ایسے بیٹے کو میرے مکان میں بھیجا کر حبیب اور لوگ سکھیں میں وہ بھی سکھا کرے حاکم نے کہا تو حیران آیا اسے تو اور کوئی طالب علم تھا کہ یاس رہا کرے ہمارا جو مدار دروازہ پر کھڑے رہیں گے کسی کو نہ آوے اور نہ ہم میں جاسے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے رارٹھے بحاری نے یہ بات مانی اور کہا کہ حدیث کا علم میری میرات ہی میں تمامت محمدی شریعت میں کیکی خصوصیت میں ہو سکتی حاکم ہایت با حوس مو اور بعضے دیادار حوش آمدی عالموں نے بحاری طعن منع شروع کر کے حاکم کو فساد برپا کیا آخر اس کو امام بحاری بحار سے تنگ ہو کر نکلا اول بیتا یہ میں گئے وہاں کے حاکم سے بھی موافقت ہوئی پھر وہاں سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الہی میں او حودت دگی کے محویر تک ہو گئی محکو رہدگی سے محبت دے پھر دو سو چھتیس ہجری میں وہاں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ہرجوال بحاری صط کر دم ارتقا ۲ صدق تاریخ ۱۹۳۲

خلاۃ حدیث صحیح بخاری

تولد نور اربع دعات عمدہ لواء طوسی اوس زمانے میں بڑی فی کامل تھے اوبھوں نے جواب میں دیکھا کہ سید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 معہ چند اصحاب کے راہ میں منظر کھڑے ہیں عرص کی یا رسول اللہ آپ کے انتظار میں ہیں فرمایا کہ محمد بن اسماعیل کا میں منظر ہوں پھر تحقیق ہوا اور قیامت
 بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت زرگوں نے جواب میں دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف منت کیا تھا محمد بن اسماعیل ضروری نے میت کی
 یاس کتاب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسی اور بد تو کہ ایک کتاب کا درس کیا کر گا ہمارے کتاب کو تو کیوں نہیں
 پڑھتے ہیں کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسماعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی جواب متہوری شہید
 اور خوف رنجی مرس اور قحط وغیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا حرم براق محرم ہے صحیحہ حر میں تریعین میں اب تک معمول ہے کہ
 صبر و دم کے یا دساہر جبک پریش ہوتی ہی وہاں کے علماء بخاری شروع کرتے ہیں جن تعالیٰ فتح نصیب کرتا ہی فائدہ
 امام ابو ہشیم مسلم بن النحاح بن مسلم قسری میثا یوری دو سو چار ہجری میں پیدا ہوئے اور دو سو اکتھ بھری میں اسقال ہوا
 امام اہل حدیب او کی زرگی اور کمال کے فائل میں اور بڑے عمدہ محدثین اوسکے شاگرد ہیں جسے ابو حاتم راری اور ربندی
 علم حدیث میں بہت کمائیں اوس سے تصیف ہیں خصوصاً صحیح مسلم میں عجاب رکارک علم حدیث کے دانتوں میں کمال حد
 او کو حاسے میں میں لاکھ حدیث سے اس کتاب کو محب کیا ہی اور اوس میں کمال ہوتاری اور احتیاط کی ہی سہا حدیث
 اس کتاب کی بارہ ہزار میں امام مسلم نے کبھی کبھی عبت میں کی اور کیو مارا اور یہ کیو گالی دی آتو حاتم راری نے مسلم کو جواب میں
 دیکھا او کا حال پوچھا کہ حدیث تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ جن تعالیٰ نے ہشت کو مرسے واسطے سماح کر دیا ہی
 جہاں اٹھا ہوں وہاں ہتا ہوں آو علی ایک زرک تھے جب کو مرسے تو کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ حدیث
 تمہاری کس سہ سے محات کی اوبھوں نے کہا کہ ان حدیث کی زرک سے اور دوسے حدیث صحیح مسلم کے تھے فائن کتاب
 شارق الاوار اوسکے مصنف کے ذکر میں اس کتاب کے مصنف کا نام صی الدین حسن بن حسن صعلانی ہی جہاں اور الہر
 کی ولایت میں ایک سہر کا نام ہی رہاں پیدا ہوئے بعد اوروں کے میں علم تحصیل کیا یہی وقف یعنی سات سو بھری میں تمام علوم
 دی خصوصاً علم تاریخ و اربعہ میں استاد نے بطریق تصنیفات ارکبی بہت ہیں اراکملہ کتاب مصباح الدجی کا
 اصحاب احایت لمصطفیٰ اور کتاب سیرہ من الصحاح الماویہ اور کتاب شارق الاوار السویر میں صحاح الاحبار
 انصطفویہ اور کتاب غنۃ العلمان اور کتاب و حیات صحابہ اور کتاب رمدۃ المساک اور کتاب

عرائص اور کتاب در حاتم العلماء اور کتاب النکملہ لغت ہیں کہ جو صحاح جوہری میں جملہ تہجی اور اصلاح کی اور عربی لغت
 کہ اوہین تھے او کو دھل گیا اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ ہدایت کماں کتاب ہے کہ نام لغت عرب کو مثال ہے
 اسکے سو ہے اور تصنیفات بھی ہیں کہ مصنف کے کمال علم پر دل ہے فائدہ متاثری الانوار میں ہے اسے بھی اور
 عرب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحاح کی امانت سے صرف ولی حدیثوں پر کھایا کی حدیث
 فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں میں طرہ حصر اور تلماس کی ہے کہ اولیٰ اصول حدیث
 کو لایا سو اہل اور مسامعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ ہیں کہ لے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی
 کو چھوڑا اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور ثرا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہیں اسی سے مصنف نے دسار کتاب
 میں کہا ہے کہ یہ کتاب صحاح اور تناسل میں میرے اور حد کے درمیان محنت ہے یہی خوب جانتا ہے کہ کس قدر محنت ہے
 اس میں اٹھائی ہے اور اس کتاب کی حوی اور زرگی ہر شخص نہیں دریافت کر سکا اس کو علما جانتے ہیں اسے علماء سے بھی تو
 عالم جانتے ہیں جو علم حدیث میں ثرا ملکہ اور کمال عبارت میں دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو تارہ ۲۰
 کیا ہے لیکن بابوں اور فصلوں میں بطور اور کتابوں کے انتظام مصمون کی رعایت نہیں کی کہ مسلاصلوۃ کی احادیث یکجا
 ہوں اور صوم اور حج کی یکجا ملکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہے متلا من حدیثوں کے سرے پر جسے ہی اول باب میں لایا اور ان کی
 حدیثوں کو دوسرے باب میں اور جسے رکلا ہے او کو تیسرے باب میں اور ماوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہے جسے لغت کی
 کتابوں میں مولیٰ ہے خلاصہ یہ کہ اس ترتیب محوی میں ترتیب لفظی ہے محبت محنت اور مستندی کی ہے کہ احادیث کو رنگارنگ
 ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اس کو عور سے دیکھے وہ اسکا لفظ لے کر ہر حدیث محوی ترتیب میں یہ ثرا فائدہ ہے کہ جس مصمون کی چیز
 کو چاہا اسکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب میں بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سر معلوم ہوئے مختلف
 اس کو بحال بیا علاو اسکے قرآن کی طرح گنگ رنگ کے مصمون ہر وقت دریافت ہو ا کمال تساطا لگیر ہوتا ہے گویا یہ کتاب گشت
 ہی جس کے ہر تحریر و نگار گنگ ہو اور جو تہرہ رسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اسی ترتیب کے موافق جید قائم
 لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کو درست و سترے نہ معنی میں حل ہے جہاں مصنف نے ایسا ہی کیا جیسے یہ کہ بقول شارح کا درونی کے سبب افتاد
 متاثری الانوار میں دہرہ دو چھیا لیس میں فائدہ معلوم کیا گیا کہ اس کتاب کے ترجمے میں جید امور کی رعایت کی ہے اولیٰ کہ مصنف نے

کے واسطے احادیث کے اسلوب یعنی اوپون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول و اولیٰ ہو کر کیا گیا
 طرح کہ ہر حدیث میں اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا لیکن ترجمہ نے ہر حدیث کے ترجمے میں کہد یا ہی کہ حضرت نے یوں فرمایا اور کتا
 کا نام ہر حدیث میں لے دیا جو تاکہ عوام کو تسہیل دے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ میں کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ
 ہر کے محاورے سے اکثر مطابقت میں ملے محاورہ مقدم رکھا ہی مراد ہی مطلب حاصل کیا اور ماو خود اس کے تحت لفظ ترجمہ کی
 بھی عایت کی ہو تیسرے یہ کہ اصلی عرص اس سے یہ ہو کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہاں تک کہ حرف تناس اور عوام بھی محروم
 رہیں اس واسطے ہدایت مشکل مطالب میں لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے حصے کا ترجمہ میں کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ
 حصے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب رماہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم باہم حکو صحیح اور ضعیف کی تیسریں عالم اور شیوا
 مشہور ہوئے تو جیسے اس کتاب مشارق الاقرار میں اسی تصنیف وہ کتاب مصباح الدجی اور مسمرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب الہم اعلیٰ اور
 کتاب التنبات قصاعی سے صحیح روایت تھی وہ بھی میں ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب میں یکجا ہو وں صحیح بخاری کی علامت
 ح اور صحیح مسلم کی ہر اور دووں میں متفق ہوا وکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب میں صرف صحیح کی احادیث لکھی مگر کا
 اعلیٰ اور قصاعی کی کوئی لفظ بھی لانا ہی جیسا یہ وہاں اطلاع بھی کر دی ہو اور وہ لفظ بھی صحیح سے حالی میں پانچویں یہ کہ مصنف نے
 کمال اختصار سے ہر حکم قصہ حدیث کا میں بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے روائی تو اس کا مطلب بخوبی میں معلوم
 ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدے میں نکال دیا اور قصہ لکھ دیا اور جہاں مطلب محمل اور شکل تھا اس کو مفصل کر دیا اور
 حاروں اماموں کے مدد کا سامان مقاموں میں بے تعصب لکھے تبعہ و اہل دعوت کے تنہات کا محملہ دفع کیے عرصہ کہ
 محمد بن عبدیہ کما اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دیسی کو شامل ہو سکے دریا کے حامل عالم سے اور عالم تارہ لطف
 اٹھائے حضرت مولانا محمد القادر دہلوی کی ہدیہ تھی اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہیں بیدار کے حق میں
 نے دووں کتابیں گو یاد آنکھیں میں جس سے دو جہاں کا احکام بطریقے یاد و پر ہیں جس سے عزت تک اٹسکے تلمیذی
 کہ تجھے کہو نصیحت کیا ہی درواہ فرج مصطفیٰ سی صدقہ عالم حکم دیسی کرتے رہے اسکی خوشہ چسی
 نام کے ہاں سے کون لانا جسے یا یا میں سے یا یہ ساہرہ محمد جی ہی گھیسہ رار احمد جی ہی

الباب الاول

[illegible]

اَبْلَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَمْ يَنْتَرِ مِنْ التَّكْرِارِ كَارِي وَمُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ
 رَوَايَتُ هِيَ كَهَضْرَتِ نَفِي وَمَا كَهُوَ مَا جَاوَسَ يَنْتُونِ سَ كُنْتِي حِزِينَ بَهْرَاوَن كَسَا تَهْ بَهْلَاوَن كَرَسَ تَوَيْثِيَانِ
 قِيَامَتِ مِينَ اَوْسَكِ اَاطْ اَحَاوِينَ كِي اَوْسَكُو دُورِجِ سَ بَا وَنِگِي فَ حَضْرَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اَسَدُ عَهْمَا سَ رَوَايَتِ عَن
 كِهْ اِيَكِ عَوْرَتِ دَوَيْثِيَانِ سِيَمِ مِيرَسَ اَسْ سَوَالِ كَرْتِي اَتِي اَوْسَ دَقْتِ كِيَهْ مَوْجُو دَنْتَهَا يَمِي اِيَكِ كَهْجُورِ دِي اَوَكِ اَبِ كَهَاوَنِ كَهْجُورِ
 كَرَكِ اَسِي دُونِ سِطُونِ كُو دِي وَرَجَلِي كِي يَهْ حَالِ مِيَهْ حَضْرَتِ عَرَصِ كِيَا تِ حَضْرَتِ نَفِي يَهْ حَدِثِ رَوَايَتِي تَايَا نِ حَالِي
 اَزْمَانِ تِي مِينَ حَسَ اَن سَ بَهْلَاوَن كِي وَهْ دُورِجِ سَ بَا بَهْلَاوَن كِي يَهْ اَوَكِي كُحُو بِي رُورِشِ كَرَسَ اَوَكُو دِي دَارِي كَهَاوَن
 اَوَكَا رَادِي مِينَ سِيَكِ حَتِ اَوِي سَ كَحْ كَرِ دِيوَسَ هَرَاوُ هَرَبَنَ مَن اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ لَمْ يَنْتَرِ عَن يَهْ سَكَنُهُ
 اَوِي رَدِ سَ رَوَايَتِ هِيَ كَهْ حَضْرَتِ نَفِي وَمَا كَهُوَ حَكِي سَا تَهْ اَوْسَكِ اَوْسَكِ سَا تَهْ اَوْسَكِ سَا تَهْ اَوْسَكِ
 فِ يَمِي دُونِ سِيَكِ عَمَلِ كِي دَاتِ كِيَهْ كَامِ اَوِي سَ سَدِ كِي مَادِي سِرَادِ كِي مَسْطُورِ سِيَتِ هَرَاوُ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ
 حَرَاوُ حَتِ لَمْ اَحْتَهُ وَمَنْ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ شَرَاوُ حَتِ لَمْ اَحْتَهُ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ شَرَاوُ حَتِ لَمْ اَحْتَهُ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ
 شَرَاوُ حَتِ لَمْ اَحْتَهُ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ شَرَاوُ حَتِ لَمْ اَحْتَهُ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ شَرَاوُ حَتِ لَمْ اَحْتَهُ اَنطَا يَهْ عَمَلُهُ
 وَاحِبِ هُوَنِي اَوْرِجُوتِ مَن رَا كَامِ دُورِجِ اَوْسَكُو اَحِبِ هُوَنِي تَمِ حَدِثِ كِيَهْ كَامِ دُورِجِ اَوْسَكُو اَحِبِ هُوَنِي تَمِ حَدِثِ
 مِينَ فَ مَصَابِيحِ مِينَ رَوَايَتِ هِيَ كِهْ اِيَكِ حَارِ هَ كَلَا اَسْحَا نَ اَوْسَكِي تَعْرِيفِ كِي دُورِجِ اَحِبِ اَصْحَابِ اَوْسَكُو كِهْ تَمِ حَدِثِ
 رَوَايَتِ رَوَايَتِي اَوَا سِي مَسْمُونِ كِي حَدِثِ صِيحِ كَارِي مِينَ يَهْ كِيَهْ اِيَكِ دُولِطِ كَا فَرْقِ هِيَ مَعْلُومِ هُوَا كِهْ اَصْحَابِ لَمَكِ هَرِ وَقْتِ كِي
 دِي دَارِ حَدِثِ كِيَهْ كَامِ دُورِجِ اَوْسَكُو اَحِبِ هُوَنِي تَمِ حَدِثِ كِيَهْ كَامِ دُورِجِ اَوْسَكُو اَحِبِ هُوَنِي تَمِ حَدِثِ
 اَسْ حَدِثِ سَ ظَاهِرِ هُوَا كِهْ اَصْحَابِ اَوْرِجُوتِ وَكَا اَحْمَا عَ اَوَا تَهَا قَحْجِ سِي اَوَا كَامِلِ سَدِ هِيَ اَوَا رَا كِي كِتَابِ مِينَ عَامَرِ سَ رَوَايَتِ
 كِهْ حَضْرَتِ نَفِي وَمَا كَهُوَ حَكِي سَا تَهْ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ
 اِيَسَ سَدُونِ كِي كُو اَبِي قَوْلِ كِي اَوَا اَوْسَكِ كِهْ اَوَا دِيَهْ وَدِ اَسَ مَعَا فِ كِيَا اَسْ حَدِثِ سَ مَعْلُومِ هُوَا كِهْ اَوْسَكِ اَوْسَكِ اَوْسَكِ
 حَقِ قَارُهُ حَقِ اَنَسْ مَن اَحْتِ اَنَسْ مَن اَحْتِ اَنَسْ مَن اَحْتِ اَنَسْ مَن اَحْتِ اَنَسْ مَن اَحْتِ اَنَسْ مَن اَحْتِ
 هِيَ مَعَا هِيَ هَذِهِ اَصْحَابِ كَارِي وَمُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اَسَدُ عَهْمَا سَ رَوَايَتِ عَن
 كِهْ اِيَكِ عَوْرَتِ دَوَيْثِيَانِ سِيَمِ مِيرَسَ اَسْ سَوَالِ كَرْتِي اَتِي اَوْسَ دَقْتِ كِيَهْ مَوْجُو دَنْتَهَا يَمِي اِيَكِ كَهْجُورِ دِي اَوَكِ اَبِ كَهَاوَنِ كَهْجُورِ

کچھ بوجھوں کے تدارک کا جب تک میں نہیں اس مقام میں ہوں بھی ہر طرف بحالی و مسلمین یورپی و بیت یوں جو کہ ایک وقت سے بعد ہمارے طہر کے شرعیہ ٹھکانہ قیامت کو یاد کیا اور سرمایا کہ قیامت سے پہلے ٹری ٹری صیغہ میں ہونے والی ہیں اصحاب نے اختیار کر کے قیامت سے روکنے کے لیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حکو بوجھیا ہو سو بوجھ عذاب میں خاصہ ہے بوجھیا کہ میرا یہ کوئی ہو مایا کہ حداد ہو اور حضرت اوس وقت بہت عفتے میں تھے عمرہ روق سے گھٹنوں کے کھل کر ٹپے ہو کر کہا کہ ہم بدل دی ہیں ہدای کی حدی سے اور سلام کے دیں سے اور حضرت کی پیروی سے یہ کہ حضرت کا عصبہ بچا بعض علماء نے کہا کہ مسافروں نے کہا تھا کہ میرے ہمارے سوال کے جواب میں عاجز ہی اس واسطے حضرت عصبہ سے بار بار فرماتے تھے او کی طرف اشارہ کر کے کہ بوجھیا حکو حاکم حداد میں اس مطلب کو سمجھے عمرہ روق کی بات تو مجھ گئے کہ کلام حضرت کا اصحاب سے میں ہوں سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے ٹری رگی اور ہدایت تیر ہی عمرہ روق کی بات ہوئی معلوم ہوا کہ دونوں حالت میں فائدہ سوال عالم سے کراہت کر دہی رخ شہل تستد حجت

۹

بہ نظرانی مرحلہ میں اہل النار فلہ بطرائی ہذا یعنی مرحلا کا ان بھائل الشریکین وفلہ فی المرحی

تھکہ صحیح بخاری میں اس حدیث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوری مرد کو دیکھا جائے تو اس کو دیکھ کر بھی ایک شخص کا کہ وہ اس سے لڑتا تھا آخر میں اسے ایسی حالت کو آپ مارا ف حک جبر میں ایک شخص کا روں سے خوب لڑا حضرت نے اس کو دیکھا کہ اس نے عمرہ کی کہ اگر ایسا حال بنا دوری ہو تو ہشتی کو بھگا ایک شخص اس کا حال دریافت کرنے والا کہ یہ ہے لگا جب یوں سے اس کو بہت چور کیا تو غلہ ہو کر اس سے اپنا بیٹا مارا جو حرام موت مر گیا تب اس کو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور سدگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے کہ حاکم نے روایہ کہ یہ حرام موت مرقمان اس کا نام تھا مافق تھا طمع دینا سے لڑتا تھا کہ لوٹ میں جسے دیکھا اس نے اس کا نام بکیر ہوا ہر اؤموئی و تمانیۃ من تحت لقاۃ اللہ تحت لقاۃ اللہ و من تحت لقاۃ اللہ کی لقاۃ اللہ میں بومرہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو حداد کا لہجہ بھی ہو اور آخرت چاہتا ہو خدا کے لئے لوڈ ہتھی اور جو احوالے حداد کا لہجہ اس کے لئے کوڑا جاتا ہے حضرت عائشہ یا کسی اور نبی نے حدیث سے کہا کہ موت تو سب کی ہی معلوم ہوتی ہے نہ رستے و یا یہ ایسا مطلب ہے کہ جس میں

مرتا ہی تو اس وقت مٹے اور کوحدا کی رصا مدی اور کریم کی حوی سادیتے ہیں تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت
 شاق ہوتا ہی تو خدا بھی اسکا ملایا جاتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الہی ظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو ٹرا
 جاتا ہی و خدا بھی اسکا ملایا جاتا ہی مدگی میں جو موت بُری اور کمر وہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مصایقہ ہیں مرتے وقت نکلا
 ہو سو اس وقت ایمان و ارتفاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی
 ۱۱ **اَوُفِّرْنَ مِّنْ اَحْسَنَ قَوْلًا سَبَّلَ اللّٰهُ اِنَّمَا بَالِدُ اللّٰهِ وَتَصَدَّقُ بِنُفْسٍ اَوْ تَعْلَنَ فَارْتَضِعْهُ وَرَبُّهُ وَرَفِئُ**
وَتَوَلَّاهُ مِمَّا رَءَاہُ یَوْمَ الْفِیْئِہِ بخاری میں اور ہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حود کی راہ میں یعنی حاد کی نیت سے
 گھوڑا روک رکھے حاد کو مان کر اور اسکا وعدہ بچا جان کر تو اللہ اس کے چارے اور یا بی بی کے اور اس کی لید اور میتا کے اور
 تو اس کی تزارو میں ہو گا قیامت کے دن **ف** یعنی جب حاد ہی کے وسطے حاصل حاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت مطوہ و توقو
 ۱۲ **تَوَابِ یَا کُمْ مَعْمُرُنْ عَمِلَ اللّٰہُ مِّنْ مَّا فَعَلَ مِّنْ اَحْسَنَ قَوْلًا طَلَعُ** مسلم میں عمر بن عبد اللہ بن ماری روایت ہی کہ حضرت
 فرمایا کہ جو قحط میں غلہ سدر کر رکھے اور زیادہ گرائی کی راہ دیکھے وہ کھگا رہی **ف** اس ماحہ میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ جو
 میں غلہ سدر کر گیا حاد اسکو کور بھی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسے چالیس دن قحط میں غلہ سدر کیا وہ حاد
 ہو گا اور حاد اس سے حاد ہو قحط میں الاح سدر رکھا اور زیادہ گرائی کا انتظار کرنا چاروں مہینے نہایت حلیم ہی اس واسطے کہ حاد
 مدحوای ہی اور جسے غلہ اپنے گھر کے چرچ کے واسطے سدر کیا ہو اور سوداگری کی نیت ہو تو درست ہی الماح کی سوداگری کرنا صحیح
 حسا کہ عوام میں مشہور ہی مکہ قحط اور گرائی میں غلہ سدر کر رکھا اور زیادہ گرائی کی راہ دیکھا مع ہی سوای الماح اور چارے کے کبھی
 ۱۳ **کَا سَدَرَ مَعَہِمْ فِیْ غَابِیْہُ مِّنْ اَحَدٍ تَرٰہُ اَمَرَ نَا هَذَا اَمَّا لَیْسَ بِہِ فَعُوْرٌ** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
 سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نجات لکھا ہمارے اس کام یعنی ہمارے دن اور شریعت میں خواہیں ہمیں سو وہ نجات
 یا اسکا کالے والا مرد وہی **ف** یعنی جو دین میں مدنی حیر کا لے جسکی ترع میں کچھ صل میں کھلی بھیجی ہو وہ نہایت گراں
 اور ایک نام بدعت ہی دس میں چار حیریں اس میں ایک نو قرآن و ستر حدیث سیکرا جماع اور اتفاق امت جو تحفے قیاس شرعی کی
 اصول فقہ میں ہی سو حوماتاں چاروں صلوں میں ہیں مدعی بدعت ہی حوی بدعتیں لوگوں نے خلاف سراج کالین ہیں اس حدیث
 سہروردہ کی تفصیل کی کچھ حاجت ہیں سدا قمر گچ کرانگندہ ساما فرون پر روشنی کرنا عریسا مارگوں کا میلہ کرنا اولیائی

ہنا ہے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہے جس کی اور حدیث اور اطلاق اور قیاس شرعی میں انکی کچھ حدیں نہیں ملتی
 بعضے کام صریح احادیث میں منع ہیں اس طرح اور مدعوتوں کو حلال کر کے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا واجب درست ہو تو ہمارے
 قیاس میں یہ چیزیں درست معلوم ہوتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی حدیث میں یہ چیزیں
 مجتہد کے کسی قیاس تحت نہیں عرص کے اس حدیث میں عجب قاعدہ کلیہ صریح ہے فرمایا کہ سب مدعوتوں کی سچ کھانی ہو گئی اگر نہ
 آدمی اس کو جو سمجھ لے سب مدعوتوں کی برائی خود لوحہ حاوے زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ علماء
 حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر اسلام ہی ہزاروں مدعوتوں سے رد ہوتی ہے نظم سنی ہو کر عتی
 ستیں کیونکہ مدعت ہوں کی برہمن جھوٹے بدعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تانبوں تھے رسول خدا ق انہ منسوخ
 مَن أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤْخَذُ بِأَحَدٍ مَّا تَعَلَّى فِي الْكَاهِلَةِ وَمَنْ آسَأَ فِي الْإِسْلَامِ لِحَدِّكَ لَوْلَا
 وَاللَّحْمَى عَارِي وَمَوْلَا مِمْسِكًا مِنْ حُودُوكَ رَوَاتِ بِكَ حَصْرَتِ فَمَا يَكُ حَاجِي طَرِجَ سَلَامٍ مِّنْ آتَاوُكَ كَهْرَمَ كَيْفَا، وَسِيرَ كَيْفَا وَجَا
 اور جسے سلام میں برائی کی تو اگلے پچھلے دونوں گناہوں پر اس کے کچھ ہوگی ف حَاجِي طَرِجَ سَلَامٍ لَّا مَعْنَى طَاهِرًا وَطَلَسَ سَلَامٍ
 ہوا مرتے دم تک اوپر قائم رہا تو اس کے گناہوں کا مواجدہ میں اور جو ظاہر میں سلام لانا اور ماطس سے میں یہاں ہو کر مرد ہو گیا
 اس کے لئے پچھلے سب گناہوں پر مواجدہ ہو ح آوُ هَرَبَتْ مِّنْ أَحَدٍ أَمْوَالِ النَّاسِ تُبْدَأُ آءَاءَهَا آءَاءُ اللَّهِ عَسَهُ
 ۱۵
 وَمِنْ أَحَدٍ هَابُ بَدْءُهَا أَلْفَهُ اللَّهُ عَارِي مِّنْ أَوْ هَرَبَتْ مِّنْ أَحَدٍ أَمْوَالِ النَّاسِ تُبْدَأُ آءَاءَهَا آءَاءُ اللَّهِ عَسَهُ
 عارت اور کر کے ارادے سے توحہ اس سے ادا کرنا اور گناہی اور گناہی سامان کرنا یا میں آخرت میں اور حواوں کو کورنا اور کر کے ارادے
 اس سے توحہ اور سیکرنا اور گناہی عی جس میں کو کچھ ضرورت ہو روہ یہاں اور صلیوے اور اس کے ادا کر کے میں اس
 کر کے توحہ اور سکا مدد رہی اور مال مردم حور ہما کی ت سے لیتے تہہ در اس کے حواہ و سامان برآہ حرب میں سامان اور کار کا
 قرص برآہی کا قرص بھی مال و مالا در سب میں ہیں اس واسطے کہ اس حدیث میں یہاں کی کچھ خصوصیت میں اس میں ماحہ میں عبادتیں
 حضرت کے روایت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ سدا و مدار کے ساتھ ہی بیان تک کہ قرص ادا کر کے تہہ طہہ ست سری کر کے اسی واسطے
 عبادت میں جمع ہے حاجت بھی قرص سے تھے تاکہ ہمارے ساتھ ہے اور سطح حضرت علیہ السلام روایت ہے کہ قرص لپی تھیں کہ
 لکھا کہ آپ کو تو قرص کی کچھ حاجت ہیں تو کسی بھیں کہ حضرت نے فرمایا کہ حکمت قرص ادا کر کے ہوتی ہے حاکم کی طرف سے اسیر ایک حاکم

- ۱۶ اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ فرض سے تنہا ماکرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محنت آدمی کے دل میں بہت ہی شایعیت مل جاوے
- ۱۷ ثواب کہاں پھر عذاب گئے پڑے **قَسَدُ بَيْنِ مَرْكَبَيْنِ أَحَدُ شَيْئَيْنِ أَحَدُهُنَّ ظِلٌّ أَطَوُّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْبَعِينَ عَشْرًا**
- اور مسلم میں بخیرین یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جھین لگا اٹھتے پھر میں ظلم سے تو اس کی گردن میں اسی میں کا طوق ڈالا جاوے گا رہین کے ساتوں طوق تک ف طرائی اور اس نے یحییٰ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو حالت پھر میں کسی کی ظلم سے جھین لگا دلاوی پر در حکم کر گا کہ اس زمین کو سات طوق تک کھو دے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جاوے گا یہاں تک کہ حساسے مراعت ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اس کے گلے میں سات طوق پڑ گئی تاکہ وہ ظالم سب لوگوں کے روبرو صحت ہو گا اور دوسرے طوق ہو یہی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین میں ہمارا حاسکا تو زمین میں سات طوق ہو جاوے گی
- ۱۸ یہ حاشیہ اگلی حدیث میں صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا عصب کر ماہایت تحت گماہ ہی **خِ رِثْنِ عَمْرٍ مِّنْ أَحَدٍ مِّنَ الْأَنْحَارِ سِتْرًا عِبْرَ حَفِيهِ حُصِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْبَعِينَ عَشْرًا** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
- ۱۹ کہ جو حالت پھر میں ناحق لگا وہ زمین میں ساتوں طوق تک ہمایا جاوے گا **قَوْضَاءُ مِّنْ أَدْرَاكِ مَرْكَبَةٍ مِّنَ الصَّلَاةِ**
- ۲۰ **فَقَدْ أَدْرَاكِ الصَّلَاةِ** جاری اور مسلم میں نو ہرے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے مار کی ایک کعت پائی تو دسے اللہ سے مار پائی اس حدیث کے دو طلب ایک یہ جسے ایک کعت جماعت میں پائی تو اسے جماعت کی مار کا توایا اور وہ جسے کہ جسے ایک کعت کی بعد مار کا وقت پایا تو اس کی ماریا اسی خاص میں جیسے کہ صبح کے بار میں ایک کعت کے آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک کعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو مار ہو گئی اور یہی ہے امام شافعی کا لیکن امام شافعی کے مابین میں اس وقت میں عصر کی مار ہو گئی لیکن عصر کی مار آفتاب غروب سے اٹل ہوئی **قِ اَوْ هَرَمَنَ مِّنْ أَدْرَاكِ مَالَهُ يُعِيدُهُ عِيدًا خَلِ**
- ۲۱ **أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَارَفَ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ مَرَّةٍ عِبْرَةٍ** جاری اور مسلم میں نو ہرے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر چاہے کہ ایک کعت کے بعد آفتاب غروب ہو گیا تو اس کی مار ہو گئی اور یہی ہے امام شافعی کا لیکن امام شافعی کے مابین میں اس وقت میں عصر کی مار ہو گئی لیکن عصر کی مار آفتاب غروب سے اٹل ہوئی
- ۲۲ **سَعْدُنْ أَلَى وَفَا حَصِّنَ مِّنْ أَدْعَى إِلَى عَنِي أَسْبَهُ وَهُوَ**

المسكين واليتامى والفقراء

یادہ کوئی اور چہرہ تو یہ بھی جو رہی میں اصل ہو قیامت کے دن اس کو لے آوے گا یعنی قیامت میں اس کی چہرہ نکلا ہو گی اور اس کو
 مصیبت کرے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل دار یا کھیتی کار غاصب کے دار و نو کو مالک کے دونوں حصوں پر برابر بھیجے
 اپنے خرچ میں لے لے اور دست نہیں کہ صاف چوری ہو حکومت میں خدا اور رسول کو مونہہ دکھلا نا ہو وہ بگانی چہرے پر تیار ہے
 ۲۵ اُوَ اَسَانِ سَجَّحَ اِنَّ عِبَّاسَ بْنَ اَسَمِیَّ مَرَّ اِلَیْ حَلِیْبَتِ فَوَمَّ وَهُمْ لَهْ کَا سِرْ هُوْنَ اَوْ کَفَرْنَ مِنْهُ صَبَّ
 ۲۶ اُذْ بَكَ الْاَمَّا کُومُ الْفِیْئَةِ خَارِیْ مِنْ عَبْدِ سَدَسِ عَمَّاسٍ سَے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگا و کسے کسی
 قوم کی بات سنے کے واسطے اور اس کا سنا او کو کر لگتا ہو یا وہ اس سے بھاگے پھرتے ہوں تو اس کے دونوں کانوں میں
 پگھلا تیشہ دیا جاوے گا قیامت کے دن **ف** یہ عدا اس واسطے ہوا کہ اس سے کان سے لوگوں کو روح دیا ق اُن میں تھا
 مِّنْ اَسْلَمَ بِمَنْ قَلْبُ سَلِمَ بِکُلِّ مَعْلُوْمٍ وَوَرَفِعَ مَعْلُوْمٌ اِلَیْ اَحَلِّ مَعْلُوْمٌ کَا رِیْ مِنْ عَبْدِ سَدَسِ عَمَّاسٍ رِیْ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مع سلم کرے کھو میں یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور والی ایک مدت کے بعد لیوے تو
 چاہیے کہ یا یہ ٹھہرا ہو اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت کے سے دے میں شریف لائے تو
 دکھا کہ وہاں کے لوگ مع سلم کرتے تھے تول اور ہا میں جھگڑا ہوتا تھا ت حضرت نے یہ حدیب فرمائی ہر چند حدیب میں
 کچھ رکھا کر ہی اس واسطے کہ یہ میں بھی پیدا ہوتی ہو لیکن مع سلم کرنا اکثر حیر میں دس ہو سہر طیکہ تول اور ہا
 اور مدب مقرر ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیون یا چالیس سیر ایک مہنے کے بعد مادہ مہنے کے بعد فقہ میں اس کی
 تشرطیں یہ کہ وہیں امام عظم کے نزدیک کثرت مہیا بھر ہو اور جو بعضی حکمہ معمول ہو کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہیں کہ
 فصل میں یادہ بھاؤ ہو گا وہی ہم لیوے گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہیں اس واسطے کہ اس میں تول مقرر کر لیا
 ضرور ہو رمادہ بھاؤ کچھ معین چہر میں کھی متلاتیں سیر بھاؤ ہو لکھی چالیس سیر مدب و ستاں میں بیع سلم کو بعض ملک میں
 مدلی اور کٹوتی کہتے ہیں اس کتاب مسارق میں اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے لکھی ہو سو حط ہو اس واسطے کہ
 ۲۷ کَا رِیْ اور سلم اس حدیث کی عدا سَدَسِ عَمَّاسٍ سے روایت ہے حضرت عائشہ سے سَبِیْحَ اَوْ هُرَیْرَ مِّنْ
 اَسَاوِ اِلَیْ اَحْمَدِ بْنِ حَمْدٍ قَالَ لَلْمَلَاِکَ نَلْعَهُ وَاِنْ کَانَ اَحَاہُ لَا یَبْہُ وَاَوْبَہُ کَا رِیْ میں اوپر ہر دو
 ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسے کھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی ملو یا یا چھپی سے تو مقرر شدہ اس کو لکھت

عائشہ

نعمی

۱۷
 فصل فی
 دار من المدینہ
 سہو فی المدینہ
 انکشاف عہد

اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کر دیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور
 محسوس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اس کے بعد حصہ آزاد ہوا مافی حصوں کے قدر علام ہو اور شریکوں کو ہسین بچو
 کہ اس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کریں لیکن مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور
 امام عظیم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک قدر ایسے حصوں کے علام سے محنت مردوری کروا کے ہے
 قیمت بھر لیوں چنانچہ حدیث اس کے مذہب کی صاف دلیل ہو اور یہ جو فرمایا کہ علام چسہ کریں یعنی تنائی کریں اور اگر
 حق سے زیادہ مالیں ق **اِنْ عَمْرٍا مِّنْ اَعْقٍ عِنْدَ اَبْنَةٍ وَابْنٍ اَوْ قَوْمٍ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَمِنْهُ عَلَيْهِ**
وَلَا شَطَطَ قَدْ عَقِيَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوسِرًا سَاحَرًا اور سلم میں روایت ہے حدیث میں عسکر کہ حضرت نے فرما
 کہ جو سامعہ کے علام کو آزاد کرے تو اس کے مال سے دو سہ سیریک کے حصے کے موافق مصفی سے قیمت بھرا جائے
 نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر شریک وہ مال نہ ہو پھر وہ علام اسی کی طرف سے آزاد ہو گا یعنی علام آزاد کے مرے بعد اس کے مال کا
 آزاد کرنے والا مالک ہو ق **حَدَّثَنَا عَنْ اَبْنِ اَعْمَرَ رَحْلًا عَمْرٍا لَّهٗ وَلَعَفِيْهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقُّهُ هُنَا وَهِيَ**
لِلسَّائِلِ اَعْمَرَ لَّهٗ وَلَعَفِيْهِ ساری اور سلم میں جاری ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے کسکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو
 تو وہ شخص اور اس کے وارث اس گھر کے مالک ہو گئے سود سے والے کی اس باب نے اس کے حق کو کا
 دیا اور وہ گھر اس کا ہو گیا حکو دیا اور اس کے وارث تو نکاح یعنی جسے عمر بھر کو کیو گھر دیا تو وہ گھر اس کا
 ہو گیا اور اس کے مرے بعد اس کے وارث یا و سگے دیے والا اس میں استباح **اَوْ عَلِيٍّ عَمْدُ النَّجْمِ** میں
حَدَّثَنَا عَنْ اَبْنِ اَعْمَرَ رَحْلًا عَمْرٍا لَّهٗ وَلَعَفِيْهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقُّهُ هُنَا وَهِيَ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسے گھر دے دے اسے اس میں حرام کی **ف** راہ خدا میں یعنی ما
 باج میں اس عمارت میں لیکن فی سبیل اللہ عمارتیں زیادہ مستعمل ہو **اَوْ هَرَبِيٍّ مِّنْ اَعْلَسَلْتُمْ**
اَنْتَ اَلْمَجْمَعَةُ فَصَلِّ مَا قَدَرْتَ لَمْ تَصَلِّ حَتَّى تَبْرُحَ مَوْحِطَتَهُ تَمْ بَصُلِّي مَعَهُ عَمْرٍا لَّهٗ وَلَعَفِيْهِ
وَبِكْرِ الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى وَفَصَلِّ ثَلَاثَةَ اَبَا میں مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
 پھر بار جمعہ کے واسطے مسجد میں آیا پھر اس سے سبقتیں پڑھیں حتیٰ کہ کسی سمت میں نہیں پھر چکا بیٹھا رہا یہاں تک

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ مار مار کر من پڑھی اور اسکی مغفرت ہوئی اور اس وقت سے دوسرے جمعے تک لوگوں میں
اور بھی ف یعنی جسے یہ سب کام کیے اور سکے دیں۔ اور کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک بکلی کا دس گنا ڈاڑھی
جمعے کا غسل سنت ہو اور خطبہ کے وقت جب یہاں فرس ہو ق اوہرین میں اغسل یوم الجمعة غسل الجنات
فمر راج وکما اقرب ندنہ و من راج فی الساعۃ الثانیۃ وکما اقرب نکسر تو و من راج
فی الساعۃ الثالثۃ فکما اقرب کثرا اقرب و من راج فی الساعۃ الرابعۃ فکما اقرب دحاجۃ
و من راج فی الساعۃ الخامسۃ فکما اقرب ببصۃ واد اخرج الامام حضرت الملائکۃ بنفوح
الیکم عاری اور سلم میں روایت ہو اور ہر روز کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارا جمعے کے دن جیسے مایاکی کے واسطے ہاتھ
ہیں یعنی خوب رہا با اور ہر حکم پالی نو چایا پھر دویہ پڑھتے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اس سے اوٹ قرانی کیا اور
دوسری گھڑی آیا تو اس سے جیسے کھیل قرانی کیا اور تیسری گھڑی آیا تو اس سے جیسے سیگ الاؤ قرانی کیا اور چوتھی
گھڑی آیا تو اس سے جیسے رعی قرانی کی اور چوپانچوں گھڑی آیا تو اس سے جیسے ایک اڈا حد کی راہ میں دیا پھر جب احکم
پڑھنے کے واسطے نکلا تو مٹتے حطے اور زمار کے نئے کو دروازہ چھوڑ مسجد میں آجاتے ہیں ف مرتے جمعے کے دن
مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون لگے آیا اور کون سیچھے اور حطے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانو
لارم ی کہ جمعے کو جلد مسجد میں حاضر ہو اگرین صما جلد جاویگے اور تہمت تو اب پاویجے سخ سلمان من اغسل
یوم الجمعة و نظہر فی استطاع من خطہ ثم اذہن او من من طیب ثم راج فامہ فرف بن ا
فصل ما کنت لہ ثم اذ اخرج الامام انصت عمر لہ ما بکنتہ و بن الجمعۃ الا حوے عاری میں
تسے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارا جمعے کے دن اور پاک صاف ہو چکی معالی اس سے سو کی بھی محاسن موالی اور عید کپڑے پہنے پھر تل
لگایا جو توبہ پھر دویہ پڑھتے مسجد میں گیا سو ڈیٹھو کو اس سے نہ چھیرا پھر مار پڑھی حتیٰ اور اسکی نعمت میں تھی یعنی تہمت مسجد اور سنتیں پھر امام
مسیر آیا تو وہ چکا خطبہ سنا رہا تو اس شخص کی معصرت ہو گئی اور اس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعض لوگوں کی عادت ہو کہ جمعے کے دن
دیر کرتے ہیں اور صحن چیرنے لوگوں کو تکلیف پہنچا دے اور صحن میں تھیں ہیں حدیث سے معلوم ہوا کہ صحن چیرا دینا نہیں جائز ہے
اول صحن میں ٹیڈ رہے یا پھر حان گنہ یا اسے وہیں ٹیڈ جاوہر وائل بن حجر من افطع ارضاً طالمال فی اللہ و هو علیہ

۴۱ حسن بن مسلم میں روایت ہے وانی بن جریج کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا سبکی زمین ظالم سکر لیگا اس سے قیامت میں
 اور خدا و سپر نہایت مضحک ہو گا ہر ابو امامہ را باسن بن ثعلبۃ الخاری ثقی فی افطع حق انہم مسلم بن عیینہ
 فَقَدْ وَجِبَ اللَّهُ لَهُ النَّارُ وَحَقَّ عَلَيْهِ الْحَتَّةُ فَقَالَ لَهُ دُحُلٌ وَإِنْ كَانَتْ شَبَابًا بَسِيرًا بِأَسْرَؤَلِ افْتَوَاهُ
 وَإِنْ كَانَتْ قَصِيصًا عَنِ أَسْرَارِكَ سَلِمَ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْهُ سَلِمَ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي جَوَّحِينَ لِيَكُنْ خَلْفَ كَيْسِ السَّامَانِ
 جو ٹھنی قسم کھا کر سوائے شیک اس کے لیے دوح ٹھہر رکھی اور شست او سپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ ٹھنی
 چیز جو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ پیلو کی ٹہنی سرق سنبھائی بن اپنے دھبہ میں افٹنی گلسا لا یعنی خدہ زنی
 ۴۲ قَلَا صَرَخًا نَقَضَ مِنْ عَجَلِهِ كُلَّ بَحْمٍ فَخَرَّ أَطْبَاجًا بَارِيًا وَرَسُولُهُ فِي رَوَايَةِ أَبِي سَعْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ سَلِمَ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي جَوَّحِينَ
 رکھے اور سکا کھیت بچا کر بھڑک کر کھا دے تو گھٹنے جاوین گے ہر روز اس کے نیک کام بچے بچے جو کے برابر ف بچی
 گناہا میں کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھڑک کر بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے جہاں بھڑک کر بچانے
 میں آیا ہوں تیرا سون کے سو کا ہاں ہیں درست کہ سبک عمل ٹھنے حاتم ہیں ہر حاتم من اکل الصل والثوم والکرا
 ۴۳ فَلَا بَقَرَةَ مَعَهُ مَا قَارَ إِلَهُ لَمْ يَكُنْ يَأْذِي قِيَامًا بَنَادَ مِنْهُ سَوَادٌ مَسْلُومٌ فِي رَوَايَةِ أَبِي جَوَّحِينَ عَنْهُ سَلِمَ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي جَوَّحِينَ
 کہ چوپار اور تیرا اور گدما کھا دے سو ہماری سجد کے ردیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتوں کو اس چیز سے یعنی بھڑک کر بچانے
 ۴۴ ہونی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے ق حاتم من اکل قوما او فصلا فلبعتو لنا او لبعتو لنا مسجونا او لبعتو لنا
 فی بکبہ ہماری اور سلم میں روایت ہے حاتم کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لٹس یا یاز کھا وہ ہم سے الگ ہے یا ہمارے سجد سے الگ ہے اور
 اپنے گھر میں ٹھہرے ف پالیں کچا کھا مکروہ ہے اور اس کو کھا کر مسجد میں حاتا اور بھی زالم نو دینی ترجیح مسلم میں لکھا ہے کہ
 ۴۵ بھی پالیں کے برابر ہو کہ اس کی ڈکار میں بھی نہ آتی ہے اگر پالیں کو بچا دے یا سر کے میں ڈال کے نود و کر کے تو کھا مارت ہے ہم سجد
 لَبِئْسَ مَا فِي كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا رَاتِ عَائِشَةُ لَا تَلْبَسُ لِحْيَتَيْنِ بَصِيحٌ لَمْ يَصْرُحْ سَمَّ حَتَّى يُهَيَّبَ سَلِمَ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي سَعْيَانَ
 لا اوس رتہ کہ حوسات کھو صبح کو کھا دے اوس درخت کی خود نوں طرف سے کے پھر لی ہیں میں تو تمام کھا و سکو کوئی درخت
 ۴۶ کہہ دے یہ حضرت کی دعا کی رکت ہے قِ اَسْ وَأَوْ هَرَمَ مَرَاكِلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا بَقَرَةَ مَعَهُ
 ہماری اور سلم میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی جن کے کھا دے وہ ہماری سجد میں آوے

۴۷ **وَأَوْفَرِيْنِ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَأَنَّهُ يَنْقُصُ كُلُّ يَوْمٍ مِنْ عِلْفِهِ بِمِثْلِ أَصَابَةِ كَلْبٍ كَرِيْثٍ أَوْ مِثْلِ نَخْلَةٍ غَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ**
 روایت ہوا ابو ہریرہ سے جو رکھا کئے کو اسے ایک نام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے ہادیئے لیکر کھیت اور گا بکری کے رکھا سکے لے
 ۴۸ **كُنَّا رَمْنَا دَسْتِي وَجَانِحِي سَايَانِي فِي حَدِيثِ بْنِ بُوَيَّحَا هَرَبُ أَهْلِيْنَ مِّنْ أَنْظَرُ مَغْصِرًا أَوْ وَصَّعَ لَهُ أَطْلَهُ اللَّهُ**
 ظل عرته يوم لا ظل الا ظله مسلم میں روایت ہوا ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے
 تنگ نہ پکڑے یعنی جسے حبس نہ ہو تو دیا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو اس کو حد ایسے عرس کے سایہ کے نیچے رکھنا جس پر
 کہیں نہ پکڑا سو اس کے سامنے کے یعنی قیامت کے دن **قِ آوْهُرْبِيْنَ مِّنْ أَنْفَقَ رَوْحِيْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
 دَعَا حَرَمَةَ الْأَحْمَدَةَ كُلَّ حَرَمَةٍ نَّابٍ تَقُولُ أَيْ قُلْ هَلُمْ فَعَالَ أَوْ تَكُنْ مَرِيًّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَسْرُوْلِهِ
 ۴۹ **ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوْنُ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي لَا رَحْوَانَ تَكُونُ مَعَكُمْ كَارِي**
 اور مسلم میں روایت ہوا ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا و بگاڑا کی راہ میں ملا دے گی اس کو بہت کچھ کیڑا
 بہت کے دہروں کے کیسے اور میان فلائے دھرتی تو اس کو صدیق بے عرس کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو کسی طرح تو ہنس
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ محکوم امید ہو کہ تو اوصہین لوگوں میں ہو جنکو سب بہت کے فرستے حتی سے ملا دے
 ف جوڑا چر کرے یعنی دواشر فی سے یا دور پل یا دو میسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا
 ۵۰ **حَدِيثٌ فِي فَضِيلَتِ الْإِكْرَادِيْنِ كِي أَوْ بَرَسِي هُوَ أَوْ بَكَائَاتِ بَوَاحِشِ إِنْ عَتَايَسِ مِنْ نَدَلٍ دِبْنَةٍ فَأَفْلَأُوْهُ عَارِي**
 میں روایت ہوا عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپا دیں بل سے لے یعنی مزد ہو جاوے تو اس کو ماڑا الوف
 امام شافعی کے نزدیک مزد مرد ہو یا عورت موجب اس حدیث کے واجب العقل ہو اور امام عظمی کے نزدیک مزد عورت کو قتل کرنا
 ۵۱ **بِهِمْ سِتْرٌ اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہو قِ عَتَايَسِ مِنْ نَدَلٍ دِبْنَةٍ فَأَفْلَأُوْهُ عَارِي**
 ۵۲ **بَنِي اللَّهِ كَرُمُ شَكْلُهُ فِي الْحَكْمَةِ عَارِيٍّ أَوْ سَلَمٍ مِّنْ بُوَيَّحَا هَرَبُ أَهْلِيْنَ مِّنْ أَنْظَرُ مَغْصِرًا أَوْ وَصَّعَ لَهُ أَطْلَهُ اللَّهُ**
 اس سے صرف اس کی رصا مندی یا بے نام عرس نہ ہو تو اس کے لیے دیا کہ بہت میں ہوا بگاڑا **هَرَبُ أَهْلِيْنَ مِّنْ أَنْظَرُ مَغْصِرًا**
قُلْ طُلُوعِ النَّفْسِ مِنْ قُصْرٍ مَّائَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں روایت ہوا ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تورا کرے کچھ
 سے بوجھ نکلے کے پہلے تو اس کی تورا قول کرتا ہوں قیامت سے پہلے بوجھ مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا ہوا

۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲

وَالْمُحْسِنُ مَنْ جَلَّ بَعْثُ عَنْ حَدِيثٍ وَهُوَ يُدْعَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَافِرَيْنِ سَلَّمَ مِنْ رِوَايَتِهِ
 بن جندب اور غیر بن جندب سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹا حدیث
 ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹے یعنی سیدہ کہ اب اور مختار اب اسو و عسی جنہوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ
 کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس پاک نے حضرت پر جھوٹا مذہب اور سر جھوٹا یہ کہ اس جھوٹے حدیث کو روایت کرتا ہے
 جان بوجہ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ماوا تھیں وہی تنہا ہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جنکی کچھ اصل میں مسلمانوں کو لازم ہو کہ
 حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث سے کچھ کچھ حدیث کی معترکاتوں میں ہوا و سکو مائے جسے کہ یہ کتاب
 کہ سب علمای اہل سنت کو بہت صحیح جانتے ہیں ہر عثمان مں حضرت بنی ہاشم میں روایت ہے حضرت عثمان سے کہ حضرت
 فرمایا کہ جو وہ کاکواں کھدا کر درست کر دے اس کے لیے بہت ہی ف رو مایک کو ان تھا دیے میں حضرت جب بنے میں نے
 تو وہاں بیٹھایا لی سوای اس کو میں کے تھا اور وہ کو ان لگا تھا حضرت نے اس کے دست کر دیے وہ کو بہت کا وعدہ کیا
 حضرت عثمان نے اس کو بوا دیا ہر اؤ الدردہ کو مصلحتاً عشر اہل بیت من اول سورۃ الکہف حصہ من الرجال مسلم میں اور در دا
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو یاد کرے دس آیتیں سورۃ کہف کے سرے کی سو وہ رجال کے قے سے بچا ق ثابت بن الضحاک
 من خلف مملہ علیہ السلام کاد ما ہو کما قال عاری اور سلم میں روایت ہے ثامن صحا کے حضرت نے فرمایا کہ
 اسلام کے سوا کسی اور میں کی جھوٹے قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اسے کہا ف بھی جو جھوٹے قسم اس طرح کھاوے کہ
 اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اسے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق ابن مسعود نے من خلف
 علی مال مر مسلم یعنی حقہ لقی اللہ و هو علیہ عصاں ثم قرأ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مصلداً من کتاب اللہ ان الدین یشرؤن بعہد اللہ وایما عزم عما فلیلا اولئک لا حلاقہم فی الاخرۃ
 ولا ینکبہم اللہ ولا یطر الیہم قوم القیۃ ولا ینکبہم وکم عدات الیم عاری اور سلم میں روایت ہے عبد اللہ
 مسعود کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کامل اخی قسم کھا کر لیلیو گیا حد سے لیگا اور وہ اوپر بہایت عصا کہ ہو گا پھر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی اسات کاٹھا کہ قرآن شریف سے پڑھ کر نہ لایا یعنی جو لوگ اس کو دریاں دیکر اور جھوٹے قسم کھا کر
 تھوڑا سا مال دیا لیتے ہیں اس لوگو کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور حد لاوں سمات کچھ اور رحمت سے اس کی طرف نہ دیکھے گا و

سخ
روایت

۱۱

۱۲

مسلم
باب

الحی
در

سو یہ کہ فاما تاتقی کتبہ میں کہ پڑھنا مائین فرض ہو جس حدیث کی دلیل سے اہم قسم کی طرف سے یہ کہ اگر پڑھنا تو فرض تھا تو اس کے چھوڑنے کا
 ۱۱۲ عذر بالکل اعلیٰ ہو جاتی ناقص کیلانی اس کے ترک سے ناقص ہو یا دلیل ہو جس حدیث کی خبر اشد من صحیحی صلواتنا واستقبل قلبنا واکل منہ
 قد لک المسلم الذی یبکی دقة الله ودقة سؤلہ ولا یستخیر الله فی دقته جاری ہیں انہ سے روایت ہے کہ حضرت روایا کہ جو ہمارے
 طبع نما پڑھے اور ہمارے وقت ہمارے قبلہ کی طرف موند کرے اور ہمارا حلال کیا حال رکھا سو وہ مسلمان ہو کہ جس کے واسطے اس دورا سے کہ
 کی پادہ ہو سو اللہ قول قرار نہ توڑا و اسکی ہی ایمان میں بھی ہو کہ کچھ تکلیف دو حد کا قول توڑا و اسکی پادہ ہو کہ کچھ تکلیف ہو اور ہمارے ہی
 میں کہ جو ہرین قلبہ و کا اور ہو و جو مسلمان کا حلال کیا حال رہیں کھاتے تو جسے ہمارے قبلہ کی طرف کہ جو ولی مار پڑھی مسلمان کا دیکھ کھایا تو اس کے
 ماطن میں چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب جو کج و سیا درست ہیں ہر اوھن من صلی علی واحد صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم میں اور ہر
 ۱۱۳ روایت ہے کہ حضرت روایا کہ جو حیرانیکار درود پڑھ گا حد اسیر پس رحمت کریگا ف درود پڑھنے کا ثواب حجاب و اور حدیث میں حضرت نے فرمایا
 کہ قیامت کی صلیتوں میں جب لوگ گرفتار ہوں گے تو میں اول کو بکھتا و بگا جو چھپت درود پڑھ گا ح اؤھن من صلی علی فی قلیح الیہ
 ۱۱۴ کل قیہ جاری ہیں اور ہر یہ کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں مار پڑھے تو اس کو چاہیے کہ دونوں کھوٹ جا د کرے یعنی اگر لسا لپڑی تو
 کھوٹ سے سپر چھپا و دوسرے کھوٹ کو موڈ ہوں یہ کہ اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اس سے تسبیح چھپا و اور مار پڑھے خ اؤھن من صلی علی فی قلیح الیہ
 ۱۱۵ عسرة سجدہ طوطو عانی کہ نیک فی الحتہ جاری ہیں حضرت ام حیدر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ست مار پڑھے ہر دن ایک سو
 ۱۱۶ بے سب میں گھر سایا جا یگا ف راتوں کی ہول ستیں میں وحر کی جھڑکنا و عسکری و عشاکی ح غراہن من صلی علی فی قلیح الیہ
 صلی قائما وھو اھصل و مرجلہ قاعدا فلہ نصف لخی القائم و من صلی قائما فلہ نصف لخی القاعد جاری ہیں اس حدیث سے
 اس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے کھڑے مار پڑھی ہنر ہی اور جسے بیٹھے پڑھی اس کو کھڑے کیا دھاتا و ابی اور جسے بیٹھے مار پڑھی اس کو بیٹھے کا دھاتا و ابی
 یہ حدیث اس کے حق میں ہے کہ جو بیٹھے مار دے من پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اٹھا کر کھڑے بھی پڑھے اور بیٹھے و من پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے ٹک کر بیٹھے
 سکتا ہے تو بے مار کو دھاتا و ابی و جس سے کسی طرح اٹھا بیٹھا ہو اسے اس کا ثواب پورا ہو بیٹھے پڑھے یا کھڑے او بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے
 ۱۱۷ مار مار و خ اس عا س من صلو و صوئی فار اللہ معتد نہ حتی یبع فیما الت و ح و لیس بنا فی فیما انکا جاری ہیں حدیث سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی جاہل کی تصویر سامی نوادہ و سیر عدا کرتا رہا یہاں کہ کہ وہ اس میں جان ڈالے اور طعن ڈالے اس کے کہیں ہو کہ کبھی
 تو عدا بھی ہو تو وہ ہو گا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہل کی تصویر سامی نہ کرنا گناہ ہے جس سے اس کے یہ کام جاہل ہی تو تصویر بنانے والا کو مار

۱۱۳ علی کا دعویٰ کو تو دو دوسرے کے تصور ہادی ثبوت ہستی کی لیکن ریت اور پناہ میل بٹا بنا اور ریت و ہر ایں غم میں غلبہ علیہ الحدیث
 ۱۱۴ کہ یا کہہ لو کہ لہ فاریک فہا لہ ان شیعہ مسلمین عید سعید من ریت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کو بے کیے حد کو جوہ حرام کی جو انہوں نے
 ۱۱۵ پیئے کی جو باطل کا بارے تو ان کا کفار یعنی اوماریہ ہو کہ ان کو ان کو کہہ کہ وہ ف غلام کو بے تفصیر کے ان کو کہہ کہ استیج عظیم اسم و لام شافعی کے نزدیک نہیں
 ۱۱۶ ہائیں و معادن من محل من طلب الشہادۃ صادقاً اخطیہا و لو لم یضیئہ مسلمین اس اور معادن من محل سے روایت ہو کہ حضرت نے
 ۱۱۷ فرمایا کہ جو کا حد سے شہادت کو سچے دل تو ان کو شہادت کا تو اب یا جاو گیا اگر پر اسے شہادت پائی ف معلوم ہو کہ اسے شہادت حاصل کو دیں میں ان کا اصل ہدف
 ۱۱۸ سعید بن زید من ظلم قید شفی من الاصل و لو قلہ اللہ من سبغ اوصین عاری من سعید بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم
 ۱۱۹ بالست بحر من چھپیں لگا تو خدا اسکے گلے میں سات طوق لگا دیا کہ طوق لگا ہوا تو ان سے عاد من نصیالہ یزل فی حقہ الحسۃ مسلمین تو ان
 ۱۲۰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عیار کو پوچھے گا وہ بتیہ ست کے ہیچے سے موسیٰ بن جعفر کا ف باریا کا جو چھپا سلمان کا ص ہو حضرت کی سب سے بولام ہو کہ بیکریا
 ۱۲۱ تھوڑا بیٹھے یاد ہو کہ وہ کجا و در کا حیر کے جیلا اسخ اس من عال حاربتین حتی تلعا حارۃ تو لم اقیمة اما وہو ہکذا و صم اصا
 ۱۲۲ عاری میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو ان کو ان کو لیبی ہوں یا بگیا فی مال بگیا ہاں تک کہ دے حوالی کو تو بھیں تو قیامت میں ف حاصل ہو گا میرے ساتھ
 ۱۲۳ اس طرح ملا ہو گا حضرت ابی انجیان ملائیں ف یعنی جیسے بگیاں آپ میں جس میں میں کچھ فرق ہیں یہ ہی لگا ہو گا یا لے والا کھتی قیامت میں میرے ساتھ
 ۱۲۴ رہے گا جسے سمیت جسے کہوں کو ملا اور حضرت ملا ہر اوہ من من غرض علیہ یحان فلا یردہ فائدہ حیف المحل طبت الرج مسلمین تو ان سے
 ۱۲۵ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو حوشود لگا اس ماحول یا جاو کو کو بھیرے لیبی سے اس کا بگا حسان ہو اور جو سودا چر ہو ف یعنی جو سودا بھول
 ۱۲۶ انرا احسان میں لگا ہو گا حوش دیا کچھ نکل ہو یا حوش مہ دے سے کوئی لگا نہ کو کہے ہو یا چر کیوں دکرے ہر عقہہ من عام من علم التوحی تو من کما فلیس
 ۱۲۷ مسلمین عقہہ من عام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سر لگا ماسکھے پھر ان کو چھو تو وہ ہماری یاد رہیں ف یعنی سر لگا ماحول کا حد ہی ہو یا بگا چھوڑا کو یا
 ۱۲۸ چھوڑا ہو ف عایہ من عمت انما الشب کاحد فہو احق بحاری میں حضرت عایہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آما دکرے میں کو
 ۱۲۹ مسکا کوئی بالکس تو ہی مالکی کے لائق ہو یعنی پھلوس میں کوئی دعویٰ میں کر سکتا ہو عاسۃ من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد
 ۱۳۰ مسلمین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ حیرتا احکم ہیں وہ وہ کام مردود ہو ف اس حدیب سے عمت جزیرہ کا کھڑکی بھی
 ۱۳۱ جس دس کام میں حضرت کا حکم ہو جاو کھلا جاو کھلا وہ کام مردود ہو مسلمان مسدی کو اس سے بھا قیق اوہ من من عد الی المسجد و راح اعلا
 ۱۳۲ کہ فی الحسۃ من لا کما عدل و راح عاری و رسم میں ابوبکر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح نام مار کو مسجد میں آیا کر گیا تو خدا اسکے واسطے فی طیار لگا

[illegible]

[illegible]

154

14

17

11

2000

三

附

[illegible]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور اس میں سے کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔
 ۵۵ الزام دیا کہ جس نے روزہ رکھا اور اس میں سے کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔
 ۵۶ دو کھانا ہو وہ تیسرا آدمی کو کھاتا ہے یا چار آدمی کھاتے ہیں تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔
 ۵۷ اگر کسی نے روزہ رکھا اور اس میں سے کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔
 ۵۸ اگر کسی نے روزہ رکھا اور اس میں سے کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔
 ۵۹ اگر کسی نے روزہ رکھا اور اس میں سے کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔
 ۶۰ اگر کسی نے روزہ رکھا اور اس میں سے کچھ کھا لے یا پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت ہوگی اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ کھا لے نہ پی لے تو اس کو صومہ کی حرمت نہیں ہوگی۔

10

194

اور رب ابنی ہاؤ میں من قات و لا تغیر و لا تحدرث نفسه بغير قات علی شہد من ہاؤ مسلمین اور ہر روایت تو کہ حضرت ہوا مالک

مرگیا اس طرح کہ نہ لکھی ہو، نہ کھجور، نہ خد میں لٹنے کی این میں نیت کی تو وہ ہما نقون کے کوئی سریر مراف یعنی جو تینا سلمان ہو گا وہ دیں محمدی علیہ السلام کا پورا

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ اگر اس کا حال اچھا ہے تو اس کے لئے کوئی اور کام نہیں ہے۔

دو جہز عمار مریم و مولا ابی طالب الا لہ دحل الحمة مسیح حرمہ غفرلہ سب کچھ دینے والا گنہگار عالم کہہ دیتا

سکھانکشت ماب جو کہ چاکے سو کو اُپہد جانا پاک لائے ہندو اور گج کے دوست ہو گیا۔ اس سے یہ صاف معلوم ہو گا کہ یہ نہیں ہے جو کہ شرعاً خلقت ہوئے

اور انہیں ہر اہل حق کو چاہئے کہ اولیاء کی قیادت میں جمع ہو کر اس کو روک دے۔

اس صلیب میں صاف فرمائے کہ جو ملک جو کہ لائق سمجھے وہ سبھی مسلمان ہوا اور پھر کہ یہاں تک کہ کس اور مسلمان کا دامن نہ ترک کرے کہ قلعہ

سلا کہ حسا باح کے یہاں عیدہ شویا کی کیا کرتے تھے مسلمان ہر اوقفتی میں مہینہ عدت صدقہ و راحت صدقہ

[illegible]

عِدَّةٌ كَمَا لَا يَدْرِي كَمَا كَانَ عِزُّهُمَا تَعَمُّ حَرِّهِ مِنَ النَّارِ وَنَحْنُ بَيْنِي مَدِينَةٍ فَقَرَاءَةُ مَا سَلَوْنَاهُ فِي صَلَوةِ الطُّهْرِ لَكَ كَمَا

[illegible]

وچاٹواں سیا کھاٹا آئی یہی اس میں کہنے کا تواتر گنگا پور اعلیٰ اس صوبہ معلوم ہوا کہ قصا پور کو یہی وقت متروک عایشہ

مَنْ دَخَلَ تَطْعَمَ اللَّهُ فُلْجِيهٖ وَمَنْ دَخَلَهَا تَحَصَّ اللَّهُ فَلَا يَصْبِرُ عَارِي مِنْ حَرِّ غَايَةِ رَيْثٍ كَيْفَ حَصْرَتْهُ وَمَا يَكُنْ حَسْبُ رِثَاءٍ لِي حَيْكَلِ

اعانت کیا و اس کو ادا کرے اور جسے مدد ملی ہو وہ کو کرے یعنی مددگاروں کی شرح کے چوتھے حصہ کا رد و جمع تو اس کا ادا کرنا واجب محض اور اگر صاحب

مرد درستی با کسی که بولا در دست هون خرمافروں یہ ہوا ساں چہ ہماواں حرماں اپڑیسیک چہ سیررہا محرم ہون ہیرہا ہیرہا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلِّمْ

کتابخانه عمومی مسجد جامعہ اسلامیہ

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

اور یہ کہ وہ سب کچھ اور اس کا کچھ کہے کہ **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** روايت ہو کہ حضرت
 فرمایا کہ جسے سچا حدیث یاد آئے وہ کوئی دین میں نفع دینا نہ ہے بلکہ کھانا کھانا ہے **أَوْ هَرَبَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْهِ** **مَنْ تَسَرَّعَ عَلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ**
الذَّنْبُ وَالْأَجْرُ وَمَنْ سَرَّ عَلَى مَغْفِرَةِ اللَّهِ فِي الذَّنْبِ وَالْأَجْرِ وَاللَّهُ فِي عَيْنِ الْعَدَمِ مَا كَانَ الْعَدَمُ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَكَانَ
الْفَصَاحَةُ وَمَنْ سَرَّ عَلَى أَحَدٍ مِنْ سُلَمَى روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص حدیث کو یاد کرے اور اس کو بھول جائے
 کو کبیرے سے یاد کیا گیا اس کے عیب یاد کیا گیا اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 میں کچھ حدیث کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 سے اس کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 کچھ حدیث کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 وسطیہ جرح عادی کا کچھ حدیث کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 دہل ہو رہا تھا کہ گاہ عادی ہوں اسی سے کہ حضرت یہاں یاد فرمایا **مَنْ لَا يَسْمَعُ سَامِعَةً** یہاں سے تین شرح نویں حدیث
 میں سمعیہ یعنی جو کچھ کہے کہ **أَوْ هَرَبَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْهِ** **مَنْ تَسَرَّعَ عَلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ** **الذَّنْبُ وَالْأَجْرُ وَمَنْ سَرَّ عَلَى مَغْفِرَةِ اللَّهِ فِي**
الذَّنْبِ وَالْأَجْرُ وَمَنْ سَرَّ عَلَى مَغْفِرَةِ اللَّهِ فِي الذَّنْبِ وَالْأَجْرِ وَاللَّهُ فِي عَيْنِ الْعَدَمِ مَا كَانَ الْعَدَمُ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَكَانَ
الْفَصَاحَةُ وَمَنْ سَرَّ عَلَى أَحَدٍ مِنْ سُلَمَى روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص حدیث کو یاد کرے اور اس کو بھول جائے
 میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حدیث کو یاد کرے اور اس کو بھول جائے اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 کچھ حدیث کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 میں کیا فہم حدیث کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 ذکر نامن مکتبہ میں **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص حدیث کو یاد کرے اور اس کو بھول جائے
 اور مکتبہ میں کچھ حدیث کے سنی ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین اور وہ اس میں عیب دین
 کہ کوئی لگے عادی ہو رہا تھا کہ گاہ عادی ہوں اسی سے کہ حضرت یہاں یاد فرمایا **مَنْ لَا يَسْمَعُ سَامِعَةً** یہاں سے تین شرح نویں حدیث
 کلام **مَنْ لَا يَسْمَعُ سَامِعَةً** **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** روايت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص حدیث کو یاد کرے اور اس کو بھول جائے

۳۱۰ حال سے نکال دو ہزار احادیث غیر کراہین **خ** اِنَّ عَمَّاسَ بْنَ اَحَقَّ مَا اَحَدٌ مِّنْكُمْ اَنْ يَّخْتَارَ اَنْ يَّكُنَّ لَكَ حَارِیْ مِّنْ عَمَّاسٍ رَّوٰی عَنْ رُؤَسَاہِمْ
حضرت نے فرمایا جن کاموں میں مردوری یعنی تہ تو قرآن کی مردوری لیا اوس سے زیادہ تر لائق ہو **ف** حضرت کے صحابہ ایک گروہ میں گئے کعبہ کی صیافت کی
اوس کے مدار کو ساپے کاٹا اٹھا پھونک سیری کی آرام بہ اٹو کو لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم میں کسی کو ملنا ہو تو اؤ کو چھو کاؤ سعید حدیث صحابی کہا کہ ہاں
متر آیا بعد کعبہ لیے ہم یہ ٹھہر گئے تنہ ہمارے صیافت کی میں کہو یہ کاؤ عدہ ٹھہر اؤ سعید الحداد و سہر ٹھہری وہ فرار اٹھا گیا تیس کہاں لے آئے بعض اصحاب نے
کھانے میں داخل کیا اور قرآن مجتہد لیا درست تھا احصرت کے رو رویہ قصیدہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا تو اں مردوری لیا زیادہ تر درست ہوں کہو یہ
سہ اچھی جھانکنا و پھر حضرت نے فرمایا کہ کو کھلا معلوم ہو گیا کہ الحداد سہ کا متروک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا کی محنت لیا درست ہو اور یہی بہت امام مالک

۲۱۱ و شامی کا اوچھپے صوفی دہسوکا مر غم کہ ان بن حُصین و حاتِ رِائِ احکام قد مات فقوموا فصلوا علیہ مسلم علی حسن اور صالح
سے دایت کہ حضرت صحابہ و مالک رحمہما علیہما و سہارے کی ما پڑھو ف ملک حسن کا ما و سہا حاشی صوفی۔ یہاں ابجد کا عالم تھا مالک
سے حضرت کا حال و رفاقت کر کے وہاں ہر حضرت کا ذکر کچھ ایمان والا مسلمانوں کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا حسن بن جوش میں رنگا و سہی حضرت سے حسن بن
اور یحییٰ مومانی پھر عید گاہ میں صفہ اندھکراؤ کی عمارتیں معمرہ ہر حضرت کا کہ دور کی حسرت اور مطالب ٹیٹی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب یہ عارضہا درست ہو اور یہی ہے

۲۱۲ امام شامی کا حقیقی مدبر کتنے ہیں کہ یہاں حضرت کو ماضی تہذیب میں طبعی ہو گیا ہو اور وہ دیکھ گیا ہو اور وہ کو عانت رہا پڑھا دست ہیں مگر وہ سب ان جامع
عبداللہ رَحْلُ نَعْتِیْ مَلِکُ الْاَمَلِ الْاِسْلَمِ اِسْمُہُ رَوایۃ کہ حضرت کو مایا کہ سنت بڑا کمیت نام حد کے ردیک اوس کا نام جسے سہا ہوتا وہ جلالہ علیہ السلام
۲۱۳ فساوتہاں کا ہوتا وہ جو سیدہ عمار سے صحابہ کو کما سارے کہ سہا ہوتا کہلا وق اَسْ اِنْ اَخَوَانُکُمْ فَلَقُلُوْا اَوِ اِیْمُہُمْ فَاَلَا اللّٰہُ تَمْلِیْ عَسَا
نَبِیَّ اَنَا فَلَقِیْمَالِ فَوَصِیْتِ عَسَا وَرَصِیْدَا عَسَا عَمَارِی وِیْسَمِ مِیْنِ اِسْ سَیْ رِیْوَتِہُ کہ حضرت نے فرمایا اصحاب کے کہ تمہارے کھانی ہمارے کھانے
میں تو ان لوگوں نے وہاں جسے عس کی طرف سے ہمارے پیغمبر کو پیغام پہنچا دیا کہ تم تجھے ملے سو تو اسی ہوا اور ہم تجھے راضی ہوئے وہاں کے لوگوں کا
الکے و حضرت کے پاس آیا وہ چھوٹا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کو بھیجے کہ تم کو قرآن سکھا دیں حضرت نے ستر فارسی قرآن کے حوات بھر مار پڑھا کرتے اور

74

کتابخانه و مکتبہ اسلامیہ

[illegible]

1990

۲۳۴

۲۲۶

۱۰۰

221

۲۴۹

٢٥٠

۲۵۱ لے فرمایا کہ تم کی تاریخ کا ہے و یا یہی تم کی تاریخ ہے خیر او میں تاثیر رکھی ہے بقی ان کی تفسیر ان الغلام الذی قتلہ الخیر
 کافرا و کواش لا حق لہما و طعننا و کفرنا جاری اور سلم بن ابی کعب روایت کہ حضرت فرمایا کہ ملک میں لے کرے کو عذاب ہے اور اس
 وہ بیزاری کا و تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ان باب کو بدترین اتنا کفر و نافرمانی ہے ف حضرت موسیٰ و خضر کا قصہ فرمادیں کہ جو ان کی طرف حضرت انشاریہ
 یعنی حضرت نبی کریم کو حکم ملے اور اتحاد دونوں کے متعلق تھا ان حجرات الفتنۃ ہما من حیث یطعم قرن الشیطان قال الصغافی ۲۵۲
 مؤلف ہذا کتاب ہذا حدیث سمعۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسام قالہ و ہونئذ لالی المشرق غازی اور سلم
 میں حضرت روایت کہ حضرت فرمایا کہ مقتدہ و فساد اور ہرجاں شیطان کا سینک یعنی آفتان نکلتا ہے کہ اس میں مخالفین کتاب جمع کرنا لے کر پیش فرما
 میں چہریت حضرت کی ربانی سنی اور حضرت انشاریہ کو قتلے یور کی طرف اور حدیث میں آیا ہے کہ جب آفتان نکلتا ہے تو شیطان اب و دوسینک و سینک لگا دیتا
 تاکہ کافرو کما سعدہ ایک طرف ہو سو حضرت یور کے طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک میں سے یور کی طرف ہیں وہاں بڑے فساد ہوئے یا جو حال میں
 کھینکے جاری اور انھی بھی یور کی طرف سے کھینکے یعنی عراق کرکات ہر لسانی الکاوید اعل حسۃ اطعمہا طعمہ من الدنیا و الملوک ۲۵۳
 و ان اللہ یدجرہا لہ حسا و ہر فی الآخرۃ و یعقہہ ردفای الدنیا علی طاعتہ مسلم میں اس سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ کافرو کما
 کام کرنا ہے تو اس کے ستے دیامیں کہہ کی روری کی کسایت ہو مانی ہو اور یا نڈا کی سیکو کو حد او کی آخرت کے واسطے جمع کرنا ہے اور اس کے بعد دیامیں بھی
 روری دینا ہو کی سگی یور یعنی جس کی نیکی برادر نہیں کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت میں کچھ تو انیس تو اسو اسکا بدلا دیا جائے
 ہے اور یا نڈا کا ملامتوں و ہا میں خیر ان و عمر و انکو ہر قریۃ ان الکریم نب الکریم نب الکریم ۲۵۴
 نب انما ھیمہ بحاری میں عمران بن عمر سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ جو خود کریم ہو اسکا مای بھی کریم و او ابھی کریم ہو و را و احمی کریم ہو چھوڑ
 یوسف میں حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے بیٹے حضرت ابراہیم کے بیٹے و یعنی سو حضرت یوسف علیہ السلام کے یہاں فی رنگی کہ حکمی جارتیت یوسف
 لے رہوں گی کو حال میں ہر و الہ ت لا سفیع ان اللہ اعظم اکبالتہ من ولد اممعیل و اعظم اقربتسا من کبالتہ و اعظم
 ۲۵۵ میں قرئیں نبی عباس و اعظم علی من نبی ہانیہ مسلم میں و الہ سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ مسک جانے گا کہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہوتی
 جس لیا اور گروہ و قریش کو کسانہ کی اولاد جس لیا اور باہتم کی اولاد کو قریش سے جس لیا اور محکو باہتم کی اولاد جس لیا ف کما حضرت کی چوہوں میں ہیں
 اوسے کے ہت گروہ پیدا ہوا اور قریش قریش نے قریش کا حضرت کی چوہوں میں ہیں اور باہتم حضرت کے یہاں اس سو حضرت فرمایا کہ کسانہ کی اولاد
 اسماعیل کی اولاد سے قریش اصل میں بھراو میں سے قریش اصل میں بھراو میں سے ہی ہم اصل میں بھراو میں ہی باہتم سے حضرت بھراو میں بھراو میں بھراو میں

تفسیر القرآن

۲۶۹ میں ہر سے حضرت فرمایا کہ نہ اپنے کا نام پڑھنا یعنی پاک ہی اور نہ نام پاک ہی نہیں **ف** ایک گوارہ سلمیٰ ہوا پھر جب بیمار ہوا تو
 فرمایا کہ میں نے یہ نام پڑھا ہے کہ **اَنْشُرَكَ اللهُ عَنْ عَبْدِ نَبِيٍّ هَذَا اَنْفُسَهُ لِيَعْلَمَ** **ف** چاہی اسے
 میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ حضرت فرمایا کہ بے شہدہ صلا کی تکلیف دینے سے بے پرواہ ہے **ف** حضرت ایک بار پوچھا کہ ایک مہمان اپنے دوست کے گھر پہنچا
 مانتے کہ گھوٹا چلا جاتا ہے حضرت پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں رہا اور چلتا ہی معلوم ہوا کہ اوسے پیادہ حج کرنے کی مدد نہ تھی تھی تب حضرت پوچھا
 بھی اسے حساب دے کہ تکلیف میں ڈالا خدا کو اس کی حاجت نہیں یہی جو پیادہ۔ حل کے اگرچہ درانی موتو سوار ہو کر سے **ف** **اَوْفَكَادَةُ الْحَارِثُ يُنَا**
رُفِي اِنَّ اللّٰهَ قَصَصٌ وَّاحِدٌ حِينَ سَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ حِينَ سَاءَ يَدَا لَوْلَ قَهْرًا وَفِي النَّاسِ بِالْصَّلَاةِ عَارِي مِنْ اَوْفَكَادَةُ
 ایسا کہ حضرت فرمایا کہ سترہ سالہ سکر رکھا تھا میری ماں کو حب چاہا حیویر و یا حب چاہا ای طلال اوتہ اور لوگوں کو خبر کرے مار کی بھی اس کہ
ف انسا حضرت نے اب کو سفر کیا حب تو اس رات ہی تو اس صاحب عسکی کہ اگر حضرت شہرین لوگوں تھوڑا سو بیوں حضرت فرمایا کہ کہیں ہمارا قصاص ہو جاوے
 ملا کہ کہ با رسول مدین جگتا رہوں گا مار کے دف حکا و کا یہ لوگ سو گئے ملا بھلے جا کا کہے حب یہ کامت ملے و ان کو حاکم کو ٹیٹ کر دینے لگی پھر
 سو گئے سکی حرکتی ہر قصاص ہنگی حب ہو ب سکی تو حضرت پہلے سے ملے پڑا یا کہ اسی ملا کہ مر گیا جو قہر نے کہا سا ملا نے عرص کی کہ با رسول مدین ہی نہ
 محکو کسی میں آئی میں با حیاتوں پھر حضرت فرمایا کہ یہاں سے اوسوہ شیطاں کا مقام جو کہ مائل ہو گئے ہر گے بڑے قصاص کی ہمارا حاجت یہی اس کو
 ۲۷۰ **يَا لَيْسَ كَيْسَ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ ثُمَّ عَمَّرَ بِنَ اللّٰهِ قَدْ تَرَاهَا مِنْ ذَلِكَ لَعْنِي اَسْمَاعُ عَزَّتْ عُلَّاسِ اَمْوَاةُ اِنِّي نَكِرْتُ رَجِي اللّٰهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ سِدْرًا**
 پھر یہ اس کی کہ حضرت فرمایا کہ عیساک حد نے اوس کو بایک کہ ہے اوس سے یہ حدیسا مار کے حق میں مرانی حوالہ کر م کی بی حضرت ایک حدیث میں
 سے کہ میں گئے و کچا کہ حدی احم بن کے ماس شہیہ میں صدیق اگر کو مر معلوم وایہ حال حضرت کثرت حضرت فرمایا کہ کا کچھ اسلام کاری سے یا کہ کیا ہے
 یہ حدیث اوتہ ت کی حب عورتوں کو برے کا حکم ہوا تھا اسما بھیلے حضرت طیار کے کجاح میں تھیں حب و تنبیہ ہے لو صدیق کو کج میں میں پھر پڑا
 علی رضی کے کج ماس **ف** **يَا لَيْسَ كَيْسَ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْ تَرَاهَا مِنْ ذَلِكَ لَعْنِي اَسْمَاعُ عَزَّتْ عُلَّاسِ اَمْوَاةُ اِنِّي نَكِرْتُ رَجِي اللّٰهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ سِدْرًا**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُدَّ اللّٰهُ بِنَ لَعْنِي لَا تَقُولُوا عَلَا مَرَّ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَفْقُصُوا قَوْلَهُ لَنْ تَرْتَحُّوا اِلَى الْمَدِينَةِ
 لیٹر حق الاسر منجھا الا حدی ہماری اور مسلم میں یہی ارقم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر حد سے تم کو سچا کہنا۔ حضرت فرمایا کہ ارقم سے فرمایا
 سورہ ماعین اور ہی اور میں ارقم حضرت کو حدی بھی کہ حد میں انی مسافر ہو جو کو گونہ سے کہتا تھا کہ حضرت کی ساری کج حرج نہ کہ ہوں حدی صاحب
 اور نہ تھا کہ حد میں نہ تو لیت حاکم کے تو عرب والا دلیل کو نکال دیا کجاعت والا یہ میں کہا۔ دلیل حضرت کو **ف** **يَا لَيْسَ كَيْسَ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْ تَرَاهَا مِنْ ذَلِكَ لَعْنِي اَسْمَاعُ عَزَّتْ عُلَّاسِ اَمْوَاةُ اِنِّي نَكِرْتُ رَجِي اللّٰهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ سِدْرًا**
 کا چکا

اس طرح تیار کیا گیا کہ اگر کسی عالم نے یہ علم حاصل کیا کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جو دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے لیے جہاد کرتے ہیں تو اسے یہ علم حاصل ہونا چاہیے کہ اگر وہ اس علم کو استعمال کرے تو اس کا بدلہ اس کے لیے ہے جو اس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔
 ۲۷۷ ہونے اور نہ ہو کر اور کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ اس علم کو استعمال کرے تو اس کا بدلہ اس کے لیے ہے جو اس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔
 ۲۷۸ یعنی تمام عالم کو ف ایسی حدیث میں مذکور ہے کہ اگر وہ اس علم کو استعمال کرے تو اس کا بدلہ اس کے لیے ہے جو اس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔
 ۲۷۹ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ اگر وہ اس علم کو استعمال کرے تو اس کا بدلہ اس کے لیے ہے جو اس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔
 ۲۸۰ کہ مقررہ حدیث میں مذکور ہے کہ اگر وہ اس علم کو استعمال کرے تو اس کا بدلہ اس کے لیے ہے جو اس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔
 ۲۸۱ ق عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْ بِأَنْ تُسْأَلِ الْحَاكِمَةُ وَالطَّيْنُ سَحَابِيٍّ أَوْ سَلَمٍ فِي حَضْرَةِ عَائِشَةَ رَأَيْتُ بَنِي كَثْرَتِ فَمَا يَأْكُلُ الْمَسْكِينَةَ
 ۲۸۲ کہ مقررہ حدیث میں مذکور ہے کہ اگر وہ اس علم کو استعمال کرے تو اس کا بدلہ اس کے لیے ہے جو اس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔

۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰

الخبر تک میں جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت فدا کا مقرر خداوندین کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگ کھا اور بعضوں کو اسی سے گراؤنا ہی

یعنی جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اس پر عمل کیا اور کام تیرے لئے ہوا اور جن لوگوں نے اس پر عمل کیا وہ بے فائدہ رہے۔ ہر شے اپنے حکیم بن خاتم ان شاء اللہ

يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا سَلَامًا مِنْ بَشَرٍ مِنْ حَكِيمٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَذَّبَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

الذين يأمرون بالله في الحلة يقول يا أهل الحلة فقولوا لكم ربنا وسعدنا والخير في

يَدَيْكَ فَقُولْ هَلْ رَضِيتُمْ فَقُولُوا وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى بِآيَاتِ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَا نَعْطِي أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَقُولْ

الاعطيتكم افضل من ذلك ويقولون يا ربنا انما اعطيتكم رصواتنا فلا تستبط

علیکم بعدا ابدی آمین میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت رومیا کہ اللہ خدا فرما دیگا ہشتی لوگوں سے کہ کہ رہتیں سو وہ کہیں گے کہ رہیم

ہیں حدیث میں اور سب سے تیر و فانیون کو بجز خلد و ماویہ کا کیا تم راضی ہوئے سو کہ کیسے کیون ہم راضی ہوں اگر ان تو نے ہکوتا یا دیے کہ کیسے ہمیں دیا پھر خدا

فرمایا کہ سلام کرو اس صحیح عمدہ کوئی چیز دلوں میں سوو کیسے اے رنست زیادہ کون چیز عمدہ ہے میرا دعا مانگیگا کہ میں سے اوناری تمہاری رہنا

نوا کے بعد ان میں مگر بھی قصہ خروگاف معلوم ہوا کہ ہست کی سات بیٹیوں سے عمدہ حدی رہا سیدی ہے حوس بیٹیوں کے دوڑے گی۔

وَالَّذِي حَرَّمَ سَبْحًا حَرَّمَ يَعْصِي حَتَّىٰ تَسْلِمَ مِنْ عَدُوِّكَ عِيسَىٰ نَبِيَّكَ وَرَأَيْتَ أَنَّهُ حَرَّمَ وَرَأَيْتَ أَنَّهُ مَقْرَرٌ لِّأَوْسَاطِ الْمِيَاهِ حَرَّمَ كَمَا سَبَّحَ

ابن حصرک واسطی مشابہ شراب الایا حصرک فرمایا کہ کیا سمجھو معلوم نہیں کہ شراب حرام ہے اور

مالہ میں ہوا سطرے لایا ہوں کہ آپ سلوچ کیوں نہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ اُمّ سیکم قرآن اللہ تعالیٰ یسرّ فی انشاء القصص واما

عمر حری طیبہ مارچ ۱۸۸۷ء میں حضرت ام سلمہ سے روایت کیا کہ حضرت نوایا کہ مقرر حویلیتہ جاہلی کے رہیں وہ آبیٹ میں

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتُّوا ۚ لَأَبْلُغُوا مَقَالَدَ الَّذِينَ هُم عَنْ آيَاتِنَا تَوَتُّوۥا ۚ

حضرت فرمایا کہ میری رحمت کی مثال تو ان لوگوں میں ہے جنہیں نہ سفارش از نبی و ائمہ ہو

کے گزشتہ دور میں ان کے لئے ایک خاص مقام تھا۔ ان کے لئے ایک خاص مقام تھا۔ ان کے لئے ایک خاص مقام تھا۔

[illegible]

وہیں ادا کرے گا۔ اور اس میں کیا عیب ہے؟

[illegible]

[illegible]

بی ف کوئی نہ رہتا تھا میں پیدا ہوتا ہے اس واسطے اسکو وہ ہندی بھی کہتے ہیں ہندوستان سے ہمارے عربین جانا تھا اس واسطے حضرت ابو کو
 دیا یا اسکا نرگرم خشک ہی معرہ اور دل درد داغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرخی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور بچپن سے خون خرابی کا علاج ہے اور
 حضرت انکی تفریق کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جبکہ وہ سوتا تھا اسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور یہ تو میں تاج اور اکیسویں تاج اور گل
 ہر حال میں ہیں خون نکالنا حدیث میں منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہے توکل کے خلاف نہیں **ق** ابو ہریرہؓ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
 بَعِثَ اَنَاكَ كَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَمَّاءٍ لَطِيفٍ سَابِقًا قَدْ اَوَّلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَزَعَتْ لَهُ يَمِينُ قَهْرًا صَغِيرًا وَقَالَ الْخَارِئِيُّ فَزَعَتْ حَقَهَا
 قَاوُفَتُهُ لِيَخْلُوهَا فَتَزَعَتْ لَهُ مِنْ اَمَّا وَصَعْرًا كَهَا يَدَاكَ بَحَارِي اَوْ سَلَمٌ مِّنْ بَلْعٍ مَّرْجُوٍّ رَوَيْتُ عَنْكَ رَوَيْتُ عَنْكَ رَوَيْتُ عَنْكَ رَوَيْتُ عَنْكَ
 گرمی کے دیس ایک گھنٹے کو دیکھا کہ کوئیں کے اس یاس گومتا ہے اپنی زبان نکال بیس یاس کے مارے سواد سے اپنا مورہ اس کے واسطے
 اوتا یعنی بانی بلا کے کو پہر اس کے گاہ معاف ہو گئے اور بخاری سے یوں روایت کی ہے کہ اس عورت نے اپنا مورہ لوتا ہوا بھر اسکو اپنی
 اونٹنی سے مادہ ہا ہر پانی کال کے اسکو بلایا سو اس کے گاہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جان باری
 سنا اسکو عار کی گئی اور میرے دل رست اور کج اگرست **ق** وَلَاحِظَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اُمَّ شَرِيَاكٍ يَا نَيْفًا الْمُهَاجِرُونَ اَلَا تَكُونُ فَاَنْظِلِّي لِي اَيُّ اَمٍّ
 مَكْتُومٍ لَا اَعْنِي وَلَا تَكِ اِدَا وَصَعْتَ حِمَارَكَ لَمْ يَكِ **ق** اَللّٰهُ لَهَا حَايِلٌ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَ وَقَدْ طَلَّقَهَا رَوْحًا اَوْ عَمْرًا مِنْ تَحْصِي
 اکتھکھ بخاری اور سلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے ماحرین آتے جاتے ہیں سو تو ماحرہ بنت
 س ام مکتوم ادب سے کہ گھر میں سوتا ہی اور میری حب اوتا کیگئے وہ تھکوند بکبک گاہ حضرت سے فرمایا فاطمہ بنت قیس سے حب اس سے
 عدت بیٹھے کا ارادہ کیا اور اس کے حاورہ الو عروس حص سے اسکو قین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اس کے خاوند نے طلاق
 دی حضرت فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ بھر حضرت فرمایا کہ اس کے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں میں عدت بیٹھ رہا ہوں اس کے
 میں حایمی اسکو کہ سوجتا ہیں تو آرام سے وہاں بیگی **ق** اَلْوَسْعِيْدَانِ اَمَّةٌ مِّنْ نِّسَاءِ اِسْرَائِيْلَ مُسِيْحَتٌ فَلَا اَدْرِي اَتَى الدَّوَابُّ مُسِيْحَتَ
 بخاری اور سلم میں اوسعد روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ معر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی حدانہ صورت مل ڈالی ہی سو میں میں جاتا کہ وہ گلوں
 کی صورت یہ ہو گئی **ف** بخاری اور سلم میں بخاری روایت یوں ہے کہ ایک گوار حضرت کو پاس آیا اس سے کہا کہ یا حضرت میں اوس جنگ میں ہتا ہوں کہ وہاں
 لوگوں کی حورگ سو سناڑ سو سناڑ وہ حاورہ ہے حکو ہدی میں گوہ کہتے ہیں حضرت اسکا کچھ جواب دیا بھر اس سے پوچھا یہ حضرت جب وہ قیسری آیا
 حضرت سے فرمایا کہ ہی اسرائیل کے ایک گروہ مر خدا لعنت کی اور اس کی صورت مل ڈالی محکو میں معلوم کہ وہ گوہ کی صورت میں گئے یا کوئی اور

ہو گئے سو میں تو اس کو نہیں کھانا اور من بھی نہیں کرتا امام اعظم کے نزدیک سو سار کھانا نہایت پھیل سی دلیل سے آسم شامی کے مذہب میں ہر شخص
 ق عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُولَٰئِكَ اِذَا كَانَتْ لَهُمْ اَلْجَنَّةُ خَالِدِينَ فِيْهَا اَوْ اَمَّا اُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ كَانَتْ لَهُمْ اَلْجَنَّةُ خَالِدِينَ فِيْهَا اَوْ اَمَّا اُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ كَانَتْ لَهُمْ اَلْجَنَّةُ خَالِدِينَ فِيْهَا
 اَلْحَقُّ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ كَيْفَ يَكُوْنُ اَمَّا اُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ كَانَتْ لَهُمْ اَلْجَنَّةُ خَالِدِينَ فِيْهَا اَوْ اَمَّا اُولَٰئِكَ اَلَّذِيْنَ كَانَتْ لَهُمْ اَلْجَنَّةُ خَالِدِينَ فِيْهَا
 سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگ جب وہ زمین کوئی نیکی نہ آجی مرنے تھا تو اس کی قبر پر سجدہ نہاتے تھے اور اس میں یہ تصویریں شائع تھیں خدا کے نزدیک
 قیامت میں بدترین خلق ہیں یہ ملک جہنم کے نصیب کے پورے پورے لوگوں نے وہاں مار مار کر یہ نام عداوت خانہ پایا تھا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب
 حضرت کو مرعہ الموت ہوا تو ایک بی بی نے جہنم کے عداوت خانیکی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی ساکت حضرت کے لیے سے مروی تھا کہ جنت
 دانی یعنی ہے بڑا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ و شہداء ہم عدا اللہ عنہم و ان اولی الایات حرو حاططو مع النجس من مغیرھا و حرو ح
 الدنیا علی الناس شیخی و ائمہ ما کانت قل صاحبہما فاکلھا علی اربعہ قریبنا مسلم میں عدا اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت
 دیا یا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی سورت کی کتابوں سے پہلے آمان کا حکم ہے عرب کی طرف سے اور دن بھر لوگوں کے رویوں کے حاکم کا حکم اور اس دو
 سے عرب پہلے ہو گیا تو دوسری بھی اس کے پیچھے ملے ظاہر ہو گیا ف دن نماں قیامت کی آگے میں جو یکس ہر اوق صریحہ ان اولی صریحہ
 تَدْحُلُ اَلْجَنَّةَ عَلَیْهِمُ اَلْمَوْتُ اَلْقَبْرُ اَلْهَدْرُ اَلْاَقْبُ تَدْحُلُ اَلْجَنَّةَ عَلَیْهِمُ اَلْمَوْتُ اَلْقَبْرُ اَلْهَدْرُ اَلْاَقْبُ تَدْحُلُ اَلْجَنَّةَ عَلَیْهِمُ اَلْمَوْتُ اَلْقَبْرُ اَلْهَدْرُ اَلْاَقْبُ
 بڑی فتح موقع کا منہ ذرا اللہ و عدا اللہ عنہم و ان اولی الایات حرو حاططو مع النجس من مغیرھا و حرو ح
 وہ جو وہ ہیں رات کے یا مکی صورت ہو گا اور جو گروہ اس کے بعد حاکم گروہ آسمان کے بیٹے روش ستار کے ملا ہو گا اور اس سے ہر کوئی واسطے دودھ و عرو ہیں
 حکمی بی بی کا گودا گودت کے یہ نظر آئے ہیں اور شہنشاہ کوئی ہے حور و حیدر ایسی اوکی بی بیان تل تو کے شعاع ہیں کہ اندر تک صاف دکھائی دیتا ہے
 پھر ح بی بی کا یہ حال ہے تو اس کے باقی میں کا حل اسی رقیاس کیا جاوے ق اَنُو سَعِدِ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَمَّا تَرَوْنَ اَهْلَ الْعَرَفِ مِنْ
 قَوْصِهِمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ الدُّنْيَا الْعَاثِرِي الْاَقْبِي مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَعْرِبِ لِقَا صِدِّ مَا سَبَّحْتُمْ قَالُوا اَرَسُوْلُ اللّٰهِ اَلَا
 مَسَارِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَلْمُهُمْ اَعْمَهُمْ قَالَتْ لِيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيْده رِحَالُ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ سحاری اور مسلم میں اوسعد
 روایت ہے کہ حضرت نے دیا کہ معرہ منی لوگ دیکھتے ہیں اسی محل والو کو ایسے اور جیسے تم دیکھتے ہو روش ستار کے کو آسمان کے مارے یہ دروغ و چور ہے کہ
 طرح اوچھ کر طوفان تفرق او میں نہایتی مرآت کو سب سے اصحاب عرص کی بار رسول اللہ صمدی مکان تو یہ غیر دل کے ہو گئے اس کے کوئی وہاں
 برسوں سب کا حضرت نے دیا کہ کیوں نہیں فہم جو اس کی جسکے قانون میں یہ حال ہے کہ اون مکا میں و مرد ہو چکے ایمان کا نہیں لہذا کا اویجا جاتا ہے یوسف

۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵

قَالَ اللَّهُ إِنَّ يَسْمَعُ إِلَيْهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِنْكَ مَا نِي الْأَرْضَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا وَبَنِيَّ حَسَنًا
عَنِّي النَّاسُ قَدْ قَدَّرَ بِي النَّاسُ قَالَ فَسَمِعَهُ قَدْ هَبَ عَنْهُ قَدْ رَأَى وَأَعْطَى لَوْ مَا أَحْسَنًا وَجِلْدًا أَحْسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَلِكَ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَلَيْسَ أَوْ قَالَ النَّفَرُ شَيْءٌ أَسْخَى مِنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحَدٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا أَنْ الْأَرْضَ وَالْأَفْرَ قَالَ أَحَدٌ
أَلَيْسَ وَقَالَ الْأَخْرَجُ فَاغْطِ مَائَةً عُسْرَاءَ فَقَالَ تَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ مَا نِي الْأَفْرَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ
شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَدٌ هَبْ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَدَّرَ بِي النَّاسُ فَسَمِعَهُ قَدْ هَبَ عَنْهُ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاتَمَّ الْمَلِكُ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ النَّفَرُ وَأَعْطَى نَفَرًا حَامِلًا قَالَ تَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ
قَالَ أَنْ يَبْصُرَ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي وَأَنْصَرِيهِ النَّاسُ قَالَ فَحَسَنَةً قَدْ رَأَى اللَّهُ إِلَيْهِ نَصْرَةً قَالَ فَأَتَى الْمَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
الْعَمَى فَأَعْطَى شَاؤَ وَالدَّافَاتِ هَذَا ابْنُ دَوْلَةَ هَذَا كَانَ لِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَيْلِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ
الْعَمَى قَالَ تَحْمِلُهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُورَتِهِ وَهَكَذَا فَقَالَ رَحُلٌ مَسِيكِينَ وَبِالْقَطْعَتِ فِي الْحَالِ فِي سَفَرِهِ فَلَا بَلَاغَ
لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ نَعْمَ لَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ الْوَنَ الْحَسَنَ وَالْحَسَنَ الْحَسَنَ وَالْمَالِ بَعِيرًا أَسْأَلُكَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي
فَعَالَ الْخُفُوفُ كَمَا قَالَ إِنَّهُ كَانِي أَعْرِضُكَ أَلَمْ يَكُنْ أَرْضَ يَدُكَ النَّاسُ فَقَبْرًا وَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرَيْتُ
هَذَا الْمَالِ كَارِغًا كَارِغًا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَادَنَّا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَأَنِّي الْأَفْرَ فِي صُورَتِهِ وَهَكَذَا
فَعَالَ كَمَا مِيلَ مَا قَالَ لِيْهُدَا أَوْ رَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا قَالَ إِنْ كُنْتُ كَادَنَّا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ
قَالَ وَأَنِّي الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَكَذَا فَقَالَ رَحُلٌ مَسِيكِينَ وَأَنْ سَبِيلِي بِالْقَطْعَتِ فِي الْحَالِ فِي سَفَرِهِ
وَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ نَعْمَ لَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَأَيْتُكَ نَصْرَةً شَاؤَ أَسْأَلُكَ بِهَا فِي سَفَرِي فَعَالَ
قَدْ كُنْتُ أَعْمَى قَدْ رَأَى اللَّهُ إِلَيَّ نَصْرَةً فَحَدَّثَ مَا سَمِعْتُ وَدَعَا مَا سَمِعْتُ بِنَا لَكُمْ لَا أَحْمَدُ الْيَوْمَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَحْمَدُ تَعَالَى
وَيُرْوَى لَا أَحْمَدُ الْيَوْمَ لِسَى أَحَدٌ نَهَى اللَّهُ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا أَسْأَلُكَ قَدْ رَأَيْتُكَ نَصْرَةً وَنَحْمَدُ عَلَى صَاحِبِكَ
سَخَرِي أَوْ سَلَمِي لِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَيْلِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ
سُودًا حَامِلًا كَمَا كَانُوا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ
أَوْ مَحْمَدِيَّةً جَارِيَةً وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلِيْهُدَا وَاجِدٌ مِنَ الْأَمْرِ

سَخَرِي
أَوْ سَلَمِي

نے کہا کہ میں ہال بھگو پندہ ہی اوستے کہا اوٹ بیگا اچھ بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک آدمی کو نکالت گئی کہ اوستے اوٹ ماٹھا گا کاسے ایک سید ذاع شاع
یہ سگھنے نے اس میں سے ایک اوستے کہا اوٹ کے نر گے سواو سکود میں بیٹے کی گاسن فتنی دی برکات تیرے واسطے حال میں برکت دی حضرت فرمایا پھر فرشتے گئے
آیا سو کہا کون جیسے بھگو بہت پسند آئی ہے اوستی کہا کہ ہے ہال ویر جاری حاتی ہے جسکے سستے لوگ محسوس گھساتے ہیں پھر اوستے اوسیراتہ ملا سواو سستے
ویر گئی اور اوسکو ایسے ہال ملے فرشتے نے کہا کہ کون ہال بھگو بہت سمجھتا ہے اوستے کہا کہ گانے سواو سکو گاہن گانے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا
تیرے ہال میں برکت دے حضرت فرمایا کہ پھر ورتہ ادر ہے یاس آیا سو کہا کہ بھگو کون جیر ہر پندہ ہے اوستے کہا کہ اندر میری نگہ میں روشنی ہے تو میں
اوستے سب لوگو کو دیکھوں حضرت فرمایا پھر فرشتے نے اوسیراتہ ملا سواو سکو حدانے روشنی دی ورتے نے کہا کہ کوسا مال بھگو بہت پسند ہے
کہا بھیکری تو اوسکو گاہن بکری ملی سواو تہی اور گاہے بھی سانی اور کبری ہی جی پھر ورتہ ہوتے سید ذاع ورتے کے چکل پھر اوٹ ہو گئے اور گئے کے
چکل پھر گانے بل ہو گئے اور ادر کے چکل پھر بکریاں ہو گئیں حضرت فرمایا اعدہ کے ورتہ سید ذاع ورتے میں جی انگی صورت اور شکل
میں آیا سواو سستے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں پھر میں سب کٹ گئے سواو سرل یہ ہو بجا بھگو چکل جیسے ہال خدا کی مدد ویر ورتے کے کرم کے
میں تیسے مانگتا ہوں اوستی نام ہے بھگو ستر رنگ بستر ہی کہا لہی اور مال ورتے ایک اری مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آوے اوستے کہا کہ لوگو
کے حق مجھ پرست ہیں یہی فرستادہ ہوں یا گمراہ کے جرح سے ہال یادہ جیسے جو بھگو دون پھر ورتے نے کہا کہ اللہ میں بھگو کو بھیجتا سنا ہوں بھلا
کہا لو محتاج کو بھیجتا کہ تجھے لوگ گھسے تیرے پھر ورتے نے یہ حال دیا پھر اوستے حوان یا کہ میں نے یا ل پایا ہے ہے ہال داسے حوان تھا
کے نامی سردار سے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو پھر ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو
میں ہر اس کے کہا حیا سید ذاع ورتے نے کہا اوستے بھی حوان یا حیا آو حوان یا تھا ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو
تھا حضرت فرمایا اور ورتہ ادر ہے یاس گیا ای اوستی صورت اور شکل میں پھر ورتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں پھر میں سب کٹ گئے اور تیرے
کٹ گئیں سو بھگو آج سو بھگا پھر ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو پھر ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو
سول کہ میرے سفر میں کام آئے اوستے نے کہا کہ مقرر میں اندھا تھا سو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو پھر ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو
حدانے حوان پھر ورتہ حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو پھر ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو پھر ورتے نے کہا کہ اگر تو چھوٹھا ہو تو حوان بھگو ویا ہی کڑاے حیا تو
کہا لہی میں سب سے کچھ ہوں سو گاہا اور تیری بے پروائی کی تعریف بھی کرو گا سو ورتے نے کہا کہ ایسا مال رکھ تم تینوں آدمی تو پھر
تیرے گئے تھے سو تیرے کو المستہ حوانی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ماحون ہوا فحش تھیں بھگو ورتے کے گاہا اور حوانی تھا

کا بیان ہو چکا ہے تو چہرہ سدا عالم کے حال میں ہے یہی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت متوحساں مال صحت علم حکومت محض اور سکے کرم سے
 سب کو بلو سو جو ہر شیا ہے وہ اپنی حقیقت اور حال کا کرم اور حکمت کر رہا ہے اور جو امن ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کرم کو بھول گیا ہے سیکھو
 تیرا اور خدا کی ریاست پر مغرور ہے تو خدا سے دوسرے وہ بیوقوفہ **اِنَّ حَدِيثَ كَان وَعَدَنِي اَنْ يَلْقَانِي الْاَيْكَلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي اَمَّا وَاللّٰهِ**
مَا اَخْلَعَنِي مسلم بن حضرت بیونہ نے روایت کیا کہ حضرت نے مجھے ملاقات کا آگ کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھے ملاقات میں
 کی یہ حال کہ قسم خدا کی کہ اسے مجھے کسی وعدہ خلاف نہیں کیا **ف** حضرت بیونہ نے روایت کیا کہ حضرت ایک بزرگمیں اور بلال و عیسیٰ نے
 عمر کی یا رسول اللہ صحت کو کیوں رہے تھے حضرت یہ حدیث فرمائی سو وہوں ابھی طرح گدرا ہر حضرت کی محی میں گیا کہ جاریائی کے نیچے
 کئے کا کہ ہے پھر حضرت اس کو لکھو ادب پھر نے ہاتھ سے وہاں اپنی ہر کا جرات ہوئی حیرت سے ملاقات ہوئی حضرت اس کے سامنے کا ٹیپ
 حیرت سے کہا چکو حکم نہیں اوس گھر میں جانے کا حان تصویر اور گنا ہوئے پھر حضرت نے صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا **هَٰذَا سَلَامٌ اَنْ تَحْمَدَ**
اَحْمٰى مِنَ الْاَصَا عَمْرٍ مسلم بن حضرت ام سلمہ سے روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ میرا دودہ شریک عانی جو **ف** میرا حرمہ حضرت کے چھارے
 کو کوٹ حضرت کا کلاب حرمہ کی بیٹی سے کلج کچھ ت حضرت یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی دودہ کے ستے سے وہ میری ہتھی ہوئی تو کلج دیتے ہیں
م حُدَيْفَةُ بْنُ اَلْيَمَانٍ اَنَّ حَوْصِيَّ لَاحِدٌ مِنْ اَمْلَهٗ مِنْ عَدَنَ وَالْدُّنَى نَفْسِيْ سَيِّدٌ اِنِّيْ لَا دُوَّعَهُ الرِّحَالُ كَاَنَّهُ دُوَّعُهُ حُلٌّ
اَلْاَيْلُ الْعَرَبِيَّةُ عَنْ حَوْصِيَّ مسلم بن حذیفہ سے روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ اللہ میرا حوض کوتر کا ورس سے بہت دور ہو گا جیسے
 ایلہ ہر عرس دور سے قسم ہی اوسکی جسکے قانون میں میری حال ہے کہ میں مقرر کا فرنگوں کو اوس حوص سے ہانکو گا جیسے مردہ حوص سے گار اوس کو
 ہانکے ہے **ف** اگر نام میں ایک نہر کا نام ہی اور عدل میں میں ایک نہر کا نام ہے یعنی جیسے ایک عدل سے بہت دور ویسے کافر سے حوص دور سے ہانکے
 اوسکا یا اوس کے بصب میں ہیں یا یہ طلب کہ میرا حوص اتنا لسا جو اسے جیسے ایک سے عدل تک یعنی ماو حود اس دوسکے کا ورس کے رعب میں
م حَاشِيَةُ اَنَّ حَصَصَاتِ لُكْسَتْ فِي يَدِيْ قَالَهُ کہنا مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ اللہ تیرا حوص میرے ہاتھ
 میں میں لگا ہے یہ حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تم کو جانی کی حاسار لادے مسجد سے حضرت عائشہ سے
 کہ تم کو حوص کی حالت ہو یعنی اس حالت میں مسجد کے اندر کیوں کر جاؤں ت حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے ماہر کہ نہ تیرا ہا کا حاسار
 اوٹھائے **م اَلْمُسَوِّرُ مَحْمَدٌ وَمَرَّ اَنْ نُّنْجِيْكُمْ اِنَّ حَالِدَ بْنَ اَلْوَلَدِ بِالْعِجْمِ فِي حَيْلٍ لِّقَرْنَيْ طَلِيْعَةٍ مُحَمَّدٌ وَاَدَّ اَنْتَ اَلْيَمَانِ**
قَالَ هَمَّ اَلْحُدَيْسِيَّةُ جاری میں مشورہ اور روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ حاسار سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قرین کے سوار کو لے کر عجم میں

4-44

111

۱۶
عقود شرعیہ کا جامع
کام جامع کے الفاظ میں
اس کتاب میں لفظ وار سے

صاح عام
وحيه الوداع

اس مقام سے دو گز کے بعد میں اس تجارتی راستے میں یعنی جیسے کوئٹہ اور دی ایچ کے مہدیہ میں عرفی کا دل حرام، اسمیں باؤنی کی طرح اس طرح ای جانوں اور مالوں کو حرام نہ جانے کیونکہ مسلمان کا حق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں جان کہ جو کہ حالت کھر کی ہر چیز پر نہیں یہ جو کہ یہ گئی کھر کی مائل نہیں جیسے وہ کہ کرنا خود می کو پوچھا کہ میں طہہ کرنا موافق ہو گئیں اور جو کہ کھانے میں حلال ہو وہاں کے گئے ہیں

قَالَ يَا لَآ اَلْفَ حَنْبَاءٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لَّا يَمْلِكُ عَلَيْهِ قَوْلُكَ فَمَا وَحَدَّثَ مِنْكَ قَوْلُ
 الَّذِي أَتَيْتَ بِهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ أَجَبْتُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَكَانًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ بِهِ
 قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ آدَى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِي بَعَثْتَ وَالْخَصْبَةَ فَاصْصِرْ يَا لَآ اَلْفَ حَنْبَاءٍ وَاصْبِرْ
 میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد دوسرے ہی اسرائیل سے ہزار تیرہاں قرض ہمیں بلائے گا گو اس کو
 لاکھ اور کو قرض کا گواہ کروں گا تو اس سے کہا خدا کا گواہ ہونا کھایت کرتے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لاؤ اس سے کہا خدا کا ضامن
 ہو گا کھایت کرتے ہے اس سے کہا تو نے یہ کہہ پھر اس کو ہزار تیرہاں کچھ مدت ٹھہرا کر دین سو دن سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں
 گیا سو اپنے کام سے واپس کر چکا ہے اس سے کہا کہ تیرہاں کی تاسواں ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے یاں آوے سو اس
 کوئی حجاز یا یا تو ایک لکڑی کو لیکر گریڈا پھر اس میں ہزار اسر فیو کو ہزار اور ایک ایماط قرض دینے والے کے ہم کا اس میں ڈالا ہے
 اس کے ہرے کو جو ہر سو کا اور سمندر پر لے آیا ہے کہ خدا دے تو جانتا ہے کہ میں نے ہزار تیرہاں قرض لیں تھیں سو
 اس سے مجھے صاف مہنگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا صاف ہو گا کھایت کرتا ہے وہ تیری صاف سے رہی ہو گیا تھا پھر اس نے گواہ
 مہنگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کھایت کرتی ہے سو تیری گواہی پر راضی ہو گیا مہا ار میں نے بہت دوزد موب کی کہ کوئی جھار یا اول تا اس کا
 قرض میں سو میں نے مہنگا تھا میں اس لکڑی کو امانت سیر کرنا ہوں پھر اس کو سمدر میں اس سے ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی
 یہ وہاں سے پلٹ آیا اور کوئی کے وقت بھی جہاں کی تیرہاں میں رہا تھا تا اس کے تھر کو جاؤ سو کیسے سکلا وہ جس سے قرض دیا تھا کہ تیرہاں
 کوئی جھار اس کا قرض مال لایا تو اس سے یکا یک اس لکڑی کو دیکھا جس میں مال تھا سو اس کو اپنے گہروں کے واسطے لیا یہ ہزار سو
 جیر مال اور خط کو یا یہ ہر ہر مدت کے جیسے قرض تھا وہ آیا اور ہر ہر سر ہاں لایا اور کہا قسم خدا کی ہمیشہ جھار کی تیرہاں میں دوڑا دہو یا کیا
 میں تیری تیرہاں تیرہاں لاؤں سو اس وقت کہ اس سے پہلے میں نے کوئی حجاز یا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میری تیرہاں کچھ بھیجا تھا اس سے کہا کہ میں جھکا ہر تیرہاں
 کہ میں نے اس سے پہلے کوئی حجاز یا قرض دینے والے نے کہا کہ میرا حال معلوم ہوا سو اللہ خدا نے تیری طرف سے جواب کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا ہو چکا دیا سو
 تو ایسی ہزار تیرہاں لیکر جیسے یہ جھار اس حدیث میں اسات معانگی اور امانت داری کی جہاں کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسے سچا ہر وساحہ لکیر کیا
 اس کو ٹوٹا میں نے اس حدیث سے نامت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مہرب ہو کہ قرض کی مدت لازم نہیں
 مالک اگر چاہے کہ اس سے پہلے قرض مانگ لے اور امام مالک کے روایت کے قبل قضا ورت میں قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَأْتِيكَ إِلَّا بِكَلِمَاتٍ عَلَى اللَّهِ

نقصان
 حالت صراحت
 دراصل
 درجہ

قیام اللیل میں ناکث بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرمایا کہ مفرج جبریل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جسے کہ
 نے خدا اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دی گئی ہے یہ حضرت عائشہ بن ثابت سے فرمایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ کی ایک بار بھوک کی تھی حضرت عائشہ
 جان بچا کر اسے جوڑے شاعر سے فرمایا کہ تم انکو جوار و حسان چند تینوں میں سے ایک کو بھوک کی تہ حضرت عائشہ یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 شکر کنا درستی بشرطیکہ اسکا مضمون شرع کے مخالف ہو **سُورَةُ اَوْدُ دُرَّانَ سَيِّدَةُ الْحَرَمَيْنِ قَبِيحٌ حَقٌّ كَذَابٌ شَتَّى لِحَقِّهَا وَفِيهَا**
يَحْيَى الصَّلَاةُ بخاری اور مسلم بن ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرمایا کہ گرمی کی سچی دوزخ کے حوسن اور اوبال سے ہے سو جو غل گھسی ہوگا
تو ٹنڈے وقت نماز کا رکوع بھی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش و خروش حضرت عائشہ سے وقت نماز میں چاہیے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کو موسم میں ظہر کی نماز اول وقت میں ٹنڈے وقت میں یہی حدیث امام اعظم کا قیام اللیل
وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ عِنْدَ اللَّهِ مَا لَوْ كَانَتْ تَوَمَّ الْقِيَامَةَ عِنْدَ آدَمَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مَا عَذِرَ بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت عائشہ فرمایا کہ ساریوں سے بدتر حال کے مرد کے مرتے میں پیام کوں وہ آدمی ہے مکالمہ لوگ ملنا جو دس اونٹنی ران ماری اور گالی دے دینا
بجھوٹی گواہی دیکر کیوں مال و لادہ نواہ سکوا بیابانی اسکی آخرت ماحی برادر ہونی قیام اللیل **عَائِشَةُ إِنَّ سَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَا لَوْ كَانَتْ**
تَوَمَّ الْقِيَامَةَ مِنْ فِرْقَةٍ النَّاسِ اتِّفَاعُ مُحِبَّتِهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ تَرَكَ لَمْ يَخْرُجْ بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
فرمایا کہ مقرر ساریوں سے بدتر حال کے مرد کے مرتے میں پیام کوں وہ آدمی ہے مکالمہ لوگ ملنا جو دس اونٹنی ران ماری اور گالی دے دینا
روایت میں فریقہ کی حکمت یہ کہ انہیں طلب نہ کیا کہ تم ساریوں کو صلوٰۃ رکعتی دینا اور حلقہ میں سے کہ عبادت پر مسعود ہیں اور عمار خود عبادت ہے تو حسنہ لہذا
الخطۃ منہم میں عمار سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرمایا کہ اللہ عمار کو رہا مامور کا اور خطے کو گھٹایا ہے اسکی دامانی اور عقلمندیکہ اسوہ مامور کا رہا
کہو اور خطے کو مختار اور کم کر کے بڑا کر وہ خطہ مسلمانوں کی بصیرت کے واسطے ہے کہ عبادت پر مسعود ہیں اور عمار خود عبادت ہے تو حسنہ لہذا
تھوڑا خطہ بڑا اور عمار کو بڑا تو وہ خطہ ہے کہ اصل طلب کو سمجھ گیا اور جسے خطے کو مت لدا جوڑا بڑا اور عمار کو گھٹایا جیسا اس زمانے میں اکثر
واقعات مام کرتے تھے وہ ماداں سے کہ لوگو کہ تو خطے میں اطاعت شرع اور عبادت کی بصیرت کرتا ہے اور آپ عمل میں کرنا کہ عمار سے عہدہ
عمار میں حلدی جیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطہ لدا جوڑا بڑا اور عمار میں خطہ کی کثافت مکر وہ ہے اور صاف حماقت ہے **وَالْأَنْعَامُ**
عاشوراء یوم من یام اللہ قس ساء صامہ بخاری اور مسلم بن ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرمایا کہ محرم کی دسویں تاریخ حاکمہ
ایک وہی دن ہے سو جو چاہا اور عمار وہ رکعت یعنی اس کا روزہ فرض میں سے ہے **وَعَمَّا وَعَائِشَةُ إِنَّ عَمَّانَ رَجُلٌ حَسْبُ**

۵۲
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر کھاتے ہوئے تھے۔
 ۵۳
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر کھاتے ہوئے تھے۔
 ۵۴
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر کھاتے ہوئے تھے۔
 ۵۵
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر کھاتے ہوئے تھے۔

۳۶۱ لا افرح بامرین من انکسرتن یعنی نماز میں سوا سے نماز کے اور کسی طرقت فوج پکا ہے ف جملہ میں مسعودی سے روایت ہے
 کہ پہلے حضرت کو دین اسلام کرنے سے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد جہش کے سفر سے آئے حضرت نماز میں تھے پہلے
 کیا حضرت نے جواب دیا یا نہ ہمارے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب نہ تو وہ ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا بے
 کما لسا اور دوسرے کھانا نماز میں درست نہیں ہم بخارا و حدیث سنہ ۱۸۴۱ قمری اثناعشر مہم فیکلایہ حلون الحکمة ولا
 یجدون ریحها حتی یصلوا الحطیم لایمکونہم تکفیکم اللہ لیکہ سیرا ح من الذاریہ تطهر فی انکافهم حتی
 یصلوا صمد و ریحہم سلم بن ہمارے یا حدیث سے روایت ہے شک اس میں صمد کو حواوی ہے اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ
 میری امت میں رائہ منافق میں بھی دل کے کا درماں کے مسلمان سے موت میں نہاویگے اور اوکی لوجھی سو گئے پاویگے متکاونت مونی
 کے پاکے میں گئے یعنی اوکے کئی سے نصیب ہوگی او میں سے بہتر کوڑا یہ تمام کرنا لگا بھی ایک کا حرام اوکے موڈ ٹھونس ملا لگا
 ۳۶۲ ایک حیاتاں اور کرکل اوگامی او میں جیسی سورس ہوگی جیسے حرام رکھنا یا حرام ایسا ہی ہوا ہوا آسمان سے اے لکے ان فی تقصیر صلیا
 وکنا آ سلم میں اسباب الی کر سے رہا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ متیک یقیف کی قوم میں ایک ظالم نور ہوگا اور ایک بہت ہوٹا
 ف صلیب ایک م سے ہو کے کے یں طائف میں ہتی تھی اوس قوم سے محتاجوں کو سرفوریداموا حکا نام عالم میں مسعودی سے روایت ہے
 کہ اوسر الہ کہ وہی حق سے اور جوٹھا تھا رتقی تھا جس بعد سادہ ام حسیں علیہ السلام کے کہنے سے محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جوٹھا
 ہو گیا م م بول کا اور اس سے سے سر رہا بعد اس کے مری کا عوی کا آکر کوڑے اوکے حب اور سادہ سادہ حدیث
 ۳۶۳ کا حدیث ہے جیسا روایت ہے این م سے وادی پدا ہو سے ق انس ان فی جو حنی من الہ مارل بعد یہ جو حنی السماء سجای
 و رہ من ان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مری کے جو میں سے لے ٹوٹی مارا آخو سے س سے آسمان میں تارے ف یہ جو میں
 ۳۶۴ کی رحمت کا سال ہے کہ حضرت کہ یا مت میں میگا ف یاتسہ ان فی کجوا انما لہ شفاء او انہما ساق اول انکرو مسلم
 حضرت مائہ رہ سے روایت ہے کہ حضرت صلیم نے فرمایا کہ مریہ اور لکے اس ماس کے عجو سے ماسے مالوں واما کہ وہ عجو صبح کماول
 را پاک نے بھی رہی مایہ کو دور کرتے ہے ف مریہ میں عجو ایک عمدہ م سے کچھ کی ٹری ہوئی ہے سیا ماری اوکی نہ مایہ ہے حضرت
 ۳۶۵ کی م سے ق او سجد ان فیک تحملین حصما اللہ الحکم والاکام قاک لا سیم عکنا العس سجاری اور
 سلم میں اوسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مریہ میں وجو میں مکو عدا دوست رکھتا ہے ایک نوٹھے کا یا وہ مریہ

۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵

خبر
میں

۳۶۶

حضرت نے اوس آدمی سے کہا حکم کا قوم عند القیس میں اتحلف تحاف جملہ القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی
اوس کے ساتھ آدمی ایسی سواریاں چھوڑ چلائی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشیع نے جلدی لگی اپنے اوٹ کو پہلے باندھا پھر کھڑے ہیں کے
حضرت یاس خاطر جمع سے حاضر ہوا حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوس کی تعریف کی ذری خلاف مرضی مات میں حضرت سے لال ہو جانا اور یہ کام میں
مدون غور کے تالی اور جلدی کر رہا خانور دکی ہے اس واسطے حد کو غصے کا کیا اور اگر دواوید ہے ق انس ان قریا حکایت عہد صحابہ
وَمِنْهُمْ مَنْ قَالُوا اِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَحْبِسَهُمْ وَاَنَا لَهْجَمٌ اَمَّا تَرَوْهُمْ اَنْ يَكْجَحَ النَّاسُ بِاللُّبِّيَا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالُوا اِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَحْبِسَهُمْ
لَيُؤْتِكُمْ لَوْ سَلَكْتُ النَّاسُ وَاَوْيَا وَسَلَكْتُ الْاَنْصَارُ شِعَالًا سَلَكْتُ شِعْبًا الْاَنْصَارُ سَحَارَى اور سلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت انصاریوں سے ذرا کہہ رہے تھے کہ قوم کو ہی مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سوئے مابا کہ انکو العام دون اور لوگ
انکار کر رہے ہیں اس سے کہ لوگ دیکھا کمال لیکر بھریں اور ہم اپنے گھروں کی طرف حد کے رسول کو لیکر بھرو اگر اور لوگ
ایک راہ چلیں اور انصاری اصحاب راہ چلیں میں انصاریوں ہی کی راہ چلون ف مصابح میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے کہا کہ
مدحک جس طرح ہوئی یہاں و سماء ہا تھا یا حضرت قریش بھی ملے کے رہے والوں کو سو سواونٹ ڈے مت لے لے لوجواں
انصاریوں نے کہا کہ حد حضرت کو سنیے قریش کو آک پتہ میں ہکو چھوڑنے میں حال نکلا دے کہ ہمارے تنواروں سے ٹیک ہے میں
یہ ہمارے تنواروں کے اتر سے ہے مسلمان ہر سے میں حد یہ حضرت کو معلوم ہوئی مت صرف انصاریا حد حضرت نے ایک جیسے
میں جمع کیا یہ حال لوجواں انصاریوں کے رسول اور عقلمندوں نے عرض کیا کہ حد حضرت ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہر گز نہیں کہا
کیس جاسے لوجواںوں نے اند آ تہ تہ لے یہ عرب فرمائی یہی قریش و مسلم میں او کو مار و مصیبت پڑی ہے بھائی مد
اوس کے راہیوں میں مارے گئے ہیں ہا اہم چلی اوس کے دل میں ابھی میں ججی ایک ٹ کے واسطے دیا کمال دیا او کو ماسا ہا اور تم اہل
لوگ ہو تمکو دس لیا ماسا میں ولس نے دیا مانی سے کو یا مانی ہے مت او سکی سکی جسے یہاں حضرت آویں اس حدب سے انصاریوں کی راہی
میں مات ہوئی ہم عندہ للہ و سبیر ان لڈت لک د ا کما ان اصحابہم الوحمہ لکھن و اجد نصیر و
کیہ سکاہم میں عمر الدس عمرت اس کہ حد نے فرما کہ قرآ و اس کہ ل ملے ماماں کے لئے مالوں میں
جیسے ایک ل اس کہ بچہ راستے حدب چاہیہا ہے عہد اس سے ایسا کہ حدب را ماسہ کہ اسے لال کے حد کے واسطے
میرے را کو سنیے میں برکات نہ رکھ سوئے کہ یا حدب سچا ہے مانی اسے سلام کے دیں کہ ہم سچ طے کیا ہے ہا یہ کیلئے

۳۶۶

سوی آپ کوڑے جاپ یہ دھماکا کہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر نہ ہونا چھوڑنا اور ایسا نہ بننا
 رہتی کہ دھماکا کہہ کر مسلمانوں کو مارا اور کافر کو مسلمان ہونا کہہ کر مسلمانوں کو قتل کیا **قَالَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شُعْبَةَ بْنِ كَعْبَةَ لَيْسَ كَلِمَاتٍ**
عَلَى أَحَدٍ مِّنْ كُذِّبَ عَلَى مَثَلِهِ أَهْلِي كَبُوا مَقْعَدًا مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں شیخہ رحمہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جوٹ باندھا اور دل پر جوٹ باندھنے کے مارے نہیں جو مجھ پر جوٹ باندھ بیگا جاں بوجھ کر
 سو اپنی بیشک ٹھہرا بیوسے دفعہ میں **ف** یہ حدیث متواتر ہے یہی اس نے روایت کی کہ اسکے صحیح ہو بیگا یقین کامل حاصل
 ہوا بخاری سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اس کو روایت کیا ہے ہر حدیث ہر ایک پر جوٹ باندھا حرام ہے لیکن حضرت پر جوٹ
 باندھنا مایہ حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام دوسکا دوزخ ہے اس واسطے علماء حدیث نے حدیثوں کے برکھنے میں
 غریب محسین اور حائستہ بیان کین موصوع حدیثوں کو جائز علیحدہ کر دالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور
 کھوٹے کو بھان جانا ہے ویسے علماء حدیث بھی سبیاں گئے تو مسلمان برسر ص ہے کہ جس کسی سے حدیث سے یا کسی
 کس میں دیکھے اس حدیث کو صحاح کے حد تک کہ اس کو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اس کی
 صحت سے **قَالَ عَائِشَةُ إِنَّ لِّصَاحِبِ النَّحْيِ مَقَالًا** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رحمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ حق اے کو کسا ہو جتنا ہے **ف** حضرت پر کیا کہ میں صا او سننے کو اتفاقا صا کیا اصحاب نے اس کے ماننے کا ارادہ کیا
 ت حضرت نے یہ حدیث نہ فرمائی یعنی فرض دینے والا حق دار ہے کسا ہے اس کی بات کا راما سا بجا ہے **خ** **إِنَّ عُمَرَ كَذَبَ**
لَكَ آخِرَ حُلٍّ مِّثْنِ تَحْدِيدًا وَأَوْسَمَهُمْ قَالَهُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
 نے عمار بن عثمان سے فرمایا کہ مقرر تم کو ایک مرد کے برابر تو اب اور حصہ ہے عیصمت کے مال کا اون لوگوں سے جو
 حاکم ہیں **ف** میں تنے **ف** حضرت حد حاکم مد کو چلے تو حضرت عثمان رحمہ کی بی بی حضرت کی بیٹی عمارتیں م حضرت نے عثمان
 رحمہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ بچو اور کبی عمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں او میں سے ایک مرد کے برابر تم کو تو اب
 احب میں او حصہ مال کا یا میں ملک **قَالَ اسَ انْ لِكُلِّ امَّةٍ اِمْتَاوَانِ اَمِيْنًا اَمَّا اَلْاُمَّةُ اَلْوَعِيْدُ** کہ میں اس کا
 بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک مقتدر مات دار ہے اور ہمارا مقتدر مات دار
 دار

۳۹

۳۹

۳۹

۳۹

تھے لیکن جہنم زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اس کی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور عارف کو خدا کی یاد میں گزارا اور حضرت
 عثمان کو عیسا علیہ السلام کی طرح کا ماضی اور زبیر کو ملی جان نثار فرمایا **قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَلَاوَةٌ وَحَاوِيَةٌ** النبیؐ ہمارا ہی اور سلم میں جا کر
 روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ مقرر ہر ہفتہ کا کوئی خاص مددگار ہو تا رہا ہے اور میرا خاص مددگار اور قتالی جان نثار زبیر سیف صاحب بن
 روایت کیا کہ جب مدینہ میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ بھٹ چٹکے تب حضرت نے فرمایا کہ کنارے لشکر کی کوئی جہلائے پیر
 کہایا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث دوائی اور ابو کی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے بھو بھی راہ دھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت
 بر فرماستے تھے جانچ اس حدیث ثابت ہوا **فَاسْمُ اَنْ لِّكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَاِلٰی اَحْتِسَابٌ دَعْوَتِي شَفَاعَةٌ لَا مَقْبُولِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ**
 بجا رہی اور سلم میں اس سے روایت کیا کہ مقرر ہر ہفتہ کی ایک خاص حاجت اور نیسی دعا جیسا کہ ہے اسی امت جتنا کہ واسطے قیامت کی
ف اس حدیث میں اشارت ہے امت کی محنت کی حوائج سے مراد اور معلوم ہوا کہ حضرت کو انبی امت بزرگم تھا کہ انہی خاص دعا امت کی واسطے
 رکھی اسی ذات کے واسطے کی قرآن اس ہی رحیم اور کریم پر **م اَنْ لِّكُلِّ نَبِيٍّ لَكَ مَا اَحْتَسِبْتَ قَالَ لِيْ جُلُوسٌ كَانْ يَمْنَعُنِي الْاَعْمَالُ**
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا یرکب وندحوی انی الا احسن سلم میں ابی س کثرت روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ تمھو لوگ
 جسا تو تواب جانتا ہے یہ حضرت اوس مرو سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد میں آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور پے قدم میں تواب کی تہ
 رکھتا تھا **ف** ایک شخص بھا اوس کا گھر مت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد میں آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ ادھر سے
 گرمی میں سوار ہو کر آیا کرو اوسے کہا میں تواب کی امید رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم کو اس بیت اور
 محنت کا تواب کا ہر حال **اَنْ لِّكُلِّ حَطْوَةٍ دَرَجَةٌ قَالَ لِيْ هَطُ حَالٍ وَفَدَا اَنْ يَّيْجُوْا اَمُوْا تَمَّ قَمَرًا وَا**
 میں مسجد مسلمین حاکم روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر گزیر درجہ ہے یہ حضرت نے حاکم کی قوم سے فرمایا اور ان لوگوں
 لیے گھروں کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا ہوا اور جانتا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہیں **ف** یہی عتائم دور ہو گے اور مسجد میں آیا کرو گے
 اوتو تواب زیادہ پاؤ گے کہ ہر قدم مرد و جہلید ہو گا **ح اَوْ هَرِيْدَةٌ اِنَّ لِلّٰهِ نَسْعَةً وَتَسْعَانِ اسْمَاءُ ثَمَرُ الْاَوَّاحِدَ لَا مِنْ اَحْصَا هَا**
 دحل الحنة سخن ہی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے تالوے نام میں ایک کم سو جو او کو یاد کر لیو
 سو شمار کر کے یا اون کے معنی لو جھے اور او میر عمل کرے وہ ہستیاں **ف** حق تعالیٰ کے نام ہستیاں اس واسطے کہ صفات الہی
 کی حد میں چاہے سو اس کے ال سالوے نام کے قول اور حدیث میں ہستیاں اس الہی ماس میں جیسے **وَرَقَاتُ مَحْطَا عَلَامِ عَلِيٍّ قَدِيمِ رَجَح**

روايت عن النبي صلى الله عليه وسلم ان من اكل من ثمر الجنة لم يرد الله عليه من مثله الا بمائة ضعف
سبحان من لا يحيط به الخلق في قدرته وكرمه ورحمته وفضله وعلوه وجماله وملكه وقوته
مؤي قاصدا في بني اسرائيل فيقول في الناس اعلم فقال الله عليه السلام ان الله اعلم ان الله اعلم
ملك فقال موسى انك تكبر في الله قال احد معك حوتا فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت
معه فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت
واستاك الله عن الحوت جرة للكهنة فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت فحمله في مثل حوت
من القيد الى موسى لانه قد كفينا من سقرنا هذا نصا قال الله عليه السلام ان الله اعلم ان الله اعلم
امير الى القهرة وان كنت الحوت وما اسأله الا السيطان لادركه واحد من الله في الحوت فقال الحوت سر يا موسى وبقائه
قال موسى لك ما كذا سعي فارتد على اثارها فصفا قال فحما يقصر اثارها حتى انتهت الى القهرة ما دخل موسى
فقال محمد بن ابي اريك السارم قال يا موسى قال بنو اسرائيل انك تعلم ان الله اعلم ان الله اعلم ان الله اعلم
ان على علم الله عليه السلام ولا فقه ولا علم على من علم الله اعلم ان الله اعلم ان الله اعلم ان الله اعلم
فما اكل الحوت وان سعى ولا سعى عن شيء حتى احرك لك ربه دأرا ما لا تاسي سيات على ساحل الحوت سبعة فلو
ان نجوهم يعرفوا الحوت فلو انهم في السفينة ولو نفعوا الا الحوت فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
موسى فلو انهم يعرفون الحوت فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
لا توحا مني ما اسبى ولا رفقى من امرى فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
غصور وقع على حرف السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
نحو حمار من السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
ما قلنا سيدنا فقال له موسى قلتم نفسا ركية يعبر نفسا ركية فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
معهم فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة
انما اذن قرينة استطاعا انهما فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة فلو انهم في السفينة

٢٠١

یہاں تک پہنچاؤ اور پھر کمال ہی میں ہوئے کہما صاف کچھتے گت کیلئے مادی نے کیا کہ حضرت نے فرمایا پہلی بار کا یوں چنا دینی ہوئے ہوا حضرت نے
فرمایا ایک چڑا آبا سو مار کے کٹا کر پیش کیا اور سب سے پہلے ڈھالی یہ یا میں کیا برصیرے موشی سے کہا میں ہی علم اور علم خدا کے علم سے گواہی دے رہا تھا اس کے
اور یہ کہ گنا یا میں خدا کا علم میں صدیوں اور بارگاہ اعلیٰ قلم قطر کیلئے رزق صاف سے ایسی طرح میں ڈھالنا یہ وہ نون و سے سکے جو حال میں کی ہو یہ کیا کہ پر چلے جائے
سے کیا کہ حضرت نے ایک کٹے کو دیکھا کہ اس میں لہو کو کس ساتھ ہو چکا ہے اس کے سر کو ایسے ہاتھ سے مارا کہ اس کے ہاتھ سے آواز آئی اور اس کو مارا اور موشی سے کہا کیا کٹا
مارا لا صوم حکم و دل کے جان کھنسی ہے کہ یہ کانون کیا بنا جس کے سے تو اس کو مارا اللہ عز و جل کا نام تجھے ہو اور حضرت نے کہا اسلام سے تجھے کہہ یا کہا کہ تو میرا ساتھ دے میرا سر کٹا
حضرت نے فرمایا کہ وہ سولہ سال پہلے سے موت کو ایسی موشی سے کہا کہ اگر اس تجھے کوئی بات تو جو میں کہے گا تو حکم لے ساتھ نہ کیوں دے میرا عز و جل نہ تو نون و چلے
یہاں تک کہ ایک سی اللوں میں سے اول کو سچ کہنا ناگوار لگوں اذ کی حقانی کی ہو و دوں کے اندر لیا کہ با اگر اچانکی تھی ادبی کہا کہ وہ جھک ہی تھی ہو حضرت نے
ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا سو اس کو سیدنا کٹر کر دیا موشی نے کہا کہ یہ قوم میں کہ ہم اس کے پاس آئے تو حکم دے کہنا کہ لا ہمارے صیافت کی اگر تو جانتا تو دیا سیدی کی تھی
تو حضرت نے کہا یہ وقت میرے سر پہ صحت ہی ہو صواب میں ملاؤں میرا تو تمہیں ماتو چا میر تو صبر کر کیا میرا صبر اصل اللہ علیہ السلام و ما کا ہر سچی فرمایا کہ اگر موشی اللہ السلام
صر کرے تو ہر باکی مت بوجھے تو بہت قصہ دیکھا ہو معلوم ہوتا اور خدا کے کانون کی مکتب میں تلو کو معلوم ہوتی ہیں **و** یور قصہ قرآن شریف میں لیں ہو کہ حضرت نے
حضرت موشی سے کہا کہ اوکا حال قریب ہی کہ وہ نا و محلی لوگوں کی تھی کہ وہاں میں صحت کر کے اس کے اس سے اوقات بسر کرتے تھے سو میرے جاہا کہ وہ میں علی گاہ
ہو اس کے وہاں ایک ظالم ماوسہ تھا کہ دست و کور رہتی جیسے لیا تا تو اس کو ماہر صلی کہ یہ کیوں اور لڑنے کے لئے کا سب ہو کہ وہ لڑ کا یہ لیس کا دیتا اور اس کے
بائیل یا ہزار سے سو ہم ڈر سکے ہیں ان کے کار کو ایسے کھڑ اور ڈانی سے ملا میں ڈالے مورتے جاہا کہ صرا اس کے لئے اس سے ایسا کیا تھا کہ کو دہوار و دروار کا حضرت
سے کہ وہ دیوار و تسم لڑکوں کی بھی اور اس کے جیسے منت مال ہا اور اوکا باب مک آئے ہی ما سو خدا جاہا کہ وہ ایسی حوالی کو جسے میں لو اس مال کو نکال کر حج
کر لیا میں لو اگر ثقی تو اور لوگ اس مال کے لئے ارہ کام میں ایسی طرح سے میں اسے حکم دے کہ ان کے لئے اس کے لئے تھا **و** خواہ صبر کا ام ایساں لگا
سو اسے صبر کا لقب ہی کہ جس تک میں اس کے صبر کی کہے سر و حاتی تھی و یہوں ماوسہ کے وقت میں تھے اور بیکد رس کے ساتھ ہی ہے میں نے بھی کہتے ہیں ہی اس کے لئے
م میں نے بھی کہتے میں کہ چاہر آتے تھے و ما جو کر فقیری صفا کی اوکی عمری ہر اصلاح ہوا کا میں میں کلمہ شہید میں حضرت موشی میں میں **و** ارم میں لو شفا
میں سے سما ملا وہ جس کی عیساگر تھے میں اس کے ساتھ سے اس کے مریکے بعد علیہ ہوا اور عمر ہی **و** حضرت ہی حضرت سے جس کے قفسے میں بہت
ساکا اتان ہی کے اس کے اسے صبر کرنا سختی و صبر کہ اس کے علم میں صبر کرنا مستیاں ہوا اور کرواتا تھا اس طرح ہی کہ علم میں اس حد ما ہی اذی علم
و وہ میں نے بھی کہے کہ خدا کو کمال ہی تھا کہ میں نے سدا بہتے کہ میں نے اس سے کیا کہ یا وہ جو دہرے سے کہ اس ما و شاکر کی میں صلی میں کھنکھ کرے خدا کے

یہ حدیث مروی بھی جنس کی حالت میں حج کے سب کاموں میں ہوا ہی طواف کے سوا دوسرے غسل کے کر لیا یا قیام مقوی سنیاتی
 ۴۱۱ لہذا قد رآہ النبی کا قبلہ انما قالہ لاہی مؤمن و ملائحت قال لا عزیٰ اکثر علی من انشور بحاری اور مسلم میں
 ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اللہ اس شخص نے بشارت کو لیا تم دو لو بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرت ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما
 ح ایک گوارنے حضرت کے کہا کہ یہی مجھے بہت کہتے ہو کہ بشارت لاف ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک گوارنے حضرت کے کہا کہ جو یہ کا وعدہ
 کہا تھا سو لو کر و حضرت فرمایا کہ تو بہت کی بشارت کا وعدہ کہتا بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال
 سے مروی دو لو کہ کہا کہ یا حضرت ہم بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک بانی کا کیا دسکوا یا اور ہاتھ مودہ او میں ہو یا کلی او میں الی پھر دونوں
 ۴۱۲ فرمایا ہا سو کو بی گئے حضرت ام سلمہ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اس میں کچھ تیرا ہی مان کو بھی دو جو باقی رہا سوا او کو دو ماہر دیندے
 ثابت ان لہدہ الامۃ مستل فی قویر ہا فلو لا ان لا تد اقول کد حقوب اللہ ان یسم حکم من عذاب القویر
 اللہ فی انسج منہ قالہ لانا قویر ہا مستل کین مسلم میں یہ دین ثابت سے روایت ہے کہ حضرت حبشہ کی قبروں کی قبروں پر گدے
 تو فرمایا کہ یہ گرن ایسی قبریں اندر ملائیں گرفتار ہیں اگر محکوم اس کا خوف نہ ہو کہ ہم عذاب فرد مکہ مردوں کا رہیں کرنا کہیں پھوڑ دو لو
 میں حدیث دما کے نکو عذاب فرد کا سوا دینا جیسا میں سنا ہوں ف حضرت حبشہ کے ایک باغ میں حجر یہ سوار چلے جاتے تھے فردوں کے
 یاس عذاب فرد کچھ کچھ کا حضرت فرمایا یہ کسی قبر میں ایک آدمی نے کہا کہ یہ کا فردوں کی قبریں ہیں تب حضرت نے یہ حدیث مروی ہا
 ۴۱۳ کو لکھو العباد فی ان لہدہ الصلوۃ عر صت علی امی کان قنکد فصعوا فص حاط علیہا کان احو لا قنکد
 ق لا صلوۃ بعد ہا حتی تطلع الشاہد یعنی صلوۃ العصر مسلم میں انور سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ عصر کی
 مارا دیر بھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ مسے آگے ہو چکے ہیں سو او ہوں صانع کا یعنی دیا کے کار و مار میں رہے او سکونہ ٹھہرا سو حوا کی فطرت
 کر گیا اور او سکونہ کے رہے گا او سکونہ اور ماروں اسکا دو ہوا تو اسے گا اور اس عصر کی مار کے بعد کوئی مار میں حدیث تار نہ کچھ
 ۴۱۴ معویہ بن الحکم السلی ان لہدہ الصلوۃ لا تصلکم فیہا شئی من کلام الناس انا کھے السینج والتکبیر
 ق و انما القویر مسلم میں معویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقررہ مارے ہمیں ماسس کچھ آدمیوں کی سی مات
 کر اسما تو صرف نیچ اور نیک اور قرآن پڑھیں ہی کا نام ہے ف مصلح میں معویہ حکم سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ مار پڑھتے
 تھے اے میں ایک آدمی نے جب کا سینہ کہا کہ نکم لوگوں نے مجھے گھر کا مینے کہا کہ تم کو کہا ہوا ہے جو محکوم دیکھتے ہو تو دے لو گای

[illegible]

- کما کہ کیا تیری جان مجھ کو کم کار لگا کہ پڑا پہنا بتلایا ہے جدا دے کہتے ہیں کہ مینے کہا کہ میں اؤ کو دھو دھو لوں حضرت فرمایا بلکہ اؤ کو جلا دے
 ۴۱۸ ف جلا دے کا حکم مصالحت کی راہ سے تھا اؤ کی برائی جو تل میں ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور ہیں چنانچہ دوسری روایت میں
 آیا ہے کہ روئے و سکو کیوں جلا دیا ایسی عورتوں کو دیتا اس حدیث معلوم ہوا کہ کسم کار لگا کر امر و کو حرام ہے عورت کو درست فضل
 اس ضل میں و حدیث میں ہنکے سرے برائی کی لفظ ہے ۵ اَوْ هَرَبْنَا اِلَى اِحْوَالِ الْمَسِيءِ وَ اِنْ مَسَّحَدِ الْمَسْجِدِ مُسْلِمٌ
 او ہر رہے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اللہ میں سب سے بڑا بھلا ہے اور مقرر میری مسجد میں سب سے بڑا بھلا ہے
 ۴۱۹ ف یعنی جس وقت بڑوں کی صحبت ہوں میرے بعد کسی اور سے مراد ہیں نہ ماری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت کی برکتی ہو
 جَدُّ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ اَبْرَأُ اِلَى اللَّهِ اَنْ يَكُوْنَ بَنِي مُسْلِمٍ حَلِيْلٌ فَاِنَّ اللَّهَ فَاِذَا اخْتَلَفَ فِي حَلِيْلٍ اَوْ اَخْتَلَفَ اَوْلَاؤُهُمْ
 حَلِيْلًا مُسْلِمٌ مِنْ حَضْرَةِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں کار کرتا ہوں خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی
 پیارا نہیں اس واسطے کہ خدا نے حکو اپنا دوست بنالیا ہے جیسا ارہم علیہ السلام کو دوست بنایا صحاف جلیل اوس دوست کو کہتے ہیں
 سکی محنت ماکل مل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محنت پیغمبر کے دل میں سوا خدا کے کیسی تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو خدا وحس
 بھی بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن مانی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو بہت چاہتا ہوں آپ بھی
 ۴۲۰ محلو کچھ جانتے ہیں تب حضرت یہ حدیث دہائی ۵ رَسُوْلُهُ نَأَى وَاَصْدِقُ اِنِّى اَحْرَمُ مَا اَكْنُ اَلَا تَعْنِي اَلَا تَعْنِي اَنْ تَقَطَعَ عَصَا
 اَوْ هُكْلٌ صَدُّهَا مُسْلِمٌ مِنْ سَعْدِى اِلَى وَاَصْدِقُ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں سے کے دونوں طرف تھیر لی رہیں گے اندر کا
 والے درخت کا کاٹنا اور باہر میں شکار کا مارا حرام کیے دتا ہوں میں جیسے کہ میں درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست میں دے ہی رہتا
 میں بھی دے رہا ہوں میرے عالمو کا یہی مذہب ہے امام عظیم کے روبرو کہ اس حدیث سے مدینہ کی تعظیم ہے وہاں کا درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا
 ۴۲۱ کے کی طرح حرام ہیں اؤ کے مذہب کی اور دلیل میں ۵ اَنْ اَرَحِمَ مَا قَتَلَ اَوْ هَا مَعِيَ كَعْنِ اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ اَسْبَ
 بِنِ مَالِكٍ سَمَارِی اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں مفرام سلم پر رحم کرتا ہوں اؤ کا بھائی میرے ساتھ مارا
 گیا ہے اُم سلیم انس بن مالک کی اکا ام صحاف حضرت میرے میں سوا ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر جانے تھے کیسی اسکا سبب تھا
 ۴۲۲ تب حضرت یہ حدیث دہائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام میں تھا ۵ اِنْ اَخْتَلَفَتْ الْعَشْرَةُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَلْقَبْرِ
 هَذِهِ اَلَّتِلْكَ تَمْ اَعْمَكَ الْعَشْرَةَ اَوَّلُ سَطَرٍ اَنْ يَفْقَلَ فَاِنْ اَتَاهَا فِي الْعَشْرِ اَوَّلِ اَوْ اَمْرٍ فَمِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ

ان کے حکم کے خلاف بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میں رمضان کی پہلی دس
 راتوں میں اعتکاف بیٹھا کر اس آگ کو بھنی شنب قدر کو پھر من دریاں کی دس آگیں اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا چلو کہ شنب قدر پہلی
 دس راتوں میں ہے سو تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شنب قدر کا بیان پہلے ہا میں ہو چکا ف عائد شد
 اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکُمْ اَمْرًا لَا عَلَیْکُمْ اَنْ تَسْتَعِیْجُوْا حَتّٰی تَسْتَلْزِمُوْا اَوَّلَ نَاسِ قَلَمٍ لِّہَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اسے اہل بیت کے ساتھ دیکھا کہ ان کے پاس جو کچھ ہوا اسے جواب میں ملدی مناسب نہیں بدوں اسے ماں باپ کی صلاح
 پہلے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ف حضرت کی بیویوں کے پاس کثیر اہل بیت سے ایک بار یادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب میں غصوں کی آیت
 اوتری کہ مہیاں یادیا اعیار کریں یا دس کو تہ حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ میں
 ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے بیٹے دیکھا کہ تھوڑا اللہ رسول کو اعتبار کیا حضرت اس بات سے ہایت خوش ہوئی پھر اویسیوں نے
 بھی ای طرح کہا ہر عائشہ رضی اللہ عنہا اِنِّیْ عَلَیْہِمْ اَطْرَافُ مَنْ یَّرِدُّ عَلَیْہِمْ مِّنْکُمْ وَاللّٰہُ لَقَطَعَتْ دُوْنِیْ رَحَالَیْ فَلَا قُوْلَیْ
 اِنِّیْ سَمِعْتُ رَیْثَ بْنَ اَبِیْ قَعْقَعٍ اَنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحَدٌ لَّوْ اَعْدَا لَوْ اَرَادَ لَوْ اَرَادَ حُجُوْنَ عَلَیْ اَعْقَابِہِمْ سَمِیْ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اسے حوص کو تیر دیکھو گا ماد کھتا ہوں او کو حوص لوگوں سے مرے ہاں آو گئے قسم خدا
 کی کوہ لوگ میرے ہاں آئے سے رکے حوص کے سو میں کو نگا سے رہ یہ لوگ مرے میں اویسی امت ہاں سو حوص او گنا نو مہاں چنا ہے
 کہ اسوں نے تیرے بعد کاجیری کالی ہے سدا پھر ہے اڑیوں کے چل ہی دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے لوگ مراد ہیں
 حوص گروہ عریکے حضرت کی وفات کے بعد تیر ہو گئے تھے حکمرانی کے صدیق نے قتل کیا اوسے لوگ مراد ہیں حصوں میں میں نئی مائیں کالیں
 اور مدین میں حبشائیں ف حَصَّةٌ نُّ عَامِرِ اِنِّیْ قَطَعْتُ لَکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہُ لَا اَطْرُ اِلَیْہِمْ
 اَلَا اِنِّیْ اَعْطٰنُہُ مَقَاتِیْعَ حَرَائِبِ الْاَرْضِ اَوْ مَقَاتِیْعَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہُ مَا اَحَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا اَعْدَیْ
 وَلَکِنْ اَحَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَمَاقِسُوْا فِیْہَا سَخَارِیْ اَوْ سَلَمَیْنِ عَشْرَ سَ عَامٍ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میں تمہارے
 واسطے ہر اول اور بیٹوا ہوں میں تم کو سہ آرب کا قریب ہے تمہاری معصرت کا ساماں درست کرنے ما ہا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں
 لو میں حدکی قسم اللہ اپنے حوص کو تیر کو ا دیکھو ہا ہوں او حوصور میں کے حراوں کی کھان میں گنرا وایا ہوں یہی کہ میں کی کنخیاں
 مہی میری امت کا س ملکوں میں عمل ہو گا اویسی و اللہ تم پر اس سے میں ڈرتا کہ تم متحرک ہو حوص کے میرے بعد میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دیکھا

۴۳۶
نکاح
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰

الح میں کہیں پیر و اور ایسیں حمد کرنے لگے وہاں کہ قریب حضرت بنو حدیث سر پرانی قرائت شریفی قد حضرت بنو
 وکوا علم لقا ان ذمہ مث علی الش عین یعقوبہ رکت علیکھا بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کہ حضرت
 فرمایا کہ مجھ کو شافعیوں کی مغفرت ملے گی کا اختیار دیا گیا تھا سو سینے میں کیا معرفت مانگنا اور اگر معلوم ہو تا کہ اگر میں شریعت سے زیادہ
 معرفت مانگوں تو اس کی مغفرت ہو تو میں شریعت سے زیادہ مانگتا ہوں عبد اللہ بن ابی سہیم میں ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج
 تھا جب وہ گیا اس کے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اس کے گنچ کے واسطے لگا کر حضرت کو دیا بھروسہ خانے کی نماز کے واسطے کہ حضرت نماز کے واسطے اسے تب عمر
 فاروقی نے حضرت کا دہس کر اُس کا آپ نماز کا ارادہ کرتے میں حال کیا خدا قرآن میں فرماتا ہے استعینکم اذ کانتم تعجزون ان کنتم فی
 سبیل من فکری یحضرکم اللہ انکم فی سبیل من فکری تو محض بگناہ کیا اگر تو شریعت میں گناہ کا اور کونجی نہ تھے کانت حضرت بنو حدیث فرمائی تھی
 حدائے محلو اس بات میں معرفت ملے کہ اگر لکھے میں احتیاد ما ہے صاف مع ہیں کیا آپ میں تو حدائے بھی فرمایا کہ شریعت مغفرت ملے گی سے
 مغفرت ہو گی میں شریعت سے زیادہ مانگو گا اگر اس کی مغفرت حالوں میں حضرت کے اس منافق پر ساری بھی تو یہ آیت اور نری واکا لعل
 علی احد قیرہم قتات اذ انی ناریت برہ کھنچی اوسیر جو کا ورم معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں پیمبر کی بھی دھاک کچھ فائدہ نہیں
 کر لی اور تو فرمائی کہ و جھکت لی ارض ذات محل لا اذ احال لا یثرب فعل انت مسلح عینی قومک عسی اللہ و
 ان سفعہم باک و ما تحکف فیہم قال لہ لک عند انوارہ الی اہلہ مسلم میں اور دوسرے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اللہ میرے جواب میں کچھ روں والی میں نمودار ہونی ہے بھی اوی رہیں میں ہم جا کر میں گے سوائے میرے کہ وہی کوئی
 اور میں میرے گمان میں میں اتنی سو کہ میری طرف سے ای قوم کو پیغام بوجھا دیگا کہ وہ ایساں لاویں تا کہ حداد کو تیرے سے
 فائدہ ہو سکاں اور حکمواد میں نوائے یہ حدیث حضرت کے اور دوسرے فرمائی ہے کہ گھر کو بیٹے تھری اوڈور کی قوم کا نام عمار
 او کا ملک کچھ ہے کہ درساں ہے حد اور نے حضرت کی پیروی کی صورت یاس کے میں آئے اور ایمان لائے حد گھر جانے
 ارادہ کیا کہ حدیث وانی معلوم ہوا کہ شخص کو ضرور ہے کہ اسی پر راری کو حد کا حکم سا و لوے رخ اوڈور وکرا فی
 کہ امر کہ ان شریعتا فلا وادلا تا و ان لا یصد ب بعد لا اللہ فان و حد موہما و افکلوہما قال الصبعا ان
 مولک ہذا الکتاب احد التو حلات کما ان لا سوادہ عند المظاہر فالأحرار باع من عند النفس بخاری ہے
 او برہ سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ اللہ میرے حکم کیا تھا کہ ملائے ملائے آدمی کو حلا و بھواد مقرر آگ سے حلا ما اور حدان کا سا

۴۴۱

چنانچہ سو خدا و س سے کیا جا بہت میں داخل ہو تو وہ بہت میں آویگا اور کے خیال میں ایسا آویگا کہ بہت بالکل بھری
 ہے یعنی کہین اور جن جگہ میں پھر آویگا پھر کیا رہے تو اسکو پھرا یا تو خدا فرما دے گا اور س کے جا بہت میں داخل ہو پھر وہ بہت
 میں آویگا تو اس کے خیال میں بھری معلوم ہوگی نو پلٹ آویگا پھر کیا رہے تو اسکو پھرا یا تو خدا و س سے فرما دے گا
 بہت میں سو اللہ تعالیٰ نے تو دنیا کے برابر جگہ ہے اور اس گنی دنیا کی یا تو ان فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہو
 وہ کہے گا ای رب کہا تو مجھے کھائی کرتا ہے یا تو مجھے بہت ہے بادشاہ ہو کر کہا حدیث بن سو تو اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ ہے
 دیکھا حضرت کو کہ حدیث فرما کر ہے لگے بیان تاکت اند کے دست حضرت کے کھل گئے سو حضرت کے غلے میں یہ حال تھا کہ لوگ
 کہتے تھے کہ یہ شخص سے میں ادنیٰ بہت ہے یہی حساب فی بہت کا یہ رہتا ہے کہ اس جہان کا دس گن اس کا مکان ہوگا تو عمرہ سے
 والوں کے مکاں خدا خانے کہ کتنے ٹے اور کیسے ہوں گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر حجہ گنا ہوں گے
 سب دس میں بڑیگا لیکر آخر کو اسکو سجات ہوگی اور بہت ٹیگی اور معلوم ہوا کہ بہت کی وسعت بحد و حساب آدمی کے
 خیال میں ہیرا سکتی **ف** عایشہ اُمّی لاکھ لاکھ ادا کنت عقی راحیہ و ادا کنت علی عصبہ و ادا کنت علی عصبہ و من ابن
 معرف ذلک فقال لک ادا کنت عقی راحیہ و ادا کنت لک نقول لک ادا کنت عقی راحیہ و ادا کنت عقی راحیہ و ادا کنت عقی راحیہ
 قلت اجل والله ما افهمک انتمک بجماری اور سلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد نے فرمایا کہ میں اللہ حاکم ہوں
 حق مجھے راحی ہوتی ہے اور حق مجھے ماحوس ہوتی ہے کہا حضرت عائشہ نے کہ میں نے کہا کہ صلا کس طرح آیا اسکو پہچانتے ہیں تو
 حضرت نے فرمایا کہ حق مجھے ہی ہوتی ہے تو مات حیت میں یوں قسم کھاتی ہے کہ میں تم کھاتی ہوں محمد کے رب کی اور حق ماحوس معنی ہے
 تو کہتی ہے کہ قسم کھاتی ہوں اگر ایم کے رب کی یہ کہ کہا میں بیچ ہے میں ماحوس میں ایک نام لیا ریاں سے چھوڑ دیتی ہوں یہی دل سے
 میں چھوڑتی **ف** امراد دیا وی ماحوس ہے گھر بار کے معاملات میں معا و اللہ دی ماحوس میں حواس میں حل فرماے سوتوں کے
 سے کھنچ رہا تھا تھا سوتوں کی بھرت بھی حمل اور حل عورتوں میں یہی بات سے شرع میں اسیر کر نہیں سولے اسکے
 بی بی کے رار بیا میں کسکو کہا و حل ہے خصوصاً وہ بی بی جو بیاں کی ست بیاں ہو ہر ایک سے اخی لاکھ لاکھ ادا کنت
 نہ تھکتی مسلم میں حضرت عاتقہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد نے فرمایا کہ اللہ میں اور یہی عاتقہ ایسا کر رہا ہوں بھرسم مانتے میں
ف کسی نے حضرت کو کہا کہ اگر عورت اور وصحت کرے اور اللہ تعالیٰ اس سے جس سے چھوڑ دے

۴۳۸

۴۳۹

تو اسکو ہم اور کہیں سے جو قیدی پاویگے تو اسکا مدد لادیں گے اصحاب نے کہا کہ ہم سب مل کر اس سے اسکو بچا دیں گے
 نبی حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی جہو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم جب تک شخص ایک واقعہ اور چودہ ہی اپنے سب لوگوں کا
 حال طمان کرین گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو انکو قیدی اور مال بھیرنا واجب نہیں حضرت
 نے انکو احسان کی راہ سے دیا ہر عایتہ **اَلَا کَسْبُ عِبَادِیْ وَیَوْمَیْکُمْ کَسْبُ عِبَادِیْ** مسلمین حضرت عائشہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدینہ میں جا رہے تھے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم کبھی شتر کو رست سے مدد نہ مانگیں گے
 حضرت حب شکت کر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ میں بخاری مدد کیا ہوں حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اس سے
 کہا کہ میں نہ حضرت نے حدیث روائی معلوم ہوا کہ امام کا فزون سے مدد بجا ہے شاید کہ دعا کریں **اَلَا یَسْتَعِیْزُ بِمَحْرَمَةٍ وَ**
عَرَّوْا نِسْ اَلْکَلِمَ لَیْلَہِ اَیُّہِ عَفِیْتَ اَلْاَحَدِ وَلَکِنَّا حَسْبُنَا مَحْجَرَاتُ وَاِنَّ فَوْتَنَا مَدَّ یَہْکُثُّہُمُ الْکُھْرُفُ وَاصْرَثَ یَحْجُوْا
نِسَاؤُا مَادَدَ فُھْمُ مَدَلَّہُ وَیَحْجُوْا نِسَاؤُا مَادَدَ فُھْمُ مَدَلَّہُ ان تدرک حلوٰ واما دخل فیہ الناس فعلقوا کلا فہم
 حمو اور ہم انکو لالہ دی ہوتے ہیں لالہ کا قاتل تھوڑے عرصے میں لہذا حتی سقرہ سالیقہ او لیسہ دات اللہ امرا سحاری اور مسلمین
 مسورین محرمہ اور مرواں ہیں حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں لائے لیکن ہم قوم عمرہ کے کو آئے ہیں
 مقررہ رستہ کی لڑائی سے سست کر ڈالا اور کو صریح بوجہ ہے سوا گرتے صلح ہا میں انکو کے لیے کچھ بد مقرر کردوں اور بھوک
 سے کھسے جانے سے مروکیں بھر صلح کی مدت میں اور کاروں پر اگر عالم ہو جائیں تو اگر دین دحل ہو جائیں ہمیں لوگ
 داخل ہوتے ہیں یعنی مسلمان ہو جائیں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہوئے کالاء وہ ہو تو صلح کی مدت میں انکو بھوک سے آرام
 دانی اور اگر تہمتیں یہ بھی نہیں گئے کہ قسم سے اس بات کی جس کے قائل ہیں مری جاں ہے کہ اللہ لڑا کرو گا اون سے ایسے
 اس کام پر یعنی دیں یہ یہاں تک کہ میری گردن حلا ہو یا حد ایسے یں کو علیہ دیو سے **ف** جیسے سال محرمی کے حضرت مدینہ سے
 مکہ کو چلے سفر کرنے کو جس کے پہل و سہل کو بوجہ حکا حد نبیہ نام ہے کھل کر نہ ہدیل میں وفاق کو بھیجا ہے عام یہ کہ ہم نکلو
 کے من سوائے دونوں کے تم سے لڑیں گے یہ حدیث فرمائی تھوڑے دنوں کی صلح ہوئی حضرت مدینہ عمرہ کیے پھر نے دوسرے
 سال نے اسے اسے **ف** **اَلْاَصْحَابُ حَتَمَہُ اَلَمْ یَسْئَلُوْا لَیْلَہِ اَلْاَحْرَمُ** قالہ اللہ سحاری اور مسلمین
 صاحبان حرامہ یہ ہے کہ اس کے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھیرنا بھیرنا اس واسطے کہ ہم احرام لائے ہوتے ہیں **ف** حضرت

۴۵۱

۴۵۲

مسورین محرمہ اور مرواں ہیں حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں لائے لیکن ہم قوم عمرہ کے کو آئے ہیں

۴۵۳

امام اور طبرستانیا میر حکمرانی اوس سے ماضی ہو تو اوس کا قتل کر احاطہ ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا اگر گناہ ہے اگر مسلمانوں میں
 پھوٹ نہ پڑتی تو کا و کھسی خالت ہوتی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكَ اَنْ تَخْرُجِي لِتَحْتَكِي سَحَابِي اَوْ سَلِمَ مِنْ حَضْرَتِ
 عَائِشَةَ رَمَتْ رَوَايَتُكَ حَضْرَتُكَ فَمَا يَأْتِي سَيَبْقَى كَالْبَيْتِ مَكْمُوكٌ بِمَا سَبَّحَ جَاءَ ضَرْوُكَ فَاسْطَ مَكْمَاكَ رُفِ حَضْرَتُكَ بَيْنَ
 جَاءَ ضَرْوُكَ رُلَاتِ كَيْ وَفْتَا بِهَرِ جَانِي حَبِ بِرُوْهَ كَرِيْمَ كَا حَكْمَ بُوْهُ تَوْشَعُ بُوْهُ كَا شَامِدَ جَامِرُوْكَ كَيْ وَاسْطَ حَيِّ كَلَنَادَرِ سَتِ مَبِيْنَتِ
 حَضْرَتُكَ بِهَرِ حَضْرَتِ وَابْنِ خِ عَلَيَّ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ كَا رَاَوْ مَالِيْمَا يَكُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَطْلَعَ عَلَا هَلِ كَا رِقَالَ
 اَلْمَلُوْا مَا نَبِيْ عَمْدُوْهُ فَقَدْ غَفَرْتَ كَلْمُ يَحْيِيْ مَحَاطِلَ بِنِ ابْنِيْ لَمْتَعَةٍ بَحَارِيْ مِيْنِ عَلِيٍّ مَرْفَعِيْ اِسْمِ رَوَايَتُكَ حَضْرَتُكَ دِيَا يَا كَا مَقْرَرِ
 حَاطِبِ مَدْرِكِيْ لَرَانِيْ مِيْنِ مَوْجُوْدِ مَحَاطِلَ يَدِ كَا حَلَبِ وَابْنِ كَا سَمَا كُنْ خُوبِ جَاهِلِ جِكَا بِيْ سُوْكَ مَا خَالِ نَزْلُوْكَ سِيْ كَا كَرُوْهُ تَحَارِ اَحْيَا يَا بُوْ
 مِيْنِ تُوْ مَكْمُوْ حَسَنَ حَكَا بِهَرِ حَضْرَتُكَ حَاطِبِ بِنِ ابْنِيْ لَمْتَعُوْكَ حَقِّ مِيْنِ فَرَا بِنِيْ فِ بَحَارِيْ مِيْنِ يُوْ رَاقِصِيْ يُوْكَ سِيْ كَا اِيْكَمَا رَحَضْرَتُكَ
 اِرَادُوْهُ كِيَا كَا كَمِيْ مِيْنِ اِيْكَمَا كَا يُوْ يَحْيِيْ لُوْكَ كَا فَرُوْكَ كُوْ عَاطِلِ نَا كِيَا رَالِيْ حَاطِبُ يِيْ حَالِ كِيْ وَابْنِ كُوْ حَطِّ مِيْنِ لَكْمُوْ يَحْيَا حَضْرَتُكَ وَرِ
 حَالِ حَقِّ سِيْ مَعْلُوْمَ بُوْهُ عَلِيٍّ مَرْفَعِيْ اِسْمِ اُوْرِ رَمِيْرَ كُوْ يَحْيَا وَرِ اُوْ سِيْ حَطِّ كُوْ جَحِيْ لَانِيْ حَضْرَتُكَ حَاطِبُ يِيْ بُوْ جَحَا كَا حَطِّ
 لَكْمُوْ كَا كِيَا سَبَّ حَاطِبُ يِيْ كَمَا يَرْسُوْلُ اَلْقِسْمِ مَدْرِكِيْ مِيْنِ مَسْلَمَا هُوْكَ كَا وَرِيْ مِيْرَ رُشَكِيْ نَالِيْ مِيْنِ هِيْ مِيْرُوْ بَا كُوْنِيْ
 مَحَاطِيْ سَدِ مِيْنِ حُوْ اُوْ كِيْ جَبَرِيْ كَرِيْ مِيْنِيْ اِسْ حَطِّ سِيْ مَا كَا اُوْلُ كَا وَرِيْ سِيْ رَا وَرِ مِيْرَ بِيْدَا كَرُوْكَ نَا كُوْ وَرِ مِيْرَ رُشَكِيْ
 مَالُوْكَ كُوْ سَتَا وَرِيْ عَمْرُوْ قَرُوْ يِيْ كَمَا يَرْسُوْلُ اَلْقِسْمِ مَدْرِكِيْ مَقْرَرِ يِيْ سَكُوْ مَا رُشَلِيْ تَبْ حَضْرَتُكَ بِهَرِ حَضْرَتِ وَابْنِ اِسْ حَضْرَتُكَ مَعْلُوْمَ
 كَا بَدْرِيْ حَيَا يُوْكَ كِيْ حُوْ مِيْنِ سُوْ تِيْرُوْ تَحِيْ بَرِيْ سِيْ جِيْ مِيْنِ اَكْرَا وَرِيْ سِيْ كُوْنِيْ كَمَا بِهَرِ بُوْ اُوْ بَا لَكْلِ مَعَا يِيْ حَضْرَتُكَ جَارُوْكَ حَلِيْفُوْكَ
 مِيْ مِيْنِ جِيْ سِيْ اُوْ رِيْ طَعْنُوْ كِيَا اُوْ سِيْ اِيْ مِيْنِ اِيْ مِيْنِ حَلِّ اَلْاِيْخِ اَكُوْ هَرِيْ كَا اِنَّهُ كَا نَ فِيمَا مَصِيْرُ قَلْمُ مِيْنِ اَلْاَمِيْرِ
 فُجْدَا نُوْ وَابْنِ اِنَّ كَا نَ فِيْ اُمِيْ هَلِيْ وَابْنِ اَكُوْ هَرِيْ كَا اِنَّهُ كَا نَ فِيمَا مَصِيْرُ قَلْمُ مِيْنِ اَلْاَمِيْرِ
 تَسِيْ اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ مِيْنِ اِيْ مِيْنِ اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ مِيْنِ اِيْ مِيْنِ اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ مِيْنِ اِيْ مِيْنِ اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ مِيْنِ اِيْ M
 فِ مَحَبَّتِ اُوْ سَكُوْ كِيْ مِيْنِ سَكُوْ حَا كِيْ طَرَفِ سِيْ اَلْمَامُ بُوْ اُوْ رُوْ سَكِيْ اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ مِيْنِ اِيْ M
 كِيْ رَا وَرِ مِيْلِ بِهَرِ حَضْرَتُكَ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ سَبَّ
 اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ مِيْنِ اِيْ M
 اَكْمُوْ كُوْ بُوْ جِيْ M
 اَكْمُوْ K

بہارِ نبوی

اور بہت میں پیادے تو چاہیے کہ ان کے موت ہوس جیالت میں آوے کہ وہ ناکا اور قیامت کا ایسا ہی رکھتا ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ
 اور چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے وہی نہیں لوگوں کے واسطے چاہئے
 اور جسے کسی امام سے بچسکی ہو سوا دیکھنے کو تو قرآن پر ہاتھ مارا اور اس کے ساتھ ولی خاص عمدا کیا ہو تو چاہیے کہ اس کی ناسخ داری
 کرے اگر اس کو طاقت ہو پھر اگر وہ سر اٹھل آدے اور پہلے ملام کی سواری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مار و قہر
 کو اپنی امت پرست کرم تھا اس واسطے جو امت میں فتنے اور فساد ہوتے والے تھے ان کی خردی پھر ان کے علاج بتائے اور پہلے
 سرور کی اطاعت کی تاکید کی اور ماعیون کا قتل فرمایا **قَالَ يُؤْمَرُ بَرَاءُ أَنْ يَكُنْ بَنَسْطَ أَحَدٍ نُونًا حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي لَيْسَ إِلَيْهِ** ۴۶۳
تَوْبَهُ إِلَّا وَحْدِي مَا أَقُولُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر اللہ جو بھی بلائے رہے گا ایسا کثیر رحمت تک میں
 ایسی بات تمام کر چکوں پھر اپنے کڑے کو ایسی طرف بھیٹ دے تو یاد رکھیے جو میں کہتا ہوں یہی میری حدیث کھی ہے بھول گیا ف
 ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو ان کے یاد پر تعجب ہوا کہ انہوں نے لوگوں سے اس کا سبب نہ لایا
 کہ حد خوب جانتا ہے کہ میں مرد محتاج تھا حضرت کی حدیث کیا کرتا تھا ہر دم حضرت کے پاس موجود رہتا تھا سوائے ایسے بیٹ کے
 اور محکوم کی فکر تھا اور معاصرین اصحاب مارا میں یہ مذہب و حجت میں متحول رہتے تھے اور انصاری احوال ہی کھیتی میں مصروف تھے
 سو حضرت ایک روز فرمایا کہ جو ایسا کثیر اچھا دے جس تک کہ میں کلام کر چکوں تو وہ میری سی حدیث کو کھی بھولے جیسا کہ میں سے ایسا کثیر اچھا یا پھر
 حدیث کلام کر چکے تو میں اس کیڑے کو ایسے مد میں لگایا پھر اس روز میں کوئی حدیث حضرت کی میں بھولاف **أَوْفَرِيَّةٌ** ۴۶۴
إِنَّهُ لَمَّا تَنَزَّلَ الرَّحْلُ الْعَظِيمُ السَّمْنُ يَقَامُ الْفَطَمَةُ لَا يَرِي عَنْهُ اللَّهُ حَسَّاحٌ نَعْوَصَاءُ إِفْرِيَّةٌ فَلَمْ يَفْعَلْهُمُ كُفُوفَةً الْقِيَمَةُ وَرَكَا
 بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یوں ہو کہ اللہ نے ان کو نام و قیامت میں آگاہ کر کے روک دیا
 مجھے یہ برا یہ قدر ہوگی اس کی سند مراں سے بڑھ لو کہ حد اہر مانتا ہے کہ اوٹھا دے گئے ہم ان کے اسطے را رد فی یعنی ان کے کچھ یک کام میں
 حو ترارو سے تو لیے معلوم نہ اگر دیبا کی ٹرائی اور مٹایا مدوں ایماں در یک عمل خدا کر دیک کچھ جبر ہیں **وَ عَاكَسَهُ** ۴۶۵
إِنَّهُ لَمَّا تَنَزَّلَ الرَّحْلُ الْعَظِيمُ السَّمْنُ يَقَامُ الْفَطَمَةُ لَا يَرِي عَنْهُ اللَّهُ حَسَّاحٌ نَعْوَصَاءُ إِفْرِيَّةٌ فَلَمْ يَفْعَلْهُمُ كُفُوفَةً الْقِيَمَةُ وَرَكَا
 حال یہ کہ حال یہ کہ لوگ اس یہودی عورت پر روتے ہیں در اس کی قبر میں اوپر مداب ہو رہا صرف ایک یہودی عورت گری تھی
 لوگوں کے رونے تھے حضرت اوہر سے لکات یہ حدیث فرمائی **وَأَيْلٌ مِّنْ خَيْبَرٍ إِنَّهُ لَشَسَّ نَدًا وَلَكِنَّهُ دَاءٌ نَّعَى الْحَرْمُ** ۴۶۶

واحد بن جبر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر شراب کو دو دانہ میں ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے یہ صحیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے اس کو منع کیا پھر اس نے کہا کہ میں شراب کو دو دانہ کے واسطے پاتا ہوں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی شراب دانہ میں ہے ملک یہ خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا دالتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور حلال پینا بھی درست نہیں **ہَاؤُ سَلَاةُ اِنَّهُ لَكُنْسٌ يَدِكْ عَلٰى اَخْيَالِكَ فَهَلْ اَنْتَ شَيْفٌ يَسْتَفْتِ لَكَ اَنْ يَسْتَفْتِ**

۴۶۷

لَا تَسْتَفْتِ لَكَ اَنْ يَسْتَفْتِ میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ ترے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بقدری نہیں اگر تو چاہے تو سات دن ترے یاس ہوں و اگر ترے یاس سات دن ہو گا تو سات سات دن و رات بیسویں یاس بھی رہو گا **ف** حضرت ام سلمہ سے کلام کیا اور ایک رات اس کے یاس ہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ میں پہلے حادہ کا گھر میں بہت عورت والی تھی وہ حادہ تکاح کے بعد میرے یاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بقدر ہیں ہے لیکن خدا کا حکم یوں ہے کہ اگر میں ترے یاس سات دن ہوں تو او بیسویں یاس بھی رہو گا یعنی جسکی کئی بیسان وہ سکی ماری برابر رہے

۴۶۸

نہیں تو گناہ ہو گا **وَلَا تَسْتَفْتِ لَكَ اَنْ يَسْتَفْتِ** **فَلَنْ يَكُنَّ لَكَ شَيْءٌ عِندَ اللَّهِ وَفِي يَوْمٍ مِّائَةِ نَبِيٍّ** میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ایک مار ایک بڑا بھڑکا ہوا ہے اور اس کے حادہ سے مراد سوا مہرت مانگتا ہوں **ف** بعضے عالموں یوں کہتے ہیں کہ ہر دم خدا کی حضور و حضرت کی تائید نہیں لیکن امت کے عمل کے خلاف سے اس میں حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اس واسطے حضرت سوارا معمار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث کو اس سے بھار کر کے

۴۶۹

حاجت تھی تو اوروں کو اگر چہ ولی کامل ہوں مادہ ترجمہ دیتا استسار کرنا اور ایسی عظمت پر رد **اِنَّهُ لَسْتَفْتِ لَكَ اَنْ يَسْتَفْتِ** **اِنَّهُ لَسْتَفْتِ لَكَ اَنْ يَسْتَفْتِ** **فَمَنْ كُنِيَ يَفْقَهُ يَوْفَى وَمَنْ اَنْتَ فَهَذِهِ سَلَاةُ وَكُنِيَ مَنْ يَحْيٰ** **وَتَابَعْنِي** نماز میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تمہارے اوپر حکم مقرر کیے جاوے گے پھر تم اد کو بعضے کام میں بھلا جاوے اور بعضے میں بُرا جاوے گی یہی بعضے کام موافق شرع کے کریں اور بعضے مخالف شرع ہوں گے اس سے براہین کا اوکے سے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسے اوکی رائیں ملکر یاں کیں وہ سلامت رہا لیکن گناہ گار وہ ہے جو اس کے خلاف شرع کاموں پر راضی ہو اور ان کو کھاتا اعداد ملہاف پورا تھیں یوں سے کہ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت رحمہماں عالم حاکموں کو مار ڈالیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

حدیث ایسی تھی اور ایسی تھی جس سے غیبی چہن اور میری اولاد اوس سے ہوئی **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اگر
 حضرت کی کسی بی بی بر شک نہیں آیا اس واسطے کہ حضرت بھی کوسے ریادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ بابت محکومہ نہ تھیں
 اس واسطے کہ حضرت اولاد کو بدست کیا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تھا ایک نے زینب سے حضرت کے کہا کہ آپ خدیجہ کو بدست کرتے
 میں شاید ان کے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے جس نے یہ حدیث و مائی حضرت خدیجہ سے والدہ رخصتیں جیادوں کا نکاح
 حضرت سے ہوا تو ایسا سب مال حضرت پر لڑا تھا یا اور عورتوں میں سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت اول سے بہت راضی رہے حضرت کی س
 اولاد و حسن سے پیدا ہوئی یعنی حضرت فاطمہ حضرت طہیت حضرت طاہرہ بیویوں بیٹے لڑکیوں میں سرگئے جابر بن عبد اللہ زیدہ بن ابی ہریرہ
 زینبہ حضرت زینبہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ زہرا حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد مافی بین کی ہیں مگر حضرت ابراہیم ماریہ قطیفہ
 جو حضرت کی حرم نہیں بدلا ہوئے وہ بھی لڑکیوں میں سرگئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہے کہ محکومہ سے حدیث کی محنت ہے
 ایک تو یہ کہ اوس میں دنیاں سے تھیں دوسرے بیکہ میری سل قیامت تک اوس سے مائی رنگی **ہر علی ایھا لا یقول بی ایھا**
انما آتی من التبعاء لعلی یدت کھوۃ مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بی بی محکومہ
 حلال ہیں وہ لو میرے دھڑکے بھائی کی بی بی ہے **ف** حضرت امیر حمزہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت ابی بکر
 کا وہ بی بی تھانہ بھائی ہو گئے اور ان کی بی بی بھینسی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ یہ حدیث ہے کہ آپ قریش کی
 عورتوں سے اگر نکاح کرتے ہیں ہمارے حامداں سے کون نہیں کرے حضرت فرمایا کہ ہمارے حامداں میں کوئی ہے جسے
 کہا کہ ہاں حمزہ کی بی بی موجود ہے نہ حضرت لڑے حدیث و مائی **ہر آئوہر ایھا منہ لعلی یدت کھوۃ** طبرانی میں ہے کہ
 مسلم میں لودر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مقرر مردم کا بانی حرکت والا ہے کہا ہے اسوہ کا **ف** یعنی عیسا کا کھانا
 سے اسوہ کی حاصل ہوتی ہوئے ہی مردم کے بانی سے اگر اسوہ کی میت سے بیوے امت اسلام میں جو اور بھاری سے
 حضرت کی بی بی کی حسی لوگے ہیں اسے کا ووں کے طے سے حضرت کا حال بوجہ نہ سکتے تھے جب جد مدت حضرت سے ملاقات
 ہوئی تو حضرت نے بوجھا کئے دونوں سے تم آئے ہو کہا میں نے بوجھا کھا کھانے تھے کہا اسوہ مردم کے بانی کے
 اور کچھ کہا امتحان حضرت نے یہ حدیث و مائی **فصل** اس فصل میں ہے حدیثیں ہیں جس پر ایک سے **ق** **اؤ حدیث**
اصوہ و وفات حلیہ مہم انکم وحوکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم من کان اسوہ تحت یدیکم

سعد بن حویرہ سے پہلے ہی باوجود ہجرت کے بھر کے میں اگر مگر گایا حضرت سے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب او کی بیار پر سی کو قشرین
 لگے تھے باجج بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں جوہ الوداع میں ہوا حضرت میرے پیچھے کو آئے
 تھے کہا کہ میں بہت بیمار ہوں رنگ کی توقع نہیں اور میں بالدرہون اور ایک دہری بیٹی ہے اس کے سوا کے کوئی میرا وارث
 نہیں حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں دو حصے خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر منہ کے کہا آ رہا مال خیرات کروں حضرت نے
 فرمایا کہ نہیں پھر میرے کہا کہ سہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ ان تھائی خیرات کے واسطے بہت ہے پھر حضرت نے یہ حدیث
 روائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر اور تنائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور جو روٹھ گون کو کھانے
 کے پڑے ہے میں بھی تو اسے اگر حاکم حکم دے دوں اور سعد کو سکے میں رہنے کا اس واسطے ریح تھا کہ ماحرین نے سکے کا مہا
 حد کے واسطے چھوڑا تھا تو وہ میں پھر رہا مگر وہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عدسے رہا ہو فوجیاد کے تو اب میں
 نقصان میں پھر او کی زندگی کا انارہ و یا یا حیو سعد انہی کے عمار و ق کی خلاوت میں ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین
 کے واسطے و حاکم کہ ایمان اور ہجرت برنامہ رہیں بعد اس کے سعد بن حویرہ جو محمد الوداع میں مر گئے تھے افسوس کیا فی
 اِنَّ عَسَاۤیْ اٰتٰکَ سِتًّا فِیْ فَوْمٍ اَنْتَ لَکَ کِتَابٍ فَاِذَا حِجَّتْهُمْ فَاِذَا حِجَّتْهُمْ اِلٰی اَنْ تَشْهَدُوْا اِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
 اَنْ تُحْمَدَ اَرْسُولُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَحْبَبْتُ هُمْ اَنْ اللّٰهُ وَصَّ عَلَیْکُمْ مَحْسَنَ صَلَٰوٰتٍ
 فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قُلْ اٰمَنَ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَحْبَبْتُ هُمْ اَنْ اللّٰهُ وَصَّ عَلَیْکُمْ صَدَقَۃً لِّوَفِّیْهِمْ
 اَعْمٰیاً حِجَّتْهُمْ فَاِذَا حِجَّتْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَحْبَبْتُ هُمْ اَنْ اللّٰهُ وَصَّ عَلَیْکُمْ اَمَٰلَہُمْ وَاَقْبَیْ دَعْوَۃَ الْاُطْلُوْ
 قَاۡلَہُ لَکِنَّ بَیْہَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حَاجَاتٍ عَارِیَۃً مِّنْ عَمَّاۤیْسٍ مِّنْ رَّسُوْلِہٖ رُوٰی ہے کہ حضرت نے حب معادوں قبل کو
 میں کا حاکم کر کے بھیجی تو فرمایا کہ اللہ تو حق پرست و س قوم پاس آویگا حوکنات لے ہں یہی یہود اور نصاریٰ جو حب لو او کے
 پاس جانا تو او کو ملا اس طرف کہ گواہی دیوں اس کی کہ کوئی حد کے سوائے لائق پیوستہ کے نہیں اور مقرر محمد خدا کا رسول ہے سو
 اگر تو اس بات میں تیرا کہنا میں تو او کو خیر دار کر اس سے کہ حد لے او پر جو ایک دن رات میں باج نمازیں ترس کیں ہیں سو
 اگر تے میں تھا تیرا کہنا میں تو او کو جو ہر کر اس سے کہ حد لے او پر جو کو ق ترس کی ہے کہ اس کے مال اس کی جا و حوائج کو چھوڑ
 پھر کر دی جائے اگر نہ یہ سب بھی پاس او لگت ہوا کے عہد مال سے بھی رکوتہ میں حالہ جس جس کر عہد فہم لیا اور ڈاکو مظلوم

نکاح
مجموعہ شافعی

نیزین ہے جس میں فریاد کا نام مشہور ہے جو میری وصیت مانو ورنہ اس کے لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گی اسلاف اور اس کے
 امان ہے اور ان سے برادری ہے و ہذا نصف ملک ہے جس کی ہوتی ہے وزن میں پانچ سو کے بارہ ملک عربین کو
 بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے اربعہ قبیلہ کو حضرت کو اسلئے بھیجا تھا اور ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اس واسطے کہ وہ لوگوں
 امان اور بیاد ہوئی اور حضرت ماجور حضرت اسماعیل کی ماں دھڑکی تھیں اور حضرت اسماعیل عرب کے جہین قوم و اور ان سے عرب کو
 نامانی رشتہ ہوا اس واسطے ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرے کہ حضرت نے فرمایا **اَنْتُمْ اَنْتُمْ سَتَلْقَوْنَ جَعْدًا فَاَنْتُمْ** ۴۹۰
فَاَصَابُوا وَاسْتَحْتَمْتُمْ تَلْقَوْنَ فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ جَعْدًا جہاں بھی بھاری من انفس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے
 عدم باؤں کے لیے سوائے اور کو مقدم بھی تھا اسے سوائے اور لوگوں کو حکومت ملیگی تو تم میرے رشتہ دار و قریب نہ رہو
 کو تیرے محسن یعنی وامت تک ف حضرت نے ایک بار انصاریوں کو بلایا ایک بحریں میں جا گئے وہ کہ انصار سے کہا کہ مہاجرین کو
 بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ اگلے سلا میں نبی حضرت نے یہ حدیث دہرائی تھی اگر ہمیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور
 ریاست کا حوصلہ نہ کرنا **اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ وَالْفِطْرَ اَفَرَى لَكُمْ** ۴۹۱ **قَالَ لَمْ يَكُنْ**
مَلَكًا فَلَا اَنْتُمْ جَعْدًا **فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ وَالْفِطْرَ اَفَرَى لَكُمْ** **فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ**
فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ **فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ** **فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ**
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم سے قریب ہے ہو رو رہ توڑا تم کو مت مضبوط کر دے گا یہ حضرت سے فرمایا کہ
 کے سے قریب ہے کہا ابو سعید نے یہ حدیث سنی ہے ہم دو مرتبہ اس میں یہ پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو اس کے لیے نہیں سے
 اور رو رہ توڑا تم کو مت مضبوط کر دے گا سو توڑو روزے کو سفر میں توڑا مساح بھی حضرت کے حکم سے مرہیں ہو گیا تو
 ہے رو رہ توڑا بھی اس سفر کے بعد مقرر مشعل ہے تنہا دیکھا کہ ہم سفر میں رو رہتے تھے حضرت کے ساتھ ف
 جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینہ سے انصاریوں میں رو رہے تھے حداد کو بیٹے ج کے قریب بیٹھے یہ بیٹے عراقی
 خلاصہ طلب کہ یہ سفر میں رو رہ رکھا اور توڑا و دونوں درست ہے لیکن بشرط ملاقت رکھنا اصل ہے کہ حداد میں توڑا
 اصل ہے کہ وہ ان ملاقات کا کام ہے مگر اس سال میں لوگوں نے غزوہ توڑا حضرت نے ان کو گدھا دیا **اَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ** ۴۹۲
اَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ **اَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ** **اَنْتُمْ اَنْتُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ مَرْءًا عَدُوًّا لَكُمْ**

۹۲ **ق** کہ جو کرکل گئے تھے **ق** انکی ایک کشتی تھی کہ اس میں لوگوں نے نماز کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔
 ۹۳ **ق** بخاری اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوف نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۹۴ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۹۵ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۹۶ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۹۷ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۹۸ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۹۹ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔
 ۱۰۰ **ق** میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایسا کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ زمین پر پڑ جاتے تھے۔

۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بیان نہیں بھیج دیا ہے اور بعض علماء اس حدیث کو نسخہ کہتے ہیں واللہ اعلم **ح** قاضیہ انھا ان یتامیۃ من الخاتمۃ
 بخاری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کہ شیر خوار کی تو صرف بچہ سے ہے **ف** یعنی جس شیر خوار کی سے نکاح
 حرام ہوتا ہے تو اس کا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی سہو کہ نہ دودھ نہیں مانی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پو
 تو اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ بچہ کو بہن روکتا **ہ** **اَلْیَسْعِدُ لَکُمُ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ حَلَالٍ یُّشْرِعُ مَسْلَمٍ یُّسَیِّدُ رُوحَکَ**
 کہ حضرت زبایہ کہ بانی تو صرف بانی بچہ سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے **ف** یہی جب ہی کلمہ تو بانی سے عمل واجب ہوتا ہے
 اس حدیث کا حکم نسخہ ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ صرف دخول سے عمل واجب ہوتا ہے سی کلمہ یا کلمہ **ق**
جَابِرًا تَالِدًا یَبْنٰہُ کَالْکَلْبِ تَقْبَحُ مَخَدَّہَا وَتَنْصَعُ طَلْقَہَا بخاری اور مسلم میں حاکم نے روایت کی کہ حضرت زبایہ کہ مدینہ توبینے شخصی
 سے نکاح کیا تھا تب بیل کھیل کواور نکھاتا ہے سحرے کو **ف** گنواہ مدینہ میں آیا مسلمان ہوا صاحب کو کوپ چڑھی تو
 مرد پر کڑک لیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہی منافع تو ہے ایسا تبے میں نہیں رو سکتا ایساں داراد میں ٹھرتا ہے **ہ**
وَالْوَجْہُ نَحْوُ نَحْوِہَا اَنَا نَسْرًا اِذَا اَمْرٌ کُفُّ وَیَعْنٰہُ قَدْ دَنِیْتُ کُمْ فِدُوْا بِہٖ وَاَدَا اَمْرٌ کُفُّ یعنی میں نے ترا کی کاؤ کا انہیں
 مسلم میں رابع سے روایت ہے کہ حضرت زبایہ کہ میں بھی آخر آدمی ہوں جب میں نکو نکھاتا ہے میں کی مات کچھ تلاؤں تو اس کو
 کیڑا کر دیتی، سیر عمل کیا کرو اور جب میں نکو نکھاتی عقل سے دنیا کی ملاح تلاؤں تو میں بھی تو آخر آدمی ہی ہوں **ف** **و**
 حضرت مد سے میں آنے تو وہاں کے لوگوں کا دستور تھا کہ رکھ رکھاؤ کا مادہ کھور میں بیوہ کیا کرے تھے حضرت اس کو معاف نہ جا کر نہ
 کیا اور سال کھورہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہی میری اطاعت تم پر وہاں کے کاموں میں واجب ہے دیکھا کلہا
 واجب ہے اس لیے کہ میں آدمی ہوں دیکھا کام میں اگر میری شکل میں کچھ نکو نکھاتا ہے میں وہاں میں کھورہ کا دکر ہوا اور آخر تک معاف نہ جا کر نہ
وَاَنْتَ مَسْعُوْرٌ جَابِرًا اَنَا نَسْرًا اِذَا اَمْرٌ کُفُّ وَیَعْنٰہُ قَدْ دَنِیْتُ کُمْ فِدُوْا بِہٖ وَاَدَا اَمْرٌ کُفُّ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو تب میں بھی بھول کر دن تو نکھ پاؤں لا مارو **ف** **ص** **ح**
 میں عبداللہ بن مسعود سے پوری روایت ہے کہ حضرت نے ایک بار طہر کی باج رکعیں پڑھیں اصحاب کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 کیا مار حد کے حکم سے پڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہا اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجائے چار رکعت سے پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے
 بعد سلام کے سہو کے دو سہو کے کچھ پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ لیاں متصاف سترت ہے یہ بیرون کہ بھی ہوتا ہے یہی بھی

سے اور حضرت عثمان بن عفان سے ہیں سو حضرت خیر کا بیچان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا یعنی شمس اور نعل کی اولاد کو
 نہ دیا تب جیسے سلم اور عثمان بن عفان سے حضرت عرض کی کہ یا رسول اللہ نبی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قابل ہیں لیکن اسکا
 کیا سند ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت دیا اور عبد شمس اور نعل کی اولاد کو نہیں لکھ کرادی کی جہت دیا ہے تو ہم اور وہ حضرت
 ساتھ رہے ہیں تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کرا اور اسلام میں راج اور عم میں جہت نہ کی
 رہی یہ سنت اذکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی جی مطلب کو آل میں داخل جاتے ہیں **وَسَيُكَلِّمُكَ سَعْدٌ اِنَّمَا جَعَلَ الْاَزْدُ**
مِنْ قَبْلِ النَّصْرِ بخاری اور مسلم میں سنن سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ آئے کی اجارت مانگنا تو صرف سطر ہی کے
 سے ٹھہرائی گئی ہے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت گھر جاکے لگا حضرت دلا کہ اگر میں نکلو جھانکے کھینچا
 دوبری انگلی پھوٹا لٹا پھر حدیث ورائی یعنی سرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اسے واسطے ہی کہ
 آدمی کی نظر ماحرم پر نہ پڑے اور حق سے جھانکا تو اول مانگنے کا کیا مادہ ہو معلوم ہوا کہ گلے گھر میں جھانکنا حرام ہے
وَالْوَهْدِيَةُ اِنَّمَا حَصَلَ الْاِمَامُ لِيُقَيِّدَ لَكُمْ فَاَلَا تَقْنَعُوْا بخاری اور مسلم میں وہ ہر یہ سنت روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 کہ امام لو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اوسکے بیرونی کیجیے سو امام کے حلا سکر یعنی امام کرے وہ قنہ و بھی کریں **ف** ہیں احادیث
 ہے کہ اگر امام بیٹھے حد سے مار پٹھا تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک موحل سے حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ
 بیٹھے کر مار پٹھیں اور امام مالک کے نزدیک شجرہ مار میں امام کرادیت پس اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام حد سے
 بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر مار پٹھیں جیسا کہ حضرت آخر عمر میں بیٹھے کرادیت کی اور اصحاب نے بھی کھڑے ہو کر اقتدی کو حد سے
 کیے کھیلے معل ہے یہ حدیث قوی منسوخ ہوئی **فَاِنْ مَضَى اَنْفُسُكُمْ مِنْ الْمَيْتَةِ اَكْلَهَا** بخاری میں عبد بن عباس
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مردیکا تو صرف کھا ماری حرام ہے **ف** حضرت ایک مردہ کری دیکھی کہ بھیکٹ ہی ہے فرمایا کہ
 اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مصالح سے کیوں نہ پا کر لی کہ تھوڑی کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت یہ حدیث
 فرمائی یعنی مردے کا کھانا اللہ حرام ہے کھال لیا تو مع ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور
 روئیں اور برا اور ٹیلا لیا درست ہے **خ** **وَالْوَهْدِيَةُ اِنَّمَا حَصَلَ الْاِمَامُ لِيُقَيِّدَ لَكُمْ فَاَلَا تَقْنَعُوْا** بخاری میں وہ ہر یہ سنت روایت ہے کہ حضرت فرمایا
 بخاری میں وہ ہر یہ سنت روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مردیکا تو صرف کھا ماری حرام ہے **ف** حضرت ایک مردہ کری دیکھی کہ بھیکٹ ہی ہے فرمایا کہ
 اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مصالح سے کیوں نہ پا کر لی کہ تھوڑی کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت یہ حدیث
 فرمائی یعنی مردے کا کھانا اللہ حرام ہے کھال لیا تو مع ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور
 روئیں اور برا اور ٹیلا لیا درست ہے **خ** **وَالْوَهْدِيَةُ اِنَّمَا حَصَلَ الْاِمَامُ لِيُقَيِّدَ لَكُمْ فَاَلَا تَقْنَعُوْا** بخاری میں وہ ہر یہ سنت روایت ہے کہ حضرت فرمایا

تم نے نال اندھا دینا دوسرے گرسے پڑا ہوا یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں نہ مل کر رہیں جیسے آگ میں کپڑے بیٹھے
 حوشی سے گرتے ہیں اور چلتے ہیں اور حضرت کمال شفقت سے ان کو نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمرنگ
 روکے برفسوس کہ ماوان حرصی نہیں رکھتے **قَالَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ يَحْلِلْ لَكَ مَا تَلَاكَ** ۵۱
 میں اللہ کی دعا سے جاری ہیں اور ہر یہ سے روایت کہ حضرت حمل بن مالک بن نابلہ کو فرمایا کہ یہ تو کاموں کے بھائی ہیں
فَالْأَكْبَرُ عورت نے دوسری عورت کو تھرا مارا اور اس کے بیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اس کے عوص میں ایک غلام دلا یا تو صل میں مالک نے
 حکم جڑ کے یوں کہا کہ **أَعْرُومُ** سن لا تیرا کھ اکل ولا تطلق ولا تشل ولا تطل یعنی کیوں عوص دیکھو اور سکا جسے یہ کیا کھایا ہو
 یہ جلا یا ایسے کا دلا تو عفت دلا یا بت حضرت نے اس کے حق میں بعدیت فرمائی کہ اس عوص میں سے لوگ نخر جو چھنے والی نہیں جنہاں سے
 سیکھ کر تلاتے تھے ایک جی مات میں سو چھوٹے بلا کر جمع یعنی تنگ جوڑ کے مادالوں کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ تھن بھی
 واہی تنہا ہی مات کو تنگ بندی سے کاہوں کی طرح کہنا یہ یہ بھی اونہیں اعلیٰ ہے اسی طرح مددہ شان میں بھی واہی تنہا ہی خلا
 شرح مانوں میں مادالوں کے ہکالے کے واسطے عصرے میدیں تنگ بندی کرتے ہیں جیسا کسی مرقودہ میں کہا ہے معاقرہ ۵۲
 جار بیٹے بھگ لورہ مار روزہ کسی نے بھگ لورہ لیا کسی نے سار روزہ اسی طرح اور بتیری خرافات میں حاملوں ۵۳
 یہ لوگ بھی کاہوں میں دھل میں اور خلا اور رسول کے دھس **وَرَبُّكَ اللَّهُ مِمَّنْ خَلَقَ مَا هَلَاكَ مَنْ كَانَ فَلَا كَهْرٍ وَلَا كَهْلًا** ۵۴
وَالْأَكْبَرُ سلم میں علم میں عمر سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ جو لوگ اسے آگے تھے صرف کتاب الہی میں اختلاف کرے ۵۵
فَالْأَكْبَرُ عمر سے روایت کہ دو مرد مسخڑین ایک قرآن کی آیت میں اختلاف کرتے تھے حضرت ان کو دیکھ کر عرصہ مجھے پھر یہ جہت
 دوائی مطلب یہ کہ جہاں آیت کی قرأت دو طرح برزات ہوئی تو اوہیں اختلاف کرے یہ میں کہ ایک لومالی اور دوسری قوارت کی انکار
 بلکہ دو کو مانے **قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ كَانَتْ لِي أُلْحَاظُ فِي النَّاسِ** ۵۶
 علی تراویح محول محاری اور مسلم میں روایت کہ حضرت فرمایا کہ موعودہ یومہ خاوند کہ مینکے بھائی اور اس ہی دن کی تو مدت اور کثرت
 تم عورتوں میں ہر ایک میگی پھیلتی تھی برس دن کے بعد ہر مصلح میں روایت ہے کہ حضرت سے ایک عورت نے
 کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے سو وہ مدت منجی ہے اور اس کی آنکھ رو کر قی سے میں اوہیں سر نہ لگاؤں حضرت نے منع کیا
 بھر یہ حدیث فرمائی کہ کفر کے پٹنے میں دستور تھا کہ جب خاوند مر تو عورت تنگ مکان میں مدت منجی اور اس کے کپڑے منجی

سرمہ اور جو سببوں سے گزرتے ہیں ایک میں گزرتا تو ایک کمری یا چکر کو شکر گاہ سے ملکر چھوڑتی اور بیگنیان سر سے پشت پر بیٹھتی تھیں۔ عرصے کے بعد ہر مہر مہر میں بہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی حدت ٹھہری کہ اتنے دن خاویجہ گھوٹن سے اور کچھ سلگانوں سے سو حضرت نے فرمایا کہ سلام میں دس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوتی سو یہ بھی تھے ہیں۔

۵۲۰ **رَحْمَةُ اللهِ تَجِيءُ مِنْ عَصَةِ نَجَسِهَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهَا** کہ حضرت حصہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہاں تو نکلے گا قبر سے کہ غصہ کیا کریگا **ف** حضرت کے وقت میں یہ ایک شخص تھا اس صبا نام عجات ماتیں اوس سے ظاہر ہوتی تھیں جسے لوگوں کو سبب تھا کہ وہ دجال ہے ایک روز حضرت نے عمر کو بلا لیا اور اس کو حصہ لایا حصہ سے اتنا اوس کا دل بھولا کہ راہ میں ہو گئی حضرت حصہ رح سے لے کر صفائی خدا میں عمر کو موت حدیب سانی یعنی دجال مہر قبر الہی ہے لہذا اس صبا کو کیوں حصہ دلا یا تا یہ کہ وہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہے

۵۲۱ **حَاجِبُ اَوْسَاطِ مَعْلُومَاتٍ** اور حدیب میں مذکور ہے اور نیم صحابی نے اوس کو سبب بن دیکھا اور اوس کا حصہ حضرت سے کہا **خ** **اُمُّ سَلَمَةَ اَتَاكَ بِهَيْبَةٍ اَنْ تَخْتَلِيَ عَلَاسِيكَ تَلَّتْ حَتْمَاكَ دَحْرُ قُصْبَايَا عَلَكَ الْمَاءُ فَطَهَّرْتِ سَحَارِي مِنْ حَرِّ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ کو تو یہی کہا تھا کہ یہ ہے کہ تو میں جلد سے سر ڈالے پھر تمام بدن سرانی ہوا کہ تو پاک ہو جائے **ف** مصابح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ سے یہ کہتا تھا کہ یا حضرت میں لے کر کی جوتی ہمت مصبوط ماہر صبی ہوں کیا میں غسل کی حالت میں جوتی کھول ڈالوں تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حب مالو کی جوتی

۵۲۲ **بَابِي بُو سَهْلَانُو جُو تِي كُو تَا مَرُورِ مَبِينِ اَوْرِ بِي مَرِ هَسَمِ سَا مَو كَا لِي كِس مَرُودُ كُو عَسَلِ مِيں جُو تَا كُو لَمَا مَرُورِ هَسَمِ** **عَمَلُ تَا بِلْغَتَا مَحْيِي بِي مَن لَّا حَلَاقَ لَهٗ مُسْلِمِيں عَمَرُ فَا رُو قِ سَمِ رَوَا يَتِ كِهٖ حَرِّ تَا مَا كِهٖ لَسْمِي كِي طَا تُو دِهٖ بَسَا تِهٖ**

حواصت میں لکھنا ہے الْبَابُ الثَّالِثُ

۵۲۳ **مَسْرُوعِ بَابِيں مَعْدَنِيں مِيں حَكَمِ سَبْ بِلَا اَبَا هَسَمِ قَا اَوْمُو سَمِ لَّا اَحَدَا اَصَدُّ عَلَا اَدَى مَبْعَدِ طَمِيں** **اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِغَيْرِكَ بِهٖ وَبِجَعْلِكَ اَلُو كَدُ تَحْرُ هُو مَحَا يَحْمُومُ وَتَرُ قُصْمُ سَحَارِي اَوْرِ سَلَمِ مِيں اَوْمُو سَمِ سَمِ رَوَا يَتِ** کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل اسکے خدا سے زیادہ کوئی مبر کرے والا اور جسے کارو کہے والا ہمیں حال ہو یہ ہے کہ لوگ اوس کے خدا

- ۵۴۶ کہ مع کعبہ کی اور اپنے مایوں کی **ف** سوائے سدا کی کسی قسم نہیں درست **هو عند المطلب بن سبحة**
لا تقول الصلاة فخر لال محسنا وما هي اوساخ الناس سلم بن عبد المطلب بن ربيعة رحمہ اللہ روایت ہے کہ حضرت فریاد کہ مطلقاً
 نکوۃ کا مال لہا ہی ہائے تم کو زکوۃ کا مال تو آدمیوں کا سہل ہے **ف** بعض نے مایوں سے حضرت کو کہا کہ مجھ کو بھی تحصیل زکوۃ کا حکم
 کر کے بھیجے تاکہ مجھ کو بھی سعادت ہو جسے اور زکوۃ ہوتی ہے ت حضرت نے یہ حدیث مروی بھی ہم میری برادری ہو مختاری لائق نہیں کہ
 لوگوں کا سہل کمال اور صدقہ لوبہ کی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوۃ ابی آل ورا و لاد کی واسطے
 حلال کرنے تو کافر تحت لگاتے کہ معیرے زکوۃ سے فقیر کے واسطے مقرر کی ہے **هو انوہر بن** **لا تحضق النکاة الحجة لیساک**
 ۵۴۷ **بن مین النکابی ولا تحضقوا يوم الجمعة لیسام من باب الايام** **لا ان** **یکون فی صوم تصوم احداکم** مسلم میں ابو ہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ساتوں میں سے جسے کی رات کو سب بیداری اور ساری کی واسطے حاصل کرو اور ساتوں میں سے
 جمعہ کے دن کو رو رہ رکھنے کے واسطے حاصل کرو اگر اس طرح مصالفتہ نہیں کہ اور رو رہ جو تم کہتے ہو او میں جمعہ بھی آیت ہے **ف**
 جمعہ میں غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں حاما اور سار جمعہ کی ٹھہرا رو رہ ہے نہ واسطے او کی نیت بیداری اور رو رہ سے منع
 کیا کہ رو رہ کی سستی و کسب اول کاموں میں حلال ہے بڑے اور دوسرا سنت ہے کہ عبادت کے واسطے ساتوں میں اور مدوں حکم منبر کے
 کسی وقت کو بصلت مسکن سکود درست نہیں کہ اسی طرف سے کسی دن میں خصوصاً لگاؤ سے **م** **ان مسعود لا تحضقوا**
 ۵۴۸ **حان من کان فیکم احتلفوا** **افھلکموا** **اسماری** میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اختلاف کیا کرو
 اس واسطے کہ ہر لوگ تم سے آگے تھے او میں نے اختلاف کیا پھر رہا ہو گئے **ف** عبداللہ بن مسعود سے یہ صاحب میں روایت
 ہے کہ ایک شخص نے فرمایا یہاں اور چھو اور طرح سے حلوم ہوا میں او سکو حضرت باں بیکر لایا حضرت فرمایا کہ تم دونوں کو چھوڑ
 ۵۴۹ یہ خبر حدیث مروی یعنی قرآن کی قراءت سے طرح مانت ہو اوسکا کار کہ **ف** **انوہر بن** **لا تحضقوا** **وان انیبا عاری**
 اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں نے میں ایک کو دوسرے پر ہتر کہو **ف** یعنی اصل معمر میں سے ہیں
 یہ سچا کہ کوئی کہے کہ فی ہر واسطے کہ سب معمر کا یا ہاں لا مار ص ہے اتنی حصہ جسکی تفصیل لیل سے مانت ہے کہے ہاں
 ۵۵ اور عقائد میں مصالحتہ میں **ف** **انوسجید** **لا تحضقوا** **فی من نل الیساء** **ق** **ان الناس تصفون** **نوم** **العلم** **فالون** **اول**
من تصون **فاد** **انا** **هو** **می** **احد** **بقا** **سم** **م** **من** **فوا** **یسم** **العرب** **فلا** **اد** **می** **اوا** **ف** **مکنی** **ام** **حر** **فی** **رصف** **الطوب** **ساری** **اور**

ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سب پیغمبروں میں محمد بہتر ہے اور سب لوگوں کی صورتوں میں قیامت میں پیوستہ ہونا
 اور ان میں ہر شخص میں ایک نور ہے جیسا کہ موسیٰ کو ایسی طرح پر دیکھو گنا کہ عرفی کا بائیکاٹ ہے میں میں نہیں جانتا کہ موسیٰ جسے پہلے فرشتے
 نے کہا کہ وہ طرح کی بیوشی اور بیکاری ہوگی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو غیبیوں سے افضل کہتا
 اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا حضرت فرمایا کہ حدیث فرمائی یعنی اصل سوٹ بن مسد پیغمبر بارشیں اگر حضرت کو فضیلت ہے
 تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت یہ بیان کر دو کہ اور پیغمبروں کی تجارت نکلتے تھے **مَنْ أَوَّلَ طَلَّةٍ لَا يَدْخُلُ الْمَلَأَ مَكَّةَ**
مِثْلًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَّازِيلُ بخاری میں ابو طلحہ سے یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ رحمت کے دہے ہیں طائر اور
 گھر میں حسین کن ہوا اور جاندار کی تصویر یہ **قَالَ عُمَرُ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الدِّينِ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُصَيِّرُوا لَهَا كَلْبًا**
أَلَا تَرَى كَلْبًا مَوْلَا كَلْبٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بجا دو کے مسکالوں میں جس لوگوں نے
 اسی حال میں نظر کیا کہیں میرے عذاب نہ رہے جیسا اوپر بیڑا گر دیاں جو سے ہوتے جاؤ تو ساتھ میں **ف** بخاری اور مسلم میں
 ابو طلحہ سے یہ روایت ہے کہ ہم ایک بار حضرت کے ساتھ قوم مود کے ملک میں حکام محرم سے گھر سے یہ حدیث
 فرمائی اور وہاں سے جلد نکل گئے اور وہاں کے بانی یہی ہے مع کیا اور جسے اس مالی سے آگاہ رہا تھا اسکو حکم ادا
 معلوم ہو کہ اس قوم پر عذاب ہوا وہاں قیامت تک خدا کی مار اور سہرگی رہی ہے قوم مود میں یہ صالح پیغمبر تھے جو لوگوں کو
 سیر کو ساما نوادیر عذاب آیا سہر گئے اوکامکان تمام اور حمار کے دریاں ہے **هَٰذَا سَلَمَةُ لَا تَدْخُلُوا كَهَيْسَكُمُ الْآخِرَ كَيْسٍ**
وَأَيُّ الْمَلَأَ مَكَّةَ تَوَكَّلُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ وہ ساکا کرو ایسی حالوں کے
 واسطے سوائے یکے عاکے اس واسطے کہ فرستے آئیں کہتے ہیں محار سے کہے **ف** حضرت ام سلمہ سے یہ روایت ہے کہ میرا سہلانا
 یعنی ابو سلمہ میرا گواہ اور اس کے ہم میں اپنے واسطے بد دعا کرے لگے م حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت دہے ہوئے ہیں
 بد دعا کرو نہیں ہوا اس کے آئیں کہ سے وہی کام ہو گا **حَابِئٌ لَا تَدْخُلُوا الْاُمِّيَّةَ اِلَّا اَنْ تَعَسَا عَلَيْكُمْ فِدَا تَحْنَا**
حَدَّثَنَا عَنْ الصَّائِي مسلم میں حاررہ سے یہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال کرو قرآنی میں ہر ایک سال کی مری مگر
 یہ کہ ہر مشکل ہو یعنی گرتے ہو سات تہ سے کا وہ حلال روف کری اور پھر ایک برس سے کم درست ہیں مکس سات حصے
 کا وہ روای کر درست ہے **هَٰذَا نَوْهٌ بَرِيءٌ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْبَنَانِي وَالْاَيَّامُ حَتَّى يَكُنْ رَحْلٌ** کہ کچھ مسلمان ابو ہریرہ

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

اَللّٰهُمَّ اَعْلَمُ بِاَحْوَالِ الْمُؤْمِنِ كَمْ مَسْلَمٍ مِّنْ رَّيْبٍ بَرَّ سُلْكَهُ لَمْ يَخْفُضْ حَقِّهِ كِيَانِي هُوَ فِي سَعَةِ رَوَايَتِ هِيَ كَهْ حَقِّهِ فَرَايَا كِهْ سَافِ
تین تہمتیں ہیں ایک یہ ٹھہرا دیا کہ نبیؐ کو کون ایک ہے تم میں سے جو صلح میں ریب نہ لے روایت ہے کہ ہر نام سے
رہا اور اس کے معنی بھی ایک ہیں یہاں بدل کر ریب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرتؐ سے نام بدلے جس میں ابھی با
سرک نہا جسے عدسہ میں **مِنْ عَمَلٍ لَا تَسْفِرُ لَهَا لَهْلَاهُ فَإِنَّ لَهَا مَنَاسِكَ الْعَدُوِّ** و مسلم میں عداسہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر کیا کرو قرآن کو لیکر میں بڑھیں کہ کس دشمن کو سکویا دے یہی اگر کر کم ہو ہو کاہوں کے ملک

۵۶۱ میں قرآن لکھنے کے کاہوں سے راوی کر لے اور اگر کرا سلام ریوہ ہو تو قرآن لکھا مضافہ نہیں **وَعَلَيْكُمْ بِالنَّهْلِ بْنِ هَمْرَةَ**
لَا تَكُنْ لِمَا دَلَّ قَائِلًا إِنْ أُعْطِيَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَوْ لَيْسَتْ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكُلُّهَا لَهَا
سحاری اور سلم میں عداسہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم ہاگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت حکومت
لگے تو تیری جیتے اوپر دو ہوگی اور اگر حکومت لگے سے تو تھی ریوہی حاوی کی معنی حد کی طرف سے تیرا
دروہوگی **أَوْ هَرَبَكَ لَا تَكُنْ لِمَنْ دَلَّ طَلَاقُ أَحْوَجًا لِّلْمُسْتَفْعِ مَا فِي صَحْفَتَيْهَا وَلَا سَكِيمَةٍ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قَدَرَهَا**

۵۶۲ سحاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لگے عورت ابی مسلمان میں کے طلاق کو ماکہ اوٹیل لوے حواو سکے تعار اور
بیالے میں ہے بھی حواو سکو حواو سے ملتا تھا سو اب ایسے اور طالع کہ مدول موط طلاق او سکے حواو سے نکاح کر لوے سو
او سکو تو وہی ملیگا حواو سکی تہمت میں ہے **فَإِنْ بَعِيَ حَوْسُ عَوْرَتِكَ حَوْسَ دَوْلَةٍ مِّنْ دَوْلَةٍ سَعَى كَمَا حَابَهُ تَوَدُّهُ بَعْلِي حَوْسَ طَلَاقٍ**
بجائے کہ او سکے مال سے مجھ کو ملے بلکہ اسی تہمت پر اسی ہے **فَإِنْ بَعِيَ حَوْسَ عَوْرَتِكَ حَوْسَ دَوْلَةٍ مِّنْ دَوْلَةٍ سَعَى كَمَا حَابَهُ تَوَدُّهُ بَعْلِي حَوْسَ طَلَاقٍ**
یعنی تیرا عورت کا بیعت **إِنَّمَا هُوَ سَحَارِي** اور سلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے جو عورت بوجھگی
او سکوتلا دوں گا معنی **لَا عَائِشَةَ** کے حکم کو اختیار کیا **فَإِنْ بَعِيَ حَوْسَ عَوْرَتِكَ حَوْسَ دَوْلَةٍ مِّنْ دَوْلَةٍ سَعَى كَمَا حَابَهُ تَوَدُّهُ بَعْلِي حَوْسَ طَلَاقٍ**
کو اختیار کریں اور فقر طے میرے کر دیا یا اجبار کریں اور جدا ہوں تو پہلے عایشہ سے الہ اور رسول کو اختیار کرنا اور ماکہ
جھوڑا اور عرس کی کہ با حضرتؐ سے الہ اور رسول کا اختیار کرنا اسی اور سلموں سے لہر مانگا معنی وہ میری حرص کر گئی تہمت
۵۶۳ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ لگے بھی کہ **إِنْ بَعِيَ حَوْسَ عَوْرَتِكَ حَوْسَ دَوْلَةٍ مِّنْ دَوْلَةٍ سَعَى كَمَا حَابَهُ تَوَدُّهُ بَعْلِي حَوْسَ طَلَاقٍ**
کاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردوں کو گناہ مت روا دے اس کو سوے تو یہی جو گناہ ہے کہ **فَإِنْ بَعِيَ حَوْسَ عَوْرَتِكَ حَوْسَ دَوْلَةٍ مِّنْ دَوْلَةٍ سَعَى كَمَا حَابَهُ تَوَدُّهُ بَعْلِي حَوْسَ طَلَاقٍ**

یہی مردوں کے حوینک یا مد کام کیے تھے سو تو میں تو اس یا عدابہ کو بیچ گیا اب او کو بیکسا بقائدہ ہے بلکہ تاجن کوئی نہ
اولاد کو روح دینا ہے **هَٰؤُلَاءِ لَا يَسْتَوُونَ** آصْحَابِیْ لَا يَسْتَوُونَ **الْأَشْجَارُ قَوْلَ الَّذِي تَقْبَلُونَ بِسَدْرٍ** **لَقَدْ أَتَىٰ أَحَدُكُمْ**
الْفَقُّ مِثْلَ أَحَدٍ دَعَا لَمَّا أَذْرَكَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا يَصِيفُهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کے واپا کہ یہ
کوہ میرے اصحاب کو نہ بد کو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اس دات بال کی حکے قانوں میں سری جاں ہے کہ اگر تم احد بہاڑ کے
راہ سو ماراہ حد میں جرح کرو تو او کے تین پاؤں کے برابر بھی تواتے اور نہ دوسرے آدھ کے برابر فایمی اصحاب سے اس وقت مال
جرح کیا کوہ اسلام بہات صیف تھا اور کمال تنگی تھی اور عین کے مال جرح کرے اور جہاد کرے اور حاصانی سے بہت اقلیم
بین اسطوہم ہیلا اسی سب سے تمام قرآن میں صابریں اور انصار کی تقریب بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اکی عبادت کے را کی عبادت
ما قیامت میں ہو سکتی ہے ایسے ہیں کے مرداروں کو بد کسا کو کر رست ہو گا حد سمجھاؤں نے دلوں سے حضرت کے اصحاب کو
دکھتے ہیں دیدہ اور دانستہ او کے کمالات کو شانے میں **هَرِّمْنَا نُنْ حُدِّبٍ لَا تَسْبِيحَ عِلَامَكَ فَسَادًا وَلَا كَلَامًا**
وَلَا يَخْصَا وَلَا أَلْفَمَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَنْتَهُ هُوَ وَلَا تَكُونُ تَقُولُ لَا إِنَّمَا هُوَ أَوْعَ كَلَامًا تَنْتَدَنَ عَلَىٰ عِلْمٍ مسلم میں
اس حدیث سے روایت ہے کہ حضرت کے واپا کہ لبے علام کا نام مت رکھو یہاں یعنی آسانی والا اور یہ رماح رکھو یعنی نفع والا
اور یہ بھیج رکھو یعنی مطلب والا اور نہ اعلیٰ رکھو یعنی سخاوت والا سو تو یوں کہیگا کہ یہاں علاما علام ہے پھر وہاں وہ ہوا و حواہ
نے والا کہیگا کہ ہاں نہیں ہے بے نام تو حار ہیں سو اس سے زیادہ محبرہ مادہ صابریں اسی طرف سے نہ بڑھایا توفیق
یوں ہے لوگوں کا کہ علامو کے اکثر نام ہنتر کھتے ہیں مبارکی کے واسطے صبیحہ اور آسان اور مطلب اور سخاوت اور اسی طرح مبارک
اور وفادار اور حال کہ کبھی اسکا مطلب و ثناء ہو جاتا ہے تو او کو سکودہ فانی حاکم حکم سے ہوتے ہیں عسایو حاکم سخاوت یا مبارک
سے کسی نے حوا میں کہا کہ نہیں یعنی سخاوت اور مبارک نہیں تو مطلب و ثناء ہوا اس واسطے حضرت نے صبح کا نام بھی لایا ہے نام رکھا
کہا و در حسیں رح ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم اندازے اسلام میں محاحد تحفا ٹھیک ہوا اور اگر تقدیر کو سمجھتے ہیں نام
رکھا درست ہو گیا **عَمْرٌ لَا تَسْبِيحَ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَاتِكَ وَإِنْ أَخْطَاكَ هُوَ بِدِرْهِمٍ فَإِنَّ الْعَابِدَ قَبْلَ**
سَاءَتِهِمُ كَالْعَابِدِ فِي سَاءَتِهِمْ **فَإِنْ كَانَ لَهُ حِينَ تَحْكُمُ عَلَىٰ نَفْسِي فِي رَأْيِهِ فَاصْرَحْ بِدِرْهِمٍ نَدْرًا** اگر تم
إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ نَفْسِي فِي سَاءَتِهِمْ **فَاصْرَحْ بِدِرْهِمٍ نَدْرًا** یہ حدیث ہے کہ حضرت کے واپا کہ یہ مولیٰ ہے یہی ہے اسے

حدیث ہے کہ اگرچہ شک نہ ہو کہ وہ ایک کم کو یوں سو مقرر ہے حدیث کا یہ بھی ہے کہ وہاں ویسا ہے جیسا اسی تو کو کوئی بیٹ میں
 ڈال لیتے پھر تفریق سے کہانہ میں ہے ایک گویا جڑھنے کو راہ حد میں کسیکو پڑھتا پھر اسے اسکو ضائع کیا ڈالا کرڈالا
 پھر تفریق سے اسکو مول لیا جانا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو حیر حد کی راہ میں ولوے اسکو پھر مول بھی لیتو
وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ لَا يَسْمَعُوا سَمْعًا وَلَا يَذْكُرُوا ذِكْرًا وَمَا يُبْدُوا بِهَا مَعْرِفَةً وَأَشِدُّوا حَالًا لَا يَلْفَظُوا لَكَ قَوْلًا نَّكَرًا وَلَا يُنَبِّئُكَ بِأَمْرٍ مُّهِمٍّ وَلَا يَهْتَبُوا عَصَاكَ أَلَيْسَ لَكَ بِذَلِكَ نَذِيرٌ
 صحابی اور مسلمین انوسرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کجا ہے نہ مادھے حاوین یعنی سر کرنا سوائے تین مسجد کے
 نہیں درست کہ ایک اونٹانی مسجد یعنی کعبہ دوسرے بیٹے میں حضرت کی مسجد تیسرے ملک میں مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی
 مسجد اور اواد سلیمان کی ساتی **ف** اگر احتیاط ملے عالم لوح اس حدیث کے اولیا اور مرگروں کی قروں پر جا اگر تیں
 سرل ہو یا زیادہ درست نہیں جاتے اور بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فقط مسجد دو کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے مسجدیں
 رار میں سوائے ان میں مسجدوں کی اور کسی شہر کی مسجد میں سر کر کے جا مادہ است نہیں ہے سوائے مسجدوں اور مکانات کو ترک
 جانکر حاما اس حدیث میں منع نہیں واعدا علم اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت فرمایا کہ میری مسجد میں ایک بار ہمارے بیٹھا اور مسجد میں
 ہمارا راصل ہے اور کعبے میں ہمارے میری مسجد سے سوا راصل ہے معلوم ہوا کہ کعبے کی مارا اور مسجدوں سے لاکھ مارا راصل ہے
وَالَّذِينَ يَزِينُونَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتُنَا قَدِ اسْتَفْهِمُوا وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا أَكْثَرًا غَافِلِينَ
 وہ اوٹھی ہے جب لغت ہے **ف** حضرت سفر میں تھے ایک عورت نے ایسی اوٹھی رعت کی تہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 یہ حضرت کی کے واسطے فرمایا کہ تالعت کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ حالور بھی امت کر رہیں درست **وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ لَا يَسْمَعُوا سَمْعًا وَلَا يَذْكُرُوا ذِكْرًا وَمَا يُبْدُوا بِهَا مَعْرِفَةً وَأَشِدُّوا حَالًا لَا يَلْفَظُوا لَكَ قَوْلًا نَّكَرًا وَلَا يُنَبِّئُكَ بِأَمْرٍ مُّهِمٍّ وَلَا يَهْتَبُوا عَصَاكَ أَلَيْسَ لَكَ بِذَلِكَ نَذِيرٌ**
 رکتے دہشتے اوں لوگو کا جس میں کٹا اور گھٹا ہوا ہے **خ** **وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ لَا يَسْمَعُوا سَمْعًا وَلَا يَذْكُرُوا ذِكْرًا وَمَا يُبْدُوا بِهَا مَعْرِفَةً وَأَشِدُّوا حَالًا لَا يَلْفَظُوا لَكَ قَوْلًا نَّكَرًا وَلَا يُنَبِّئُكَ بِأَمْرٍ مُّهِمٍّ وَلَا يَهْتَبُوا عَصَاكَ أَلَيْسَ لَكَ بِذَلِكَ نَذِيرٌ**
وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ لَا يَسْمَعُوا سَمْعًا وَلَا يَذْكُرُوا ذِكْرًا وَمَا يُبْدُوا بِهَا مَعْرِفَةً وَأَشِدُّوا حَالًا لَا يَلْفَظُوا لَكَ قَوْلًا نَّكَرًا وَلَا يُنَبِّئُكَ بِأَمْرٍ مُّهِمٍّ وَلَا يَهْتَبُوا عَصَاكَ أَلَيْسَ لَكَ بِذَلِكَ نَذِيرٌ
 انصاری کو یہ سچا جاننا اور انکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمے ما حد کو اور اسکو ما حد میں اور ترا یعنی قرآن اور حوالے بمعبروں سے اور ترا
ف حضرت وقت میں یہود تو رب کو عمر لی راں میں بیٹھتے تھے اور مسلمانوں کے واسطے عربی میں اسکا ترجمہ کرتے تھے
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی اور کہ سچا کا لوستا یہ کہ مصہوں مل ڈالا ہوا اور جھوٹا بھی سچا لوستا یہ کہ سچا ماں ہوا اور محل بولیں کہ

اس کے کہ غنا کے وقت سے لگ اپنے اونٹوں کا دودھ پیتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کمین ہو کہ غاروں کے شرعی
 نام بل جادین اور چکی لوگوں کی بولی شور و جھگڑا سے منع کیا **قَالَ ابُو سَعِيدٍ كُنَّا لَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقْعَلُ بَيْعَ الْجَمْعِ بِالْمَاءِ**
لَمْ يَلْعَلْ بِالْمَاءِ حَبِيبًا قَالُوا لَمْ يَلْعَلْ بِي عَدِي الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْلَمَهُ عَلَى خَيْبَرَ بَجَارِيٍّ أَوْ سَلَمَ بَيْنَ ابْنِ
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پوچھیں انہیں کہ جو چادری کے دھوئیں سے بیچ نکالا کہ بھر مول لیا کہ دھوئیں سے عمدہ
 کی بھری ہوئی حضرت قوم بنی عدی انصاری کو بھائی سے کہا اور حضرت نے اس کو خیر کا عامل کہے بھیجا تھا **فَخَرْتُ لَيْكُ شَخْصًا كُوفِيًّا كَاعِلًا كَرَكَةً**
 بھیجا وہاں سے وہ عمدہ قسم کی کھجور جبکہ جنب کھتر بن مخرم کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا نام خیر کی بھری ہوئی عمدہ ہوتی ہوتی ہے کہ انہیں لگے
 ہم ناقص کھجور و خیر کی ایک سیر عمدہ تم بل لےنے میں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک غنیمت میں زیادہ دینا یا بیاج ہو ایسا کیا کرو بلکہ او کی تہذیب
 کہ انہیں کھجور والا بھراؤ کی قیمت عمدہ کو مل لیا یہی ہے **قَالَ لَيْكُ خَيْرٌ مِنْ سَبْعَةِ كِبُونٍ أَوْ جَوَابُ كَمَالٍ يَسِيرُ كُنْ تَكُنَّا ۝ لَيْكُ شَخْصًا كُوفِيًّا كَاعِلًا كَرَكَةً**
 بعد طحویہ و لا صدقہ و من علول مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ماہوں طہارت اور پاک
 کے مار میں قبول ہوتی اور صدقہ نہیں قبول ہوتا عصمت کی جوہری سے **فَإِنْ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دھوئیں غسل اور صلوٰۃ
 قبول نہیں اور حرام مال کو حد کی راہ میں دینے سے کچھ نواب میں **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَقْعَلُ صَلَواتَ مَنْ أَحَدَتَ حَقًّا يَوْضًا**
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسکا و وضو ٹٹے او کی مار قبول نہیں حتیٰ کہ صوم کو کیوں سے
فَإِنْ وضو ٹٹا ہے اس سے حوائج اور عیجے سے نکلے اور نیکہ لگا کر سونے سے اور حویب مدینہ سے اور سبکی
 اور دیوانگی سے **قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَقْعَلُ شَيْئًا مِنْ تَحِيٍّ دِيَارًا مَاتَرَكْتُ لَعْدًا لَقَقَةً دِيَارًا وَمَوْئِدَةً عَامِلِي فَهَوَّ صَدَمًا**
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ماہیں گے میرے وارث سونے کے دیار کے مار بھی حویج
 حاد میں بعد میرے بیویوں کے حج کے اور کار دے کی محنت کو مودہ ہے حد کی راہ میں **فَإِنْ** حضرت کے پاس کچھ نہیں مدینہ
 میں شخصی اور کچھ فک و درجہ میں سو حضرت کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیویوں کو سال بھر کا حج تہہ حوائج
 رہتا تو اس کو محتاج مسلمانوں میں حج کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک یا دو بار بھی کچھ ماہیں گے مافی رہی
 رہیں سو بعد بیویوں کے اور کار دے کے حج کے یہ بھی راہ خدا میں صدقہ ہے کار دے سے مٹاؤ طبع ہے یا اس
 رہیں کا عامل پیغمبر کے مال میں حو وراثت میں ہے سو اس کی یہ حکمت ہے کہ تعلق کو معلوم ہو کہ پیغمبروں کی محنت و حاجت دینی

بہارِ دیباچہ
مسند دیگر ۱۱

بہارِ دیباچہ
مسند دیگر ۱۱

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ جوڑ شکاتی پھر کی قوم دوس کی عورتیں بہت گرو جکا ذی اخصاصہ نام ہے
ف دوس ایک قہم کا نام ہے میں میں ابو ہریرہ بھی اسی قوم سے ہیں ذی اخصاصہ دوس قوم کے بیت کا نام تھا اوسکو کافر کہہ کر بیان
 بھی کہتے تھے جبہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب قوم مرتد ہو جائی
 اوس بت کو بھر مابنا دیں گے اور ذی عورتیں اوس کے گرد طواف کریں گی **ق** اَبُوْهُنَّیْرَۃٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الْقَمَاسُ
 مِنْ مَّعْرَبٍ وَّ اَرَاَهَا النَّاسُ اَمِّنَ مِنْ عَلَیْهَا فَاَدَّ اِلَھُجُنَّ لَا یَبْقَعُ فُھَا اِنَّمَا نھا لَمَ لَکُنْ اَمَّتْ مِنْ قَتْلِ
 بحاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کھلے گا سورج اپنے ڈھنسنے کے مکان سے
 پھر اوسکو نکھین گے لوگ تلہاں لادیں گے عورتیں نہیں سوا و سوقت نہ فائدہ کریگا کسی جاں کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے
 ایمان نہ تھا **ف** یعنی میں نے دیکھے گا اماں سے تیرا وحشت اگ سا سا ہوا تو ایمان لاکھیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتد دم ایمان
 لادے تو معتبر نہیں کہ اوسوقت بھی عدالت صرف اسے آجا ہے **ق** عَایَۃٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُجِبَّ اللّٰتُ فَا
 الْعُیْ سحاری ابو مسلم میں حضرت عایت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ لات اور عری بوجھے
 حادیں **ف** لات اور عری عرب میں دو بیٹے حضرت کے وقت میں پڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب مجھے لوگ کافر ہو جاویں گے
 اور اوسکو یوحیٰں گے **ہ** اَوُّھُرَیْرَۃٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ عُرُوْجًا وَّ اَنْھَارًا مسلم میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ ہو جائے عرب کی زمین چراگاہ سرہ رارہروں والی **ف** عرب کی میں
 میں نہ سرہ ہے نہ سرہ سو فرمایا کہ آخر زمانے میں اوس میں سرہ اور سرہ ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ میں عرب مدینہ مرا ہے یعنی آخر
 زمانے میں لوگ عمارت اور آبادی پر رباوہ مصروف ہو گئے دیبا کی محنت حالت معرگی **خ** اَوُّھُرَیْرَۃٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
 تُقَالُوْا اَیْمُوْۃٌ حَتّٰی یَقُوْلَ الْخَمْرُ قَلْعًا لَا یَاْمُوْدُ حَتّٰی یَاْمُسُّمُ ھٰذَا یَعُوْدُ حَتّٰی قَرَأَتْ فَاَقْتُلُہُ سحاری میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہم لے مسلمانو ہودیوں کو قتل کرو گے یہاں تک کہ کہنگا پتھر کے
 پیچھے نہ دی جیسا ہوگا اے مسلمان یہ یودی سے میری آڑ میں سوتوا سکوا رڈال **ف** قیامت کے قریب حال کھلے گا اوس کے
 لشکر میں اکثر ہودی ہو گئے حب سنی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال راجا ہو گیا مسلمان اوس وقت ہودیوں کو میں میں سے
 قتل کر کے **خ** اَوُّھُرَیْرَۃٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقَالُوْا حُرًا وَّ اَوْ کِرْمًا مِّنْ اَلْاَعْلَامِ حُرًّا وَّ اَوْ قُطُسًا

یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دالن میں اور تیرگا بھراؤ کی طرف تھبے سے لشکر اسلام نکلیگا کہ لوگ
 اوسوں تمام روموں کے سپہ سالاروں سے اصل ہو گئے اور حضرت امام مہدیؑ کا لکڑی کا بے پھر جب صفت نامہ چھپنے والوں لشکر
 تو نصاریٰ کھینکے کہ چھوڑو ہمارا درمیاں اور اوں مسلمان لوگوں کا جنہوں نے ہمارے حوروں کے پرکے کو بڑی غلام بنائے ہیں
 تاکہ ہم اوں سے رومیوں تو مسلمان کہیں کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور لینے صحابی مسلمانوں کا درمیاں بچھڑیں گے یعنی ہم اس فریب سے
 مسلمانوں میں بھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھراوں کا مروں سے لڑنے لگس گے تو مہابی مسلمانوں کا لکڑی کا بھراؤ کی تو یہ
 خدا کبھی نہ قبول کریگا اور مہابی لشکر قتل ہو گا کہ سب متہید وہیں اصل ہو گئے خدا کے نزدیک اور تہائی لکڑی کا بھراؤ عمر بھر کبھی
 قتلے اور ملا میں جڑیں گے پھر قریب طینے کو جو روم کا تختہ گاہ متہر ہے فتح کرینگے سو حوق وے لوٹ کا مال بٹتے ہوں گے اپنی لوڑ
 بہیتوں کے درخت میں لٹکا کر کہ احاک و ہمیں شیطان بکا رنگا کہ دخال تو تھا سے یہ بھیجے بھارے لڑکوں مالوں پر آڑا تو مسلمان
 وہاں سے بھگس گئے اور حال آئے کہ حرم بھوٹ ہوگی پھر حرم کما سلام سام کے ملک میں آویگا تھ حال کلیگا سو حوق مسلمان
 لڑنے کی تار کی کر کے صعدن باہر جتے ہو گئے کہ مار کی تار کی ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اور تیرینگے بھراؤ کو مار ڈھادیں گے
 پھر حب عیسیٰ کو خدا کا دھم لہی دخال کیجئے گا تو حوق سے کل جاوے گا جیسے مک یا بی میں گل جا رہا ہے سو اگر اوسکو خدا جھوٹے
 تو وہ خود بخود گل جائے یہاں تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کروا دے گا عیسیٰ کے پاس سے پھر عیسیٰ دخال کے
 والد اور وکو یاس لوگوں کو اوسکا حول دکھلاوے گے اپنی سرچھی میں لگا ہوا ف اسحاق ارونق ۱۰ مکاں میں شام کے ملک
 میں اور قسطیطیہ ست مدت اتک مسلمانوں کے عمل میں ہے جیسا کہ ان روم کا ماساہ مسلمان رہیں رہتا ہے اس حدیث سے
 معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کو مریضاری کا اوسمیں علی ہو جاوے گا پھر امام مہدیؑ کے وقت میں فتح ہو گا جیسا کہ اس حدیث میں آوے گا
 ۴۰۲ ذکر ہے **هَآئِسْ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا تَهْلَكَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ** مسلم اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
 نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ کھارو لگا اللہ اللہ **ف** اس حدیث کے دو مطلب میں ایک یہ کہ قیامت او سو وقت آوے گی کہ زمین برکونی
 اندر اندر کہ کنگا لہی سب کا فوج جاریں گے دو سطر طلب یہ کہ قیامت او سو وقت ہوگی کہ گناہ برکونی اکارہ کرے گا یعنی او سو وقت
 کوئی اتنا بھی گناہ نہ کرے کہ کنگا لہی سب کا فوج جاریں گے دو سطر طلب یہ کہ قیامت او سو وقت ہوگی کہ گناہ برکونی اکارہ کرے گا یعنی او سو وقت
 ۴۰۳ کوئی اتنا بھی گناہ نہ کرے کہ کنگا لہی سب کا فوج جاریں گے دو سطر طلب یہ کہ قیامت او سو وقت ہوگی کہ گناہ برکونی اکارہ کرے گا یعنی او سو وقت
حَتَّى مَنْ دَهَبَ نَفْسُهُ النَّاسُ عَنْكَ فَمَعْلُومٌ مِنْ كُلِّ مِائَةِ سَعَةٍ وَسَعُونَ وَنَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلَّ الْوَلَدَ الدَّيْ

میں سے
 روم کے
 حضرت امام مہدیؑ
 ورنہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام میں
 وہاں ۱۰

۴۰۳ ابھی مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت یہاں تک کہ دریا بے فوات ایک سوڑے کے بہاؤ کو
 کہیں دیکھا جی اوسیں ہوگا اوس پر لوگ اوس میں گئے سو قتل ہو گئے ہر ایک سیکڑے سے تانوں سے اور کبھی ہر ایک دھڑی اور پتھر سے
 کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں اپنی قوم سب عوامیں بلا شرکت یا وفات کو مرنے اور کربلا کے دریا کا نام ہے شام ابوہریرہ
 لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ حِطَّانٍ كَيْسُوفُ النَّاسِ بِعَصَا الْبَحَارِ مِثْلُ الْوُجُوهِ مِثْلُ السَّيْفِ
 کہ حضرت فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ کلب کا ایک مرد حیطان کے قبیلے سے کہ ہاتھ گالو گون کو اپنی لاشی سے
 ف حیطان ایک شخص جس کے اصل عرب اور سبکی اولاد میں سوزنا کہ اس قوم سے ایک دشاہ پیدا ہوگا مڑا حکم والا لوگ اس کے
 ایسے قانون میں ہو گئے جسے کمریاں جو اسے والے کے قانون میں کہ مدھر جا ہے اور دھرنا تک لھاوے شاید کہ اس بادشاہ کا نام جہا ہو
 ۴۰۵ جیسے کہ اول حدیث میں گد راق اَنْتُمْ هَذِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُنْ بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَفْقَهُونَ حَتَّى يَكُنْ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ مِنْ قَبْلِ صَدَقَ
 بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال مت ہو جاوے گا تو اہل یرٹے گا
 یہاں تک کہ مال نہ ظہر میں رہے ہوگا کہ کول اس کی زکوٰۃ کا مال ایسے ف یہ قیامت کے قریب مام ممدی کے وقت میں ہوگا کہ
 سب مالدار ہو جاویں گے کوئی محتاج نہ ملے گا اور کون کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیوں دیکھ لیا خوف پیدا ہوگا کہ مال لیے
 ۴۰۶ کی وصیت ہوگی اَنْتُمْ هَذِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ بِهَاتِلِ الرَّجُلِ فَقَوْلُ النَّاسِ مَكَانَهُ غَضَارِیْ اَوْ سَلَمِ
 میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ گدڑ گامرو کسی مرد کی قرینہ کہیگا کسی طرح میں
 اس کی حکمہ یہ ہوتا ف یہی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم میں پھیلے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے قروں کو دھچکے
 یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثوں میں حضرت قیامت سے جو پہلے ہونے والی چیزیں ہیں اور کی چیزیں ہیں اس میں بعض چیزیں چلیں
 ۴۰۷ ہیں اور بعض آگے ہوگی یہ معرہ ہے حضرت کا کہ حیا وایا ویا ہوا اور آگے ہوگا ق اَنْتُمْ سَعِيدٌ لَا تَكْسُوْا عَتَّى وَمَنْ كَسَتْ
 عَتَّى عَيْنُ الْفَرَّانِ فَلْيَهْزِئْ وَحَدِّثْ نَفَا عَتَّى وَلَا تَكْذِبْ لَوْ عَلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ مَّنْسُوحٌ صَدْرُكَ سَخَرِیْ اَوْ سَلَمِ اَوْ سَعِيدِ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ لکھو میری حدیث کو سو جسے سکر سو قرآن کے جو لکھا ہو سو او اس کو مٹا دے اور حدیث نقل
 کرو جسے بھی حوات جسے سو وہ لوگوں کو سکھاؤ اور بحیر جو ٹھہر نہ ماند ہو کما صفائی اس کتاب الے نے کہ اس حدیث کا اول
 معقول بھی حدیث کے لکھنے کو منع فرمایا مٹا سو ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کا عہد میں لکھتے تھے حضرت دیکھ کہ نہیں

قرآن اور حدیث نامہ افسوں کے نزدیک لحاظ ہے یا استہزاء پر ہے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اس واسطے حضرت نے حدیث کا کلمہ منع کیا جب قرآن لوگوں میں خوب مشہور ہو گیا اور اشتہار کا شہہ گیا تو حدیث کلمے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابومہرہؓ کی حدیث اس کتاب میں ہو چکی کہ حضرت نے اوشاء یعنی کو حدیث لکھوا دی یہ بند و بست جو دین محمدی میں ہے کسی دین میں نہیں کہ خدا کا کلام علحدہ اور حدیث پیغمبر کی علحدہ دوسرے حدیث کے مراتب بھی جدا جدا ہیں علحدہ حدیث علحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ ان کی کتابوں میں عجب گھال میل ہے چنانچہ ان کی توریت اور انجیل میں خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ دوسرے اصحاب و راویوں کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ ناقلاً تخیراً ہوتا ہے گو ہمارے نسخ کی کتاب میں ہیں صرف آسمانی کلام نہیں

۴۰۸ **قَالَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَكْذِبْ عَلَى سَلِيمٍ** البخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ جو جھوٹ نہ بادرہو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھ پر جھوٹا ماذہیگا وہ دوزخ میں جاویگا **قَالَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ**

۴۰۹ **قَالَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي الدُّنْيَا وَلَهُ الدُّنْيَا وَلَهُ النَّارُ** بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ہونو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا وہ یا میں وہ آخرت میں اس کو نہ پہنیکا **قَالَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي الدُّنْيَا وَلَهُ الدُّنْيَا وَلَهُ النَّارُ**

۴۱۰ **قَالَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي الدُّنْيَا وَلَهُ الدُّنْيَا وَلَهُ النَّارُ** بخاری اور مسلم میں جعفر بن ابیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ہونو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا وہ یا میں وہ آخرت میں اس کو نہ پہنیکا **قَالَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي الدُّنْيَا وَلَهُ الدُّنْيَا وَلَهُ النَّارُ**

۴۱۱ **قَالَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي الدُّنْيَا وَلَهُ الدُّنْيَا وَلَهُ النَّارُ** بخاری اور مسلم میں جعفر بن ابیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ہونو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا وہ یا میں وہ آخرت میں اس کو نہ پہنیکا **قَالَ مَنْ كَذَبَ عَنِّي الدُّنْيَا وَلَهُ الدُّنْيَا وَلَهُ النَّارُ**

ایسی جو چٹ کر سوال کر کے کچھ جسے بارہیگا وہ مال ہے برکت ہو گا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چٹ کر مانگنا زیادہ حرام ہے
قَالَ لَمْ يَكُنْ لَكَ فَاشْتَرَى مِنْهُ قَائِلًا أَنِّي مَسِيءٌ لَا الشُّوقَ فَفُتُّ بِالْخِيَارِ
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس کے بڑھکر مانع کی کھیت مول لیا کرو سو جس بیابانی کی کھیت ملے
 بڑھکر مول لیا جسے توجہ سے بیابانی کھیت کا مالک اپنے زمین آئے تو اس کو اختیار ہے یعنی لگے بیچنے کو چاہے درست سکے اور چاہے
 تو بدست سکے بلکہ اپنا وہی مانع بازار میں بیچ لیوے **ف** شتر سے کوسوں کو کوس لگے بڑھکے مانع کی کھیت مول لینا حرام ہے
 اس واسطے کہ زمین دو نقصان ہیں ایک نقصان بیابانی کا کہ شاید بار بار زمین زیادہ بکنا دوسرے تمام شتر کی حق ملے کہ اگر بازار
 میں کھیت آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اس واسطے حضرت نے اس میں بیابانی کو اختیار دیا **مَرَجَانِي لَا مَيْشَ فِي نَعْلِي وَاحِدٌ**
وَلَا تَحْتَبِرُ فِي آيَاتِي وَاحِدٌ وَلَا تَأْكُلْ مِنْكَ وَلَا تَسْمِلِ الظَّمَاءَ وَلَا تَصْمُ أَحَدًا لِي بِرَحْمَتِكَ عَلَى الْكَاثِرِي
 اِذَا اسْتَلْهَتِ مسلم میں جاری ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جیسا کہ ایک حق میں کر اور ایک مدت میں نہ اوروں کا
 اگر نہ بیٹھ یعنی مال کھلیا وگیا اور کھانا میں ہاتھ سے اور اس طرح کپڑے کو سب بدل بر لپیٹ کر یہ اوڑھ کر نماز ما اور
 کسی کام میں ہاتھ نہ کھل سکے اور نہ رکھ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر جب تہیت لٹے یعنی اگر یہ مدت ہوگا تو بدل کھلیگا
 حضرت نے مسلمانوں کو ادب سکھائے **قَالَ إِنَّ عُمَرَ لَا مَعْنَى لِمَاءِ اللَّهِ مَسَاحِدَ اللَّهِ سَحَارِي** اور مسلم میں عبداللہ بن عمر
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مع کرو خدا کی ماندوں کو خدا کی مسجدوں سے **ف** یعنی اگر عورتیں مسجد میں نماز کے واسطے
 جاویں تو مع کرو حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اگر حضرت نہ کھتے جواب جو عورتوں نے حلاف مترع وضع کالی ہے تو مسجد میں
 اونکا جا مانع کرنے اسی واسطے محنتوں نے کہا ہے کہ حضرت کے زمانے میں عورت کا مسجد میں حادرت تھا اور ان کے زمانے
 میں فساد بہت ہے اب درست ہیں **قَالَ لَمْ يَكُنْ لَكَ فَاشْتَرَى مِنْهُ قَائِلًا أَنِّي مَسِيءٌ لَا الشُّوقَ فَفُتُّ بِالْخِيَارِ**
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ روکو زیادہ یا کو تا اس کے چلے سے زیادہ چار رو کو **ف** یعنی
 اگر تمہارا کو ان یا حوص یا تالاب ہوا ورم اوس سے ایسا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اس کے باقی یا بیسے سے یا کھیت پیچھے
 سے نہ مع کرو اور اگر یا بی رو کو گے تو مالور کو زمین کا چار ابھی حوالا اور عوص کے گرد ہوتا ہے اس چلے سے یہ جرحہ
 یا وری بھی زیادہ مد کام ہے یعنی یا بی رو کے سے عرصہ تمہاری یہ ہے کہ اس تدریس سے جا رہے کہ نہ آدمی اور حاور وہاں آوے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو زیادہ چاہتا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوں کہ
 جب تک حضرت کو اپنی جگہ اور اولاد اور مال و آقا اور پیغمبر کے خلاف کوئی بات نہ آئے تو میں نے ان سے زیادہ تیر دوست نہ کیا کہ اس کا ایمان بچا نہیں بچا اور حضرت
 محبت کا یہ ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے علاوہ نہ کیے اور نہ ہی کسی کے خلاف کیا کہنا تھا اور جو عداوت یا عداوتیں برپا رہی
 کے لئے خلاف شرع زمین کے لئے کوئی چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم کیے اس کا ایمان بچا نہیں وہ حضرت کی محبت
 میں کچھ ہے الہی ہے کہ تم سے کہو کہ پیغمبر کی محبت میں کچھ کرے ہیں یا اللہ جلین شمس اسے لا واللہ لا تدرک منہ دیر تھا جیسے
 میں فداء العتاس بن شاری بن النضر سے روایت ہے کہ حضرت وایا کہ خدا کی قسم ایک دم بھی اوس میں سے یعنی عباس کی خلاصی کے لئے سے بچھوڑا
ف جب جنگ بدر میں فتح اسلام کی مٹی تو تشر کا واسطے گئے اور تشر قبضہ ہوئے ان میں عباس نے حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی لینے میں مال
 دیوین چھوڑیں انصار یوں حضرت کو دیکھا کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدن مال لیے چھوڑیں غرض اوس کی یہ بھی کہ حضرت بات سے خوش ہونگے
 تب حضرت یہ بات فرمائی کہ ہاں مال کیسا لکھ رہے ہیں پھر انہوں نے معلوم ہوا کہ حق بات میں خوش و بیگانہ مرا رہے برادری کی رعایت نہ تھی
 ۶۳۹ **ہ** رُوئے یزید بن النضر عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لکم ان تقاتلوا فی الدنیا ولا فی الآخرة الا بامر منی
 الی الجلیل الا انتم مسلمین بربہ بن حصیث سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کرے تو نبی کے صحابہ تو نالی گنیں میں حواسطے
 کہیں یہ حضرت دوسروں کو کہا جو صحابہ میں تلاش کرتا تھا سوا اوس سے ہوں کہا کہ کوئی طرح اونٹ تلوے کہ کمان ہے **ف** بھی صحابہ عداوت کے
 واسطے ہیں کوئی حیر اوس میں تلاش کرنا نہ دیا کی اوس میں بات کرنا درست نہیں اسی واسطے حضرت اوس تلاش کرنے والے
 ۶۴۰ یدر عادی مسجد میں سوال کرنا درست نہیں بلکہ دیا بھی مسجد میں درست نہیں **و** ان عتاس بن حصیث سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا کرے تو نبی کے صحابہ تو نالی گنیں میں حواسطے
 بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت وایا کہ وطن چھوڑنے کا نواں بعد کہ فتح منہ کے رہا **ف** حد تک مکہ فتح ہوا صحابہ تو مکہ کے رہنے والے کو
 بلکہ اگر دواج کے لوگوں میں چھوڑنا اور یہی میں حضرت اس آقا کا وول سے لڑنے کو فرض تھا جبکہ مکہ فتح ہوا تو دارالاسلام ہوا تو اوس ہجرت
 کا حکم باقی رہا لکن کافروں کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک قی ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور لوہہ کرنا قیامت تک باقی ہے ہر آن
 ۶۴۱ **ف** تَادَا لَاحْلَاکَ عَلَیْکُمْ اَطْلُقُوا الِیْ عُمَرَاءِ قَالَتْ طَحْنَةُ لَیْلَةُ النَّعْرِ نَسِیْ سَلَمٌ مِّنَ الْوَقْدَةِ سَلَمٌ مِّنَ الْوَقْدَةِ سَلَمٌ مِّنَ الْوَقْدَةِ سَلَمٌ مِّنَ الْوَقْدَةِ
 وایا کہ غیر ملکی ہوگی کھول لاؤں میں میرا چھوڑنا یا یہ کہ یہ حضرت کی حالت آخرت تب شکر اور ارتقا اوس ل دو پھر چلتے **ی** ایا **ف**
 جنگ منوک سے جب حضرت پھر تو موسم گرمی کا تھا بانی کس تھا حضرت دیکھ گری اصحاب عرس کیا ہم مارا کہ نہیں میں یہاں کے رہنے والے تھے حضرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- ۵۴ حل پڑے ہوئے موت کی آرزو کرنا درست ہے **فَعَمَّانُ لَا تَوْصَا رَحْلُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ قُضِيْلَةً صَلَوَاتُكَ لَا عَمَلُ اللَّهِ لَهُ مَا يَشَاءُ**
وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخِي تَلَجَّهَا بَحَارِي اور مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نو مایا کہ حورو و صو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار
 جگہ خوب پانی پونچھے پھر سارے کوئی سار ہو تو خدا اسکے گناہوں کو معاف کرے گا وضو کے وقت سے پہلے نہایت تکلف یہ بتا رہا ہے
 ۵۵ **تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ سَلَامٌ عَلَى هَرِيقُ هَرِيقُ لَا تَخْشَعُ كَارِوَقُ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ** اے مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جمع ہو گا کا اور اس کا قتل کرے والا اسلام فتح میں ہمیشہ **فَی** جس مسلمان نے کار کو جاؤں مارا وہ خود دوزخ سے بچا
 ۵۵ **صَلَاةُ هَرِيقُ لَا تَخْشَعُ كَارِوَقُ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ** اے ابوبکر! **يَجِدُ كَامَلُوْكَ فَتَشْتَرِيْكَ فَتُخَيِّفُهُ** مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ کام میں آتا مٹا باپ کے مگر جب بایا کو کسی کا غلام پائے تو اس کو مول لے کر چلا کر **فَی** امام اعظم کے نزدیک اسی
 ۵۶ **حَمْرُمُ بَادِي** والے کا کوئی شخص نہ لے کر چلا جائے کہ جس سے سواری والی آواز دے جاتا ہے **فَإِنْ كُنْتَ مِنْ مَبَادِي كَيْفَ**
أَحَدُكَ فَوْقَ عَشْرِ حَلَدٍ اب لانی حد میں حد **وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** بحاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی گویا
 مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد کی حد **فَإِنْ كُنْتَ مِنْ مَبَادِي كَيْفَ** حمرم کا بڑا کوڑے اور غزیرہ کوئی
 قصور پر چمکے صلیح جان کر سو فرمایا کہ تو ریکر اس کوڑے سے ماہر میں رست اور یہی مدہ ہے امام محمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
 روایت کے ساتھ کہ کوڑے تک تعزیر میں نہ مارا جائے اس واسطے کہ تعزیر خود کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے بارے میں ایماں اور حیا عالم تھی تو
 ۵۷ **أَوْسُ وَقْتُ مَسْجِدِ كُورِ كَهَيْتُ كَرْتِ تَحْتِ** اور سو وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر نہ سیجے **فَإِنْ كُنْتَ مِنْ مَبَادِي كَيْفَ**
وَلَا يَنْ لَمَّا كَرْتِ وَحَا كَرْتِ بحاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کالج میں ایک عورت کو اور اس کی بیوی بھی کو ساتھ جمع کرنا کھانا
 اور نہ کھانا اور حالہ جمع کرنا یہ ہے **فَإِنْ كُنْتَ مِنْ مَبَادِي كَيْفَ** حمرم کا بڑا کوڑے اور غزیرہ کوئی
 ۵۸ **صَدِيقُ رَمٍ** سے **وَأَمَّا كَرْتِ** فرمایا کہ ملائے جدا جاوے روں کو ہرے ملے حاور کو کوڑے کے ڈر سے **فَی** یہی جیسے جلیس
 مری سے آئے سو نہیں ہر کی رکوتہ ایک کے ہی ہے تو مثلاً دو شخص کی جلیس جلیس مریاں علیحدہ علیحدہ ہیں تو رکوتہ دہے کے وقت یہ جلد
 کرے کہ اوں سیاہی کر کو کو ملا کر ایک شخص کی مثال دس تا ایک ہی رکوتہ میں حاورے اور اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو دو مریاں رکوتہ میں
 جائیں یا کہ سلا ایک شخص کی جلیس مریاں ہیں تو ایک مری دیا لا رم تھا اس سے رکوتہ دہے کے وقت میں میں دو جگہ کر دیں یا کہ
 رکوتہ دہے اس واسطے کہ جلیس مری سے کم میں رکوتہ میں ہو فرمایا کہ رکوتہ دہے والا رکوتہ کے عورت سے اساحلہ کرے اور نہ عامل

لےنے والا بھی اسی طرح زیادہ لیے کا حکم کرے معلوم ہو کہ زکوٰۃ سچا نے کا حکم کیا درست نہیں جیسے بعض علماء ہر مسلمان کو زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھنے کو سکھائی ہے جیسا کہ فقیر کو سب سے پہلے اور فقیر کو یہاں معلوم کہ اوس میں کیا ہے بھر دے اور آدمی کو اشارہ کرتے ہیں کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لے کر لے لوگ خدا کو دے دیتے ہیں باہمی بازی بڑی باہمی بازی ایسے ماورست جیلے یہودی لوگ کرتے تھے

۶۵۹ جنہ خزانے حضرت ابی سعد کا کہہ قایمہ لایمیں اہل بیت عیدہم التمر مسلم بن عاتقہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا میں نے

۶۶۰ ربیکے و گھر والے جکے پس کچھ میں ہیں ف یہ اونکے حق میں فرمایا جکی خدا کچھ میں میں جسے سب کے لوگ ق الکوا عین عارب

لا یحکمہم الا مؤمنین ولا یغصہم الا منافق من اجمہم احبہ اللہ و من الغصہم الغصہ اللہ تعالیٰ الانصار
بخاری اور مسلم میں برامین عارب سے روایت ہے کہ حضرت انصار کے حق میں فرمایا کہ وہ او کو دوست کہیگا سو ایمان ار کے اور نہ اول
عداوت کہیگا سو منافق کے حوا کو دوست کہیگا خدا او کو دوست رکھیگا اور جو اول عداوت رکھیگا خدا او سے عداوت رکھیگا

۶۶۱ مدینے والوں حضرت کی مدد کی ہوا سطلے او کو انصار کہتے ہیں یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے او کی محنت مسلمانوں پر دس ہونی ق کو لکھا لایمیں

لقد العام مشیرا ولا یظوف بالکثیر عریان بخاری اور مسلم میں ابو کو صدیق سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر حج کرے اس
کے بعد کوئی کافر نہ کہے نہ والا اور نہ گھوٹے کہے کہ گرونگا آدمی ف نویں سال ہجری حضرت صدیق اکبر کو حاجیوں کا مدار کر کے
میں حج کو بھیجا اور یہ حدیث روائی کہ سب یہ حکم ہو سچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آئے کافر کا دوستو تھا کہ طواف سنگے کرتے تھے

او کا گمان یہ تھا کہ کیروں میں ہمنے گاہ کیے ہیں اونسے کیا طواف کریں سترع میں رہے ہونا حرام ہر خصوصاً کہیے اور میں

۶۶۲ اَوَلَمْ یَکُنْ لَّکُمْ اَحَدٌ مِّنْ اُنْبِیَآءٍ وَهُوَ غَیْثٌ مِّنْ اَوَّلِکُمْ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حکم کرے کوئی دو

آدمیوں عتص کی حالت میں ف یہی حکم اور قاضی غتے میں ہوا و سو ف فصل کرے ہوا سطلیکہ قصہ فصل کرنے کو عقل اور ہوش
چاہیے کہ حج اور جو ٹھہ کو بھیجے اسی طرح جسے بہت بھوکھا ہوا ہو اسکا میٹ بہت بھرا ہو یا کسی مات کا رخ اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو بھیجا

۶۶۳ اور حاکم کو حکم کرنا درست ہے کہ ان حالتوں میں ہوش میں رہتا جیسا عتص میں حارث عمر لا یخلت احد ما سبۃ احد الا
یادہم ایتھ احدکم ان توتے امتر سبۃ قتل سبۃ و سبۃ قتل طعامة فاما یخلت کم صروع موا سبۃ طعامة

۶۶۴ فلا یخلت احد ما سبۃ احد الا یادہم مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی دو بے کسی کے حوالہ

کو بے او کی احارت صلا کوئی تم میں یہ جانتا ہے کہ کوئی او کی کوٹھری میں آئے او کا حرام نہ ٹکے او کے کپڑے کو خایہ کال اسے

غم و غم میں رہ کر سوگ کو طلال میں گم نہ کرنا دیکھ کر چاہیے اور وہیں وہ سوگ مرض ہو کہ گم کرنا اس سے زیادہ اور بڑی نجات دہکے کہ
 پند و بین اگر صریح ہو یا محرم میں غم نام سے سوگ کر اور ترک بیت کر اس حدیث معلوم ہو کہ طلال میں غم جو کہ سوغتین آتی و قاصد لکھنے کو امر ہے کہ
 لکھنا کہ قوت نکلیتے کاری اور سلم میں سعد بن ابی وقاص نے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حلال ہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا
 تین اہل سے زیادہ یعنی اگر معاملہ دنیاوی ہیں کسی مسلمان کے بیچ ہو جائے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن زیادہ نہ چھوڑنا اور ملاقات
 کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دن کے سب سے صبح ہو اور تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے یا چھوڑنا صحیح ہے ان احادیث کے صحیح و غلط
 نہ ہوتے تھے اور اسی طرح باب کو بیٹے سے نہ لولہ اور حاد کو بھرتو نہ لولہ واسطے اس کے جس دل سے زیادہ بھی درست ہے
 ابو ہریرہؓ کہ لا تخطوا احدکم علی احدکم سحاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ مسکنی کر
 تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی سنگی پھینکے یا کسی مسلمان کی کسی جگہ تادی کی کاست ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں ایسا بیجا و حلال
 نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر بھی تک ٹھہری ہو تو بیجا و دیا مصالہ میں نسخہ ابو ہریرہؓ کہ لا تخطوا احدکم
 الحہ الا امری مفعلاً من التارک اس کے لکھ کر داد سکے او لا تخطوا احدکم الا امری مفعلاً من التارک
 کو جس لکھ کر حشر کے سحاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ جس ہو گا ہست میں کوئی مگر او کو دکھایا جائے
 او سکی و روح کا مکان اگر وہ سرائی کرنا کہ راہ سکریہ اور دال ہو گا کوئی روح میں مگر دکھایا جائے گا او کو اسکا ہست والا مکان
 اگر وہ مکی کرنا کہ اسکو اسوں ہو ف ہی ہستی کو دور دکھلاو سکے اگر تو سرائی کرتا ہو دور کے ملے سے عام میں رہا تو وہ راہ
 سکرا کر سگاہ عدل سے اپنے کم سے چکا ایسی ملا سے سجایا اور دوری کو ہست دکھلا سکے کہ اگر تو مکی کرنا تو عدل سے مقام میں رہا تو اسکو
 اسوں پر فستوں کا ہر جائے لا تخطوا احدکم منکم عجل الحہ ولا تخطوا احدکم من التارک الا امری مفعلاً من التارک
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اسکا عمل ہست میں نہ لجاویگا اور نہ اسکو روح سے سجایا جائے گا اور نہ اسکا عمل اسکا ہست میں
 لجاویگا اور دور سے سجایا جائے گا اور رحمت و رحم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ مسکام کچھ کام نہ آوگا جیسا بعض
 نے دیں کہ تم میں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا اس کے لولہ و رحمت کہ صانع مگر گنا ملکہ یہ مطلب کہ آدمی ایسے مسکام مگر گنا مگر
 اس واسطے کہ مسکام حال ہی سے مدوں حد کی توفیق دے نہیں ہوا تو مسکام میں صبر حد کی رحمت چھری یعنی صبر ہست
 میں جاسکا اور دور سے بیچے کا حد کی رحمت اور مسکام عمل اسکی ثنائی ہے ہم اس لا تخطوا احدکم من التارک الا امری مفعلاً من التارک

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

کہ حلقہ قرآن میں اوس کے لئے تھا کہ پھر ہم سب پلویں گے برہم گارو کو اور دوزخ میں ڈالیں گے ظالم کافروں کو گھٹنوں کے محل **ف** حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ اوس لوگوں سے کوئی دوزخ کی طرف بجا و بجا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ سید کا گذر دوزخ پر ہو گا پھر یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سید کا گذر ہو گا لیکن یہ برہم گار لوگ جینے کے کافروں میں کر نیگے تو دوزخ میں داخل ہونا ثابت ہوا **ہم** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۶۷۵

عَنْ لَدُنْكَ حَلَقَ رَجُلٌ لَعَنَهُ نَوْحِي هَذَا كَيْفَ اَمْعِيْبَةٍ اَلَا وَصَعَةً رَجُلٌ اَوْ اَشْكَابِ مُسْلِمِيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِوَايَةٍ عَنْ هَذِهِ

۶۷۵ ہا یہ کہ اگر کسی کوئی مرد میرے اس دیک کے بعد اوس عورت یا اس حکما کا دوزخ کو گنا ہو یا نہ ہو مگر اوس کے ساتھ ایک مرد ہو تو وہ دوزخ میں

۶۸۰ اس عورت کا دوزخ عاقبت اوس کے پاس کوئی مرد کہلا سکا مگر اگر وہ رگڑ و تیس مردوں تو مضائقہ نہیں مرد اور عورت کی تنہائی میں بڑے بڑے

۶۸۰ مسافروں میں اسے حضرت حلیہ میں سے فرماتی **ق** اُمُّ سَكْدَةَ لَا يَدْخُلُ هُوَ لَا عِلْمُ بِعَيْنِ الْمُحْتَمِلِينَ سَحَابِيٍّ اَوْ مُسْلِمِيٍّ خَيْرُ اَمِّ

۶۸۰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہ اندر آیا کہ اس مختار ہے یہ یعنی یہ محب رہنے فر **ف** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں

۶۸۰ ایک رہا مرد آنا حضرت اوس کو دیکھنے نہ صریح فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو سارے مرد سے پردہ کرنا ضروری ہے محبت اوس کو کہتے میں جو بڑا

۶۸۰ زمانہ مرد پر ختم آئے **م** اُمِّ سَكْدَةَ لَا يَدْخُلُ هَذَا اَبِيَّتَ قَوْمِ اِذَا دَحَلَهُ الدَّنَّ قَالَتْ لَمَّا سَأَلْتُ اَللّٰهَ اَلْحَبْرَةَ سَحَابِيٍّ

۶۸۰ انوار ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں اصل ہوں یہ کہ جینتی کا اس کی قوم کے گھر میں مگر اوس قوم میں دلت اور جواری اصل

۶۸۰ کر ہے یہ حضرت فرمایا کہ کھنی کا اسباب کیخاف یعنی جس قوم نے ہمارے جھوٹا اور کھیتی میں مشغول ہوئی وہ نیک دلیل اور سقید ہوئی

۶۸۰ کہ حاکم اوس کو محصول کے واسطے پکارتا ہے اور تباہ اور بہر طر سے دلیل کر ہے حدیث میں اسناد ہے کہ مسلمان حماد کیچھو میں اور دیا

۶۸۰ کیا میں یہ سہل ہوں میں لو دلیل اور جواری مجھے اور کا و حال میں جو اسکے ساتھ اس رہا میں ویسا ہی ہوا **ق** اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا

۶۸۰ يَكُنْ اَمْسِيْمُ اَوِ الْكَافِرُ اَوِ الْمُسْلِمُ سَحَابِيٍّ اَوْ مُسْلِمِيٍّ اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مرث یا ویک مسلمان

۶۸۰ کافری اور کافر مسلمان کی **ف** یعنی کافروں مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر ایک باپ کا و مر ہو مسلمان مٹا اوس کا حصہ بیوے اور یہ مسلمان یا

۶۸۰ کا و مر مٹا دے اور یہی مر ہے حاروں امانوں کا **ح** حَرِيْرٌ لَا يَنْحَرُّ اَللّٰهُ مِنْ لَمَّا كَرِهَ النَّاسُ سَحَابِيٍّ حَرِيْرٌ سے

۶۸۰ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر گناہ اوسہ جو لوگوں نے حرم نہیں کرتا **ف** یعنی ظالم رجواؤیوں کو ماحق شکار اہل بیت کے حوالہ ہاتھ

۶۸۰ سے حدیث رحمت ہوگی **ق** اَنُوْهُيْنَ لَا كَنَانَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ اَوْ تَحْسُهُ لَا تَمْنَعُهُ اَنْ تَقْلِبَ اِلَى اَحَدٍ اَوْ اَلَا الصَّلَاةُ سَحَابِيٍّ اَوْ مُسْلِمِيٍّ ابوبہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی ماری میں ہے جب تک اوس کو

حدیث کا یوں ہے کہ اصحابِ نبویؐ کے عذر کا وقت اور نماز کا وقت ایک ہی ہے اور کھا حضرت کو یہ عرض بھی کہ اگرچہ
نماز کا وقت جانا ہے کوئی راہ میں سوئے ہو تو قریب کے نماز پڑھے مگر عذر حضرت کا کلام سے جلدی جانا تھا اور بعض اصحاب راہ
میں مار پڑھی اور کھا کہ تم تو قریب میں جا کر پڑھیں گے اگرچہ نماز کا وقت جانا ہے حضرت نے ہم سے نماز کو فرمایا ہے پھر حال یعنی نفلوں کے
نماز پڑھنا اور نفلوں کے نماز پڑھنا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کی بیخوشی ہو گئی یعنی دونوں اچھا سمجھے ہیں جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے جو مطلب سمجھنا چاہتے تھے حدیث پر عمل کیا اور نفلوں کا فاس کیا اور سنت کا لاف سے متبرک لوگ بعضی حکم قرآن اور حدیث کے کسی
طرح مطلب سمجھنے میں اور حق پرین کی واسطے اہل سنت و جماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور یہ جو بعضے واقف کہتے ہیں کہ
کہیں ایک محمدی دین میں اختلاف کیا اور یاد رہے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ماواں میں ایسے احوال میں کچھ حرج ہیں حضرت کے
رور و اسباب اختلاف حضرت کے اصحاب میں ہوا اور حضرت نے رست کھا ہم کو پھر یہ کہ لا نضم احدکم یوم الاحمۃ الا کو ما
فکھ او کعدہ سحاری میں ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روزہ کھے فقط جمعے کے دن مگر وہ مصافقہ ہیں کہ جمعے سے
پہلے بھی ایک روزہ کھے یا بعد یعنی صرف جمعے کے دن روزہ کھے خواہ جمعہ روزہ کھے خواہ جمعہ اور جمعہ کے بعد بھی دو ملا کر کھے
کہ یہ دونوں سہ ماہت ہو کہ وہ اکبریٰ روزہ صرف جمعے کو روزہ کھے میں ہم کو پھر یہ کہ لا یغسل احدکم فی الماء الذائم
و هو حذق سحاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر کوئی ٹھہرے ہوئی میں ماکہ ہو کر
یعنی اگر حوص چھوٹا ہو گا نہ انکی کے عسل سے ماکہ ہو جاوے گا حتیٰ مذہب میں وہ روزہ حوص یعنی چاروں طرف میں سے ہر حصہ کا حوص ماسدور کا
نے کہ ماکہ کی گرنے سے ماکہ سے ہو گا ایک اور سکا رگ اور وہ گرنے سے ماکہ سے ہو گا اور وہ گرنے سے ماکہ سے ہو گا اور وہ گرنے سے ماکہ سے ہو گا
گرٹے فلین و سرے میکہ حسین رضی اللہ عنہما مانی سکا وہم کو پھر یہ کہ لا یغسل احدکم فی الماء الذائم
آخر مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ مسلمان مرد و عورت کے اگر رخصت ہوئے کسی کو کورای ہو گا دوسری
حوص یعنی اسی عرصہ جسکی سب حوص ہو کو کہاں قیاسیہ نہ کہ عورت کی کوئی عورت معلوم ہو وہ دوسری کوئی حوص ہو میں سکا بھی
ہوئی اسی حوص سے نہ کہ کوئی کھیر بھی ہے حوص واحد و تنسی اور ماواقت میں ٹپے ماسا ہیں ہوا سطح حضرت نے مواقت کھے
و ما نضم احدکم یوم الاحمۃ الا کو ما سحاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ماکہ کا اس قوم کا کیا
حاکم اور مالک عورت ہو تو وہ روزہ کا پوتا مگر اسکی ہر حکام نوراد حاکم کی ماکہ سے ہوئی اس حدیث پر حدیث کی بھی

روایت ہے کہ
ابوہریرہ سے
حدیث ہے کہ

ابوہریرہ سے
حدیث ہے کہ
ابوہریرہ سے
حدیث ہے کہ

۱۷۹

ہو سنا ہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوست ممکن نہیں اور عیت برابہ ہو چکا اسی واسطے شرع میں
 عورت کا امام اور فاضل ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جو رو کے قانون میں ہوا خواہ گیا ہم پہنچے ہوئی لاکھوں
 لا یقتل قریب صابر بعد ہذا الیوم **قَالَ یَوْمَ قَتَلَ مَلَکٌ** مسلم میں مطیع اسکو روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ز قتل ہو گا قوم قریش سے
 کوئی جاری تو قیس کے ان کے بعد یہ حضرت قیس کے کے دن و یاف اس خطل ایک فرسخا حضرت کو اسے ست رخ دیا تھا فتح کے کے دن تک
 حضرت کہا کہ فلا انخص کے کے یوم میں جیسا کہ حضرت فرمایا او سکوپڑاؤ لوگ اسکی مسکیں بادھکر پکڑ لاتے پھر وہ قتل ہوا تہ حضرت یہ حدیث
 وراثی بھی قیس میں مسلمان ہو گئے بعد اسلام کے کوئی ہر تدبیر ہو گا واسطے قید ہو کر اراحا اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نہ جائیگا اسوا
 کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہو چکے تھے لاکھ تہ مشہور اور متصل میں رو بہان احمدانی نے ای شرع میں امام حافظ ابن عیسیٰ کی کتاب السیر سے یوں
 نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت عائشہ کے بعد حضرت حارث قتل ہوا تھا وراثی واسطے علم **قَالَ یَوْمَ قَتَلَ مَلَکٌ** قتل ہو گا قوم قریش سے
اَلَا حَقُّهُمْ الْمَلَائِکَةُ وَنَحْنُ نَحْنُ الرِّجَالُ وَرَأَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرُکُمْ اللَّهُ فَمَنْ عِنْدَکَ مسلم میں یہ
 سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو اور کو فرشتے چاروں طرف گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت
 او کو بھیجا لیتی ہے اور او پر آرام دیتی ہیں اور ترابو اور خدا و کا ذکر کرتا ہے اور اس جو خدا کے پاس ہیں اسی فرشتوں اور پیغمبر کی روح میں **ف**
 اسی ذکر خدا کی اتنی مری مصیبت ہے کہ ذکر کرنا او کو حار و لطیف و شے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی حرکت میں متربک ہوں اور خدا کی مینار حرکت ہر
 مارل ہوتی عی اور دل میں لذت و نہیں حاصل ہوتا ہے اور جس پر اسکا ذکر خدا کرتا ہے کہ ملائے تیرے سے ایسے ہیں جو حکمو یاد کرتے ہیں سے قسم کہ
 کر یہ والوں کی اور سے قدر زانی حال کی قرآن اور حدیث بڑا خدا کا نام لیا لوگو کو عطا اور بصیحت کر ماہ و داؤد کلمہ ٹیسا مار ٹھہرا سن کر
 میں جس سے ختم انھو ہر نیا **لَا یَقُولُ أَحَدُکُمْ أَطَعُمُ مَرَاتٍ وَحَیْ عَمَّا تَرَکَ إِسْرَافَکَ وَآلَکَ** **لَا أَهْلُ** احکام کہہ دینی
کَمَا مَلَکٌ سَیِّدٌ وَنَفِی لَکَ سارو ہیں الوہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی تم میں کہتا کہ سے ہی علام سے کہ کھانا اٹھلا
 ایو رہا و صو کو آہ اسکو یا ایو کچھ چلا م ہوں کہے کہ فلا ما میرا سے اور چاہیے کہ یوں کہے کہ فلا ما میرا سے اور مرفی ہے یہی میرا سیال
 کی راہ میں امام کے مالک کو رکھی کہتے تھے سو حضرت اسکو مع کیا کہ سمیں شرک کی ہو سکتی ہے رہ ہوا خدا کے کسی کو
لَوْ لَمَّا سَأَلْتُ سَیِّدَی وَنَفِی لَکَ لَا یَقُولُ أَحَدُکُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ اِنْ سَأَلْتُکَ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ اِنْ سَأَلْتُکَ
اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ اِنْ سَأَلْتُکَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ اِنْ سَأَلْتُکَ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ اِنْ سَأَلْتُکَ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی یوں کہتا کہ سے کیا اللہ کو بخیر

کر سکتا ہے

اگر تو چاہے خدا تجھ پر رحم کر تو جو جائے ملکہ چاہے کہ ایک قصہ کر کے دعائے اس واسطے کہ حد پر کوئی حیر کرنے والا نہیں جو دعائے قبول ہو تو
ف یعنی حد مالک محتاج ہے کہ کوئی اس کا روکنے والا نہیں بھرنے کہا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر سہیں پڑھیں گلی ہی جو اور جو وہاں تھا
 جانا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا چاہیے بلکہ حد کے گرم بر بھر وسا کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک نہ رہے اس واسطے کہ
 حد کی روک تھام کے لئے اس کا روکنے والا کوئی شخص نہ ہو کہ **لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي سَكَنْتُ قَرْيَ يُونُسَ بْنِ مَعْنَى وَفِي رِوَايَةٍ**
مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ حَائِراً مِنْ يُونُسَ بْنِ مَعْنَى سَحَارَى میں حد میں سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں سکے کہ
 اللہ میں سے ہر یوں حضرت یونس نعمتی کے بیٹے سے ایک روایت میں یوں ہے کہ لائق ہیں کہ یوں سکے کہ یونس بن معنی سے بہتر ہے **ف** معنی میرا
 حاتم اصل میں اور میرا کوئی اصل میں ہو سکتا **عَائِشَةُ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَضَرْتُ نَفْسِي وَلَكِنْ يَقُولَنَّ نَفْسِي نَفْسِي** عمار
 اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہ کوئی کہ نہ انفس جیت مجا یعنی پیدا و حسن ہو اور لیکن چاہیے کہ یوں سکے کہ میرا اصل میں
 کامل درست **ف** یعنی حلیت اور علیہ کا کہ تعلق ہے مسلم میں ہے **تَسْ كَمَنْ سَمِعَتْ** اور کامل کہا مصافقہ میں حضرت کا معمول تھا کہ
 یوں کو پہلے سے بلاتے تھے **هَذَا هَرَبٌ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عِنْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَكُلُّ سَائِلِكُمْ أَمَانَةٌ**
لِللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُولَنَّ سَلَامٌ وَحَارِثِي وَنَتَائِي وَفَتَائِي مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہ کوئی ایسے سلام کو میرا
 مدد اور یوں ہی میری ساری ہم سب لوگ ہر ایک کے مدد ہو اور عورتیں تمہاری حد کی بندیاں ہیں ولیکن چاہیے کہ یوں سکے کہ میرا اعلام اور
 میری قوم میں اور میرا چھوڑ دو میری حواں عورت **ف** یعنی سچی حد کی کے لائق سو حد کے اور کوئی نہیں اس واسطے مع فرمایا کہ تمہیں ترک کی ہو گلی
 ہے اور مالک علاموں کے ہرگز اور گھر سے یحییٰ اس حد میں سے معلوم ہوا کہ عبد الباقی اور مدہ علی اور مدہ حسن نام رکھا درست ہیں **هَذَا هَرَبٌ**
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ مَا سَلِمَ مِنْ الْوَهْمِ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یوں نہ کہ کہ اے
 کبھی رملہ کی اس واسطے کہ رملہ کا بھرنے والا تو حد ہی ہے **ف** رملہ کو کہہ اس واسطے سے کیا کہ رملہ حد کے قصہ قدرت میں ہو اور کھا بھرنے
 حد کو رملہ کو کہہ کہ رملہ کو یا حد سے رملہ کی او کی تقدیر کو کہہ اس واسطے کہ حد کو حد مالک محتاج ہے کہ کتاب ہے تو صاف کا اور مشرک ہو معلوم
 کہ رملہ مالک کہہ کہ چاہیے کہ شاعر کی عادت ہے کہ میں ہرگز درست ہیں **هَذَا هَرَبٌ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ**
يُجَالِسُ إِلَى مَعْنَى هَرَبٌ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ میں ہرگز درست ہیں **هَذَا هَرَبٌ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ**
 کہ جمع کے دن بھر پیچھے سے اس کے پیچھے کے مکان رہا کہ ٹھہرے ولیکن یوں سکے کہ کھل ٹھہرے مسجد میں ہمارے حرم میں اور ٹھہرے اور ٹھہرے

یوں اس واسطے
 حال میں

وحدہ کیا کہابین دوسری بار کا ونگا ساتھ لڑوگا حضرت اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ میں آیا اور گرفتار ہوا
پھر منت کرنے لگا اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافروں کا ساتھ نہ ونگا تب حضرت یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبار قریب میں نہیں آتے
پھر وہ قتل ہوا **ابن عمر** لا یمسکت احدکم دکر کۃ یمسیدہ و هو یقول ولا یقسم فی الخلق یمسیدہ ولا یتقن
فی الارباع بخاری اور سلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ کیٹے اپنا مازا اپنے دل میں ہاتھ سے پیشا کرتے
اور دانتے ہاتھ سے پاخانے میں ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس جھوٹے رتن میں یعنی یانی مینے کے وقت تناید مالک ماموختہ سے کچھ ٹپک پڑے
اور گھل آوے اور وہاں ہاتھ کھانے مینے کا ہے حاضر و بدینا ب کی حکم اوسکا لگا مانا سب نہیں **خمس** کو ہرگز کا لا یمنع احدکم
حاکم لا ان یعز حشہ فی حد اربع بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ روکے کوئی اپنے بڑوسی کو اپنی دیوار میں
لکڑی کاڑھے سے **ف** اگر بڑوسی دیوار میں کڑیاں رکھا یا ہے تو اوسکو نہ روکے کہ ہمسایہ کا حق ہے **ق** ان مسعودی کا یمنع
احدکم ادا ان یلذل من مسعودی فانیہ یعد کافال یادی لیکل لیصح قائلکم و یوقظ ما یمککم لیس الخ یقول
ہلک او جمع کعص الث واکفیکہ حتی یقول لہک او متدا صغیکہ السناہن بن بخاری اور سلم بن عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سحر کے کیسکو ملاں کی اداں اوسکی سحری کھانے سے اواسطے کہ ملاں اداں دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ ماگ دس
رات سے تاکہ تم میں سے حمار سحر پھٹتا ہو وہ آرام کئے اور حمو تا ہو وہ سارا اور سحری کھانے کے واسطے ملے اور مگر کا وقت وہ ہمیں جوں
انساہ کرے اور پھر اس حدیث کے راوی اسی دونوں پھیلیاں ملا کر اوپچا کر کے دکھلایا یعنی حرمی اور وحی اول ہوتی ہے اوسکا نام
صح ہیں حضرت و ماہ کمال طعن سا مارہ کرے اور حضرت ایسے کلے کی وانگلوں کو ملا کر پھیلا یا پلے اور میں بھی صح وہ ہے حکمی پوی
چوڑی ہوف یعنی صح دوم ہے اس صح کا دسکی لہنی روشنی ہوتی ہے اس وقت تک ورہ دار کو کھا اربیا حرام ہیں اور مگر کی مارا اس وقت تو
ہیں دوسری صح صادق حکمی روشنی چوڑی جھکی ہوتی ہے اوسو تک ورہ دار کو کھا مایا حرام ہوف **انوار** لا یموت احد من
المسلمین قلہ من الولد فمستہ النار الا تحلة القسم بخاری اور سلم بن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مسلمان میں
سے جسکے تئیں لڑکے مرینگے اوسکو دور کی آج نہ لگے کی مگر بعد از تم سچی کرے کے **ف** یہی حدیث قرآن میں بطور قسم فرماتا ہے کہ سکو مضر دفع
پرگزار ہوگا اس تا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کیل بریجا ہوگا مافی کچھ حدیث میں اور حدیب میں آیا ہے کہ دو یا ایک جھوٹا لکھا بھی مر گیا وہ دوزخ سے بچ گیا اواسطے
کہ لڑکے کی تو کا اپنی بدبختی سے مر گیا اور اس حدیث کے صریح کیا اور حدیث کی تقدیر یہی رہا تو خدا اوسکے لئے اوسکو مگر بچ گیا **احادیث** لا یموت احد من

سودا کرنا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نفاذ کر جائز و کی ادا کیا کرو ہوا سطلے کہ وہ امام کا بیجا ہوا ہے اور امام کی امتیاز
 سب پر واجب ہے ہر کوئی سبیلہ اذا التبعتم الحنازہ فلا تخلصوا حتی توضع مسلمین ابو شیبہ کہ فرماتے
 فرمایا کہ جب تم مجھے خانے کے چلوں بیٹھا کرو جب تک کروں سے زمین پر رکھا نہ جائے **ف** سنت یہی ہے کہ بدوں جنازہ رکھنے بیٹھے
 کہ اکثر جنازہ اوٹھائے والوں کی ہر حاجت ہوتی ہے نے جنازہ رکھنے میں کڑواہ ہے **وہ** ابن عمر اذا انا احدکم الحمصۃ
 فکلتہ خیر جاری اور مسلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی جمعے کو آوے تو جائز ہے کہ غسل کرے **وہ** ابو سعید اذا
 انا احدکم اھلکۃ ثم انا ان یعود فلیتوضا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی عورت
 صحبت کرے اور دوسری مار بھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لے **ف** یعنی اول بار دہم پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے
 قوت اور محبت زیادہ ہوتی ہے اور بدل ہکا ہو جاتا ہے **خ** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ بطعامہ فلیکسۃ معہ
 فان کما یخلیۃ معہ فلیسۃ ولہ لکۃ او لکۃ یا او اکلنین فایۃ ولی حق و علاحدہ سحاری میں ابو ہریرہ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب بھار کے کئی باس اور سکا خد مگا رکھا مال او سے تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لوے اور اگر کھانے
 لے نہ بٹھلا تو اسکو ایک لقمہ یاد لقمے دے ہوا سطلے کہ حدنگا رکھنا یا کھانے اور لو کی گرمی سے ملنا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم
 کہ حدنگا رکھنا یا کھانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دیا ضرور ہے اگرچہ اسکا کھانا مقرر ہو یہی مردت لکھنا کہ وہ محنت کرے اور کھانے کی گرمی اٹھائے
 اور اس کھانے سے کچھ بھی ملاوے لیکن ساتھ کھانا واحد نہیں اگر کھانا دیکھا تو بہتر ہے یا عود رکھو یا **اقول** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ
 فلا تستقبلوا الفیلکۃ ولا تسدین وہا یتول ولا یعاطی و لکن یترقوا او عنہ لعل سحاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم کا خور کو کھایا کرو تو علی کے سامنے بیٹھا کرو اور اسکو پیچھے دیا کرو نہ مینا کے وقت نہ کھانے
 کے وقت بلکہ پیچھے بیٹھا کرو **ف** عامر وادینا بک وقت قبل کے سامنے بیٹھا اور پیچھے دیکر بیٹھا امام اعظم کے درمیان درست ہیں چل
 میں نہ آنا ہی کے روایت گل میں مع ہے اور آنا ہی میں درست چاہیہ حدیث ابن عمر میں روایت بھی ہے لکن زیادہ
 احتیاط امام اعظم کے مذہب میں ہے اور یہ خوف فرمایا کہ یہ پیچھے بیٹھا کرو یہ دینے والوں کو فرمایا کہ اسکا قلم و کس کی طرف ہو سببوں کا
 قبلہ کچھ کی طرف ہو تو یہاں رکھ کر ٹھکانا ہے **خ** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ فلیکسۃ معہ **وہ** ابن عمر اذا انا احدکم الحمصۃ
 فکلتہ خیر جاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی جمعے کو آوے تو جائز ہے کہ غسل کرے **وہ** ابو سعید اذا
 انا احدکم اھلکۃ ثم انا ان یعود فلیتوضا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی عورت
 صحبت کرے اور دوسری مار بھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لے **ف** یعنی اول بار دہم پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے
 قوت اور محبت زیادہ ہوتی ہے اور بدل ہکا ہو جاتا ہے **خ** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ بطعامہ فلیکسۃ معہ
 فان کما یخلیۃ معہ فلیسۃ ولہ لکۃ او لکۃ یا او اکلنین فایۃ ولی حق و علاحدہ سحاری میں ابو ہریرہ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب بھار کے کئی باس اور سکا خد مگا رکھا مال او سے تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لوے اور اگر کھانے
 لے نہ بٹھلا تو اسکو ایک لقمہ یاد لقمے دے ہوا سطلے کہ حدنگا رکھنا یا کھانے اور لو کی گرمی سے ملنا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم
 کہ حدنگا رکھنا یا کھانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دیا ضرور ہے اگرچہ اسکا کھانا مقرر ہو یہی مردت لکھنا کہ وہ محنت کرے اور کھانے کی گرمی اٹھائے
 اور اس کھانے سے کچھ بھی ملاوے لیکن ساتھ کھانا واحد نہیں اگر کھانا دیکھا تو بہتر ہے یا عود رکھو یا **اقول** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ
 فلا تستقبلوا الفیلکۃ ولا تسدین وہا یتول ولا یعاطی و لکن یترقوا او عنہ لعل سحاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم کا خور کو کھایا کرو تو علی کے سامنے بیٹھا کرو اور اسکو پیچھے دیا کرو نہ مینا کے وقت نہ کھانے
 کے وقت بلکہ پیچھے بیٹھا کرو **ف** عامر وادینا بک وقت قبل کے سامنے بیٹھا اور پیچھے دیکر بیٹھا امام اعظم کے درمیان درست ہیں چل
 میں نہ آنا ہی کے روایت گل میں مع ہے اور آنا ہی میں درست چاہیہ حدیث ابن عمر میں روایت بھی ہے لکن زیادہ
 احتیاط امام اعظم کے مذہب میں ہے اور یہ خوف فرمایا کہ یہ پیچھے بیٹھا کرو یہ دینے والوں کو فرمایا کہ اسکا قلم و کس کی طرف ہو سببوں کا
 قبلہ کچھ کی طرف ہو تو یہاں رکھ کر ٹھکانا ہے **خ** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ فلیکسۃ معہ **وہ** ابن عمر اذا انا احدکم الحمصۃ
 فکلتہ خیر جاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی جمعے کو آوے تو جائز ہے کہ غسل کرے **وہ** ابو سعید اذا
 انا احدکم اھلکۃ ثم انا ان یعود فلیتوضا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی عورت
 صحبت کرے اور دوسری مار بھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لے **ف** یعنی اول بار دہم پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے
 قوت اور محبت زیادہ ہوتی ہے اور بدل ہکا ہو جاتا ہے **خ** انوہرین اذا انا احدکم معاہدۃ بطعامہ فلیکسۃ معہ

کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ حضرت فرما کر جب محبت کرتا ہے انہیں کسی شے سے تو بہت زیادہ جھڑپ کر لیا اور یہ فرمایا ہے کہ مقررہ غلے کے لئے کو دوست رکھا سو تو بھی او کو دوست رکھ تو میرا دل اس سے محبت کھائے پھر کارہ تیار ہے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ مقررہ غلے کے لئے کو دوست رکھا سو تم بھی او کو دوست رکھو تو آسمانی لے او اس سے محبت کھائے میں بھڑپوں محبوب بن گیا میں میں قبولیت اور تاری جاتی ہے یعنی نہیں کے ایک لوگ او کو مقبول جاننے میں اور اس سے محبت کھائے میں یعنی خدا میں شریکی محبت ظاہر کیا جاتا ہے تو او کو آسمان اور زمین میں منور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اس کے واسطے استغفار کیا کریں اور زمین کے لوگ اس کے واسطے شکر کریں اور اس سے محبت کھائے اس کی تعریف کریں اور اس کی ایک اور حدیں یہی ہے کہ او یا اس کا اکثر لوگ محبت کھائے میں لیکن ایسی محبت بھی نہیں اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہیں کہ او کو بھوک اور نقصان کا محتار جان کر او کو خدائی میں شریک کرتے ہیں یہ محبت نہیں حقیقت میں اس سے عداوت ہو کر جائز ادا احدکم اعدا الموائہ ففقت فی قلبہ فلیعبد الی امثالہ فلیسوا وقعھا واکت دلت یئذ مافی نفسہ مسلم میں حاضر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جس کو بھوک معلوم ہو کوئی اسی عورت بھڑپ میں اس کی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اس کا خیال مدام ہو تو ابی حورو کی طرف آئے اور اس سے صحت کرے سو مقررہ یہی جو رو کا حجام کرنا دور کر دیکھا او اس کے حجامین دوسری عورت کا خیال ہے و گناہ عور کی اگر دل میں محبت آتا تو او کا کل حلال ہی ہے کہ یہی ہو رہو محبت کر چکا اگر ایک مار دو یا تین مار گیا تو بہت بھرہیں تو کوئی بار صحت کرے تو او کا کل حلال ہے جو عیش کے حکیم لوگ بھی جمل ہی دو لکھے ہیں اس واسطے کہ موت کا سبب ہی کی رہا تھی ہے صحت کی تومی کم ہوئی تو سنوت اور عیش بھی دور ہوا حضرت نے دو واسطے فرمائی کہ مس حمام میں نہ گرنا ہو جاوے

۴۴۲

و اؤ ہدیۃ اہل احسن احدکم اسلامۃ وکل حسنة یعملها تکبیر یحترامنا لہا الی سنع مایک و یحیی و سکتہ یعملها تکبیر مینہا حتی یلقی اللہ سحاری اور سلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جس کو تم میں سے کسی ایسا اسلام دیا اور ایسا دین بایا بھر ہو گیا کہ بگاویں گئی لکھی جاوے گی سات سو کے برابر مال و جو بگا کر لیا تو وہ اسی لکھی جاوے گی حتیٰ کی ہے ہر ایک کے حد سے بے بی موت تک ہی حال ہے و بھی حب اسلام سوار تو ہر ایک کو دس سے سات سو تک حد بڑھاتا ہے دس سے تو کوئی کم ہر آگے مت مرموف ہے جسے نیت حاصل ہوگی ویسی ہی سادتی بھی ہوگی اور مدی اگر کرے گا تو ابی حورو ہی ہوگی

۴۴۳

او مس بقی ہیں اس حدیث کی رحمت کو حال کیا جاتا ہے کہ ایسے مسلمان کی مدی کو اتنا ہی کھلے اور تکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سوار یا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے ترک اور عت جھوٹے منہجیت محمدی کی مکالمات عظیم سے اطاعت کا ارادہ

۴۳۲ کا کہیں اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے عدم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اتقاد پر ہے ہر اُن ہر میں کہ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ
 فِي الشَّيْءِ فَعَلُوا بِمَا سَمِعْتُمْ اَدْنٰى مِنْ اَبْوَابِ رَبِّكُمْ رَوایہ کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کو راہ اور گلی کے مسئلہ میں جھگڑا
 اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی و یعنی اگر راہ دراز ہو جس میں شہر والوں کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا
 ٹکٹ مان عمارت بنایا جائے اگر لوگ مع کرتے ہوں تو او دیکھیں جس کا حکم یہ ہے کہ سان ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت ساوے تاکاؤ
 اور گاڑی اور لوگوں کی آمد و رفت میں ہرج نہاؤ اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہوں تو او سکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ میں
 محلے والوں کا ہرج نہاؤ و زانی سواری اور خانہ خانے کو تنگی ہو ۴۳۳ اَبُو هُرَيْرَةَ اَدَا اَدْرَاكَ اَحَدًا كَرِهَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةٍ
 الْعَصْرِ قُلْ اِنَّ لَعْنَةَ الشَّمْسِ فَلَمَّا صَلَوٰى اَدَا اَدْرَاكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةٍ الصُّبْحِ قُلْ اِنَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ
 فَلَمَّا صَلَوٰى اَدَا اَدْرَاكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةٍ الْعَصْرِ قُلْ اِنَّ اَبَدَكَ عَصْرُكَ نَازِعٌ مِّنْ دُوْبَةٍ يَلِيهِ يَوْمًا تَوَابِي
 پوری کر دیوے یعنی میں کہتیں باقی عرو کے وقت یہ اور جب ایک کعت نماز عرو کی سورج کھنے سے پہلے یا تو ابی مافی مار کو پورا کرے
 یعنی ایک کعت سورج کھنے کے وقت پڑھ لے یعنی ہر بعد طلوع عرو کے وقت بعد حرام ہے لیکن اگر ایک کعت طلوع اور عرو سے
 پہلے یا دے تو قی نماز کو طلوع عرو سے پڑھے اور یہی مدہشت ہوتا ہوں کہ اگر امام اعظم کے کہ او کے رہا کعت عصر کی مار ہو اس طرح
 سے درست ہا سو اسطے کہ وقت ناقص تھا او ابھی انہر ایک فجر کی مار طلوع کے وقت رہا ہیں کیونکہ قے کل تھا او او
 ناقص کیا یہ جسے کہتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل اول تھا حضرت نے وہ حدیث ورنہ جہیں سورج عرو کے وقت متحدہ حرام ہے و انہر
 ۴۳۵ ہر اُن ہر یہ اَدَا اَدْرَاكَ الشَّيْءُ اَدْرَاكَ الشَّيْءُ وَلَكِنْ هَٰذَا سَمِی اَبُو هُرَيْرَةَ رَاٰ اَسْمَہُ کہ حضرت نے فرمایا کہ مع ان ان
 دیتا ہے تو شیطان بیٹھ کر بھگتا ہے گوز کرتا ہوا ف بھی او ان کی آواز سے شیطان برا یا صدمہ ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا
 بھاگتا ہے ہی و اظہر حضرت نے اور حدیث میں نہ پایا ہے کہ جب کیونکہ کل میں شیطان اور بھوت سناویں بالطرز میں تو او ان مت او ان
 ۴۳۶ بیکار کے کہنا کہ حال حاویں اور یہ عمل محبت ہر اُن ہر یہ اَدَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةً اُمَّتٍ مِّنْ حَادٍ قَصَّ قَتْلَهَا فَكَلِمًا فَكَلِمًا لَهَا
 قَطَا وَسَلَمًا لَّنْ دَبَّهَا وَاَرَادَ هَلَكَةً اُمَّتٍ عَدَّهَا وَبَيَّهَا حَتَّى فَكَلِمًا وَبَيَّهَا نَطْرًا فَاقْتَدَتْ عَنْدَهُ بَيَّهَا كَلِمًا
 جس کا نام ہے و عَصَا اَمْرًا سلم میں ابو ہریرہ روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ جب او کہرتا ہے اللہ کسی امت پر ہے
 بندوں سے رحمت کرنے کا نوا امت پہلے او اس کے پیغمبر کی روح قص کرتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت پہلے ہوتی ہے پھر او

چھٹے کہ اگر کسی کے ساتھ دوسرے کی قیلم نہیں ہوئی شکار میں نہیں شریک ہو کر شکار کرے اور جو اس واسطے کہ جب حلال اور حرام کی چیزیں جمع ہوتے تو حرام و احتیاط کے سبب خالص جانے سے سناوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار میں زخم ہونا ہے تاکہ خون ناپاک نہ پڑے اور اگر بے زخم ہو جائے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اور چیز ہے ہوتا ہے جو تیر ہو اور تیر چار واسطے تیر کا بھی تیر کا گانسی وارق ایو مٹی ادا است آدن احدکم کونکنا فکم یؤد لہ قلایک بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اس کے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار اس کو اجازت ملے تو پلٹ آوے و اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو آؤں و اگر نہ آوے تو پھر آوے اور کھاسا اور تنک بنایا حائے اجازت مانگنے کے ہے مترع میں اجازت کا اس واسطے حکم ہوا کہ نہیں معلوم آدمی گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے ق ابن عمر ادا است آدن احدکم الی المسجد فکلا یصمہما بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کسی سے اس کی حوزہ میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اس کو مع کرے خ ابن عمر ادا است آدن احدکم یساؤکم باللیل الی المسجد فادنو الیہم بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں ان کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دو و انہیں صول کا یاں مصل آگے ہو چکا اس عورتوں کے کہنے کا فتویٰ ہمیں رہا نہ گویا ہر جائز ادا است احدکم فلیؤتہا مسلم میں جاری سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے سوے تو طاق لے بھی تیں ماہج یا سا و انو ہر ادا است سقط احدکم من مساویہ فلستہ تلت قرات فان الشیطان ینبئ عند حاسیہم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی ایسی عورت سے جاگے تو تیں ماناں حاشاے اس واسطے کہ شیطان ان کو مال کی چیزیں رہتا ہر و ف سوتے میں مانع اور طوٹے مانع سے اوپر کے مال کی چیزیں جمع ہو جائے اس کے سبب آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تیں بار جھیکان لے تاکہ سستی دور ہو جائے بلع اور طوٹ کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عادت میں یہیں آؤں ہر شیطان کی اسح مح وہاں رات کو شیطان رہتا ہوا و اللہ اعلم انو ہر ادا است سقط احدکم من مساویہ فکلا یصمہما بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی جاگے ایسی عورت سے تو لے اسے ساتھ و انہیں صول سکوتیں مارو و ہولوی اس واسطے کہ وہیں جا تا کہ کہاں اس کا ہاتھ رات کو رہا بھی پاک جگہ یا پاک جگہ اکثر عرب کا درو

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

پھر کے ذمیل سے متجا کر کے سو رہے تھے اس واسطے حضرت ہاتھ دھوئے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو
 غلام ہو اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہو کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیتے تب پانی کے اندر لے ق **أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ**
يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَمُوتُ وَلَا يَجْهَلُ فَإِنْ أَمْرًا شَامَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقْلُ مَائِي وَصَائِمًا بَنِي صَائِمًا بَنِي صَائِمًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی ن ارجح میں کہ روزہ دار ہو تو نہ محسوس کیے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد ہو تو اسکو
 گالی دیوے یا اسکو کوسے یا اوپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار نہیں ہوں **وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَارِبَانَ** سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر
 چپے ہے یا اپنے دل سے کہ میں تو روزہ دار ہوں مجھ کو نہ سنبھین کہ اسکا جواب نہ کر جاہل بنوں اور یہ روزے کا لطف کھوے **وَقَالَ**
سَاجِدٌ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ الْعَسَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
 کوئی سفر میں گھر سے زیادہ عات با ہو تو لے گھر والوں میں رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر میں آئے **وَفِي** کے آئیں بہت فائدے
 ہیں کہ عورت و سکی یا کی لڑائے عمل کرے کہ بڑے بدلتا کہ خاوند کو لعنت ہو اور جاوے بھی سہا ہو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو فرستے
 اور وہ میں عمدہ کھائے کا ساماں ہو سکتا ہے رات کے آنے میں یہ کچھ میں ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر
 کو گیا سولہ برس کے بعد اس کے وقت گھر میں آیا بیٹا حواں ہوا تھا اسی ما کے باں بیٹھا تھا اس شخص کو گمان نہ ہوا کہ عورت حرام کا
 بیوا کو لیے بیٹھی ہے اس کو سخت نے نہ تامل لے بیٹے کو مار ڈالا پھر حقیقت حال معلوم ہوا تو اسے مڑ کر بیٹا سو اگروں کو آنا تو حیرت
 مہوتا ہوا واسطے حضرت نے مسافر کو مع فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں نہ آئے اسی طرح کے ترغیب کے حکموں میں ہزاروں فائدے دیے اور
 دیوے ہیں وقت بیاو کی حویاں طابہ معنی ہیں **هَذَا أَبُو سَعِيدٍ إِذَا أُخِيطَ أَوْ أُخِيطَ فَلَا تُعْمَلُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ قَالَ**
إِبْنُ سَابِئٍ مَالِكٌ وَهُوَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے وضو کر کے صحبت کرے میں
 حلدی اور شامی میں ڈالا حوا و اجماع کرے مدوں رال کے تو غسل تحیر ہیں اور وضو ٹھو لارم ہو حضرت نے عتبان میں مالک سے فرمایا اور حضرت
 مسوح ہے **وَفِي** حضرت ایک بار عتبان میں مالک کے گھر گئے وہ ابی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی حرکت کی حلدی سے مدوں مراعت ہو
 حضرت کی حدیث میں حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب حدیب مروائی اول اسلام میں ہی حکم تھا کہ مدوں ہی سکے غسل نہ تھا پھر حکم
 مسوح ہوا اب صرف صحبت نہ رال سے بھی غسل **وَفِي عُمَرَ إِذَا أُخِيطَ سِتًّا تَيْنَ عَزِيرَ مَسْغَلَةٍ وَكُلٌّ وَكَصَدَقَ**
 بخاری اور مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے شکوہ مدوں مانگے کچھ ملے تو اسکو کھلا اور حد کی راہ میں دے **وَفِي**

عمر فاروقؓ کو حضرت کعب بن عجرہ نے لے کر فاروقؓ سے کہہ دیا جو مجھے زیادہ تر محتاج ہو اور کوئی بھی مجھ کو کچھ حاجت نہیں تب حضرت کعبؓ نے فرمایا
 میں نے کچھ لے کر تیرے پاس نہ لایا ہے اگر حاجت ہو تو اپنے کام میں لاؤ۔ اور میں تو کسی اور محتاج کو دیکھتا ہوں
 سوال کرنا اور طرح ہے کہ ان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل میں کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ بھی سوال ہے تو اس کی راہ سے
 یہ بھی حرام ہے **قَالَ عُمَرُوَ أَقْسَلُ الْكَيْلِ وَأَدْبَنُ النَّهَارِ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَتَدَا أَفْطَرَ الصَّامُ بَعْرُ نَجَارِي** اور مسلم میں عمر فاروقؓ
 سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب سحری کی سیاہی رات کی یورب اور جاوے دن اور دو سو بج تو روزہ دار روزہ کھولے **قَالَ عُمَرُوَ**
لَا أَقَاتِرُ الزَّمَانَ لَمْ تَكُنْ مُرَوِّيًا لِمُؤْمَرِينَ تَكُونُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب نہ قریب لگے تو
 ہمیں لگنا ہے کہ ایماندار کا خواب جو ٹھہر ہو وہ صاف اس حدیث کے نین مطلب ایک تو یہ کہ قربانیت قریب دیکھی تو مسلمان کا خواب سچا
 ہوا کر گیا اس واسطے کہ قیامت میں سب جہی خیرین بظاہر ہوگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آفر ہوئی ہے تو خواب بھی سچا ہوتا ہے اس واسطے
 کہ عالم آخرت قریب ہے اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دبا سے دل سرد ہوتا ہے قیسے یہ کہ ہمارے موسم میں جب
 اس سردی ہوتی ہے تو خواب سچا ہوتا ہے اس واسطے کہ ہمارے گرم ہوتی ہے سردی صاف ہوتی ہے **قَالَ عُمَرُوَ فَادَا الْخَارِثُ بْنُ زَيْدٍ**
إِذَا أَقْبَمْتِ الصَّلَاةَ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَذُنَّ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب حضرتؓ
 فرمایا کہ جب رکعت کی تکبیر ہو تو اٹھ کر جب تک مجھ کو دیکھ نہ لیا کرو **وَف** حضرتؓ کا گھر سے ملا تھا سنت آب گھر میں پڑھتے تھے
 حوض کا تکبیر ہوتی تھی تب حضرتؓ گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے پوزے اٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ مردوں میں سے آئے اور اٹھا
 امام شافعی کے یہ ایک تکبیر تمام ہو تو لوگ مارا کو اٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حتیٰ علی الصلوۃ کہہ کے وقت امام وقت پڑھ کر
 اور وقت قامت الصلوۃ کے وقت ہمارے شروع کریں **هَلْ كُنْتُمْ تَزَادُ الْقِيَمَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ** مسلم میں ابوہریرہؓ سے
 روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب رکعت کی تکبیر ہو تو کوئی ہمارے میں ہمارے صوف اس حدیث کے معلوم ہوا کہ کثرت میں جماعت کی مار ہوتی ہو تو سنت
 اونٹن پڑھا کر وہ ہے لیکن جمعی ہر سب میں صرف محراب کی سنت جماعت کی صلوات مسجد کے دروازے کے قریب ہے کہ جماعت میں ملے اور اگر طے سنت
 جماعت کی ایک رکعت بھی رہیگی تو سنت بہ بڑھے جماعت میں ملے اور اگر کوئی آگے سے بڑھنا ہو اور ایک رکعت پڑھنا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے
 جماعت میں نہ رہے اور اگر اقل رکعت کا سجدہ کیا ہو تو اس کو توڑ کر جماعت میں پڑھ کر رکعت کی بیت کی ہو یا جاری **فَمَنْ أَوَّلَ سَلَامٍ السَّاعِدِ عَنِ إِذَا الْكُفْرُ**
فَارْمُوهُمْ وَأَسْأَلُوا مَسْأَلَةً بخاری میں ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب رکعت کی تکبیر پڑھنا چاہو تو اس کو تیروں سے مارو

۵۸
۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

مسلمان سامنا کریں تو مارا جائے تو قتل کر دے والا اور جو قتل ہوا وہ لوگوں میں میں بین و پوری حدیث یوں ہے کہ ابوبکرؓ اس میں
 کے رہا ہی نے حضرتؓ کو چھوڑا کہ قتل کر دے والا تو اس واسطے دوری ہوا کہ ظالم تھا کہ جو قتل ہوا اس کا کیا قصور تھا حضرتؓ فرمایا کہ وہ
 بھی قتل اپنے جہاد کے لئے یہ دلیل اور مستعد تھا یعنی اس کا قتل ہونا نہیں تو ضرور مانتا اس حدیث کے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
 و زحمتی اور صورت میں ہیں حق فون اکین و سحر کے مارے کا قصد کہیں اور عداوت کے لڑیں صطرح حازہ جکی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو
 دوسرا مسلمان مانتا ہے تو اس کا رادہ کرے یا چور اور راہ زن ساما کرے تو وہ مسلمان ہی جاں صطرح ہو سکے یا جو اسے سبھاوے اور اگر یقین چلے
 کہ وہ اس کے لئے کسی طرح کے میں سکتا تو ستوق سے مارے ہو واسطے کہ ایسی جان بھی سبھاوے اس سے اس طرح کا قاتل و زحمتی ہیں
 اور جو مسلمان کہ امام سے عامی ہوں اس کا قتل بھی درست ہے **ہر عثمٰن بن ابی العاص الثقفی ادا ائمتہ فوما فاحقہم**
الصلوۃ مسلم میں عمار بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ حدیث ما میں امام ہو کسی قوم کا تو وہی نماز کے ساتھ رہ
ف سنا اس کا بھی وہی کہ امام کو لازم ہے کہ سار کو مت لٹا کر سے زیادہ دیر نہ لگا دے ہو واسطے کہ مقصد ہی مایا اور ضعیف بھی
 ہوتے ہیں کہ وہ تکلیف ہوگی جماعت کو اگر کسی ایسی حدیث بھی درست ہے کہ فرض و رواج نماز کے ماقص ہوں اور رکوع سجدہ پورا ہو
 اور اگر قوم حیدر گئے لوگ ہیں اور وہ طول مارے ہی ہیں تو مار کو طول کرنا اس صورت میں درست ہے **وَابُوہریرۃ ادا ائمتہ الاما**
فانقنۃ اذات من قافق تا منہ تا جائن الما لکما عہدہ ما اقدم من ذیلہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے
 کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب مار میں امام آئیں کہے تو تم بھی میں کہو جیسے دستے کہے ہیں اس واسطے کہ حکما آئیں کہنا مرتنوں کے اس کے
 کے موافق یہ یاد دیکھا تو اس کے اگلے گاہتے حاوی گئے **ف** آئیں کہے نہ یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جھوٹ و سترے حدیثی رحمت بر
 سحر سار کے حدیث سے آئیں کہنے میں یہی ہے تم بھی آئیں کہو کہ جب بھارا اور اسکا آئیں کہنا موافق یہ گاہ گاہ ہوگی مغفرت ہوگی **ہر**
اؤہریرۃ ادا اسعل احدکم فلیند انا لیمی و ادا حلع فلیند انا لیمال و لعلیما حنعا او لیعلیما حنعا
 مسلم میں ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب ماہرے کوئی تو چاہیے کہ شروع دہے یا یوں سے کرے اور چاہے تو چاہیے
 کہ باتیں یا یوں سے پہلے او مارے اور چاہیے کہ دونوں حقوں کو ساتھ یہیے یا دو کو ساتھ اقرار یہیے یوں کرے کہ ایک یا یوں بن
 حوتا یہیے اور دوسرا یوں سکا موکہ ہمیں تکلیف بھی ہے اور محبوب بھی ہے **ق** ائمتہ ادا اسک اللہ یقوم عہدنا اصاب
 من کان ہونہم نفعہم و اسلے اعما لہم بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب حد کسی قوم عدا

۴۶ کہ سوتے وقت باطل ستر حمار سے تاکہ کٹر اور گر و عمار و در و پھر وہ دھڑلے سے اور قلعے کی طرف موڑ کر کے سو رہے ہستہ حمار لپٹا
 خصوصاً اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے ق اَوْتُمْرِيْٓٓ اِذَا يَاسَتْ لِمَا اَكَلَا هَلْ جَٓٓٓ قَرَّاشَ رَوْحِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ
 حَتَّىٰ تَصْبِحَ بِخَارِ اَوَّلِ سَلَمٍ مِّنْ اَوَّلِ سَلَمٍ رَوایہ ہے کہ حضرت علیؑ در ماکہ حیات کو علیہؑ ہوتی ہے عورت حا وید کا بستر چھو کر یعنی خا و
 سے روٹھ کر تہہ کرتے اور سکون چھو کر بستر کی حالت میں اس واسطے لعنت کرتے ہیں کہ عورت بر خا وید کی اطاعت اور رضا
 ۴۷ درم ہے ق اِنَّ مَرْكَدَ اَمَّا لَعَنَتْ فَضْلُ لَا حِلَّ لَہٗ بِنَجَارِی اَوَّلِ سَلَمٍ مِّنْ اَوَّلِ سَلَمٍ رَوایہ ہے کہ حضرت علیؑ فرمایا کہ حق تعالیٰ
 لہذا کہ تو کہہ یا کہ کہ مجھ کو دھوکا دینا و عا مازی نکرنا ف لوگوں نے عرصہ کی حضرت علیؑ کہ قلا ماتخص بھولا آدمی ہے مول لیے
 میں مرید بہت کھاتا ہے نقصان اور سکنا ہوتا ہے حضرت علیؑ اور سکون مع کما کہ نو مول لیا کر ام سے کما کہ یہ تو مجھے بچھو بیگناہ
 حضرت علیؑ یہ حدیث در مانی کہ مول لینے وقت اوس سے کہہ یا کہ کہ مجھ کو دھوکا دینا و عا مازی نکرنا ف لوگوں نے عرصہ کی حضرت علیؑ کہ قلا ماتخص بھولا آدمی ہے مول لیے
 ۴۸ گویا مول لیا بستر لیس ہوا ق اِنَّ مَرْكَدَ اَمَّا لَعَنَتْ فَضْلُ لَا حِلَّ لَہٗ بِنَجَارِی اَوَّلِ سَلَمٍ مِّنْ اَوَّلِ سَلَمٍ رَوایہ ہے کہ حضرت علیؑ فرمایا کہ جب
 التَّمِیْسِ فَاَحِیْ وَالصَّلٰوۃُ حَتّٰی تَقِیْتَ نَجَارِی اَوَّلِ سَلَمٍ مِّنْ اَوَّلِ سَلَمٍ رَوایہ ہے کہ حضرت علیؑ فرمایا کہ جب
 کاکارہ ظاہر ہو لو نماز نہ پڑھو ویر کر و جب تک کہ سبکل آوے اور جب ٹوٹے سوچ کا کمارہ تو مارہ یہ ہو ویر کر و جب تک کہ سب
 ۴۹ ڈوٹا ہے ف اسو کچے طلحے اور عروب میں ماز پڑھنا حرام ہے اَوْتُمْرِيْٓٓ اِذَا يَاسَتْ لِمَا اَكَلَا هَلْ جَٓٓٓ قَرَّاشَ رَوْحِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ
 مسلم بن ابی بکر رویہ ہے کہ حضرت علیؑ در ماکہ حیات کی حایہ دو لیا مول اور یاد شا ہون کے واسطے ہوا جس سے دوسرے کو
 قتل کیجیو یعنی حوققت ہسا ماکرے ف بھی حوققت ایک امام سے مسلمانوں نے معیت کی ہوا اور سکون ایسا سر وار مایا ہوا و سکون
 دوسرے امام سے معیت کیجھ اور مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت مائل ہے ایک تہ میں ہوں یاد و ستروں میں دار الاسلام
 چھوٹا ہوا یا بڑا اول امام کی حرسکے معیت ہوئی یا مو اتھی میں اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو بھی اور سکون مردہ شمار کرو اور سکون
 کرہ اور سکون حکم جاری سونے اور اگر دوسرا امام امامت ہی بچھوٹے اور اسکے اس میں اور سکون قتل کرو واسطے کہ دو حاکم
 ہونے میں بڑے بڑے فساد ہیں مل مشہور ہے کہ دو ملواریں ایک میان میں ہیں سماں ار و واد ساہ ایک ملک میں ہیں رو سکتے
 اور اگر ساتھی ایک ہی وقت میں و امام ہوے ہوں دو دولوں کی امامت درست نہیں بھرا سکے بعد حبیر کتر حنبلہ لوگوں کا اجماع ہونے
 امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دو ملکوں میں ہوں جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنا حاکم قتل ہوا و ایک

مرحوم شریف المصنف

کی مدد کر سکتا ہو تو اس صورت میں دو امام ہو یا بھی درست ہے ساتھ ہی بیت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ نہایت ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اکمل پنا امام ٹھہرائیں اور اسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانیں تاکہ امام کافروں سے جہاد کرے مسلمانوں پر کافروں کو غالب بنے دیوید کا رد کو مناد دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نہ کرے پاجے محتاجین اور یتیموں کی جبر گیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ نجوبی ملک شہر و دست کے لڑائی نہ لگائی قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت میں حق نہیں باقی سائل بفضل امامت کے محتاج اور حق کی کتابوں سے روایت کیا چاہیے ہر ائو سعید اذ انتاعت احدکم فليمنك يدا عليهما فان الشيطان يدهل مسلم ۷۸

ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی محمدانی یوں فرمائیے جو اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہے وہ شیطان فرمایا ہادی جیر کو جسے کھچی اور مجھ اور گرد عبا کہ محمدانی لیتے اکثر ابیں سے کہی جیر جو ہر کے اندر گھس جاتی ہے یا سچ مجھ شیطان ہی گھس جاتا ہو اس واسطے کہ محمدانی بہت بیت سحر نے میں اتنی ہے اور مد میں سستی لالی سے اب سو وقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی اثر ہے شیطان کا ہر ائو مہر ہذا کا اذ انتهد احدکم فليستعد بالله من اذ انتهد ۷۹

اللهم اني اعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن ستر فتنه المسيح المزعج ومن دوى اذ اقع احدكم من التشهد الاحين فليستعد بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن ستر المسيح المزعج الذي حال سلم من ابو هريرة روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التجبات پڑھے تو چاہیے کہ حاسے چار جیروں کی سپاہ مانگے دیں کہ لے جلا بد میں تیری بباد مانگتا ہو تو روح کے عذاب سے اور قر کے عذاب سے اور زندگیاں اور نو کے فتنے سے اور وہ حال کے فتنے سے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے اعت کے بجھلی التجبات سے تو چاہیے کہ حد سے چار جیروں کی بباد مانگے روح کے عذاب سے اور قر کے عذاب سے اور مدگی اور موت کے فتنے سے اور محال کے فتنے سے و ربا کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کو کافر و نکاحی یا بہت دولت جو حد کو مٹا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختی حاد حزاب ہونا سنت سے کہ بعد التجبات اور دوسرے پر عاشر ق ائو مہر ہذا ۸۰

واللوسعيد اذ انتهد احدكم فلا تخم فكل وسجده ولا عن يمينه وليصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى كاري اور تم میں سے ہر ایک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لکھا کرے تو اس کے تواتر ہر کے طے سے

اور نہ اپنے داہنے اور چپے کر اپنے بائیں طرف بائیں ہاتھ کے تھمکے ف ایکار حضرت نے مسجد میں قبلہ کی دیوار طرف ٹھوک رکھا اور
ٹھیکری سے اوسکو چیرا اور الٹ یہ حدیث لڑائی نما رہن قبلہ کی طرف ٹھوک اس واسطے منع ہوا کہ نمازی حد سے عرض و عرض کرے اور
دفعہ فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد میں فرش نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے پیچھے ٹھوکنے کو فرمایا اس وقت میں اگر نماز پڑھے ٹھوک
۸۳ آوے تو کیڑے بنے یوں چایا اور روایت میں کیڑے کا ذکر بھی آیا ہر اَنُوْهُرَیْنِ اِذَا قَضَا الْعَهْدَ الْمُسْلِمَ وَاَوَّلَ الْعَهْدِ

وَجَعَلَ حَرَامَ مِرْوَحَیْہِ كُلِّ حَطِیْئَةٍ نَّطَلَّ اِلَیْہَا یَعْبُدُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَحْرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا عَسَلَ مَدِیْہِ حَرَّحَ مِنْ تَدْلِیْہِ
كُلُّ حَطِیْئَةٍ کَانَ نَطَشَتْہَا مَدِیْہِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَحْرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا عَسَلَ رَجُلُکُمْ حَرَّحَتْ کُلُّ حَطِیْئَةٍ مَسَامَہِ
رَجُلَاکُمْ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اَحْرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یُصْحَحَ بَقِیَّامِ الدُّنْیَا مِنْ لُغْوِہِمْ یَوْمَہِمْ رَوٰی بَیْہُکَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَدِیٍّ رَاۤہُکَ
وَعُوْثُہُ یَوْمَہِ سَمَیْنِ اَلْیَمَامِ اِنْ شَکَّ سَمِہُ رَاوِیْ کِی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ و مانی ناموں کی سودھوتا ہے اپنے مومنین کو نوکل جانے میں اور
مومنین سے سب گناہ جنکو نبی اکرم سے دیکھا جانی گرنے کے ساتھ یا بچھلے جانی کے قطرے کے ساتھ اور جیسے دو لوگوں ہاتھ دھو
نواوے ہاتھوں سے سب گناہ نوکل جانے میں حکو ہاتھ سے بڑے کی کیا جانی گرنے کے ساتھ یا بچھلے جانی کے قطرے کے ساتھ پھر جسے دو لوگوں

ماون دھوئے نہ نوکل جانے میں سب گناہ حکو بیروں سے جل کر کیا جانی کے سامنے یا بچھلے جانی کے قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ گناہوں
ایک صاف ہو جاتا ہے ف اس جانب میں فضیلت ہے صوم کی معلوم ہوا کہ وصو سے گناہ دور ہوتے ہیں یعنی صبر و گناہ اور کبر و گناہ تو
۸۴ فِ حَیْثُ اِذَا حَآءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ قَدْ حَرَّحَ الْاِمَامُ فَلَمْ یَرَ کَ رَکْعَتَیْنِ کَارِیْ اَوْ سَلَّمَ مِیْنِ حَامِرٍ رَوٰی بَیْہُکَ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کوئی آئے جمعے کے دن اور امام حطے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے جو ف دلیل

ہے امام تافعی کی کہ دو رکعت تختہ المسجد پڑھا ضرور ہے اگرچہ امام حطہ بڑھتا ہو امام اعظم کے مہرب میں حطے کے وقت کوئی ہمار درست ہیں
حطے کا سوا فرض ہے ست کرے میں فرض موت ہوتا ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ امام حطے کے واسطے نکلے تو کوئی پڑھ
۸۵ کوئی اگر درست ہیں قِ اَلْوُھَرِیْنِ لَا اَدَاحَآءَ رَمَضَانَ فَمِنْ اَلْوُكُوبِ الْحَمْدِ وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ حَضْرَتِہِ وَسَلَسَلَتْ

الْمَسَابِلُ سَلَّمَ مِیْنِ اَلْوُھَرِیْنِ رَوٰی بَیْہُکَ کہ حضرت نے فرمایا کہ رمضان کا سیاق آتے ہو وقت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور
دورح کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شب بطلان رحیموں میں باہر جاتے ہیں ف اس حدیب میں رمضان کی رکعت اور فصیلت کا بیان
اس واسطے کہ حجاب می نے زور رکھا اور پیٹ حالی ہوا اگر گناہوں سے بچا تو رحمت الہی کا حوش ہوا مہمت کے دروازے کھلے دورح بیکار ہوا

شیطان نیکوئے سوا سے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پٹ بھرے ہیں بقیہ اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی اہل ہے شیطان کے قیدی بننے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ شبہ نہیں ہر ابوہریرہؓ کہ لا اذ اجلس احدکم علی حاجتہ فلا تستقبل القبلة ولا یسند برکھا مسلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کوئی جانور کے واسطے بیٹھے تو قبلہ کا سامنا کرے اور نہ اسکو پیٹھے دیوے ہر جائزہ لڑا اجلس بن شعبہؓ کہ لا کر کعبہ ومس الحیتان الحیتان ہذا وحی الغسل مسلم بن حضرتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب رویتھا تو کعبہ جو شاخے میں اور لگا خندہ مر کا عورت کے قتلے میں تو ضرور واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشا حائضی و دینہ لیاں اور دو زمانہ بھی صرف دخول سے غسل واجب نہی کھلے ہاتھ پہلے اول حکم تھا کہ مردن ہی سکے غسل واجب تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب مامون کا ہر ابن عمرؓ کہ اتجمع الله الاقوال والاحادیث قوم القیامۃ یضع لکل حادیر لواء فضلہ عذرہ لا فلاں من فلاں مسلم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ نے فرمایا کہ جب جامع کریگا سب اگلان اور پھیلون کو قیاس کے دن سرائک عار بار قول توڑنے والے کا حصہ لاویگا یا جو گیا بھر کہا جاویگا یہ دعا مازی ہے غلہ کی ملا کر بیٹے ف ایسی جنہ نام سے بیعت کی بھر قول توڑا اسکو خدا قیامت میں نصیحت کریگا سب کے آگے ہر طلحہ اذ احد تنکم عن النبویؐ محمدؐ وایہ فانی لن الکیاب حکم اللہ مسلم بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب میں تمکا خدا کی طرف سے کوئی چیز تملایا کروں تو اسکو بیکر ویسی عمل کرو اس واسطے کہ میں مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ نہ ماند ہو گا یعنی خدا کے حکم پر جانے میں حضرتؓ معصوم ہیں او میں جو ک بڑا چلن چل موہا مکمل نہیں ف اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرتؓ ایک بار انصاریوں کو مدینہ کے پھول کو بادہ کھجور کے ارد ڈالنے سے منع کیا اس سال کھجور مہوئی تھی حدیث مروائی یعنی دیں میں تمکو میری اطاعت کرنا ضروری ہے دیکھا کی مصلحت ای تمھیں جو حانتے ہوق مالک بن الحویرتؓ اذ احصرت الصلوۃ وادناکنا فیہا ولفق ملکما اکثر حکما قالہ کہ وکنا حرجہ لہ سحاری اور مسلم بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ ہمارا وقت آتا تو اداں دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ ہم دونوں میں شرا امام ہونے یہ حضرتؓ مالک اور اس کے ساتھی سے مروا ف مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم دونوں ہی حضرتؓ میں حاضر ہوئے جب ہم نے گھر سے نکلا دیکھا کہ حضرتؓ یہ حدیث مروائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؓ بھی ان کسا چاہیے اور جماعت و آدمی میں ہی ہوتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام ہے ہر مسئلہ

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْكُمْ هَذِهِ السُّبُلُ

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت قرآن پاک جب بن سے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اس کے ننگے دوسرے ننگے زمین اور سوا آسمان پر چڑھ لیا جاتے ہیں کما حدیث کے راوی نے کہ حضرت یا ابو ہریرہؓ نے اس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور رشک کا اور کہتے ہیں کہ

یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے ملتی ہے اس پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جب کو تو نے آباد رکھا پھر اس کو اس کے رب تک

لیجاتے ہیں پھر حرافہا ہے کہ لیجاتا اس کو بھیجی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بن سے نکلتی

کما حدیث نے اور حضرت یا ابو ہریرہؓ نے اس کی مدد کو کر کیا اور اوپر رحمت یا کی اور کہتے ہیں آسمان واسے نایاک روح آتی زمین کی طرف

حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاتا اس کو بھیجی مدت تک یعنی قیامت تک کما ابو ہریرہؓ نے۔ دیکھ کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپ کے

ہاں تھا ایسا مال بلا طرح بھی حضرت نے اس روح کافر کی مدد کو خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی **ف** یہ جو حکم ہوا کہ لیجاتا اس کو

قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جو کما نام عیسیٰ ہے اور کافر کو کافروں کے بدتر مقام پر

رکھو حکام تجلی ہے **هَٰذَا عَنَّا إِذَا دُعِيَ الْإِهَاتُ فَقَدْ طَهَّرَ مُسْلِمٌ مِنْ عَدَائِهِمْ** اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا **۴۹**

کہ صاف ہو گیا جڑا مصالح و غیرہ سے نوباک ہوا **ف** یہی مذہب امام اعظم کا کہ سب جڑے و اعین اور صاف کرنے

سے پاک ہو جائے ہیں سو آدمی اور حوک کے آدمی تو نفعیلم اور ررگی کے سنگ اور حوک ناپاکی کے سبب اور امام تہا قس کے

رویک کے کا جڑا بھی کسی طرح پاک ہیں ہونا **خ** **وَهُمْ يَرْكَبُونَ أَدْمَلُ أَحَدَكُمْ وَالْمَسِيحُ قُلْتُ كَرَّ رَكْعَتَيْنِ قُلْتُ أَنْ تَكُونَ** **۵۰**

سجاری میں ابو ہریرہؓ نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھے بیٹھے سے پہلے **ف** اس کا

کام نام تہیہ اسجد سے سستی ہے کہ اول تہیہ المسحیہ تہیہ تہیہ میں بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ حلوگوں کی عادت

سے روا ہے کہ تہیہ لیتے ہیں خصوصاً جمعہ کے دن تہیہ المسحیہ تہیہ تہیہ میں سوچا جیسا ہے **هَٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ أَوْ الْوَلَدِ** **۵۱**

یہ **أَحَدُكُمْ الْمَسْحِدُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَفْهَرُ لِي أَلْوَابِ تَرْتَجِيَاتُ وَإِدْ أَحْ حَقَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ أَفْهَرُ لِي** **۵۲**

میں تہیہ مسج میں ابو حمید یا ابو اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی سجد میں آئے تو جانیے کہ یوں کہے کہ **بِإِذْنِ**

یہ تہیہ ایسی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد کے نیکو یوں کہے کہ **سے اللہ تبارک و تعالیٰ اور ررق چاہتا ہوں** **ف** اس سے

یہ جاتے اور نکلتے یہ رعایت تہیہ **هَٰذَا عَنْ إِدْ أَحْلُ الدُّحُلُ نَبِيَّةٌ فَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَغَدَا طَعَامُهُ** **۵۳**

جانا چاہیے **ف** ولید اوس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکل کے جب جو روغنا وند کے گھڑوں سے تو اوس وقت دو سو اون اوپر پادشاه کو بھیج کر کے
 کھلاوے طعام ولید سے حضرت اور انکا ہار کیا کرتے تھے بعضے علماء کے نزدیک یہ من مانا واجب بن جائے تو گنہگار ہوئے اور انکا
 نزدیک سے کھانا ضرور نہیں کچھ عذر ہو تو کھلاوے **ہ** اَوْ هَرَيْنَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَارِعٌ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِعٌ
 مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے ملایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے
 کہ میں روزہ دار ہوں **ف** یہی اصل عبادت کا جیسا ماہر ہے مکمل دعوت میں انکار کرے جی روزے کے عذر سے میں معذور ہوں نہیں
 تو کھانا اور سکورج نہ **ہ** اَوْ هَرَيْنَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُحِبِّ قَانَ كَالصَّائِمِ فَلْيَصِلْ وَاِنْ كَانَ مُعْطِئًا فَلْيَطْعَمْ سَلَمٌ ابُو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے ملایا جاوے تو قول کر یا چاہیے سوا اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرے ورنہ کوئی دعا
 کرے اور اگر روزہ دار ہو تو کھانا کھا **ف** یہی دعوت کا درکار ہے کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ عذر ہو
 جیسے باغ اور اگر اسکے حال سے موقوف ہو جائے تو ضرور جاوے اور اگر یہ موقوف ہے تو کھانے اس کھانے کا درکار ہے
ہ اَوْ هَرَيْنَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الطَّعَامِ فَلْيَصِلْ وَلَا يَجِدْ فِي يَدِهِ اِلَّا سَجَّارَةً مِّنَ الشَّجَرِ لَمْ يَأْكُلْ وَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِعٌ
 ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ سب تم یہاں کوئی مانت کیجئے جو اسکو مری معلوم ہو ورنہ اپنے بائیں طرف
 تھک ٹھکانے میں ماوریاہ مانگے صد کی سطلان میں مارے یوں کہے کہ اعدو و مدرس التیلاں الرحیم اور جس کو ٹیلا ہوا سکون ملے
ف یہی جواب کر وہاں رگیں سیدیں کہ طرف سے ہے حوائق اس حدیث کے عمل کے تو اسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے
ہ اَوْ هَرَيْنَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الطَّعَامِ فَلْيَصِلْ وَلَا يَجِدْ فِي يَدِهِ اِلَّا سَجَّارَةً مِّنَ الشَّجَرِ لَمْ يَأْكُلْ وَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِعٌ
 کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی شخص دعوت میں کر وہ صبر کیجئے تو اوٹھ کھڑا ہو چہرہ نہ ڈر جائے کہ کسی سے کہے **ف** یہی اگر کر دے جواب دے
 دل میں اسکا کچھ کھانے کا یہ بیوقوفہ بدشکر کہ مارے اور جدا سے حضرت اس واسطے کہ کئی بات مدول حاکم میں ہو سکتی اور کر دے جواب دے
 اسواسطے منع فرمایا کہ لوگو اسکو جس حد جائے کیا وسوسہ میں اور واپس آیا ہے کہ گھر حوائج کیجئے تو داماد سے کہے تاکہ ہنرمند
 کہے اور جواب کسی سے کہے **ف** عَابَتَهُ اِذَا سَأَلَتْ الدِّينَ بَلَّغُوْنَ مَا نَسَبَتْهُ مِنْهُ فَاُولَٰئِكَ الدِّينُ سَعَى اللّٰهُ دَاخِلًا بِهِمْ
 سحاری اور سلم میں حضرت مانتہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا جسے کہ حق اور کو دیکھے جو بیچھے بڑے حاتم میں قرآن کی دھوکے والی
 آیتوں کے تو وہ لوگ ہی ہیں حکما حد لے قرآن میں نام لیا ہے تو اسے کوئی یہ ریزہ اور کئی صحت سے **ف** تو کئی آیتیں معطل کی ہیں محکم علیہ علم

ابو ہریرہ سے روایت ہے

ابو داؤد سے روایت ہے

ابو داؤد سے روایت ہے

درود حضرت علی
علیہ السلام

کہا کہ حضرت علیؓ فرمایا کہ اس کے سوا کسی نے شکر لاری کروا کر نہ دیا بلکہ ہر جس کو اس کے چہرے میں ایک سر کی شکل
دیکھا جن دنوں کے میں اس میں بعض اور حدوت کچھ کے راوی کو ایک ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اس کے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ
تم جو کہ حجاج مہاجرین میں سوچو ہاؤں کے کھانے پھونکو بعض کو گروہوں پر نبی ایک کو دوسرے کے قابو میں کرو گے یا انکو حکمت والا اطلاق دو گے
ف حضرت نے اس حدیث میں ہم ادراک کے فتح پونے کی آگ سے جزدی اور نابوقی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو
صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت میں ان کے بند و بست سے کچھ فساد ہوا حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں سکائیں میں فساد شروع ہوا علی
مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت میں رایدہ ٹرہا پھر تو زید یحییٰ اور مروان اور اسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحاب بربریاوتیاں
اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا خبر ثابت عمرؓ ادا قائل آحد کھڑ
فَاَلْتَحْتَبِ الْوُحْدَ بَحَارِیْ مِیْنِ عَبْدِ الدِّیْنِ عَمْرٍ سَے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جس کوئی کرٹے کو چاہیے کہ موبہ کو بجاوے
ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ماحق قتل کا ارادہ کرے تو ایسے سچا کے اسطے اسکو مار لے لیکیں موبہ میں
رحم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا موبہ اترو چیر ہے ماکہ مرے لڑائی ہو تو متکاں در حکمہ مرے سے کام نہ لے سکے موبہ کو
نہ مارے لیکیں یہ مرے میں ہے ہر اٹھ ہریدہ ادا قائل آحد کھڑا مینِ وَقَالَ لَیْ اَللّٰہُ یَلٰکَ فِی الْمَآءِ اَمِیْنٌ فَوَاقَفَتْ
اَحَدُہُمَا الْاُخْرٰی عَصِیَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ دَیْمِہِ مُسْلِمٌ مِیْنِ الْوہرِیہ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ حیو قوت کی
آئیں کہی اور مرستوں نے آسمان میں آئیں کہی پھر موافق بڑ گئی ایک آئیں دوسری سے ٹواو آئیں کہیں واسکے پھیلے گاہ معاف ہو جاوے
ف یعنی جب اکسہ ہی وقت میں آدمی اور مرستے آئیں کہی لو معرفت ہوتی ہے ح اٹھ ہریدہ ادا قائل آحد کھڑا کھڑا
ساکا فَوْقَہُ بَاغِیَہُ اَحَدُہُمَا بَحَارِیْ مِیْنِ الْوہرِیہ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب کسی نے لے سحائی مسلمان کو کہا
کہ یا کافر تو اوں دونوں میں سے ایک نہ کھڑیث پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اوسے پر ماس رہا اور اگر وہ کافر نہیں تو کہے واسطے
پلٹ پڑا ق اٹھ ہریدہ ادا قائل اَلَا مَآءٌ سَمِعَ اللّٰہُ مِنْ مُحَمَّدٍ فَقَوْلُوا اللّٰہُمَّ سُبْحَانَکَ اَحْمَدٌ قَدْ مَنَ وَاقٍ
قَوْلَہُ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ عَصِیَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ دَیْمِہِ بَحَارِیْ مِیْنِ الْوہرِیہ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ جب امام کہے اللہ من
حمدہ تو تم کو اللہ من سنا لگ اٹھ اسواسطے کہ حکما قول مرستوں کے قول سے موافق ٹواو اسکی پھیلے گاہ معاف ہو جاوے کے ف
امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی حدیث ہے کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ مِنْ مُحَمَّدٍ کے اور فقہی صرف سَمَا لَکَ اَحْمَدٌ کہیں اور امام صاحبیؒ کو یہ

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

پڑھے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سوائے فرض کے سب نمازیں مکرمین افضل ہیں کہ میرا برکت گھر میں ہو شیطان کا
 دخل نہ ہو **ق** **اِنْ مَسَّكَ رِجْلٌ فَاَنْصَرِبْهُ** کہ اگر کسی نے صلیب لگائی تو اسے اٹھا کر پھینک دے **وَالصَّلَاةُ الطَّيِّبَاتُ وَالسَّكَنَةُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ**
اللّٰهِ وَبِكَافَّةُ السَّلَامَةِ عَلَيَّ وَعَلَى عَمَادِ اللّٰهِ الصِّرَاطِ الْحَقِّ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 اور مسلم بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب کوئی ماریں بیٹھے تو انہیں تیرے لیے شہب
 زماں کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے ناراضی و غیرہ اور مال کی عبادتیں جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے
 واسطے ہیں سلام نکلو اسے بغیر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے بلکہ اور صحت کے نیک بیدوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی نافرمانی
 زندگی کے میں نہ گواہی دیتا ہوں کہ مدد دہ ہے خدا کا اور اس کا رسول ہے ف جید اللہ مسعود سے روایت ہے کہ ہم ماریں بیٹھے کہ کما کرتے تھے
 خدا کو سلام نہ ملے گا سوائے اس کے کہ وہ اپنے اور ملائے ہوئے ہم میں حضرت بلکہ انہیں سکھائی اور فرمایا کہ حدیث کے ایک بدویر سلام ہے
 تو جسے چاہے آسمان زمین میں جس چیز پر توفیق خواہ میر خواہ اولیا خواہ جس آدمی سلو تمہارا سلام ہو چکے گیا ایک ایک کام میں بنا لیں ضرور ہیں
 ماریں انہیں تیرے واسطے امام اعظم اور شافعی کے روایت ہے اور امام مالک کے مدد میں حدیث سے **ق** **اَنْفُسُكُمْ تَكُونُ اَدَاةً لِّحَقِّكَ**
اَلَصَّبُ نَوَافِلُ الْحَقِّ وَالْاَمَامُ يَخْطُ فَقَدْ لَعَنَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حق نے اپنے
 ساتھی سے کہا کہ یہ مجھے کے دل و امام خطہ پڑھا ہو تو مقرر تو نے مکمل بات اور بعد حرکت کی ف خطہ ساواحد ہے اس وقت نولہار
 ہیں اور ہر روز ستر لے لے کے کہا کہ یہ تو اس کا نولہار ہے ثابت ہوا زبان سے نہ سنے کرے اسار یہی کے **ق** **اِنْ عَمَرَ**
اِدَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّوَامِ فَلَا يَفْعَلْ حَتَّى يَفْعَلَ حَاحَةً مِّنْهُ وان اعمدنا الصلوۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی کھائے کو بیٹھے تو جلدی کرے تنگ کھائے سے فراغت کر لے اگر چہ مارکی تکبیر ہی ہو گئی ہو ف
 جلدی کر ماسٹے سے فرمایا کہ کھائے کی طرف دل لگا رہا ہو تو دل سے ماریں اور اگر کھائے کے غلہ ہو کھکا اس سے ہے اور کھکا کھائے
 تک جاعت ہو چکی تو ماریں نہ کر کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کا بیان ہے تھے اتنے میں جاعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس
 نے ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی کر و اسکو کھاتا کہ ماریں دل نہ لگا رہے **ق** **اِنْ عَمَرَ اِدَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَصُصُقْ فَلَ**
وَجْهَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ فَلَ فَحْجَهُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ماریں پڑھے تو نہ تھو
 اسے نہ تھو سائے اس واسطے کہ خدا کا منہ ہے اس کے رو برو **ق** **اِنْ مَسَّكَ رِجْلٌ فَاَنْصَرِبْهُ** فلا تلتصق اسباب دُونَ وَاَحَدٍ

کہ لکھنا ایسا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت فرمایا کہ جیب کوئی مسجد یا باغ میں نہ لکھو اور ہاتھ میں بیو
 تو جیب کو لکھو اور کسی نے ہاتھ میں لکھو پھر گانسی پھر گانسی پھر گانسی پھر گانسی ف گانسی پھر گانسی کو اس سے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لکھ جاؤ
 اور تین بار اس سے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سچ نہ سمجھیں وہ سید و دربار کو اس سے اس کے خاص میں کہ کیا کو وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ مجمع میں چٹاقتی بدوق اور غیہ کو دونوں یا نون پر چڑھا کر لیجا ماورست نہیں کہ اکثر دعا ہو گئی ہے **ہ** اِنَّ مَسْعُوْدًا اَوْ
 بِالْظُّلْمَةِ لَنُشْتَاكَ وَ اَنْ تَعُوْلَ لَمَّا لَعَنَ اللّٰهُ اِلَیْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَ حَلَقَ سَمْعَهَا وَ لَبَّسَهَا وَ حَلَقَ هَا
 وَ لَحْمَهَا وَ عِطَاهَا ثُمَّ قَالَ نَارِیْتَ اَدَّكَ اَمْ اَنْتِ فَيَقْضِیْ رَتَّكَ مَسَاءً وَ یَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ یَقُوْلُ نَارِیْتَ اَدَّكَ
 فَيَقُوْلُ رَتَّكَ مَسَاءً وَ یَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ یَقُوْلُ نَارِیْتَ رَدْفُہُ فَيَقُوْلُ رَتَّكَ مَسَاءً وَ یَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ
 یَحْسُبُ الْمَلَكُ بِاَلْظُّلْمَةِ فِیْ نَدَہُ فَلَا یَرْتَدُّ عَلٰی اَمْرِہُ وَ یَنْفَعُ مُسْلِمٌ مِّنْ عَمَلِہٖ سَعُوْدٌ سَمْرُہُ رَوَابِیْہُ کہ حضرت
 فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اس دن گدھانے میں تو اس کی طرف ہمارے کو بھیجتا ہے معبودہ اس کی صورت یا تپا ہے اور اس کے کال ورت لکھ اور
 کمال اور کوتاہی اور بڑیاں جدا جدا ساتا ہے پھر مرتبہ کتاب ہے کہ اسے رب یہ مرد ہے گایا عورت سوتیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا
 اور مرتبہ اس کو لکھ لیتا ہے پھر مرتبہ پوچھتا ہے کہ اس کی اسے رب مردگی کتنی ہے اور سوت کسے سو مرتبہ دیتا ہے تیرا رب جیسا چاہتا
 اور مرتبہ اس کو لکھ لیتا ہے پھر مرتبہ پوچھتا ہے کہ اس کی اسے رب مردگی کتنی ہے سو جدا مرتبہ دیتا چھٹا چاہتا ہے اور مرتبہ اس کو لکھ لیتا
 پھر مرتبہ اس حساب کے نہ کو ماسر کال لاتا ہے ایسے ہاتھ میں پھر اس میں نہ کچھ رہتا ہے نہ گھٹا ہے ف مرتبہ جدا کی طرف سے عالم
 کاموں پر تقرر ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے ہر کاموں میں ایسا اختیار ہیں کہ جو چاہیں سو کرین ملکہ ہر ایک کام میں درمی
 درمی مات کو حد سے پوچھتے ہیں سچاں اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہے کہ عرش سے مرتبہ لاکھوں مرتبہ دار و عہ میں لیکن وہ اس کے
 حکم نہ کوئی تپا ہے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم میں مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپڑی میں ماتھے پر جو نقش ہیں قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے معلوم
 کہ اس مات کی کچھ اصل ہیں اس واسطے کہ قسمت کے حساب کو مرتبہ باہر کال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے مات کی حدیث میں چاکر جالیس دن
 لکھ رہتا ہے اور جالیس دن حوں سے ہوتا ہے اور جالیس کے بعد کوتاہی متا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جالیس ہی دن کے
 بعد کوتاہی اور بڑیاں بنتی ہیں تو مطلب یہ کہ جالیس دن کے بعد میں بطور رجا کا ہوتا ہے اور کمال یوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہے

مسلم بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فرما کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں اترے یا بڑھے تو جسکے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں سے
 اور جسکی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے گی جیسی کہ زمین پر چارے کے کھانے کے لیے چلا جائے تو جسکے اونٹ ہوں
 وہ بکریاں پر زمین پر چارے کے لیے چلا جائے گا اور وہ اپنی تلوار کا قندکر سے سو بھروسے ہو کر اونٹ کو کھانے کے لیے چلا جائے گا جو وصلہ ہوائی
 کا بھر چلے کر اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے اتنی میں تیرا حکم ہو بھاجا جکا اتنی میں تیرا حکم ہو بھاجا جکا اتنی میں تیرا حکم ہو بھاجا جکا اتنی میں تیرا حکم ہو بھاجا جکا
 کہ اسکا اسلحہ اسے تو کہ اگر مجھے بہرہ دستی کریں یہاں تک کہ وہ مصفویں یا دو گرو ہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاؤں بھروان کوئی محکوم تلوار لے لے یا کوئی تیر
 آوے اور بھکاو قتل کرے حضرت فرمایا کہ تیرا اور اسکا گناہ اوی بریٹ پڑ گیا اور وہ دو ریزوں میں داخل ہو گا حضرت کو حکم تھا کہ میرے بعد فساد نہ ہون گے
 اور مسلمانوں میں قتل شروع ہو گا اواسطے حضرت یہ حدیث فرمائی اور اسوقت میں گوشہ گیری ستانی اکثر حضرت کے اصحاب تھے عبداللہ بن عمر اور سعد بن
 ابی وقاص اور ابوبکر و مسلمانوں کی جنگ میں شریک ہونے کو حدیث کی حدیث کے قیاس میں ادا اللہ لیسیدہ و احسن عبادہ کا تہ
 کان کہ الآخر حضرت بنی سحاری اور سلم بن عبداللہ عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ علامہ ایسے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے
 حدیث کی عبادت کی تو اس کے دوسرے ثواب ہونگے ایسی ایک نواب عازمی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حق مالک کی اطاعت کا
 انور بن عازم ادا اطل احد کہ الی من فضیل علیہ فی المال والخلق فلیطری الی من هو اسفل مینہ سحاری میں اللہ ہرگز سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ ایسے سے کمتر کو دیکھے یعنی کسی زیادہ مالدار اور خوب صورت کو دیکھے تو
 لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر میں مال اور شکل میں اونکو دھیاں کرے ماکہ اونکو حسرت دراموس اور ناشکری حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا میں
 جو شخص ہے اس سے ہر اعلان مذمتی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہر اعلان محتاج بھی ہیں اور یہ بھی ہیں اور اگر کوئی غنی اور پیر ہو تو ہر اعلان
 محتاج بھی ہیں یہاں بھی ہیں اور کافر بھی تو اس سے ہر اعلان یہ ہنر ہے سچاں اللہ حضرت محمد مجرب علاج بتلائی اگر اسکا دھیاں کرے تو کبھی
 ریح دل میں آوے اور خدا کا شکوہ رہاں سے نہ نکلے بلکہ عکس گزاری کیا کرے اور مصالح میں بوری روایت یوں ہے کہ ماہین کمتر لوگوں کو دیکھے اور
 دین میں ایسے سے ہنر لوگوں کو دھیاں کرے تاکہ ایسی عبادت اور جویوں سے عذر و دلیل ہماو مثلاً اگر یہ شخص ہمارے بیٹا ہے تو دوسرا سچا بھی
 پڑھتا ہے تو وہی اصل ہوا اسی طرح لاکھوں بدے ایک سے ایک عبادت اور رہبر کاری میں ہنر موجود ہیں اگر دھیاں کسا کر لگا تو بیداری میں
 اس کو کمتر اور سست حایت کا اور اگر بیداری میں ایسے سے کمتر لوگوں کو حیاں کر لگا کہ غلامانہاد سین بڑھا ملا مقدر وار ہو کر ح ہیں کر ا
 رکوہ سین بتاؤ آپ کو یہ شخص ہنر سمجھا اور یہی اسکے حق میں رہے ہم اکن ادا انفس احد کرمی الصلوۃ فلیکتمہ حتی یعلم ما

۴۴

۴۵

۴۶

ترجمہ ہو کہ یہاں حضرت اسی کی طرف کی اس حدیث کے کمال نہایت حضرت کی معلوم ہوئی کہ جوئی کی حالت میں رہا کہ تنہا کے لئے
 کمال نہایت برہم ہے **ق** **اَوُتَسْعِدُ مَا رَزَقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْ سَخَّ عَلَيهِ مِيتَ الصَّلَاةِ** بخاری اور مسلم میں البوسنی سے روایت ہے ۸۹۷
 ہے کہ حضرت فرمایا کہ نہیں دیا گیا سندہ کوئی روزی سب سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں **ف** یعنی صراحتاً غایت پر لکھی روزی میں
 اس واسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو جس میں ہستی شعری قناعت تو گرم گرواں کہ ورازی توبہ سے نیت **ق** **اَزِيدُنِي** ۸۹۸
اَلَيْسَ اَزَالُ بِكُمْ صِيغَةً حَتَّى تَطْلُتُ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي مِثْقَاتِ كُمْ فَانْ خَيْرَ صَلَاةٍ لِّلْكَرَةِ فِي مِثْقَاتِ كُمْ
الصَّلَاةُ لِّلْكَرَةِ بخاری اور مسلم میں یہی روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہمیشہ رہا تھا اسے ساتھ متحار اعلیٰ یعنی تراویح کو واسطے جمع ہونا تھا
 کہ یہی گمان کیا کہ وہ تیر قبیلہ کے فرض ہو جاوے سوا لازم کیڑ نماز کو اپنے گھر میں اس واسطے کہ ہنر مار مرو کی اپنے گھر ہی میں ہر گز میں ہمار یعنی وہاں
 مسجد میں اصل ہے **ف** حضرت ابیہاں رضائیں مسجد کے امیر خٹائی کا حجرہ مابعد اور عکاف کے واسطے حضرت بخاری اسکے اندر ان کو تراویح کی نماز
 جدا اچھا ساتھ ہے ایک رات موت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت ان کو ان مار یہ بھی اچھا کہ حضرت سو گئے بعض اچھا سے لگتی کہ حضرت جاگنے کی نماز
 نہ حضرت نہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈر رہا ہوں کہ تراویح کی نماز تیر فرض ہو جاوے مگر اگر سو سکے تو گنہگار رہے اپنے گھر میں
 حاکم یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسی خلافت میں تراویح کی عمار مسجد میں جاری کی اس واسطے کہ نماز کی جوئی حضرت کے محل سے بہت
 تھی صرف درمیں سے حق سے حضرت موقوف کرادی تھی اور حضرت کے صدوقی موقوف ہوئی درمیں سے کا ڈر رہا یہود جو کہ ہیں کہ
 تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حاشیہ معلوم ہوا کہ عطامات ہے ملک حضرت کی سنت ہے **ق** **عَايِسَةُ مَا رَأَى حَنْزَلَةُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ**
اَلْحَارِ حَتَّى تَطْلُتُ اَنَّهُ سَلَّمَ عَلَيْكَ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بھتیہ حیرتل محلو ہمسے
 کے احساں کی وصیت کرتا ہے یہاں تک کہ میرے گمان میں آیا کہ حیرتل ہمسے کو وار کر دیگا **ف** صی ہاں تک ہمسایے کے ساتھ
 احساں کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسے کا وارٹ ہو جاوے گا اس حدیث میں حق ہمسایگی کی کمال کد ہے **م**
اَوُ الذِّمَّةُ دَائِعٌ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا وَصَلْتُ مَا مَدَّ كَانِ يَقُولُ اِنَّ اَللَّهَ تَعَالَى يُلْقِي حَلَقًا وَتَحِلُّ لِمَسَائِلَ ۹۰۰
 تکلفاً مسلم میں اور روایت ہے کہ حضرت فرمایا میں طلوع کرنا اماناب کبھی مگر کہ او کے دونوں کناروں پر دو مرتبے کہتے ہیں
 کہ اتنی حدیث سے حج کرنے والے سچی کو ملا اور حدیث سے حیل کو نقصاں **ف** یہی سنت کہ سچی کا ہاتھ چالی ہیں سوا و حیل کا حواہ
 محواہ نقصان ہوتا ہے **ق** **اَوُتَسْعِدُ مَا عَلَيَكُمْ اَنْ لَا تَقْعَلُوْا لِعَنْ اَلْعَرَلِ** بخاری اور مسلم میں ابوسعد سے روایت ہے ۹۰۱

ذکر سنت و
 تراویح و
 شہادہ

انہوں نے سحر سے بڑھ کر لیکن قیامت تک باقی رہے۔ الاسحورہ قرآن ہی ہے اس واسطے حضرت نے صرف اسی کو ذکر کیا عادت الہی یون جباری ہے
 کہ جس نے میں جس بہتر کا بہت چرچا ہوتا ہے قوال کے منبر پر کہ بھی اسی قسم کا معجزہ بدوون سیکھے عنایت ہوا ہے تاکہ لوگوں کو بلاست پہنچ کر
 معلوم ہو چلے جائے حضرت موسیٰ کے وقت میں جادو کا جرجا تھا تو انکو اسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا ساہب بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ
 کے معجزات میں اکثر شفا سے ادراک تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا عربین بہت چرچا
 تھا اس واسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر شکوہ معیری میں سے ہو تو ایک سو کے کے راز کو کہی سے نہو سکا سبھی عرب عاجز
 ہو گئے اگر ہو سکتا تو وہ ورہتے سہل کام چھڑ کے ایسی حال دیکھیں اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سے قرآن ترہیب میں داخل
 میں پڑا اس واسطے کہ اسلام میں بہت مدہنت گئے بہر شخص اپنے مدہنت کے موافق سالیقہ خلاف توریت وراہیل کے کہ اوسیں اس چارچا
 اسی واسطے اویس تخریب واخلاب ہو گیا **اَسْ مَا مِنْ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ اَلَهُ ثَلَاثَةٌ مِّنْ اَلْوَلَدِ**
لَهُمْ يَلْعَنُوا اِنْ جَاءَ اَدْحَلَهُ اللّٰهُ اَلْحَتَّهٗ يَهْلِي سَخِيْمٌ اِذَا هُمْ سَخَرِيْ مِّنْ اِسْمِ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں
 سے کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کے اس کے مرگے ہوں جو حوائی کو نہیں بوسے مگر کہ حد اوکو موت میں داخل کریگا لکن یہی رحمت مایہ کے
 لڑکوں روف بھی مایہ کو لڑکوں کی کمال رحمت ہوتی ہے اور اسی رحمت روادہ اوتی ہی اولن کے موت کی صلیت روادہ بھر حب مایہ ایسی
 صلیت میں صر کیا تو لایق ہوئے کے ہوا **مَغْفِلٌ نِّ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْنٍ نَّبِيٍّ اُمُوْرُ الْمُسْلِمِيْنَ كَحَدِّ لَا يَجْعَدُ لَهُمْ وَتَصْرِفُ كَمِ**
اَلَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اَلْحَتَّهٗ مَسَامٍ مِّنْ عَمَلٍ یار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا حاکم جس کے جو مسلمان کے کاموں کا
 مالک ہو بھر رحمت کرے اوکے واسطے اور یہ اوکی جبر حوائی کرے مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ رحمت میں داخل ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ حاکم
 رحمت ہے کہ رحمت کے واسطے رحمت اور رحمت تانی کرے اور حوائی کے حق میں بہتر ہو جو عمل میں لافے اور اگر حاکم ایسی رحمت سے غافل بنا اور یہ
 صلیت و آرام میں رہا تو رحمت سے محروم ہوا **هٰذَا عَنَّا مِمَّا مِنْ رَّحِلٍ مُّسْلِمٍ مَّقُوْتُ فَبَقُوْهُمْ عَلٰٓ اَحْزَانٍ اَلْعَوِي رَحْلًا**
لَا تُسِرُّوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا سَمِعَهُمُ اللّٰهُ **وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اَلْحَتَّهٗ مَسَامٍ مِّنْ عَمَلٍ** سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ایسا کوئی مسلمان
 مراد سے بھراؤ کے خافے یہ چاہیں مراد جو ترک کرتے ہوں حد کے ساتھ مار پڑھے کھڑے ہوں مگر حد اوکی سعادت اوس کے حق میں
 مصل کر رہے **ف** معلوم ہوا کہ چلیں مسلمان موجد کا مار پڑھا سب سے رحمت کی سعادت کا عدل میں عمارت تلاش کر کے حازے کی ہمار
 کے واسطے **ف** مسلمان رہا کرتے تھے موجد اس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت میں مسلمانوں کا ذکر ہے تو یہ چلیں کی سعادت مصل

كَانَ مِقْدَارُهَا خَمْسِينَ أَلْفَ سَكَّةٍ حَتَّى يُقْطَعَ بَيْنَ الْعَبَادِ قَائِلًا سَبِيلُكَ إِلَى الْمَلِكِ إِلَى النَّارِ مُسْلِمِينَ
 او ہر یہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ چاندی سویر کا کوئی ایسا مالک ہے جو اس کا حق میں ادا کرتا یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ جب قیامت
 کا دن ہوگا تو اگل سے پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاویں گے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر نہر کائے جاویں گے پھر اون سے مالک
 کی گتہ اور تانہ اور پٹیرا دای چلی جتنے پتر نہر جاری گئے تو ہر ہکا کو اسی سارے گتے سے ملے گا تے رشتے دن میں ہوا کرگا جسکا لٹاؤ بچاں ہزار رس کا
 ہو گا یہاں تک کہ جب بدو ن کے درمیاں معاملہ ہو جائے گا پھر اسکو اسکی راہ دکھلائی جاوے گی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف
 ان دونوں حدیثوں میں زکوٰۃ سے دے دے مالداروں کے عذاب کا حال معلوم ہوا ہے یہاں سے یہ دو سال میں ہمارے روئے کا چاہیہ کچھ چاہیہ
 ہے لکن ان موسیٰ کو دے دے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد میں ان کے جالیوں ان حصہ کالے حال کی جاتی ہے اور حال انکا شادی وغنی
 اور ام لٹاں کے کاموں میں ہزاروں سوئے رہا کرتے ہیں کیسا ہی بھیل کیوں ہو لیکن کچھ نہ کچھ آخرا اسکا بھی حرج ہوا ہے لیکن زکوٰۃ
 کے نام سے روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بھیل کو دیکھا کہ انھوں نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا ہے آپ کھایا یہ کیا جلد کی
 راہ میں دیا پھر حشر نے نصیب کر گئے تو اس کے لڑکوں اور وارثوں نے اس مال کو جو در رو میں اوڑا یا تو عور کیا جاسیت کہ کتنی ٹری حقیقت
 اور ادا فی ہے کہ خود تو ہر ہر مشقت مال جمع کیے اور عیر اسکو اوڑا دیں اور پھر بچاں ہزار برس کے دن میں ایسے محنت عدلون میں جسکے
 صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوئی ہے گرفتار ہو جیے مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتوں میں عور جو کرے او موت کو ہر دم حاضر
 حال کر قیامت کی سختیاں دھیاں کرے کہ اپنے مالک حکم بحال ہے اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور شیطان کے سوسے کوٹے کہ
 زکوٰۃ دے سے مال کم ہو جاویگا اس واسطے کہ حدائے زکوٰۃ والے مال میں رکعت دے کا وعدہ کیا ہے شعر زکوٰۃ مال بدر کر کہ نصہ زرا
 جو باعجاں دیرو دینے و ہانگور ہر ائو الذنداء مامر عید مسلم تَدْعُو لَا حَيْهَ يَطْغُرُ الْعَيْبُ إِلَّا قَالَ الْمَلِكُ وَلَكَ
 عین مسلم میں اور در داہ رخ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کوئی ایسا بدہ مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے بیٹھ
 بیٹھ دے مگر کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تجھو بھی اس دعا کے رابر تو ایسا گناہ معلوم ہوا کہ مسلمان کے بیٹھے اس کے واسطے دعا کرنا ہی
 عہدہ خدا کے ردیکت ہے کہ فرشتہ دعا کرے والے کے واسطے دعا کرتے اور حدیث میں آیا ہے کہ عات مسلمان کے حق میں دعا
 مقبول ہے واسطے کہ خوش آمد اور یہ سے دوسرے ہر ائم حنہ مامر عید مسلم تَدْعُو لِلَّهِ كُلُّ يَوْمٍ بِنِي عَشْرًا زَكَوٰۃ
 تَطَوُّعًا عَيْنُ فَرِيضَةٍ إِلَّا نَبِيَّ اللَّهِ وَكَهْ سَيِّئًا فِي الْحَنَّةِ مَسْمُومٍ حَصْرًا مَحْبُوسٍ

در حدیث
 زکوٰۃ دینا
 واجب ہے
 ہر سال

۹۱۳

۹۱۴

۹۲۲ بعد اسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاخیر اور نصیحت کا بیان ہے خبر ابو ہریرہؓ کہ ما منک انما کان لکما سجدۃ من الولد
 ۱۰ کان لکما سجدۃ من الولد بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو کہ صبح کی ہوتی ہو کہ
 یعنی جبکہ تین اشکے رگتے ہوں مگر وہ اوس عورت کے اور وزن کے درمیان پر وہ بن جاوین گئے بھی دفع سے بجاوین گئے
 عورتوں نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ تو اپنی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے
 حضرتؐ نے ان کے واسطے بھی ماری معرکی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسی دوا کے رگتے ہوں حضرتؐ فرمایا
 کہ وہ بھی دوح سے یا ویکے ہر اثم سئلۃ ما من مسلم تصیئۃ مصیئۃ فقول ما امرک اللہ ایا اللہ وایا الیہ راجعون
 اللہم اخرجنی فی مصیئۃ واخلیف فی حیوۃ منہا الا اخلف اللہ کہ حدیث میں مسند میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے
 کہ حضرتؐ فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیئت ہو بھی بھرو کہ جو دوائے اوسکو فرمایا ہے کہ ایا اللہ وایا الیہ راجعون یعنی ہم خدا
 ہیں اور اوس کی طرف بھرنے والے ہیں اسی تواسے محکوم میری مصیئت میں اور تیجھے اوس سے ہتر دلائے مگر خدا تیجھے سے ہتر
 دلا اوسکو دیتا ہے ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو یا اللہ وایا الیہ راجعون کما مستوحی ہے ایک مار چراغ گل ہو گیا حضرتؐ فرمایا
 ایا اللہ وایا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہوا کون ٹری مصیبت جواب میں ایا اللہ وایا الیہ راجعون
 فرمایا حضرتؐ فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلف ہو وہی مصیبت ہے یعنی ہرج اور تکلف میں کم ہو یا اللہ وایا الیہ راجعون
 ۹۲۳ کما جیہ ہر عثمان ما من مسلم تطهر من الطہور الا انہی کت اللہ علیہ فیصلیٰ ہذا الصلوۃ الحمد
 الا کانت کفارا ینہن مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ جس کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے عمل ہو
 یا وہ جو بھری طہارت کرے جو دوائے اوس پر ص کی بھر مار رہے یہی بچ گاہ مار تو وہ ماریں اپنے درمیان کے گاہوں کی
 کھارہ ہو جاویں گی یہی صغیرہ گاہ ہو کوٹا ویکلی قالن مسعودؓ ما من مسلم تصیئۃ اذ فی من قرص فما سواہ الا اخط
 اللہم سبیلہم کما اخط السوء ورفہا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ میں ایسا کوئی مسلمان جسکو
 کچھ منع اور تکلیف ہو یہ میری سے یا سو یا میری کے کسی اور سے مگر کہ خدا اوس کے ساتھ اوس کے گاہ کو چھاڑ دیتا ہے جسے جب
 ایسے سے چھاڑتے ہیں یہی ہر ایک منع اور تکلیف مسلمان کے گاہ دور ہو ہیں اس طیکہ منع میں صر کے اور خدا کا کلمہ سکھو کہ
 ۹۲۴ ہر حار ما من مسلم لغیرہ عساکر کان ما کل منہ لہ صدقۃ وما شرف منہ لہ صدقۃ ولا یروا احدا

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

بہار النافیہ
 صحیح بخاری
 کتاب النکاح
 کتاب النکاح
 کتاب النکاح

ایک کان کہ صدقہ مسلمین جار سے روایت ہے کہ حضرت مرزا لکھ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بوشے کسی درخت کو جو بیکر اوس سے
کھائی جاوے گی سوا اسکے لئے خیرات ہوگی اور حوا و میں سے چوری حوا بیکر خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر ملک کے
واسطے حیرت ہوگی **ف** حدیث میں درخت لگانے کو ثواب کا میں ہے کہ اوس کے پھل کھانے میں اور اوس کے پھل دوجہ پرا جائے میں
اور کسی طرح درخت کے نقصان کو نہیں درخت واسطے کو خیرات کرنے اور راہ خدا میں نیسے کے برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا
حواہ ماحون میں حواہ راہوں میں مستحب ہے اوس واسطے کہ اوس کا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہے اور اگر میت ہو صفت کو دفع سیاتی کی تودہ
مستحب **ق** عائشہ مامیہ مہینہ نصیب المسلمین الا لقرۃ اللہ بہا عہدہ حی السوا کفو سکا کھا سکاری اور مسلم میں خیر
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت مرزا لکھ کوئی ایسی صفت میں جو مسلمان کو پیوے گا اوس کے دست خدا کا لگا دو کر تا ہو یہاں تک کہ مٹا چھوے
ف ایسی اگر کہ صفت و تکلیف ہو مل کا مٹا چھوے کے لیس بھی بواسطے حالی میں سحاح الدیکہ کری کی تسکین کنواری اسکا
نام ہے **ق** اؤھریہ مامیہ مکلوم نکلمہ فی سبیل اللہ الا حاء یوم العلمۃ وکلہ یذکر علی اللکون دیم والینیم دیم سبیل
سکاری اور مسلم میں اومرہ سے روایت ہے کہ حضرت مرزا لکھ ایسا گھاسل میں جو حد کی راہ میں رحمی ہوا ہو مگر کہ او بیکر قیام کے دس اور
اوسکا رحم جاری ہوگا رکمل و سکا بوجہ کے رکمل و سوا سکی مسک کی سی **نوف** رحم سے حون اس واسطے جاری ہوگا تو او کی بزرگی
اور رکمل سب شرط مگر کہ اس لوگوں نے اس کے واسطے حال دی اور رحم کھائے **ق** اؤھریہ مامیہ مکلوم نکلمہ فی سبیل اللہ الا حاء یوم العلمۃ وکلہ یذکر علی اللکون دیم والینیم دیم سبیل
۹۲۹
کہ حضرت مرزا لکھ کوئی ایسا رکالہ یا یہاں ہوا مگر کہ سبطان اوسکے جھولتا ہے جس کہ وہ بیل موتا ہے سو وہ روا و تختات جلا کر شیطا
کے چھوے سے مگر یہ کم کو او کے منہ کو شیطاں سے ہیں ہاتھ لگایا **ف** حضرت یرم اور حضرت عیسیٰ کو شیطاں نے اس واسطے ہاتھ میں لگایا
کہ یرم کی مدد حضرت یرم اور او کی اولاد کے واسطے حد سے دعا مانگی تھی کہ شیطاں کا او یرم جل ہو جائیکہ قرآن ترغیب میں ۵۰ دعا دکر رہے ۱۱۔
جس حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے حضرت حریل نے او کو اپنے یروں سے ملا تھا اسی واسطے او کا لقب سج ہے یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطاں
او کو نہ چھو سکا **ق** عائشہ مامیہ مہینہ نصیب المسلمین یبکون مائۃ کلہم یسفعون کہ الا شفیق
۹۳۰
یہ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت مرزا لکھ کوئی مردہ ہیں جسے مسلمان کا گروہ کہ تماریں سو کو یہ سوچ گئے ہوں حارہ کی
تماریں ہیں اور سب لوگ اوسکی معرفت کی سعادت کریں مگر کہ او کی سعادت بدل ہوگی اوس کے حق میں **ف** عدا میں عدا کی وجہ میں

۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰

بہرین خود را پیشی بران خود چو گوید کہ میں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ان کا یہی نشان
 کہ بدعت اور خلاف شرع کا ہونے سے حدیث کے اور زبان سے اس کی بڑی بیان کیا کہ اسے اور جہنم یہ بات نہیں وہ محمدی نہیں اس کے
 کہ اس کے نزدیک سنت اور حدیث اسلام اور کفر باہر ہو گیا نہ سنت کی طرف اس کو رحمت نہ بدعت سے نفرت **ق** عایشہ رضی اللہ عنہا
 نبی قیوت سستی پختہ سجاری اور سلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں
 مرا جس تک اس کو اختیار نہیں دیا جاتا ہے زندگی اور موت میں **ف** یہی مدوں رسا مدی کسی پیغمبر کو موت میں آئی یہ خدا کی طرف سے
 اعظم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے **خ** اَنَّهُ سَعِدَ مَا مِنْ قَوْمٍ كَمَا يَكُونُ اِلَى تَوَمِّ الْعِلْمِ اَوَّلًا وَبَعِي كَاثِبَةً سَجَارِي مِّنْ اَوْسَعِدَ
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح مرنے والی عیادت تک نہیں لگے کہ وہ اس جہاں میں پیدا ہوگی **ف** یہی جہنم میں روح کے علم میں ہیں وہ اس
 عالم میں ضرور پیدا ہوگی ایسا میں محسوس کہ او میں سے کوئی سچ ہے اور یہ جو بعض کہتے ہیں کہ ہر روحیں قالب میں نہ آوے گی اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت یہ حدیث اس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم ہمیں عیادت کہ اوٹو لے سے اولاد ہوا اگر حکم ہو
 تو ہم صحت کیا کریں اور اگر ال کے وقت علیحدہ ہو جائیں مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال جام ہے جو ہرے والی روح ہے وہ ضرور
 ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ جلیگی **ق** اَسَّ مَا مِنْ نَّصِيٍّ مَّوْتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ حَيْرَتٌ لِّمَا رَجَعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا
 الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اَلَا الشَّهيدُ فَإِنَّهُ يَمْنَعُ اَنْ تَرَجَعَ فَيُفْعَلَ فِي الدُّنْيَا لِيَايَا مِنْ فَصَلِ الشَّهَادَةِ سَجَارِي اَوْسَلَمِ مِّنْ اِسْ
 سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی حال نہیں رہی جس کے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اس کو جو حق معلوم ہر ہمت کہ یث آوے
 دیا کی طرف اس حالت کہ اس کو تمام دساٹے اور جو حیر کہ سنا کہ اندر ہے یہی جسکی معرفت ہوئی اس کو آرزو نہیں کہ پھر دیا میں آوے اگر یہ
 بہت قلیل کی اس کو ماسطت ملے کہ شہید ہو وہ تھا اور آرزو کیا کہ یہ کہ یث آوے پھر دیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہے مٹا کر تپا ہے تہا
 کی عمدہ درجہ دیکھا **ف** اس حای میں سہادت کی عمدگی کا بیان ہے یہی شہید کے سبب طلب حاصل ہونے سوائے اسکے اس کو کچھ آرزو
 باقی نہیں کہ پھر قتل ہو کہ راہہ مرصا کے نزدیک مرت لے **ه** عَائِشَةُ مَا مِنْ قَوْمٍ اَكْرَأَ اَنْ تُعَوَّ اللَّهُ فِيهِ عَيْدًا
 مِنَ النَّارِ مِنْ قَوْمٍ عَرَفَ اَنَّهُ لَمْ يَدْنُ نَمَّ مَا هِيَ بِهِمْ اَلَمْ لَا يَكُنْ مَقُولُ مَا اَدَا دَهْوَعًا مِّنْ حَصْرَتِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر کے دن سے راہہ مرصا کی دن میں حسین حوا مد و کو روح سے راہہ آرا کہ ما مو مقرر حق تعالیٰ کی او مدل رحمت
 قرب ہوتی ہے پھر مقرر کرتے حلح کرے والوں کے سبب ورتنوں میں پھر ورتا ہے کرم سے کہ یہ لگ کیا چاہتے ہیں **ف** عروہ بن تاریخ

ذی اس کا نام ہے اور نوحؑ جو تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کا دن ست فون سے منسلک ہے اور اس کے ساتھ ساتھ
 سَالِ مِنْ صَدَقَتِهِ وَلَا عَقَابَ خَلٍّ عَنْ مَطْلَبِهِ الْأَسْرَادُ وَاللَّهُ يَهْدِي عَمَّا يُشَاءُ مِنْ صِلَى الْمُسْلِمِينَ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ میں
 گشتا مال کو دیکھتی تھی کہ وہ کونسی مرد ظالم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب اس کی عزت اور قدر بڑھاتا ہے اور
 سے مال میں گشتا ہر خیر ظاہر بنی نقصان معلوم ہوتا ہے اس واسطے کہ اس کا ثواب کے نزدیک ثبات ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر کرن
 بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہر خیر ظاہر دولت اور لا جاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے رد تک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ حلف میں
 سخی اس کی حقی ثبات ہوتی ہے یوں لوگوں کہتے ہیں کہ ملانہ شخص کیا سحر اور سحریت آدمی ہے کہ ماوجود کہ او سیر ظلم اور زیادتی ہوتی ہے اور اسے
 وہ ہا ا لہ لیا لکہ معاف کر دیا مَلِكًا اِدْمَا هِدَا اَلْمَرْحَمَةُ مِنَ اللّٰهِ اَوَّلًا اَدْنٰى مَقْرُوطًا صَاحِبًا قُصْبًا
 مِثْقَالِ الْوَقْدِ اِدْعِدْ حِلْمًا اَلْاَغْنَى الثَّلَاثَ مَرَّةً نَّكَبَةً مُسْلِمِينَ مَقْدُورٌ مِّنْ رَّوَايَةِ كَرْتِ مَرَايَا كِه دُورِ
 مار کا دودھ تھا مگر حاکمی رحمت تھی بھرتوے بیتہرہ محکوم ملا تو ہم لیے دونوں ساتھیوں کو بھی حکمت سے سو دھ بھی اس رحمت کے دورہ
 کو مانتے یہ حضرتؓ سے کما دوسری باتوں مگر یوں کے دوہے کے وقت مَصْلُ قُلُوبِ حَدِيثِ كَامِقْدَارِ رَوَايَةِ
 کہ ہم میں آدمی ہجرت کر کے رہے ہیں آئے اور بکو سھو کھ کے مارے لکھ سے سوچتا تھا او کا نوں سے کچھ سائی دیتا تھا
 ہم حضرتؓ میں آئے حضرتؓ ہم کو لیے گھر لگئے اور ماریا لک میں مگر یوں کا دودھ دوہا کا دودھ ہم تم بیا کریں گے سو ہم نیوں آدمی او کا
 دودھ بیا کرتے تھے اور حضرتؓ کا حصہ کھ چھوٹے تھے حضرتؓ کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور بکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی
 سہا اور سوتا جاگتا بھر مٹی میں جا اور بھر کی ساڑ بڑھتے مار کے بعد دودھ کو بیتہرہ ایک ات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرتؓ اصاریوں کے
 گھر قسریہ لگے تھے ایسا حصہ دودھ بیا بیا بیٹ نہ بھر استیصال نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرتؓ جہاں گئے ہیں کھانی کے
 قسریہ لاویں گے لاؤں میں حضرتؓ کا بھی حصہ بی جاؤں سو میں اس کو بی گیا بھر محکوم تھا و آ یا کہ میں کیوں حضرتؓ کا حصہ بی لیا تا کہ
 حضرتؓ اس سے بھوکے آویں اور یہاں ایسا حصہ بیاویں تو محکوم دعا کریں بھر تو میرا دیں دیں دیں مراد حاکم سے عرصہ اس خیال سے میری حالت
 اور حاکم گئی اور میرے دونوں ساتھی سوئے تھے بھر حضرتؓ نے اور اسی دستور سے حضرتؓ سلام کیا اور سحر میں گئے اور مار بڑھکے دودھ بیٹے
 کو آئے سو میں کو حالی مایا آسمان کی طرف سر اٹھا میں نے حاکم محکوم دعا کریں گے سو تو حضرتؓ میں فرمایا کہ ابھی روزی دے اس کو جو محکوم
 کھلا ہے او پانی دے اس کو جو محکوم پلاتا ہے میں نے حاکم اس دما سے ماریاں موٹی ہو گئی ہو گئی بھر کر کچھتا ہوں کہ مگر کچھ تھیں دودھ سے

انکری کرتا جس میں گناہ سب سے کہ وہ محتاج تھا سوا سکون خدائی اور دیکھو رسول نے معنی اور لکھ کر دیا اور خلد کا تو دل جو کہ خلد پر شرم مقرر نہایت
 کرتے مہالیت اور سننے ایسی درمیں کو اولیٰ ہے تمسار فنگو اور گھوڑی کو حد کی راہ میں مذکر رکھا ہے یعنی جہاد کے واسطے وقت کر دیا ہے
 اور عباس بن عبد المطلبؓ کے بچا پر رکوع ہے اور اس کے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوسری دو سال کی زکوٰۃ وقف زکوٰۃ تحصیل کرنے کے
 عامل نے حضرتؓ کو کیا کہ ان میں اور خلد اور عباسؓ رکوع میں بیٹے تب حضرتؓ یہ حدیث فرمائی اور ابن حنیبل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے
 کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی ناشکری کر رہا ہے اور رکوع میں لدا کرتا اور خلد کا صدر حضرتؓ بیان کیا کہ اسے ایسا مال
 خلد کی راہ میں وقف کر دیا ہے اس عمارت کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص ایسا مال بصل عبادت میں جوتی سے چھ کرے اس سے
 ممکن ہیں کہ مرص او انکرے دوسرے یہ کہ حقہ مال سے وقف کر دیا اور سپر رکوع واجب ہیں اور عباسؓ کے حق میں فرمایا کہ او میری سال
 کی رکوع ہے او کو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباسؓ سے او کی مگدسی کے ست کو نہ لی ہوگی اس واسطے کہ یہ درست ہے کہ حاکم اگر
 مصلحت جائے تو رکوع میں مصلحت لوے اور ایک وایت لوں ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ عباسؓ کی دو سال کی رکوع ہرے او پر ہے اس
 عمارت کے بھی دو مطلب ہیں ایک تو یہ شاید حضرت عباسؓ سے کچھ مال قرص لیا ہو سوا و سکور رکوع میں محرم دایا عباسؓ سے خود ایسی
 جوتی دوسری کی رکوع بیگی دی ہو یا حضرتؓ خود وقت حاجت کے اسے بیگی مانگ لی ہو اس واسطے کہ امام کو حاجت کے وقت بیگی رکوع لیا
 درست ہے اور یہی مدہ ہے امام اعظم اور سامعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک رکوع کا بیگی لیا اور دیا درست ہیں **فَوَيْحُ اخِ**
دوسری قسم کی حدس کلی سرے سے یہاں یہ ہے یعنی وہ لفظ مالکی کے معنی کیا قِاسَ مَا مَالُ اقْوَامٍ قَالُوْا كَذًا وَاَكْذَابُ الْكُفْرِ اَصْلٰهٖ وَ
اِمَامٌ وَاَصْفُوْهُمُ وَاَطْرُوْا اَنْزُوْحُ النَّسَاۃُ مَنْ رَّعٰ عَنْ سُبْحٰنِ فَلَيْسَ مِتْنٰی قَالَهُ حٰجِبٌ سَمِعَ اِنَّ كَهْرًا مِنْ اَصْحٰلِهِمَ قَالَ
تَعْصُمُوْهُمْ لَا اَنْزُوْحُ النَّسَاۃُ قَالَ تَعْصُمُوْهُمْ لَا اَكْلُ اللّٰحْمِ وَ قَالَ تَعْصُمُوْهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِلَسٍ سَحَارٰی اور مسلم میں انس سے روایت ہے
 کہ حضرتؓ فرمایا کہ کما حال ہے اوں لوگوں کا چھوئے ایسا لکھا لیکیں میں تو سار بھی بڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں رو رہ بھی رکھتا
 اور رو رہ تو پڑتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحت کرتا ہوں سو جو میری سنت اور میری راہ سے بھرا وہ میرا ہیں یہ حضرتؓ اس وقت فرمایا کہ
 جب آپؐ کے اصحاب کو سا کہ نصے او میں کہہ میں کہ میں عورتوں کی صحت داری چھوڑی اور نصا کہتا ہے کہ میں گوشت نہ کھایا کرو سکا اور نصا کہتا
 ہے کہ میں بچھوئے یہ لیتا کرو سکا ف تب اصحابؓ حوڑے عا مد رہے حضرتؓ کی بعضی بیویوں سے حضرتؓ کی عمارت کا حال پوچھا اور چھوئے
 جو حال تھا سو بیان کیا اوں اصحابؓ حضرتؓ کی عمارت کو کم حاما اور کما کہ کم کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں حدانے اکل چھوئے گنا

اَمَّا لَا عَرَضَتْ نَسَبًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَحَارِمِ أَوْسَمِ بْنِ اِبْنِ
 بَنِي سَيْدٍ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّكَ بَا نَا كَرِيْمًا اِنِّي لَنُكَلِّيْكَ اِنْ لَمْ تَوَاوِسْ كَوْنًا مَعِيْكَ تَوَاوِسْ عَوْرَتِ يَاسَ كَچھ نہ ہيگا اور اگر عورت سے باز نہ آؤ گے
 يَاسَ كَچھ نہ ہيگا یہ حضرت سے اوس مرد سے کہا جس نے اوس عورت سے مسكنی كی جس نے اپنی ذات تھوڑی تھی سو او كو حضرت نے نہ قول كيا تھا
 اس كا قصہ ہو چكا ہے كہ ايك عورت كہا كہ حضرت نے ايسی حال آہ كو سمجھي حضرت نے قول نہيں كيا تہا كہ صحابی نے كھڑے ہو كر كہا كہ يا حضرت
 اگر ايك كو اس كی حاجت مں ہے تو ميرے كاخ اوس سے كرو انھي كے حضرت نے فرمایا كہ كچھ تیرے يَاسَ ہے جس سے تو اس كا ہلدا كرے اور سے
 كہا كہ تیرے يَاسَ كچھ ہی ميں ہے حضرت نے فرمایا كہ حال مں كر كے لو ہے كی ايك كو گھٹی ہے آو سنے كہا كہ محلوہ مں سكے كی مكس ميری بنگلی ہے اسی
 بين مں ميں ديتا ہوں تہ حضرت نے یہ حديث فرمائی يہي ايك لگی ميں دو آدمی كا كس طرح گذار ہو سكے گا آخرش نا اميد ہو كر وہ تھكل و طحا حضرت نے
 ديكا كہ يہ شخص مہات محتاج ہے او كو ٹكايو اور فرمایا كہ بچكو قرآن ياد ہے او سے كہا كہ ہاں محكو فُلَانِي فُلَانِي سورت ياد ہے حضرت نے فرمایا كہ
 حاجت ہے قرآن كاخ اس عورت كے ساتھ كر ديا قرآن ياد كرو انھي يہ يہي تو او كو سوئيں ياد كرو ادي ہی اس كا مر ہے اس حديث سے معلوم ہو كہ
 قعالم تر انا اور كمر سے كمر مال بھی مر ہو سكتا ہوا يہي مر ہو جا مام شافعی كا اور امام اعظم كے رديك مں دم سے كم مر هيں ہو سكتا او كی
 دمل اور حديث سے او كے مر هيں اس حبيب كا يہ طلت ہے كہ كہ حكم ابد اسلام ميں محتاح سناول كو سكي بھی هَرَايْنِ مَسْجُودٍ مَا تَعْدُو
 الرَّقُوبُ وَفِيكُمْ قَالَ فُلَانُ الَّذِي لَا تُؤَدُّ كَذَلِكَ قَالَ لَيْسَ ذَٰلِكَ بِالْقُرْبِ لَكِنَّهُ الرَّحْلُ الَّذِي مَلَأْتُمْ مِنْ قَلْبِهِ
 شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعْدُو وَفِي الصَّرْعَةِ وَفِيكُمْ فُلَانُ الَّذِي لَا تَصْرَعُهُ الرَّجَالُ قَالَ لَيْسَ يَدَاكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي
 مَلَأَتْ نَفْسُهُ عِنْدَ الْعَصَبِ مَلَمٌ مِّنْ عَدَاوَةٍ مَّسْجُودٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّكَ بَا نَا كَرِيْمًا اِنِّي لَنُكَلِّيْكَ اِنْ لَمْ تَوَاوِسْ كَوْنًا مَعِيْكَ تَوَاوِسْ عَوْرَتِ يَاسَ كَچھ نہ ہيگا اور اگر عورت سے باز نہ آؤ گے
 راوی كہتا ہے كہ اچھا ہے كہا كہ اے اولاد وہ ہے جيكا اولاد نہو لھي حكی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا كہ اے اولاد وہيں ملكہ بے اولاد حقيقت
 مں وہ مرد ہے جسے اسی اولاد سے كچھ كے نہ بھیجا لھي حكی رور كوئی او س كا كہا كہ مرا حضرت نے فرمایا بھير بھيلواں تم ايے دميان كسكو
 تار كے ہو ہے كہا كہ بھيلواں وہ ہے جسكو مرد بھيجا راسكين حضرت نے فرمایا كہ يہ كچھ هيں وكنس بھيلواں وہ ہے جو عطرے كے وقت اي
 حال كو قاول ميں كھے يہي رايتی نہ كر كہا لياں كے وف يہي مر حيد طام هيں اے اولاد اور بھيلواں اسی كو كھتے هيں حوتے كہا ليكن حرا كے
 رديك حقيقت ميں اے اولاد اور بھيلواں وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اس واسطے كہ اولاد سے يہ غرض ہے كہ مصيبت كے وقت كام آوے
 اگر كسي كا كہا مر گیا او سے مر كيا تو وہ مر كر يا قيا مت ميں او سكے كام آو كيا اور اگر چھوٹا لھ كا تھا تو وہ جدا سے ايے مايا كی شفا

۱۰ کت است قالہ یحییٰ وقد ارسلنا فی حالۃ فحشاء وهو یسئل علی البعیر و یطعن علی الخیل فیکل من فیکل
 یسئل من فیکل و آدم ما یسئل و صحی الا ارضی المسلم من بابیہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا تو نے جن کام کے واسطے میرے
 اور نہیں روکا مجھ سے ساتھ لیت کر لے سے مگر اس حدیث کہ میں نماز پڑھتا تھا یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور انکو کسی کام کے واسطے بھیجا
 تھا تو جابر وہاں سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سواے اور طرف مڑ نہ کیے تھے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے
 کچھ بات کی تو حضرت یوں اشارہ کیا کہ ہاتھ سے یعنی ربی کی طرف اشارہ کیا ف اس حدیث معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست
 خواہ قبلے کی طرف ہو وہ ہونا نہ لکس سحر کا اشارہ رکوع سے زیادہ چپکا کر پا چہیے مگر عرض ہمار سواری پر درست نہیں اور یہی مدہ بہ مدہ
 است انہو کا ق ریدۃ من حالہ مالک ولہا دعھا فان معھا حیدۃ آء ہا وسیعۃ ہا بن دلماء و ما کل الشجر حتی
 یجد ہا رثما لہ صالۃ الہی علی صحابی اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیا ہے میرے واسطے اور کیا ہے
 اس کے واسطے یعنی لگانے اونٹ کہ ہونے بھٹکے سے بھٹک کر کام چھوڑا و اسکو واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا حوا و دستک موجود ہے
 کہ اسے یانوں سے چل کر پانی پیے گا اور درخت کو کھا و کچا یہاں تک کہ اسکا مالک اسکو یا حوا وے گا ف کسی نے حضرت سے حوا وے بھٹکے
 حوا وے کا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر اکاب کا حوا وے یا بھرا وے سے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو بکریوں سے ملے لوے سے حضرت نے حدیثی
 یعنی اونٹ کو بکریوں سے ملے اس واسطے کہ اس کے صانع ہونے کا کچھ خوف میں ہوتا و اس کے پاس موجود ہے یعنی اسکی ملی جلیے پھرنے بھرنے
 مصبوط ہے اور اس کے ساتھ موجود ہے یعنی پاس مارنے کی ٹری حادث ہے کہ دس دس میں میں دل تک مدوں یا بی اونٹ
 پانچے عرص یہ کہ اسکو نہ بکریوں اور یہی مدہ بہ مدہ امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف صانع ہونے کا ہو تو بکریوں سے ملے
 حوا وے مالک یا اتم الشاۃ و اتم المستبید ف وین قالت ائحی لا تارک اللہ فہا صال لا شتی ائحی قاتھا تذہ
 حوا وے آدم کما لذہ الکر و حلت الکر بنید مسلم میں حوا وے سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کھا کھا کھا ہوا ای سائب کی ماحو تو
 کھا ہے ہی ہے راوی کو شک ہے کہ حضرت سائب کی ما کھا یا مسک کی ما فرمایا اوس عورت نے کھا کہ کھا و چپ ہے حوا وے اسکو نے رکعت کہے تو حضرت نے
 فرمایا کہ گالی ست و تراست اس واسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہے جیسے گل کی چٹنی لوبہ کا صل دور کرتی ہے ف یعنی ہر جہد
 میں ہر شے سے تکلیف ہے مگر جب اس کے ساتھ گناہ دور ہو تو اسکو تراست کساہ جاسیے کہ نے صری کا سال ہے اسی طرح سرباری کا
 حال ہے ہر عاصی مالک یا عاصیہ ائحی مسلم میں حضرت عاصیہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ کیلے کھاوے عاصیہ کھا کھا کھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور اصحاب کرام سے تو حضرت امی صف بن غازی دیت کر کے کھڑے ہو اصحاب رسالت ہی تاکہ حضرت
 حضرت کے لئے سے جو دروغ عادی اور صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف دیکھنے سے جب بہت تو گونے تالیان بھی نہیں تو صدیق
 نے تقریباً دیکھا کہ حضرت صف بن اکر سے میں حضرت انارہ کیا صدیق اکبر سے کہ میں سچ ہوں اور امانت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر نے دونوں ہاتھ اٹھا
 شکریہ ادا کیا کہ حضرت نے مجھ کو امانت کرنے کو فرمایا پھر بھیجے تھے یہاں تک کہ صف میں راس نہ ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھ کر امانت کی پھر حضرت
 جب نماز میں تھے تو فرمایا ابی کریم یہ حکم کے بعد تو کیوں نہ دیاں قائم رہا صدیق اکبر نے کہا کہ انی قیادہ کے پیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ
 کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت اور اصحاب یہ حدیث فرمائی اس حدیث صدیق اکبر کی سماعت عمدہ مصیبت ثابت ہوئی کہ حضرت
 او کو انہی امانت کرنا حکم دیا مگر اول صدیق کیے پیچھے نماز کی دیت بھی کر چکے تھے سچاں اللہ اس سے راہ دہ کوں کمال ہو گا جبکہ تمام عالم کا
 اپنا امام بنے فی ابن عباس و شمس حارث ما سمعتک من الخ وفی رواۃ ابن عباس ما منعک ان تکونی تحت
 معاً فالت انو فلان تعی دوحھا ح علی احدھا تعی العین من والا ح کشفی ارضا قال فان عمرہ فی
 رمضان ففوجہ او حہ متی قالہ لا تم سیان ساری اور سلم میں عبد اللہ بن عباس سے اور صرف بخاری بن جابر سے روایت
 کہ حضرت نسیان کی اس سے کہا نہج کو سے من کیا صحیح کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں یوں ہے کہ نہج کو سے منع کیا ہے ساتھ
 مع کرنے سے کہا اس عورت نے کہ فلان کا ماب بھی او سکا حادہ اکیل وٹ پر حج کرنے کو گنا تھا اور دوسرا وٹ کھیت بیچتا تھا حضرت
 فرمایا اللہ رمضان میں عمرہ کرنا تو اب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث معلوم ہوا کہ رمضان
 میں عمرہ کرنا سماعت اصل ہے **فوق اخس** دوسری قسم کی حدیث **ما اظفے اللہ لک لکتمہ او لیجادہ**
سبحان اللہ و محمد **قالہ** **سئل** **ایضا** **الکلام** **افصل** **سلم** میں ابو دریس روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ فصل
 کلام وہ ہے جو خدا سے مستور کے واسطے یا یہ بندوں کے واسطے پس کیا ہے بھی سبحان اللہ و محمد یہ حضرت اس وقت فرمایا جب کسی نے
 یوحنا سکا کہوں کلام اصل ہے **فوق اخس** دوسری قسم کی حدیث **خ** **انوار** **ہریدہ** **ما اسفل** **میں** **الکھائن** **میں**
الکرا **را** **فی** **التار** **ساری** میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ حوار اور یا بجا مہ تیجے ٹھون سے ہو سو دورج میں ہے
 بھی تیجے کرنے والے کی سزا دورج ہے **قالہ** **سئل** **میں** **حدیج** **ما** **انحصار** **الدم** **و** **دکیر** **اسم** **اللہ** **علیہ** **مکلو** **لکس**
الس **و** **الظفر** **و** **ساحد** **تکم** **عن** **ذلك** **اما** **النس** **فقط** **و** **اما** **الظفر** **فمندی** **الحسنہ** **ساری** اور سلم میں

۹۵۶
 ابو عباس
 مسلمان بن عباس
 قال کا اور صحابی
 حوالہ سارا
 مقررہ حالت کام

۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹

بن علیؓ فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاؤ اور خوراک نام اور سیر و یا جاوے تو اس کو کھانہ اور نہ خون کے اور اپنی
 کھانہ اس کا سبب نہ ہو گا وگرنہ کھانہ تو نہیں ہے اور ناخن حبشی کا فروں کی پھری ہے یہی وہ لوگ ناخن سے نچ کرے ہیں مسلمانوں کو کھانا طہارت
 کرنا مناسب ہے نہ بعضی جو نہ سیر خیر لو یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون سہاؤ سے بھی خون کو کھالے اور خوراک نام اور سیر وقت نچ
 یا حاکم تو وہ گوشت حلال اگر پاک ہے لیکن حرامت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مدہبت امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک
 جیسے ناخن اور پٹھ سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے است اور پٹھ سے حلال کرنا درست ہے **ف** عین مباحہ کہ میں حدیث

۹۹

وَأَمَّا عَنْهُ مُتَّصِفٌ وَلَا سَائِلٌ خَدُّهُ وَمَا لَا فَارَ تَتَّبَعُهُ فَهَسَكَ سَحَارَىٰ أَوْ سَلَّمَ فِي عَمْرٍاءَ رُوقٍ سَيِّئَةٍ رَوَيْتُ أَنَّكَ مَرَّتَ لِي
 فرمایا کہ جو چیز ہاں اس ل سے آئے اس طرح بیکہ تو تاک لگائے والا اور لگے والا سو و او سکولے اور جو ایسا مال نہ تو دیکھے جی جان
 کو مت ال **ف** مصلح میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت مجاہد مال سے لگے سببے کہا کہ جو جسے زیادہ رعنا ہو اس کو دیکھے حضرت
 فرمایا اس کو لے اس کا کام چلا اور حیرت کہ پھر یہ حدیث حضرت فرمائی یعنی حوالہ مال بدول توقع اور بے حرص اور سوال کے لئے وہ حلال ہے اور
 اگر رہاں سے ظاہر ہی سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اس کی طرف خیال لگا کر ماطی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے
 اونٹن کو بار راستہ گھوڑوں ملانے امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھاتے تھے اس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے
 اس شخص کو روٹی دی اس بزرگ نے قبول کی جب وہ بٹ کر چلے تو ان کو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو انہوں نے قبول کی اور چلے گئے
 بیٹے نے مایہ یو جیسا کہ اس کا کیا سبب کہ میں نے روٹی دی تو قبول کی اور تم نے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اس وقت او کا روٹی
 کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اس کو باطنی سوال سمجھے اس واسطے قبول کی اور حشہ روٹی دی تو ان کو دوسرا شخص کا اس سے مایہ کر چلے
 تھے اس واسطے قبول کی غرض کہ جہاں ظاہر ہی سوال رہاں سے منع ہے ویسے ماطی سوال ہی مل سکتا ہے **ف** عین مباحہ کہ میں حدیث
 مَا كُنْتُ صَادِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْعَدُ فِي حِمْرِكَ يَعْنِي مِنَ الْأَحْرَامِ وَأَحْبَبُ إِلَيَّ أَنْ يَسْأَلَنِي أَوْ يَسْأَلَنِي أَوْ يَسْأَلَنِي
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جو تو ایسے ج میں کرتا تھا سو وہاں سے عمرے میں بھی کر یعنی حطہ رہاں احرام مار رہا اور جو عمرے سے
 رہا جیسا ہی وہی طرح عمرے میں بھی **ف** مصلح میں علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے عمرے سے پہلے
 عمرے کا احرام باندھا ہے اور عمرے میں بیٹھے ہوں آمین کیا حکم ہو تب حضرت فرمایا کہ خوشگو میں مارو جو مال رحمہ اور مال پھر یہ حدیث
 وَأَمَّا قِ آتُو سَعِيدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ حَيْزٍ فَلَنْ آتِيَنَّكُمْ وَمَنْ مَسَّ رَأْسَهُ يَحْجُجْ رَمَى كَسَعَةً فِي

میں دو نوک اشرفیہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابو دعلیہ السلام شہر اور دن میں زور پڑھتے تھے کھلی اسطرح پڑھتے
 کہ انگلیں ان کی خوش ہوا اور جب انگلیں ادا نہ ہوتے پڑھتے تو منہ کی اور تیری کا کوئی بانڈا ہوش میں رہتا اور رات میں کھینچے کہ جب
 ابو دعلیہ السلام زور پڑھتے تو جب کل کے میں حضرت کو حلقہ کر لیتے اور تیر اور تیر سے فریٹے جاتے اور دیکھا کہ بونا بند ہو جانا اور ہوا
 جاتے سے پھر جاتے اور سب کو غش آ جاتا اور اکثر وہی روح بدین سے نکل جاتی غصہ جوش آواز کی نعمت حلا واداسے بشرطیکہ اس کو
 شریعہ راگوں میں اور وہاں غزلوں میں صرف کرے بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اس میں ہم عبادت اور ہم لذت دونوں کو جوہرین
 ۹۸۲ **اَوُّوْهُرِیَّةَ یَا اَنَّا هُرِیَّةَ اَذْهَبَ سَعْلٰی حَاتِیْنِ فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ ذَمَّاءِ هَذَا الْحَاظِ بِتَحَدِّ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ**
مُسْتَقْبَلًا بِمَا قُلْتُمْ فَكُنْتُمْ لَا بِالْحَمْدِ مسلم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت ویا کہ لے ابی ہریرہ یحییٰ میرے ان دونوں حقون کو
 سوجھ سے تو ملاں سے ان کے اس طرف کو وہ گواہی دیا ہوا اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی مددگی اور پوسھنے کے لائق نہیں اسکی گواہی دیتا ہوں
 نقص والا سو کر تو اس کو بہشت کی مسارت دی **ف** ابو ہریرہ روایت ہے کہ اصحاب حضرت کو ایک بار ملاں کرتے پھر تھے کسی کو معلوم
 تھا کہ حضرت کہاں میں بیٹھے دیکھا کہ ایک انصاری کے مع میں میں حدیث میں حاضر ہوا اب حضرت یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی
 جوتیاں لیکر اشارے کے کو طے تو اول عمر فاروق سے اوقات ہوئی یوحنا کہاں جاتے ہو ابو ہریرہ نے فصل نقل کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ کو
 دھکا دیا کہ یہ بات لوگوں کو مسکتا ابو ہریرہ عمر فاروق کا گلہ حضرت سے حاکم کیا حضرت عمر فاروق سے کہا کہ تونے ابو ہریرہ کو تارت بچے کے واسطے
 کیوں نہ ملے یا عمر فاروق نے کہا کہ میرے مایاں یہ قرآن میں یا رسول اللہ میرے روایت یا مصلحت نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لوگ
 اس مسارت سے کہیں عمل کرنا سمجھیں یا حضرت لوگوں کو چھوڑے کہ عبادت کریں آخر میں حضرت عمر فاروق کی مصلحت مسد کی معلوم ہوا کہ عوام
 خلعت کو ایسی بات نہ سناوے جس سے اوکے عقیدے اور عمل میں خلل پڑے اور حضرت نے ایسی حویاں ابو ہریرہ کو اس واسطے دیں تھیں کہ
 مالوگ اوکی بات کو سد حایین حضرت کی انسانی دیکھ کر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک شریعت اور قدر تھی کہ اوکا صلاح اور
 مستون قبول ہوتا تھا اس حدیث میں صرف توجہ بہشت کی مسارت ہے رسالت اور مامت کا ذکر نہیں کیا اس واسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا
 ۹۸۳ **وین اسلام کا تیناے معنی ایماں سب سے بجاں کا اور ایماں میں سد دریاں دین کے عقیدے دل پہ گئے ضم** **اَوُّوْهُرِیَّةَ یَا اَنَّا هُرِیَّةَ**
مَا فَعَلَ اَسْبَاؤُكَ اَلَا رَحْمَةً سَخَّارِیْ میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت ویا کہ اسے ابو ہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا
 بجاری میں یوری روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ حضرت حکم صدرہ علیہ العطر روکیل کہا میں اوکی حکمی دیتا تھا اسنے میں لکھا

آیا اور بھلا بھر بھر کے الٹ لینے لگا میں نے اسکو بکرا اور کہا کہ تجھ کو میں حضرت کے پاس پکڑے لیے ملتا ہوں اور سنے کہا کہ میں محتاج ہوں اسکو لینے
 رکھتا ہوں میں نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو میں حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے بحدیث فرمائی میں نے کہا کہ اور سنے اپنی محتاجی اور خیال فراموشی بیان
 کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ چھوٹا ہے اور بھر تو بیکار میں اسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اسنے اناج اور ٹھاپا میں نے اسکو بکرا اور کہا کہ
 میں تجھ کو حضرت کے پاس پکڑے لیے ملتا ہوں اور سنے کہا کہ تجھ کو چھوڑ دینا مجھ کو محتاج خیال دار ہوں میں نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ
 تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ چھوٹا ہے اور بھرت کی رات آویگا سو میں اسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی
 آیا اور اناج اور سنے لیا اور میں نے اسکو بکرا اور کہا ان میں تجھ کو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیاؤ گا اور سنے کہا کہ تجھ کو چھوڑے میں تجھ کو وہ بول سکھلاؤ
 جس سے حال تجھ کو فائدہ ملے جس کو تیرے ہوسنے کے واسطے جایا کر تو ایسا لکھریڑہ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھ کو ایک گناہ مقرر ہوگا
 اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آوے گا اب وہ ہر روز کہتے ہیں کہ میں نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا
 کہ تیرے رات والے مدعی نے کیا کیا میں نے کہا کہ اور سنے اسے گناہ میں فائدے کی خبر بتلائی میں نے اسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیراؤ
 بتلائی میں نے اب لکھریڑہ ہٹنے کا سبب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر حید وہ بڑا چھوٹا ہے لیکن اس مان میں وہ شخص سچ بولا تجھ کو معلوم
 ہے کہ میں رات سے تیرے کسکے ساتھ رہتا ہوں چیت کی لے ابو ہریرہ سے کہنے کہا کہ تجھ کو معلوم نہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا ختم ہو گیا ۹۸۴
 یا آکاھربین ہذا علوہ مکاتقد انک بحاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو ہریرہ تیرا علام ہے
 پاس آیا ہے ابو ہریرہ روایت ہے کہ میں نے ایک ملک سے میں نے آیا مسلمان ہونے کو تو میرا علام رہے میں گم ہو گیا میں نے حضرت
 کو مسلمان ہوا حضرت نے علام کے آنے سے یہ تیرا حدیث فرمائی پھر علام بھی مسلمان ہوا یہ محدث ہے حضرت کا ق سکتہ انک انک یاکان انک انک ۹۸۵
 مکنت فارسیہ ان القوم یقرؤن فی قمرہم بحاری اور سلم میں سلم بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے اکوع کے بیٹے توفان
 کا حکم سو رہی اور آسانی کر لبتا اس لوگو کی ہمتانی ہونی ہوگی اور کی قوم میں صحیح بخاری میں سلم بن اکوع سے روایت ہے کہ میں نے قریب
 کئی کوس پر حضرت کی اوٹیاں چرائی پرتھیں کھجور ہوئی کہ اوٹیاں کو عکسوں کی قوم بکڑے لیے حاتی سے سو میں نے کے مغل میں میں ہاتھ
 مارے کہ لوگوں کو ڈرو پھر اس کے پیچھے اکیلا ڈر گیا کہ میں اسکو باگیا اور میں نے یہ مارا ترور کیا اور میں یوں کہنا تھا کہ میں اسکو کاٹا ہوں
 اور آج کھجور کی موت کا دن ہے سو اسکو بانی میں نے کی وصیت ہوئی اور میں نے اس سے سٹاں چھین لیں اور اسکو ہاتھ بھلا حضرت کے پاس
 لے میں حضرت نے یہی سوا کو لیا یہ وہ چارے تھے سو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ اچھے پیارے ہیں اور کو بانی میں نے یا سو اسکو بکڑے پیچھے چلا گیا کو بھیجتے

۹۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی چیز حاصل ہوئی اور نواویر غالب ہوا اب کہہ کر جانے دے وہ ایسی قوم میں کھاتے تھے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہے جیسے تو کہ ذکر ما مضی بات ہے ہر شخص یا اس ان خطابات اذہب فکاد فی الناس انہ لا یصل الخلة الا المؤمنون ۵۸
 صحیح مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے خطیب کے بیٹے جا پکارے لوگوں میں کہ مقرر یہ بات ہے کہ نہ جاؤں گے بہت
 میں سولے ایمانداروں کے ف حاکم خیر میں ایک منافق کوٹ کے لایح سے حضرت کے ساتھ ہو کر اڑنے کا سوا دسکے یہ نگاہ وہ مگر ان لوگوں کے
 کہ ان کا وہ شہید ہے حضرت فرمایا کہ وہ دور نہیں ہے پھر یہ حدیث وائی معلوم ہوا کہ مدوں ایمان کے کوئی عبادت کام میں آئی عبادت
 ۹۸۷ کی جڑ ایمان اور خالص نیت، ق عَمَّ بِأَنَّ الْخَطَابَ الْأَوَّلَى أَنْ تَكُونُوا كَمَا الْآخِرَةُ وَلَكُمْ الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا إِنَّ الْخَطَابَ
 أَوَّلِيكَ تَحْلِلَتْ لَكُمْ طَيِّبَاتُكُمْ فِي الْحَقِّ وَالنَّبَا بِنَارِي أَوْ سَلَمٌ مِّنْ عَمْرٍ وَفَوْقَ رَمٍ سَ رَیَہُ کہ حضرت فرمایا کہ خطیب کے بیٹے کیا تو
 راضی ہیں ہوتا اس بات کو کہ تار واسطے آخرت کی آرام ہوا اور کا ووں کے واسطے دنیا کی آرام بھی حیدر و رہ آرام ہوتا ہمیشہ کی آرام اور دوسری
 روایت میں تو ہے کہ اے خطیب کے بیٹے اوں کا وہ کے واسطے سحر ایال و رعیت آرام کی جبریں حلذی گئیں دنیا کی زندگی میں ف صالح
 میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک و حضرت کے ہاں گیا تو حضرت جانی بر لٹے تھے کوئی کیرا او میرہ بچھا سھا جانی کے نقش حضرت کے
 پڑ گئے تھے او حیر کا تکلیف دے تھے حمیں کھجور کے دھت کے تھے ٹرس بھرے تھے میے کیا رسول مداراں اور روم کے کا فر خدا کو نہیں تھے
 اور خدا نے او کو بہت مال اور دولت و رعیت اور آرام دیا ہے آئی عاکھے تو خدا اکیو اور آپ کی امت پر روری کا سوا دس کہے حضرت فرمایا کہ
 کیا تو اس خیال میں سے اس پھر یہ حدیث وائی یعنی اسما کہ کو مساست کلاس حماں فانی کی عیت آرام کی لسا کرے اس واسطے کہ ایماندار
 کے آرام کا مقام بہت ہے اور کا ووں کو اکثر عیتیں و آرام دیں اس واسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں اہ کا کچھ حصہ نہیں اسی واسطے اگر گروں
 ۹۸۸ دنیا کی عیت سے کہارہ کیا کہ مبادا آخرت میں محرموف سہل من حقیق یا ان الخطابات لانی رسول اللہ رکن یصیعی اللہ اندا
 بنجاری اور سلم میں سہل صیف سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے خطیب کے بیٹے میں نیک حد اکا جمیعوں اور محکو مدارہ کر صانع مکر کیا
 جبکہ حد میں حضرت نے مصالحت جانک کا ووں سے ظاہر میں بہت مکر صلیج کی جیا جہ صلیج میں یہ بھی دخل تھا کہ اگر کا ووں کا آدمی مسلمان ہو کر
 حضرت باں آجائے تو حضرت اسکو کا ووں کے جانے کریں اور اگر کوئی مسلمان کا ووں باں جاوے تو کا ووں کو سکوندیوں اصحاب اسکا ست ریح تھا
 او عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سبب تن اسلام کے رہا گیا تو کیا حضرت م کیا حق نہیں میں اور عمارے دتمں کا واطل پور ہمارے مقول بہت میں اور
 او کے دوج میں حضرت فرمایا کہ میں ہی ہو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ پھر تم کیوں لینے میں میں اس طرح کی بہت اجیتا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ

میں حکم کرنا ہوں خدا پرستوں کو بھی منع کرنا چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حلال کر دیا ہے اس میں سے بڑے بڑے فائدے ہوتے ہیں اور ہر ایک کو اپنی نیت ترقی ہونی کہ حضرت کفار کے
 ماحول میں ہو کر حیر کو منع کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کر کے آخر میں کہہ بھی فوج کیا یہ ملکیت جو خدا اور رسول کے کیونکہ معلوم تھی اسی واسطے یہ زمین
 ۹۸۸ عَسَىٰ بِأَنَّ الْخَطَابَ مَا يُدِيرُكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ عَلَىٰ هَذَا الْعَصَابَةِ مِنْ أَهْلِ بَكْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا سَأَلْتُمْ فَفَعَلُوا
 خَمْرًا لَكُمْ مِلْغَمًا مِنْ عَرَفَارٍ سَمِعْتُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ هَذِهِ الْخَطَابَةُ مِلْغَمَةٌ لَكُمْ خَطَابَةُ مِلْغَمَةٍ مِلْغَمَةٍ مِلْغَمَةٍ مِلْغَمَةٍ مِلْغَمَةٍ
 آگاہ ہو چکا سو اس سے فرمایا کہ تم کو جو مختار اچھی چاہیے میں تم کو مہرِ حقین چکا ف اس حدیث کا قصہ کو ہو چکا کہ ایک مدنی صحابی سے بڑا
 قصہ ہوا تھا عمروں رومے حضرت کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث واپائی یعنی مدنیوں کے
 اراں صدی صحابی نے میں اونکے گاہ پر بیکرہ میں تو کہوں اور اسکے قتل کا ارادہ کرتا ہے اس حدیث مدنی احماس کی ثری فصلت نامت ہوئی
 معلوم ہوا کہ وہ کھانا اگر کوئی قصور بھی مات ہو تو مسلمان کو مناسبتیں کہ اوپر طبعہ دیوے حشر سبقتی میں جسکو حد لے سکتا اور سکا
 کہے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اس کو کیوں سنا آئی وہی تل کہ خنڈاری نے اور بانی کا بیٹ کھے ۹۹۰ هُتَامَةُ نَاْ أَسَامَةُ أَقْتَلَهُ
 نَعْدَمَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَبِيَّهِ رَحْلًا مِنْ أُمَّهِ فَكَتَبَتْ حُصَيْنَةَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَّا عَشَوْا مِلْغَمَةٍ مِلْغَمَةٍ مِلْغَمَةٍ
 رومات کہ حضرت نے فرمایا کہ اسامہ کا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہے کہ وہ عرفات کا موقع
 کی ایک شاع ہوا اسے لا الہ الا اللہ کیا تھا کہ اسکو گھیر کر تلف مصباح میں اسامہ میں رید وایت ہے کہ حضرت نے حکم سردار کا قوم حمیہ کے ملے کو بھیجا
 تو میں اس قوم کے ایک مرد کو یا جایا کہ اسکو سرداروں اسے لا الہ الا اللہ دیاں سے کہا سو میں نے اسکو یہ مار کے مار ڈالا بھر یہ قصہ ہے
 حضرت نے کہات حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں کہا یا رسول اللہ اسے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ بچا مسلمان بھا تو حضرت نے
 فرمایا کہ کیا تو نے اسکا دل حیر کے دکھا تھا یعنی تم کو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم ہوا کہ تربیت میں ظاہر حکم ہے دل کا حال دیت
 کہ حکم میں اسامہ محمد تھے اور محمد کی خطا معاف ہوا اسی واسطے حضرت نے اس مرد کا حول ہا میں لوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب
 ۹۹۱ کیا بچے لوگ تھو کہ ایسی خطاب میں کرتے تھے چھاپے تھے ہر لکس یا انشستہ تونید لک سوا قات بالقواریر مسلم میں اس سے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ لے احسنہ آہستہ آہستہ جل اور اوٹو کو پیش لے اور اوٹو کی طرح ہانک ف اس پر روایت ہے کہ حضرت کسی سفر میں تھے
 اور ایک مٹی حلام حکما احسنہ نام تھا وہ حضرت کی بیویوں کے اوٹوں کو ہانکتا تھا سو وہ حلام حوس آوار بھا آہنگ سے مرد گاتا تھا تھا
 اور دستور کہ اسے مرد بہت جلد جلد ملنے لگتے ہیں تو بیویوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث واپائی اور اسکو سرور ہو

اس حدیث کا ترجمہ
 اس حدیث کا ترجمہ

۱۹۴۲
مدون ایماں
بہ اوروں کی مدد سے
کارخانہ ۱۲

تر و تازہ کر کے بھی برابر کیا حق اور اگر یہ کثافت حق آیت اور تری کہ نام نہ نہ عتیرت نہ لاقریں یعنی خطاب الہی سے اے محمد و راست
 اپنے فریب پڑی والوں کو تو حضرت ابداً اسلام میں مستریش کو ملے میں جمع کہا اور یہ حدیث و ثانی اور سے نیچے تک سب کی حدیث
 برابر و سکو علیہ و علیہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی مدون ایمان اور ایک عمل کے میری بلوری یہ گھنڈا نہ کیجیو کہ بدوں ایمان میں کیجیو
 دوزخ سے نہ بچا سکو گناہ باقی رہی گناہ کار مسلمانوں کی شفاعت سونہا کی اجازت کے بعد اللہ ہوگی رہا بلوری کا حق سو بخنی ادا ہوگا
 ۹۹۵ **وَأَسَى يَا نَبِيَّ النَّجَّارِ قَامُوا فِي صَاحِبِ طَيْفِكُمْ هَذَا مَا لَوْ لَا وَاللَّهِ مَا طَلَعَتْ مَتْنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ نَجَّارِي أَوْ سَلَمٌ فِي نَسْرِ**
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نجات دہندہ لوگو! اس احاطے والے باغ کا مجھے مول کر و قیمت کو ہی بخارے کہا قسم خدا کی ہم اس کی قیمت
 نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے قیمتی صحت کو مدوں قیمت مد کے نہیں اور خدا سے نجات کے امید ہیں **و** حضرت یہ ہیں آئے تو مسجد
 تھی جہاں سار کا وقت آتا وہاں سار ٹیڑھ لیتے تھے سوا جس جگہ حضرت کی مسجد ہے وہاں کھجور کا باغ تھا انصاریوں کی ملکیت کا حضرت
 نے مول لیں کہ باروے یاروں سے یہ حدیث و ثانی اوں جاں تاروں نے ملا قیمت مد کیا وہاں کا و مولیٰ قرین تھیں حضرت نے
 ۹۹۶ **أَوَّلِي بَرِيَاءٍ كَعْدَا كَرْمِجِي سَائِي هَرَأِي تَنْ كَعْبٍ يَا نَبِيَّ أُرْسِلَ إِلَى آبِ قُرْآنِ الْقُرْآنِ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ الْمَاءَ أَنْ هَوِيَ**
عَلَى أَمْنِي فَرَدَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ أَقْرَأُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِيَ عَلَى أَمْنِي فَرَدَدْتُ إِلَى أَقْرَأُ عَلَى السَّعْدَةِ
أَحْرَفٍ وَلَكَ كِلْ رَدَدْتُ سَرَدْتُ مَسْأَلَةً تَسْأَلُهَا فَطَلْتُ اللَّهُمَّ أَصْحَابُ كَامَتِي اللَّهُمَّ أَصْحَابُ كَامَتِي وَأَحْرَفْتُ لِمَا لَكَ
لِيَوْمٍ يَوْمَ يَوْمِي إِلَى الْخَلْقِ كُلُّهُمْ حَتَّى إِذَا هُمْ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلم میں انی س کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے میرے
 بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اس کا کہ بڑھ قرآن کو ایک حرف میں بھی ایک قرار میں یا ایک ٹی میں سو بیٹے بھیج بھیجا جا کی طرف کہ آسانی کری
 اس رسو جا نے یہ حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ بڑھ قرآن کو دو حرفوں میں سو بیٹے بھیج بھیجا جا کی طرف کہ دوسری امت آسانی کر
 سو جا نے حکم بھیجا میری طرف کہ بڑھ قرآن کو سات حرفوں میں بھی عرب کی سات لونیوں میں اور حکم ہوا کہ کھلو شمار ہر ہر حکم بھیجنے کے حکم
 میں میری طرف بیٹا ایک ایک مال کرنے کی احارت ہے کہ نہ او اسکو مانگے بھی نہیں مار کوئی اور عا کر تو قول مو حضرت نے فرمایا سو بیٹے کما ہی جاؤ دوسری
 امت کو بھیجنے ہی جاؤ دوسری امت کو بھیجنے ہی دوا تو سوال کیا اور بھیجے ال کھائیں پھر سوال کو اوں کے واسطے کہ حب خلق جھکے گی میری طرف سکی
 س یہاں تک کہ براہیم علیہ السلام بھی **و** انی س کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرار میں بڑھائیں اوں
 قرار کو ہمیں جانتا تھا میں اسکو حضرت میں لایا حضرت میری اوں کی دونوں قرار کو درست فرمایا سو میری دل میں اس وقت ایسا

یہ کہ حالت گزینی بھی دیشا شک تھا حضرت بھگتے سو حضرت نے ایسا ماتھیر سے پیر برادری میں خوف کے بارے میں ڈوب گیا اور
 گویا نے عاکر دیکھ لیا یہی شک تاراج بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض
 ہو عرض کر کے سات وزارت یا سات بولیوں کی اعازت کی تاکہ امت پر ایک وزارت مشکل نہ پڑے اور حد کی حدت کو خیال کیا تھا کہ
 اپنے جیکے جانی اس کے اوپر نامزد کیا تو اس کے تو میں میں سوال کی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دوبار سوال کیا اور تیسرا ال
 تیسرا دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب نام پیغمبر خوناں ہو گئے او کسی کی واسطے نہ کہ سکین گئے تب ہمارے حضرت شاعت پر مستعد ہو گئے
 اس حدیث معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرت کے لیے واسطے کچھ سعی سفارش چاہیں گے بیان تاکہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی
 ۹۹۷ ہن محمدی پڑیں گے اس حدیث ہمارے حضرت کی صیت کام پیغمبروں بر صافات ہوئی ہم قَدِیصَة نُفُوحًا رِقِّ مَائِی عَدَا سَا
 اِنِّی لَیَرْکُمُ اَحْیَا مَیْلِی وَ مَیْثَکُمُ کَیْلَ رَیْجِلِ رَاۤیِی الْعَدُوَّ وَ قَا نَطَاقُ نَرِّ نَا اَھْلَکَہُ فَا حَتَّی اَنْ یَّکْیْثَ بَقُوْہُ فَحَلَّ بَقُفُ
 ناصمًا کاحا مسلمین قدصہ من محارو رہے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدا میں عدا الہی سے محار
 ڈرائے والا ہوں اور میری تمھاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جسے دتم کو دیکھ لیا کہ عدا کو جاتے ہیں تو وہ مرد جلا کہ لیے لوگوں کو سمجھے سو
 ڈرا کہ اس کے پیو پیچھے سے دتم آگے پیو پیچھے سے دتم آگے لگا لگے لوگوں کو حروا ہو جا کہ دتم آہ نہ ہوا ف جب آں میں
 حکم ہوا کہ اے پیغمبر اے سرور کو ڈرائے عدا الہی سے ت حضرت نے لیے سرور الہی عدا صاف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی
 بعضی محکومین کا مل ہے کہ کا و درج میں پڑیں گے سو میل دل تمھارے کھر رختا ہے کہ میں گھر اگھر کر تلو سمجھا تا ہوں کہ کھر چھوڑو
 ۹۹۸ مسلمان ہو تو عدا یو جیسے وہ مر کہ گھر کر ای قوم کو دیکھتے ہیں دتم سے حروا کر اے ہ تو ناں کا تو ناں اَصْلِیْمُ الْخَمْر
 ہْدِہ نَعْمَ اَصْحَبْتِہُ مسلم میں تو ہاں سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ لے تو ہاں اس قرانی کے گوشت کو مایھی یکا ف ہوا
 حضرت کے علام تھے او سے گوشت یکا کو فرمایا تو ہاں سے روایت کہ وہ گوشت کے سے تاک تو معلوم ہوا کہ میں دس قرانی کا گوشت یاد
 ۹۹۹ رکھا بھی درست، اور اول میں دس سے راوہ رکھا مع ہفاق اَنُوْہُرْ رَاۤیِی اَحْسَنَ اَحْسَنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لَیْلَہُ
 اِنُّوْجِ الْقُدُسِ سَمَی اور سلم میں الودہ ہرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ لے حواں لو حواں رسول اللہ کی طرف الہی اوسکی
 مدد کر حرنیل سے ف حواں صحابی تھے ساء کا ووں نے حضرت کی محو کی تھی ت حضرت حواں سے اولی تھو کہ لہائی اوحسان اسط
 رعاک کی حرنیل کے سرور اس حدیث معلوم ہوا کہ کا ووں کی ہجو کہ مارت ہے مسر طرکہ اوس دسی اندہ ہوا و یا مت ہوا کہ روح القدس

پندرہ روز تک گھیری اول لوگوں کو کھنگ مگر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں اہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر رہی بہن جو چارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرت اوسہر علی کرین یہودی اور سعد بن شہیرہم قسم تھے اہلین مدگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد جاری رعایت کو کے ہلکے بچا دیں گے پھر حضرت سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جو تو حکم کرو یا عمل میں لائے سعد نے کہا کہ انکے اڑنے والے حوال تو قتل ہوں اور اڑنے کے اور عورتیں اونکی لونڈی غلام بنائے جاویں حضرت فرمایا اے سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا خانجہ وہ لوگ قتل ہوئے بھی روایت میں آیا ہے کہ وہ تو سوتے تھے **ق** عَلَيَّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ تَا سَعْدُ بْنَ وَدَّانِكِ كَأَنِّي كَأَنِّي سَحَارِي أَوْ سَلَمٌ فِي عَلِيٍّ مَرْثِي عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ لَمْ يَسْرُ سَعْدُ بْنُ هَرْتِ وَ مَا كَلَمَ سَعْدُ تَارَةً مَرَّةً بِآ تَخِيْرَ قَرَابَن **ف** سعد بن ابی وقاص نے تیرا مدار تھے جب جنگ مدین کا دوں نے محوم کر کے حضرت کو رخہ کر لیا ت حضرت سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگوں سے تیر لکیر سعد کو تے جاتے تھے مصابیح میں علی رضی علیہ السلام سے روایت کہ تھے حضرت کیسے حق میں ہیں سا کہ میرے ہاں یہ تخیر قراں ہوں سولے سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سوڑی فصیلت اونکی مات ہوئی سحاں اندک کیا رگبارگ کی قدرت آدیوں کی اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے حال متار حکو حضرت ایسی عمدہ مات وادیں اور اوکا بیٹا یعنی عمر سعد ایسا کجوت سحت نل کہ حضرت کجوت سحت یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو سبتید کرے ولی سے شیطاں پیدا کرنا ہر شیطاں ولی پیدا کرنا یہ اوس کی حدیث ہے **ه** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْثَنِ يَأْتِيكَ أَنْ تَحْمُكَ أَوْ دَرَفَكَ الَّتِي أَعْطَيْتَكَ مَسْلَمٌ فِي كَوَعٍ سے روایت کہ حضرت فرمایا اسے سلمہ کہاں سے تیری ڈھال جو مینے حکو دی تھی **ف** حضرت سلمہ کو اک جڑے کی ڈھال دی بھی سلمہ کسی اور کو نے ڈالی تھی ت حضرت یہ حدیث وائی باقی قصہ دوسرے میں ہو چکا **ه** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْثَنِ يَأْتِيكَ هَكَذَا لَيْلًا لِلَّهِ أَلَوْكَ نَعْيُ أَهْلِكَ مِنَ الشَّيْءِ مَسْلَمٌ فِي كَوَعٍ سے روایت کہ حضرت فرمایا سلمہ کو نے ڈال قدی عورت کو تیرا ایصل آجی سے خوب شخص بھائی تو بیسے اب کا بیٹا ہے تیرے ردک جیر دیا کچھ بڑی مات ہیں **ف** سلمہ سے روایت کہ حضرت نے ابی کر صدیق کو سردار کا ایک دم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کا ڈھالے گئے اور کچھ قید ہوئے اہ میں سے ایک عورت محکو بی ت حضرت نے یہ حدیث وائی آں وہ عورت بیسے حضرت کو دی حضرت وہ عورت کھا کر دیکر دیکر و قیدی مسلمانوں کو حلاں کر دیا **ح** عَنَّا سِ عَنَّا سِ الْأَقْبَحِ مِنْ حَتِّ مُعِيْبٍ بِنَيْدٍ وَ مِنْ نَعِيْبٍ بِنَيْدٍ مُعِيْبًا سَحَارِي فِي عَدْلَتِ عَمَّاسٍ سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ لے عمن کما کو تھیں میں آنا معیت کی محنت ریرہ کو اور حص ریرہ کا معیت کو **ف** ریرہ لونڈی تھی اور اسکا حارہ حستی علام بھامیت نام حضرت علیؑ

یہ کہ مولیک آکر کیا تو حضرت زید کو مختار کیا کہ چاہے اس کو چھوڑے بریرہ اس کو ناپسند کیا
 اس کے پیچھے پیچھے بننے کے کو چون میں روٹا بھرتا تھا اور وہ اس کو میں قبول کرتی تھی تب حضرت ابوبکر اور ان کی نفرت کو دیکھ کر حضرت
 عباس بنے یہ حدیث زمانی پھر حضرت بریرہ کے کہنا کہ تو ایسے ماوند سے پھر مایک سے اسے کہنا یا حضرت کیا ترغ کا حکم مجھے آپ فرماتے ہیں
 حضرت زید کہ میں بلکہ میں اس کی سہارس کرنا ہوں اسے کہنا کہ تو اس کی کچھ حاجت ہیں اور یہی مدبست امام اعظم اور امام شافعی
 کا کہ اگر نویدی آزاد ہوئی اور اس کا حادہ علام ہو اس کو اختیار ہے چاہے کل درست سکھے اور چاہے توڑے اور اگر اس کا حادہ آزاد ہو
 تو امام اعظم کے ردیک اختیار ہے اور امام مالک کے رستامی کے ردیک اختیار ہیں **ہذا انہ عمنہما یأخذ اللہ ارفع اراک قال وقولہ**
تحت قال ید قیدت مسلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت محسنے **یایا کہ لے عبداللہ اور سجا کر ای اراک کو کہ عبداللہ بن عمر سے**
سو بیسے اس کو اور سجا کیا پھر حضرت فرمایا راہ اور سجا کر سو بیسے اور راہ و تراویح کیا ف **کسی نے عبداللہ بن عمر سے یوحنا کہاں کا کیا**
کر چاہیے اور سوں نے کہا کہ اسی بیڈیوں کی سجا ٹھہل کے اور رکھا ساج سے اور وہی مدلوں تک سخت سے ق انمو موی یا
عند اللہ کا اعلمک کما من کوہ الخ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قالہ لابی موی عاری اور مسلم بن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
ہے کہ حضرت فرمایا کہ لے عبداللہ کیا میں کھوہ ملووں ایک حراہ ہشت کے حراہوں سے وہ حراہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے یہ حضرت نے
ابو موسیٰ سے فرمایا ف **ابو موسیٰ کا ام عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت کے ساتھ ہم سفر میں تھے اصحاب بکار بکار لے کر گئے تھے**
حضرت فرمایا کہ متہ کو تم سے ارعائے میں یاد کرتے ہو بکارے اور حیلے کی حاجت ہو حد قریا و ستا ہی او میں حضرت کے صحابہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ **یہ اصحابا تختہ حضرت یہ حدیب وانی جی ہمت میں اسکا اتنا کرتے تو اسے حدیبے کا ور کے ریکین یا کا راہ عمدہ**
جیسے ق عند اللہ بن عمر و ناعند اللہ لا نکہ میل ولا ی کان نقوم من اللیل فترک قیام اللیل قالہ لابی
سجاری اور مسلم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ لے عبداللہ سو جو فالہ سے کی طرح کہ من رات کو اوٹھ کر تا حایو کو
بھوڑو رات کا اوٹھنا میری تنہا کی مارہ حضرت نے عبداللہ بن عمر سے فرمایا ف **اس حد سے معلوم ہوا کہ حدیث عماد ہمارا حادہ**
رورہ خواہ طیفہ شروع کرے تو اس کو حکمیہ مابے کھنچی کرنا بھی جیرہ امزہ سے واسطے لے ایسی حیات کا دل میں حوازی ہیں حتما
عادی بن حاتم یأخذ فی ہل راب الخ یق قلت کما رھا ودا یت عمھا قال فان طالت بک حلو لربن الطیضہ
تس یخل من الخیر تو حتی تطوف بالکھمہ لا خاف احد الا اللہ لکن طالت بک حیوۃ کنت فی کور کبری قلت کبریٰ

نسخہ خطی جامعہ اسلامیہ

جیہ ترتیب سے نزدیک جیسے اس کے نزدیک کرنا فرق ہے کہ سر سے بند کوئی بغیر سین و ہجری میں سال حضرت بنی کابل
 کہ چلے تو علی رضی علیہ السلام کو شیعیہ میں حلیف کیا مٹا فقہان کہ کہ بغیر حضرت رضی علیہ السلام اس واسطے کہ اس نے علی رضی علیہ السلام کو اس
 سے رنج ہوا تھا جو کہ حضرت کو جلیل اور یہ مٹا فقہان کا طعنہ بیان کیا اور کیا حضرت کی آپ بچہ جو رتوں اور لڑکوں پر غلبہ کرتے ہیں نہ حضرت پر
 حدیث بخانی بھی ہیں کچھ تہہ ہیں جانا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جٹ دہ طور پر گئے تھے تو اسے ٹرے صحابی بارون بغیر کو اپنے گور بارادری اسرائیل پر
 حلیف کر گئے تھے تو حلیف بنی عوت موسیٰ علیہ السلام کو نزدیک تھی وینس بھاری غرت پر نزدیک ہاں اتنی بات البتہ بارون میں زیادہ تھی کہ یہ بغیر بھی تھے اور تم سے نہیں
 اس واسطے کہ میں حاتم السدین ہوں میرے بعد کسی کا بغیر ہونا ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت رضی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال
 جلوہ گر ہوا اور غیہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث علی رضی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یہ بھی حضرت کے بعد موسیٰ علی رضی کے کوئی خلافت کے
 لائق نہیں ہو سکتے تھے جو ثابت اس واسطے کہ حضرت بارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے حلقہ حشر بوضع ہوئے تھے
 اگر حضرت بارون رہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد حلیف ہوتے تو اللہ بوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں سراط کی خلافت
 مراد ہیں یعنی مگ تنوک کے پھر یہ تک خلافت بھی ہدیت ہیں جیسے حضرت بارون کی بھی خلافت اوسے دم تک تھی حتیٰ کہ حضرت موسیٰ
 طو سے شریعت لائے تھے ہاں یہ مفسر ہے کہ اس حدیث علی رضی کو خلافت کی لیاقت جوئی ثابت ہوتی ہے لیکن اس میں اوکے سوا کسی
 حلیف کی کار بھی نہیں صدیق رہ اور فاروق اعظم رہ کے فصائل بھی احادیث میں ہیں ہمارے اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہیں
 ہیں اور ہونگی اسی حوالہ سے کے موافق ایک حدیث کو پڑھو کہ اس کے سوا اور حدیث کو چال کر یا یا حالت ہے یا بصرفہ عہدہ یا غیر
 اَلَا تَلَيْسَ لَكَ اُمَةٌ الصَّغِيرَةُ اَلَّتِي فِيْ اَحْسَنِ سُوْرَةِ الْاِنْسَاءِ قَالَتْ هِيَ اَكْبَرُ عِنْدَكَ فِي السُّوَاكِ عَنِ الْكَلْبَةِ اَمْسَلَمِ بْنِ مَرْ
 فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر کیا تجھ کو کفایت نہیں آتی ام کر مایا بیت عوسورہ لسا کے آخر میں ہے یہ حضرت سے
 او سوقت و یا یا اح عمر فاروق نے حضرت سے توجھا کلام کے حکم سے اے کلامہ مرد عورت ہے حکماں ورنہ ہو سورہ لسا کی
 آخر آیت یہ ہے يَسْتَفْتُوْكَ قُلْ اَللّٰهُ يُفَصِّلُ لَكُمْ فِي الْكَلَامِ لَعَلَّكُمْ يَعْلَمُوْنَ اے یہ شخصے کلام کی وراثت کا حکم پوچھے ہیں و کہہ اگر
 مرد مر جائے اور اس کے بیٹا ہو اور اس کی سہن ہو تو آدھا مال و سکا لیوے اور اگر دو سہن ہوں یا راوہ تو دو تہائی لیوے اور اگر
 صحابی سہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت کے دو ماہے یہ آیت گرمی کے موسم میں اوتری بھی ہو اس واسطے اس کو گرمی کی آیت فرمایا ہوا تو ہر ذیہ
 یا عجمی اما سعتت انت عجم الکمل صلوٰۃ لک وسلم میں الوہرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو سہن حاتم کہ مرد کا چا

۱۰۱۳

قیصہ میں مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے قیصہ سوال کرنا حلال نہیں بلکہ ایک کو تین قسم کے آدمیوں کا ایک قسم وہ مرد جسے دوسرا
 جو چھوٹے اور بڑا اور اسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ اسکا مال چھوٹے سے بڑا ہو اور وہ مرد جو چھوٹے سے بڑا ہو اسکا
 مال بڑا ہو گیا تو اسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ اپنی زندگی کے گزارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے فرمایا کہ زندگی کی سب سے
 حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقہ کی موت پہنچے یہاں تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اور اسکی قوم کو قین دانا اور فاقہ کو فاقہ سے قوا کو
 سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ زندگی کے گزارے کے لائق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سب سے حاصل کرے اور ان تین کے سوال
 کرنا قیصہ حرام ہے کھانا سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم میں بھی طرح حقیقیہ کی روایت ہے اور شکیک بقول ہے بطرح ابو داؤد نے لایا ہے
 روایت کیا ہے **ف** عیر کا بوجھ لپٹے اور ڈالنا اس طرح ہے کہ جیسے دو آدمی میں مال کے سبب جھگڑا ہو قرص کے مات یا خون بھلا کے
 مات یا دھڑکے بابت و ترسہ آدمی اون دونوں میں صلح کرادے اور اس قدر مال کو ایسے دے کر کہ لپٹے تو اسکو سوال کرنا درست ہے
 عرب میں اس طرح کی دھڑکی کا مات رواج تھا اور اس سے مال بڑا ہونا چاہیے آگ سے جلنا یا عرق ہو یا مالٹا حاما اور یہ جو فاقہ کی گواہی
 میں آدمی کوئی فرامی سوا اعتبار حیات اور استحکام کے نہ کسی عالم کے مردک یہ شرطیں کہ مردوں کو گواہی کے فاقہ والے کو سوال کرنا درست
 ہو اس حدیث معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن اس میں ضرورتوں میں درست ہے انکے سوال کے بطرح سوال درست نہیں مصلح میں
 قیصہ سے روایت ہے کہ میں مال صامس ہوا اور حضرت نے اسے سوال کیا حضرت نے مجھے دیا کہ لوٹھ جاکر کون کا مال جگہ کا تو میں شکوہ و شکایت
 حضرت نے یہ حدیث **وَمَا فِي خَمَحَ إِذَا مَا أَنْتَ تَلْمِزُ أَفْرَافًا وَتَلْمِزُ صُحُفًا وَسَتْرًا لِمَ سَرَاتِكَ الْأَعْلَى وَتَحْوَ مَا**
قَالَ لَهُ حِينَ فَرَأَى الْبَقْرَةَ فِي الْعِثَاءِ الْأَحْيَا صحابی میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا توفیق ادا ہے
 بڑھاکر و تلمس و صحابہ اور سچ ہم سب کا لائق اور اتنی اتنی بڑی اور بڑی یہ حدیث معاذ سے و ما فی جب کہ اوچھونے عشا کے وقت سورہ
 بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح میں جابر سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی سار حضرت کے ساتھ بیٹھتے پھر اسی قوم میں جا کر
 امامت کرتے سو ایک معاذ نے سورہ بقرہ عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ ہوا بڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے
 اسکو منافی کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اسے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کہتی والے محنتی لوگ ہیں یہی دل کی محنت ہم مانگے ہوئے ہیں ان کو
 حکمرانی طاقت نہیں مہنی کہ ہم بڑی بڑی کھینچیں اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑھی میں ابی سار علیحدہ بڑھ کے چلا گیا سو
 معاذ نے محکوم صاف کہا کہ حضرت نے معاذ کو یہ حدیث و ما فی یعنی تو لوگو میں کسا فتنہ ڈالا چھتا ہے بڑی قومیت سے جماعت چھڑا دیا

حکایت بیان کی حضرت سے کہ ہر سب جو روئے کچھ میں اور بھائی بند میں اور غلام خد متکبر میں یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت
دائون تک کام چلے تو حضرت فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا کہ چھوڑ دو یعنی قرابہ کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے
اول حکم سنوئے ہوا **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ** عَصَى بِمَعْصَرِ الْأَنْصَارِ أَكْمَ أَحَدِكُمْ صَلَاةً فَهَذَا أَكْمَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ ثُمَّ
مُتَّفِقِينَ قَالُوا اللَّهُ فِي وَحَالَهُ مَا خُتْنَا كَمَا اللَّهُ تَجَارِي أَوْ سَلَمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَصَى بِمَعْصَرِ رَمَا رَوَيْتُ أَنَّ هَذَا فَرَمَا كَمَا كَرِهَ
الْأَنْصَارُ بِحَالِهِ تَكْمَلُ رَاهِ نَبِيْنِ بِأَسْوَدَ لَمْ تَكْمَلُ دِينَ كِي رَاهِ بِلَا فِي مِيرَ سَبَّ وَأَوْ تَمَّ تَمَّ بَرَّ تَحْتِ سَوْخَا لَمْ تَحَارِي أَسْمِيْنِ لَفْتِ أَوْ حَبَّتِ كَرِي

۱۰۲۴

میرے سبب اور تم محتاج تھے سو خدا نے تھکوا مالہ کر دیا میرے سبب **و** جبک حین میں جب فتح ہوئی ادمال ہاتھ لگا تو حضرت نے
تو مسلمانوں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں دیا تو لو حوال انصار یون نے کہا کہ حضرت تھکوا مین بیتے اوکو تھے ہیں جن کے ہوں ہماری تھکوا
بگتے ہیں بھی جو ہمارے روز تھکوا مسلمان تھے میں حضرت نے اوکو ایک جیسے میں جمع کیا اور یہ حدیث تو انی بھر انصار اھی تھے اور روئے
انصار کے دو گروہ تھے اؤس اور خزرج رماہ کھر میں ماہم اوسیں بڑی عداوت تھی ٹراکت حون ہو چکا صاحب حضرت کے پاس دو لون گروہ

مسلمان تھے تو ماہم سہایت دوست ہو گئے نہ احباب خدا حضرت نے **وَيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُنْ أَكْمَ أَحَدِكُمْ صَلَاةً فَهَذَا أَكْمَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ ثُمَّ**
رَعْنَهُ فِي قَوْمِهِ قَالُوا أَقْدَكَ كَانَ ذَلِكَ قَالَ كَلَّا إِنْ عِنْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ حَارِبُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَكْمُ الْحَيَاةُ كَمَا وَالْمَاءُ
تھما مکہ صحابی اور سلم میں الوہرہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا گروہ انصار تھے کہا کہ اس مرد کو میں میری کو عزتیں ہوئی ہے
ایسے تھکوا انصار کے کہا یہ مات کو مقرر ہوئی ہے حضرت فرمایا یہ مواہیں میں مقرر اند کا بندہ ہوں اور اس کا رسول میں جھرت کی خانگی

۱۰۲۵

طرف اور تمھاری طرف اس میری رنگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہے اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہے **و** مصابح میں ابو بکر
رضی سے روایت ہے کہ حکم مع ہوا تو حضرت فرمایا کہ جو الو سبیاں کے گھر گیا اوکو ماہمان ہے اور جسے ہتھبڑا لے لے اوکو ماہمان ہے بہت
نے کہا کہ حضرت کو اپنے راوہ کی الفت ہوئی اور ایسی سنی کی طرف رعیت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا ت حضرت نے یہ حدیث

روائی **قَالَ إِنَّ مَسْعُودَ يَأْمَعُ السَّابِ مِنْ اسْتِطَاعَ مَيْكُمُ الْمَاءَ فَلَمَّا رَوَّحَ فَلَمَّا رَوَّحَ فَلَمَّا رَوَّحَ فَلَمَّا رَوَّحَ فَلَمَّا رَوَّحَ**
أَخَصَّ لِلْمَصْرَجِ وَمَنْ كَمْ يَسْتِطِيعُ فَعَلَيْهِ بِالْصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَحَاءٌ سَارِي أَوْ سَلَمَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوْوَسَ رَوَيْتُ
کہ حضرت فرمایا اے جانوں کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے کچھ اور جانہ داری کی سونکاح کہ اس واسطے کہ کاح نظر کا بڑا ہو
اور نہر گاہ کا ٹرا سچے والا ہے یعنی نکاح کے سبب ہی حرام کاری اور ایسی عورتوں کے گھر سے ہے جہاں ہے اور جسکو جانہ داری کی طاقت

۱۰۲۶

تو میرے اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اس واسطے کہ اس کے حق میں روزہ رکھنا غصہ کر لینے و فتنہ میں جھلک جھلک کر لینے سے
 شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جبکہ جو روکے کھانے پینے کا مقصد ہو اس کے حق میں بھلک کرنا مستحب ہے
 کہ ہر کام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدر ہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ تاوقتیکہ سے خود بخود شہوت دور ہو جائے گی قی قی قی
 یا عَشْرَ لَيْسَانٍ مِّنْ تَعْدِيٍّ مِّنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَهُ إِذَا لَقِيَ أَهْلَ بَيْتِي قَالُوا اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ
 ذَكَرُوا رَحَلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْرِي أَنَّ أَهْلِي إِلَّا مَا مَعِيَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر و رباوت کرے کہ مدالیہ سے اس میں شریعت کا کیا اور تکلیف
 میرے اہل بیت کو بھی میری گھر والی بی بی کو بھی سو خدا کی قسم نہیں جانا میں ایسی بی بی کو مگر نکال دالہ کو گونے ذکر کیا ہے اس میں کہ
 جسکو نہیں جانا میں مگر ایک وہ تو میری بی بی پاس کبھی بخانا تھا بدوین میرے ساتھ کے فتنہ میں کہ اسے میری بی بی حدیث کا
 حب عبداللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے حضرت عائشہ کو عجب لگا یا صفواں بن محفل سے بخاری وغیرہ کا محقق حضرت عائشہ
 سے یوں روایت ہے کہ عجمی باخونیں سال حضرت جگ ہی مطلق کو تشریف لینگے میں حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کے شیعہ کے ذریعہ پہنچے
 تو رات کو کویت کی جہز مونی میں جا کر روکے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر و اعانت کر کے مکان برائی بیان معلوم ہوا کہ گلے کا مار کر گرا میں اسی
 مقام پر تلاش کرتے گئے وہاں تلاش میں دیر لگی جو لوگ میرے کچھ بچے کسے یہ مقرر تھے وہ میرے کھانے کو اٹھا کر اوٹ کر کے
 لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتیں اور موافقت کم حوراک اور نہایت دہلی ہوئی تھیں اس صلیب کے کچھ وہ کسے دالو کو میرے بچے یا ہو سکتی
 کچھ خبر ہوئی جب مجھ کو بار ملا تب میں اپنے مقام برائی دیکھی تو لشکر کویت کر گیا میں وہاں بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر مجھے حال معلوم
 تو ضرور میرے لیے کو لوگ آئینگے صفواں بن محفل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہاتھ اندر سے کو ساتھ لائے اس نے مجھ کو سوتے
 دیکھا تو پہچاننا کہ یہ وہی ہے پہلے اس سے مجھ کو کچھ پوچھا اس نے سنو سنو کہ آتا تھا تو آتا آئیہ آجوں پڑھا اور کما یہ تو پیغمبر کی بی بی ہے میں جاگ رہی
 اس کی کوئی مالٹہ نیلے سینہ میں اس نے اپنا اونٹ ٹھٹھایا میں اس پر سوار ہوئی وہ اونٹ کی کیل کر کے روانہ ہوا طر کے وقت لشکر میں پہنچی
 تو تہمت کرنے والوں نے مجھ پر تہمت مالدی اور بابی مہالی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا میں نے اپنے میں اگر بار ہو گئی اور ایک
 مہیا مایا رہی اور محلوں میں تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر تھی ہاں اتنا محلوں میں دیکھا کہ جیسے میرے باپ میں حضرت مجھ پر مہرانی کرتے تھے اس ما
 ویسی مہرانی نہ تھی گھر میں اگر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس محورت کا کیا حال ہے اس وقت تک گھر میں یا خانے میں تھے یہ شہر کا ہر گھر

۱۰۲
 حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا

مائے ساتھ جائزہ کو گئی اور کچھ پر چار دین اور کچھ اوپر مڑی اور سے اپنے بیٹے کو بھی مسلح کر دیا۔ عاویہ نے کہا تو اسکو کیوں بدو خادمتی ہے
 و مگر بدری صحابی ہے بلکہ نے مجھ کو اس نعمت کی خبر کی کہ مسلح بھی نعمت کرنے والو کا شریک ہے یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہو گئی
 میں حضرت امارت لیکر اپنے بابائے گھڑائی کے اس جبر کو سختی کر دیا۔ میرے اسی ہاتھ سے کہا اے باپ کیا بات ہے جسکا لوگوں میں جبر چاہے میری ہاتھ
 کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے حادہ کی بیماری ہوتی ہے اسکو اسی طرح اکثر لوگ نعمت لگاتے ہیں جیسے کہا سبحان اللہ میرے حق میں
 لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اوس رات تمام رات محکومہ نہ آئی اور نسو حاری ہے پھر حضرت علی بن ابی طالب و سامہ بن زید کو ملا یا اور میرے
 چھوڑ دیے میں صلاح اور ستورہ یو جیسا اس واسطے کہ انہی مدت میں جبر نہ ملے کہ آتا اور وحی اور مابا کل موقوف ہو گیا تھا سامہ میری یادگاری
 سبیل کی اور کہا بڑا لہندہ آب کی لالی میں محکومہ تو سواے بالکی اور بہتری کے کچھ اور جہاں پر نہیں آتا اور علی بن ابی طالب کے کہا کہ حدافہ
 حضرت کرچہ نگی نہیں کی اس کے سواے اور بہت عورتیں مودہ میں نہیں رہتیں۔ یہ نوٹ ہے۔ سے پوچھیے وہ کچھ سوچ چلا دی گئی حضرت اسکو ملا یا
 اور فرمایا کہ سے سر پہ کچھ عایت سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے محکومہ کی یادگاری میں شک ہے یہ کہ اے ہول اللہ قسم ہے اور یہ حدافہ
 جسے محکومہ سچا پوچھ کر کیا ہے کہ میں نے کبھی اسکی یادگاری میں کچھ فرق نہیں پایا ہاں اتنی بات اللہ سے کہ عایت کم عمر کی ہے مگر یہ کھائی
 اور وہ سو یا کرتی ہے یہی کم عمری سے گھر کا بددست بہن کرنی پھر حضرت مسجد میں تشریف لگے اور سر پہ بہ حدیث و مانی یعنی اے مسلمانو کوئی
 "ہاں ملحق سے یہی محمد اللہ بن سلول سے ملے بلا بیوے کہ اس سے ماق میرے گھر کے لہ کو کو نعمت لگائی اور محکومہ نہیں کرتے کہ بعد کوئی عیبت
 و اب نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اس کا مددوار تھا اس سے کہا یا رسول اللہ میں آپ کا مدد لا لیتے کہ تیار ہوں اگر نعمت کرو یا لا جا
 و ہم یہی اس سے ہوئے تو میں اسکی گردن ماروں اور اگر وہ میری قوم سے ہی حزیب سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں تو سعد بن معاذ
 رح کے سر آراہی قوم کی بھی سے کہا کہ اے معلو تو زیادہ کوئی کرتاہے ہماری قوم والے یہ تیرا کچھ مقدور ہیں اور یہی قوم کی ہر بھی حمایت
 یہاں بھرا یہیں حصیر سعد بن معاذ کچھ چھیرے صفائی سے کہ اے سعد بن معاذ تو یہ وہ کوئی کرتاہے تم خالکی ہم نعمت کرنے والے کو
 مل کریں گے کیہ نہ منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتاہے جو کہ قریب تھا کہ کشت خون ہوئے حضرت سبکو چپکا یا حضرت عایت
 - مدد دیتے کہ من مٹھی ہوتی تھی کہ حضرت گھڑن تشریف لائے اور میرے روایک بیٹے اور ویا کہ اے عایت تیرے حق میں بیٹے
 یہی ہی ماں سنی میں اگر تیرے گناہ ہے تو عقیقہ اتیری یادگاری میں یاں کر گیا اور آگیتے کہ کیا ہے تو تو یہ کہ اس واسطے کہ
 ب سب سے تو یہ کی فوج لگنا۔ معاف کرتاہے جس نعمت مانتا تمام کرچہ تو میرے اس واسطے کہ نہ ہو گئے میرے حضرت کہا کہ محکومہ معلوم ہے

کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہے اور آپ کے دل میں ہم گئی ہے سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب کے پاک ہوں تو حضرت یحییٰ کا ہیکل پر
اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کروں تو حضرت اسکو معاف فرمائیے گے اب میرے اور حضرت کے درمیان سو حضرت یحییٰ کے اور کوئی مثل نہیں بن سکتی
فَصَدْرُ حَمِيلٍ طَوَّافًا لِّلْمُسْتَعَانِ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب میرے سر سے اور تمہاری اس گفتگو پر جلد ہی کی مدد و کار ہے حضرت میرے
پاس سے نہ اونٹھے تھے کہ وحی اور ترے کی نشا نشان حضرت بظاہر ہوئیں اور سورۃ نور میں خدا میری ایک دہائی اور نعمت کرے والوں کی ہمت
سان کی پھر تو حضرت خوش ہو کر فرمایا اے عائشہ شہادت ہے تم کو کہ غلے نے تیری ایک دہائی سیال کی میرے ہاتھ کے کمالے عائشہ اور تم کو
حضرت کی تعظیم اور شریف کر میں اور سوقت سمیت غصے میں تھی میرے کہا کہ میں نہ اونٹھو گی اور نہ حضرت کی تعریف کروں گی میں اپنے خدا
مشریف اور شکر کروں گی جسے میری سبکداری ظاہر کی حضرت عائشہ روایت ہے کہ یہ مجھ کو یقین تھا کہ خدا میری سبکداری آخر کو ظاہر کرے گا
لیکن یہ معلوم تھا کہ میرے حق میں قرآن اور گناہ قمارت تک بڑھا جائیگا ف اس حدیث سے متاثر ہوئے طاب ثغریٰ اویا یہ کہ جو
سگما سو کو عیب لگا ہوا ہے وہ آخر کو جو بے بصیرت و تاملے اور یا کوئی مالکی راہہ رنات ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ جسے حضرت عائشہ
کو یہ کہا مقرر دست حضرت کو رخ دیا اور اوھیں مہمانوں میں نہ بھی مل پواتی ہے یہ کہ علم عیسٰی کے خدا کے کیسوں میں عیسٰی اسکا
مرد اور ریح حضرت کو یہ ایکس مردوں خدا کے تملائے حقیقت حال حضرت کو یہ معلوم ہوا ف ابوسعیدؓ نے اَمَّا عَسَىٰ اَنْ يَّكُنَ لِّلشَّيْطَانِ تَصَدِّقٌ
كَافٍ اَرْيَكُنَّ اَكْذَرَ اَهْلِيْ نَسَارِ سَحَارِی اور سلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے عورتوں کے گروہ جہاں کرو اسے اسطے
کہ وہ حیوان ہیں یحییٰ کا یہ راہہ نظر میں بھی درخ میں بیٹے عورتیں مردوں سے راہہ دیکھیں ف حضرت عید کو جس حد گاہے بھیجے
یہ عورتوں کے کہ یہ کہے پھر یہ حدت و مانی عورتوں نے یہ چھایا حضرت اسکا کیا ہے کہ عورتیں مردوں سے راہہ میں
ہیں حضرت میرا یہ کہ مت کو سا کرتی ہیں اور یہے حاویہ کا حق ہیں میں بھی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میرا
کہ راہہ رحمت سے محتاج ہے ف اَنْتُمْ هَرَبٌ اَمْ مَعْتَصِرُ الْيَهُودِ اسلمو انسلمو سحاری اور سلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے۔ ایک
کہ شریفے ہلے یہودیوں کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو رخ ہو یعنی مل اور حریہ اور ریح سے ف حضرت یحییٰ نے یہ وہودیوں
فرمایا اے عورتوں کے کہ لے کا راہہ کیا رخ عائشہؓ یا مَعْتَصِرُ الْيَهُودِ وَ لَكُمْ مَقُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلاَّ
كَلْعَلُوْنَ اَنْتُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنْتُمْ كَلْعَلُوْنَ اَقَالَہٗ اَوَّلَ مَا اَقَامَ الدِّمَہُ نَعَدَہٗ لَكُمْ
سَلَامٌ سَحَارِی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا اے یہودیوں کے گروہ کہ تمہارا یہ

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

اگرچہ یہ نہیں سننا تو یہ تو قرآن پر قربان ہیں پھر تو مسلمانوں اور کافروں میں نہایت لڑائی ہوئی قرب تھا کہ تمہارے حضرت سید کو چکا
 کیا پھر حسین عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سید نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے معذرت کے واسطے کہ حضرت سید نے اپنے
 سے پہلے بیان کیے تو کون نے چاہا کہ اس کے سر پر تازی اور بادشاہی کمان رکھیں اب آپ بن حوئے نے اور اس کی بیعت میں غل پڑھا
 وہ ایسی باتیں کہ طلبہ اس حدیث معلوم ہوا کہ ریاست کا غور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے **ہم انکاس بن عبد اللہ الکلبی**
آئی حباب بن نادر اصحاب التمر قال یوم حنین مسلم بن حضرت عباس بن عبد المطلب روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اسی جہاں
 یکار درخت والو کو یہ حضرت سید جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن عیسٰی اور الوسفیان س
 حارث نے حضرت کا ساتھ دیا کہ تم سچو راہ کا مقابلہ ہوا تو کامروں نے ہر طرف تیز اندازی کی مسلمان کے پیروٹھ گئے اور حضرت سید مجرب
 سوار کافروں پر حملہ کرتے تھے بن لکام کہیں تھا کہ حضرت جلدی نکرین اور الوسفیان کا پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
 یعنی جس لوگوں نے درخت کے نیچے جا کر بیٹھ کر دعا مانگی کی بیعت کی ہے او کو یہ کار حضرت عباس کی تھی اور تھی حضرت کی اور اسے
 ہوئے سب صحابہ ایک ایک کنے ایسے جھکے جیسے گائے کی بھونکی طرف جھکتی ہیں پھر فرمایا **اے** اور حضرت بھران کا
 اس لڑائی میں ہر گئی جہاں میں آنھوں سال بھر بیٹھنے کے ہوئی **فی النبی بن حباب آئی عثم قل لا الہ الا اللہ عکلمہ**
احآخ لک یہا عیہ اللہ قالہ لانی طالب عیدہ و فانی بخاری اور مسلم میں سبب اس حدیث سے روایت ہے کہ حضرت سید
کہ سید یہ حیا کہ لا الہ الا اللہ کہ لے اس کہے کو خدا کے دیکھ اس کہ کہیے کے سب سے تیرے واسطے میں جھکنا لوگا بھی تیری
 اسلام کی گواہی دکر تم کو خدا اور گاہیہ حضرت ابو طالب سے کہا او کے مرنے وقت **ف** ابو طالب کی وفات کے وقت الوحمل اور
 عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت یہ حدیث فرمائی نواں سمجھتے تھے کہ اے ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے پیر کو چھو
 حضرت بار بار کہہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اسی طرح و رعلا تے تھے آخر اس کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین
 پر مرتب ہے اور کہہ کہ **ف** **اَنُو مَوْسٰی اَیُّهَا النَّاسُ ارْعَوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اَیُّکُمْ لَا کُفْرَ عُنُوْا اَصْحَمٌ وَلَا عَامِلًا اَنَّا نُرَدُّکُمْ**
سَمِیْعًا قَرِیْنَا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَہُ فِی سَفَرٍ وَ کَا فُو اَیُّھُمْ قُوْا بِالْکُفْرِ سَجَا رِی اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت
 کہ حضرت فرمایا ہے لوگوں کی روایاں حالویر بھی سنو کہ وہ اللہ تم سے تیرے اور عاب کو میں بیکار سے ہو تم تو ستنے دیکھ لے کو
 بیکار تے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے یہ حضرت سید میں فرمایا اور لوگ بیکار کے امدا کر کہتے تھے **ف** اس حدیث

طریق معلوم ہو تاکہ نہ کر میں زیادہ شور کرنا درست نہیں اس واسطے کہ زیادہ شور کرنے میں اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہیں اور
 دوسرے کے بھی صدمہ آتا ہے۔ اِنھما التامسان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً وَاِنَّ اللہَ اَصْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا اَمَّا بِہِ لَکُنْ سَلَامٌ
 قَالَ مَا اَنْجَحَ الرَّسُلُ کُلَّوَامِنِ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ مَا اَنْجَحَ اللّٰہُ الدِّیْنَ اَمَّا کُلُّیْ اَمِیْتُ
 طَیِّبَاتِ مَا رَزَقَکُمْ ثُمَّ ذَکَرُ الرَّجُلَ یُطِیْلُ الشَّعْرَ اَشْعَثَ اَعْبَرَ مِیْثَکَ یَدِیْہِ اِلَی الشَّعْرِ مَا رَتَبَ رَاۤیْتَ مَا رَتَبَ وَمَطْعَمَکَ
 حَلَالٌ وَمَشْرَبَکَ حَرَامٌ وَحَدِیْیَ مَا مَحَلَّہُمْ طَائِفٌ یُّسْتَحَاطُ بِہِ لَا یُحِلُّ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ سِوَاہِ
 خدا پاک ہے سب سے قبل کرتا ہے مگر عمل پاک اور پاک کو مقرر کرنے کے حکم کیا ایمان داروں کو جب تک کہ حکم کیا بغیر حق کو فرمایا قرآن میں آیت غیر
 کھا تو پاک مال اور حلال برحق اور نیک عمل کرو میں البتہ تمہارے عمل کا جتنے والا ہوں اور خدا نے قرآن میں فرمایا اُنے ایمان داروں کو حلال
 مال اور پاک چیز و مکو جو بیٹے تمکو دیں پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جس نے بڑا لبتا چڑا سفر کیا کچھ بے مال حال کو وہ بھیلا تاہے اترو دو نسا
 ہاتھ آسمان کی طرف در یوں کہتا ہوں کہ اس پر اور رب میرے رب میرے اور حال تک کھانا اوسکا حرام اور دنیا اوسکا حرام بدل اوسکا یا لا کیا حرام
 سے پھر کمان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف مال وہ ہے جس میں کبھی دعا دعویٰ اور جھگڑا ہو اور شرع میں درست ہو چور کا
 مال اور عصب کا مال یا ک نہیں اس واسطے کہ ہلاک دعا دعویٰ اوس میں موجود ہے اور خرچی کا مال اور رتوت کا اور بیاج کا اگرچہ اوس میں لظا
 و دعویٰ نہیں لیکن اس طرح مال لینا شرع میں درست نہیں تو نایاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے حیرت کرنا سعیا مذمات ہے کہ خدا اوسکو
 قبول نہیں کرتا اس واسطے کہ وہ پاک ہے نایاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرے میں معیروں اور مسلمانوں کو خدا کا ایک سا
 حکم ہے ہمیں ہے اُن کو کو نکاح کہتے ہیں کہ اوصاحب ہم اور بغیر لوگ یہ الیہ نہیں جو او کی طرح طلب حلال میں حالت نشانی اور حجت
 کریں پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر جدید متفق ہو جس اور سرخ کس کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن حل و سکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال
 کا ہوا تو دعا قبول ہو چکی کون صورت ہے خواہ سحر کا ہو خواہ جادو کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں ساری حالت
 سے حلال حرامی تلاش کرنا مقدم ہے عدول اسکے تہ عبادت میں کچھ مزا ہے نہ دعا قبول ہوے کی کچھ اسیر ہے اور یہ جو بعض تافہ
 کہتے ہیں کہ حلال مال یا میں کسکو ملتا ہے اوسکی تلاش سعیا مذمہ ہے سو غلط باب ہوا اس واسطے کہ محنت مردوری کرنا کھیتی کرنا سو اگر ہی سچ
 موافق کرنا اور کیری کرنا شرطیکہ اوس میں کوئی خلاف شرع کام نہ کرے پٹے یا کوئی شخص حاکم کی رائے میں دعا قبول کرے یا کوئی شخص
 حوالہ طریقی حاصل ہو وہ حلال و پاک ہو مگر خدا کے جل یا یاد رکھو میں خدا کو مومنہ کھایا کھیتیں ہے اوسکو دیک حلال روزی طلب کرنا مقدم اور حرام

بائیں ملک حلال

۴۱۔ کہ کہیں جو ذکر کرے تو مقتدی کا کرین پھر منہ کی برائی بیان کی کہ اس کا جب غفلت ہے اڑنے کی تفریق کی کہ اس کا سبب
 پیدار ہو اور علم ہے کہ اس کا سبب ان کا التماس علیکم یا التماس فان التماس بالارضاع قالہ ہم عرفہ
 بخاری بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگو اپنے اوپر رام اور قرار لازم جاؤ کہ خود روزانہ اور روزانہ
 نیکی اور غریبی سہین یہ ضرورت کرنے کے دن فرمایا **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو بھیجے بہن
 فل و شورش کہ لوگ اونٹوں کو مارنے سے روک دے آتے ہیں تب یہ حدیث فرمائی **ع** علی یا ایہا الناس اقموا الصلوات وادعوا ربکم
 مسلم بن حضرت مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسے لوگو مدد کو قائم کرو اپنے غلاموں پر **ف** بھی اگر کھار
 غلام گناہ کریں تو او کو سزا دو جسے دس درم یا زیادہ جوری کرین تو باغیہ کا ٹو یا حرام کرین لوگو سے یہ اس مارو اور رام شافعی کو نزدیک
 ۴۲۔ ایک سزا ہے کا تھار ہے اولام اعظم کے نزدیک امارت کے بعد عدول امارت حاکم کے مالک کو سزا ہے یہ کا احتیاس ہیں ہم اؤ سید
 یا ایہا الناس ان الله یغفر من یشک منہ وکف الله سبیل الذی یشک امرأ قصص کان عیدہ میہا سکی فلیسغہ
 وکیستغہ یہ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسے لوگو اللہ حد ابھی اسارے کہ جلیسے متراب میں اور شاید کہ آگے
 او تار یگا او میں کچھ حکم بھی کھول کے حرام کر دیکا سو جسکے پاس اس متراب سے کچھ ہو سو جلیسے کہ اسکو پیچڑاے اور اس سے فائدہ
 او ٹھالیوے **ف** جب قرآن میں اس سے مولیٰ کہ آیتیں اوزین کہ مستی میں مارست پڑ ہو اور شراب میں لوگو کو فائدے بھی ہیں اور گناہ
 بھی ہیں تو لوگ شراب پیتے تھے ہاز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پر در اسے سمجھے کہ عقربت حرام ہو جاتی ہے تب یہ حدیث
 فرمائی ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرماتے کے بعد تھوڑے عول گدے کہ قرآن متراب میں شراب کی صاف حرمت بیاں ہوئی حضرت نے
 فرمایا کہ اب جسکے پاس متراب ہو نہ یہ یہ بھیجے دھکا دیے سو اسی دن حکم سنئے اصحاب نے رن لوڑ ڈالے اور ستراب سہادی کہ تمام
 ۴۳۔ میں کچھ ہو گئی سنئے ذی معنی اٹھتے یا ایہا الناس ای قد کنت آدم کلم فی الارض سمع من الناس
 وای الله قد حسنم خلک الی یوم القیمہ من کان عیدہ میہو تنی فکحل سبیلک ولا تأخذوا فی
 انتمی ہوں متکیا مسلم میں سبزو بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اللہ نے تمہیں مکہ امارت دی بھی عورتوں سے متنبہ
 کرے کی اور نیک حدانے اس متنبہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متنبہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اسکو چھوڑ دو پوے اور
 جو او کو دیا ہو یعنی مہر یا حرج سو او کو کچھ بھی نہ بھیجے **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متنبہ کرنا حکم حد قیامت تک حرام ہوا

حضرت عائشہؓ کو حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہؓ نے کیا کہ میں نے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک
 حصے کے بعد کثرت پڑھنے کے لئے بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ کہتیں تھیں
 قضا نہیں اور یہ ہے امام شافعی کا اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو بعد عصر کے پڑھنے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا
 اگرنا حضرت کو خاص تھا اب درست ہیں اس واسطے کہ سنت کی قضا دن فرض کے جائز نہیں خیر ائیں یا ام حارثہؓ قضا احسان
 فی الحقیقہ و ان ائیں احسان لقرآن و من الاصل بحاری میں اس روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ام حارثہؓ کی ماں چال تو ہیں
 کہ بہشت میں کئی بہتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا بوجہ استوا بھی بہشت میں ہے حارثہؓ میں شہید ہوا تھا اس کی ماں نے حضرت کے پاس
 آکر کہا یا رسول اللہ اگر عارۃ جنت میں ہو تو میں اس کے غم میں صدمہ کروں اور اگر جنت کے سوا کہیں اور ہو تو محنت کر کے اس کو روٹوں
 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہی ہے سب کو کہ سنت فقط ایک ہی سے ملکہ بہشت میں کئی بہتیں ہیں ایک سے ایک علی اور تیرا بیٹا دوسری میں
 ہے پھر اس کے عہدہ اور بعد ہے خیر ائیں یا ام حارثہؓ بنت سعید بن العاص و قبل بنت خالد بن سعید یا ام خالدؓ هذا استنا ام خالدؓ
 هذا استنا و یروی سنۃ فی الموصیٰ صحابی میں ام خالدؓ سعید بن عاص کی ماں خالد بن سعد کی مٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ ام خالدؓ یہ سیاہ سو سی کی یاد راجھی ہے ام خالدؓ یہ اچھی اور ایک دایہ میں سحائے سساکے تہ دونوں مقام پر آیا ہے اور دونوں
 ان لفظوں کے معنی اچھی و ام خالدؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت کے پاس کئی قسم کے کمرے تھے اور اس ایک جاو سیاہ دھاری داروں
 کی جھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں یہ کسکو ہوں اصحاب جب سے اور میں کم ہونے کی تھی حضرت نے محکوم لاکر وہ جاو دی اور یہ حدیث فرمائی
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھوٹے لڑکوں کو چیر دیکر اس کی تعریف کرنا کہ لڑکے خوش ہوں مستحق عافیتۃ یا ام سلمہؓ لاؤد
 فی عافیتۃ و انہ واللہ ما نزل علی الوحی و انما فی الحاف اهل و فیکن عذیرھا بحاری اور مسلم میں حضرت عافیتہؓ سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام سلمہؓ تو محکومہ رحمت کے عافیتہ کے مقدمے میں اس واسطے کہ سوائے عافیتہ کے تم میں سے کسی عورت کے
 کماں میں مجھ جی نہیں دیتی و اس حدیث کا معصل قصہ ہے جبکہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہؓ کی ماری کے دل حضرت کو
 نچے بیچتے تھے کہ حضرت خوش ہوں گے حضرت کی مدینوں حضرت ام سلمہؓ کی معرفت حضرت سے نالہ کی کہ اصحاب سیدوں کے گھر تھے
 سہا کرین عافیتہ کی کیا خصوصیت ہے تب حضرت نے حدیث فرمائی یہی عافیتہ کی فصیلت صرف میری محبت ہے میں ملکہ دوسرا ایسا کمال
 ہی ہے کہ سچا کہے اور کسی بی بی یا سب مجھ جی نہیں آتی تو معلوم ہوا کہ حد کے رکھنے سے عافیتہ کی فصیلت ہے سو حضرت ام سلمہؓ

یہی ام سلمہؓ ہیں حضرت کہ پھر پھر عطر کی خوشبو میں بھرنے کی حسرت جاگ پڑے اور یہ حدیث مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا

ارسلوا نساءکم معکم فیکونن لکم عینا وعلیکم عینا وعلیکم عینا وعلیکم عینا اور دوسری روایت میں

ام سلمہؓ جو آپؐ کے اپنے لڑکھانے کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینہ جٹ گئی ہوں حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھ جاؤ یا ام سلمہؓ

أَمْ لَمْ تَرَ حَتَّى أَتَيْتُكَ حَاجِدًا قَالَهُ لَا مَرَّةَ وَكَانَ فِي عَقْلِهِمَا شَيْءٌ فَقَالَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ

حَاجَةً مِّنْ لِّسَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلاں کے لڑکھانے اور میں جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کر دوں

یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانہ تھی سو اس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے و ابیک عورت تھی

دیوانہ حسرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلاں کام کر دیجیے حسرت کمال حلاق سے اوسکی مٹی سے مٹی لکھ کر لے کر آئے اور اسکا کام کر دیتے ق عائشہؓ

يَا تَبِيتُ أَهْلُ رَأْسِهِمَا شَيْئًا يُبَيِّنُكَ لَعْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ حِينَ قَالَ يَفْهَأُ أَهْلُ الْأَرْوَاحِ مَا قَالُوا بَحَارِي وَأَرْسَلُ مِنْ حَسْرَتِ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای تیری قبر پر کیا تو نے عائشہؓ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجھ کو شک نہ ہو یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب

حضرت عائشہؓ کے حق میں بہت کڑے والوں نے کہا جو کما ف نہت کا قصہ اسی ما میں مصل ہو چکا ق عائشہؓ یا بُيِّنْ لَّكَ الْغَيْبُ

مَا لِحُبِّ قَالَهُ لِعَائِشَةَ حِينَ نَحْتُمُ أَرْوَاحُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ يَشْهَدُ لَهُ الْعَدْلُ فِي عَائِشَةَ بَحَارِي اور

مسلم میں حسرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مجھ کو یہ کیا تو نے جانتا ہوں یہ حضرت نے فاطمہؓ سے روایت ہے

کہما حسبہ او کہو حضرت کی بیویوں نے حضرت کے اس بیجا تھا عائشہؓ نے نہ کے حق میں برامی چاہتیں تھیں و دوسرے ما میں اسکا

مصل ہو چکا ق عائشہؓ یا عائشہؓ اشعرت ان الله امكن فيهما استفتيته في حاء في مرحلاي فقال احدهما عند

سألتني قال احدهما رحلي فقال الذي عده رأيت لذي عده رحلي أو الذي عده رحلي لذي عده رأيتي ما دهم

الرحل قال مطمئن قال منطته قال لم يدن الا غصم قال في آتي شئ قال في مشط ومشطه وحصر طلعه

دکھ کر قال فأتى فقال في يدي رأيتي روايت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہؓ کیا فرمے

ما کہ جس نے مجھ کو حکم کیا جس سے میں نے حکم چاہی میری دعا قبول کی اور حادو کا حال ملا دیا میرے پاس دوسرے نے سواک تو میرے

سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے سر کے پاس رکھا اوسے میرے سر سے تھا اوسے میرے سر سے تھا یا اوسے کہا جو میرے سر سے

تھا اوس سے کہ جو میرے سر سے تھا اور میں نے کوئی بھی نہ کر سکا اور جو میں نے کہا کہ اسے حادو کا اثر ہے اوسے کہا کہ اسکو حادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ اسکو

تھا اوس سے کہ جو میرے سر سے تھا اور میں نے کوئی بھی نہ کر سکا اور جو میں نے کہا کہ اسے حادو کا اثر ہے اوسے کہا کہ اسکو حادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ اسکو

کرمین و شخص کا ذکر کرتی تھی کہ تین من حضرت تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی تفاق کی نشانی ان کو
 عاشر ہوتی ہیں غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے نگاہ بینین حضرت گمان کیا یقین نہیں اس واسطے کہ دل کا حال خلجی خوب جانتا
 ۱۰۶۳ سخر عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَقَوْمًا اَلَا تَصْبِرُ يَحْجِبُ لَكُمْ عَنَّا عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا
 کہ اسی عائشہ تھائے اس کجیل نہ تھا اس واسطے کہ انصاریوں کو کجیل خوش معلوم ہوتا ہے و حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ منہ ایک
 عورت کی اہل بصری مرد سے سنا دی کہ وہی تب حضرت یہ حدیث فرمائی کجیل فرمایا دن بھائے کو اور شرین گائے کو معلوم ہوا کہ کاح
 ۱۰۶۴ میں وہ بھاما اور گانا حلال ہے بشرطیکہ وہ میں حما سمجھ نہوا اور راگل کا مضمون خلاف شرع نہو عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكَ
 حَسَارًا نَبِيَّهَ قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءٌ فَقَالَ لَتَحْبِرُنِي اَوْ لَتَحْبِرُنِي اللَّطِيفُ اخْبِرُنِي قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيِّنِي
 اَمْتُ وَاُمِّي وَاحَدَتُهُ قَالَ قَالَتْ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ اَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّ صَدْرِي فِي صَدْرِي لَهْدًا
 اَوْجَعْتَنِي ثُمَّ قَالَ اَطْلَعْتُ اَنْ يَحْبِفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ هُمَا يَكْمُلُ النَّاسُ تَعْلَمُهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 قَالَتْ حَتَّى يَنْبَغِي اَنَّا نِي حَتَّى تَرَأَيْتُ مَا دَانِي وَاحْطَا مِنْكَ فَاحْشَتُهُ وَاحْشَتُهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ تَدْخُلْ عَلَيْكَ
 وَقَدْ وَصَّيْتُ بِكَ قَطَعْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَكِرْهُتُ اَنْ اَوْقُظَكَ وَحِينَئِذٍ اَنْ كُنْتُ وَحِينَئِذٍ قَالَتْ اَنْ تَرَأَيْتُ
 يَوْمَئِذٍ اَنْ نَاقِي اَهْلَ الْبَيْتِ فَكُنْتُ غَيْرًا لَهُمْ سَلَّمَ فِي حَرْبِ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا
 یہ احوال سے عودم بھولی اور بانی ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کس چیز سے بھی کوئی سب سے میرے ہائینے کا تو حضرت نے فرمایا کہ
 اسکا سب تلو دے یا تو بھر کھو ظاہر و باطن کا دانا حردار تلو دیگا حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ما باپ آپ یہ
 قرآن بھر میں حضرت کو سب حال تلو دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ حکو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا کہ ہاں سو حضرت نے مہربانی
 سے میری بھائی میں ایسا ہکا مارا کہ میرے درمیان لگا بھر حضرت نے دانا کیا فتنے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا بھر غلم کر گیا
 جی سری ماری کی رات کسی اور لی بیاس میں حانا ضرب عائشہ نے کہا کہ میرے کو کوں بھیلے ہیں خدا کو خائیا حضرت عائشہ نے کہا ہاں جانتا حضرت نے فرمایا
 کہ اللہ حضرت میرے پاس آنا صاحب کہ قوی دیکھا بھر اسے غمو کارا اور تنگے جھیا یا سو بیے اسکو حواں یا اور تنگے میں جھیا اور حرا
 کبھی میرے پاس آیا بھا اور تو یہ کیرٹے او یا جکی بھی او میرے گمان میں یہ آکا بھا کہ سو گئی سو گئی اگلا کہ تھو و گار اور ڈرامیں کہ تو
 گھر بنگی سو گئی ہے کہما مقرر یہ اس بھکو یہ حکم کرانے کہ توقع کے وین والے مردوں اس حایر اور کے واسطے معصرت مانگ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اسکی لینے کہ حضرت کے گمان میں میں سو گئی پھر حضرت اوتھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور تہمت جو تاپہنا اور آہستہ دروازہ کھولا چھو یہ رشتک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی یا اس حالت میں ہو میں نے بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہاں تک کہ حضرت قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ماتھ اوٹھا کہ وہاں کی لبادا کے حضرت وہاں سے میری تو میں بھی پھری حضرت چھٹے میں بھی جھینٹیں میں جلدی سے آگے اگر لیٹ رہی جب حضرت تہمت حدیث قرآنی تفسیر کے قبرستان کا نام ہے حضرت کے مکان سے سات متصل ہے کئی قدم کا فرق ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا مستحب ہے **عَائِشَةُ نَأَى عَنِ الْمَقَابِرِ**

[illegible]

عائشہؓ یا عائشہؓ می دخل ہذا اَلْکَلْبُ فَهَما مسلمین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زوریا یا اسے عائشہؓ کہتا اس کاں ۱۰۶
 میں کہ گھس آیا تھا ف اسکا قصہ وجہ کہ حضرت حریل بے حضرت یاس نے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر میں کیا کھس آیا تھا اس

سے اُن کے لئے میں دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث دہائی ہم انورہیۃ ما عالیۃ ما علیہ فی التوبۃ و
نَدَیْ اَحْمَرَ لَا فَعَالَتْ اِنِّیْ حَاصِلٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَکَ لَکَیْسَتْ فِیْ ذَکَکَ مُسْلِمٌ مِّنْ اَوْبَہْرِہِ عَسَیْ رَوَاہُ بِکَ حَصْرٌ وَّ مَا یَاکُلُ اِیْ عَاسَہُ

نَدَى أَحْمَرَ فَعَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ خِيَصَتِكَ لَيْسَتْ فِي نَدِيكَ سَلِمَ مِنَ الْوَهْرِ رَدِّهِ رَوَيْتُ أَنَّهُ حَضَرَ رَوَايَا كَذِبِي عَمَّ

مکمل کیا اور ٹھکانے اور دوسری روایات میں ہے کہ حاتم نازاؤ ٹھکانے سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھ کو جیص کے ولی ہیں اور حضرت نے فرمایا اے اللہ

تراخص تو میرے اختیار میں ہے یعنی صاحبِ غنہ عورت کو میرے چھونا درست ہے اس واسطے کہ اس کے اختیار میں تو میری لذت نہیں لی

عَلَيْكُمْ وَأَعَانِي وَاللَّهُ لَمَّا سَاءَ مَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْأَعْنَاءُ وَلَمَّا نَصَّهَا رُؤُسُ السَّيَاطِينِ لِيَعْنِي بَابُ رِيّ أَوْدَانَ بَحَارِي وَأَوْدَانِ

عائشہ نے یہ روایت سنا کہ حضرت عمرؓ کو ایک لڑکے عائشہؓ خدا کی قسم میں کہیں کہ یا ابی جیسے منہ دی کا جگو یا باپنی اور اس کے چھوٹا بچے کے درجے جیسے

ستیا نول کی سرخسوی ارواں کو زمین کے قاصد پر عا دو کرنے کا قصہ قریب گندا اوس کو زمین کی وحشت اور ویرانی کا حال صخرے بیان کیا۔

1-74

یہ جبریل بن سکوسلام کرتے ہیں ف یوراقہ حضرت عاتکہ رحمہ سے یوں روایت ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ جبریل کو سلام ادا کیا

لی حرمت یا رسول اللہ جو آپ کچھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی اس حدیث سے بڑی فصیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ آپ

دوسرے کو سلام ہو یا مستحب راو سلام کا جواب یاد کر کے دیا انصاف ہے جسے عائشہ رضی اللہ عنہا نے رحمتہ اللہ علیہ کی لفظ زیادہ کہی

عزالتہ یا عاتق کل المذنب مسلیم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ و ماں اے عائشہ مجھ کو دیکھا اور

عائشہ کا مصائب اور روایت یہ کہ سنگ نارسا ہونے کو چھٹے قویہ کے واسطہ بن گیا ۱۱۱۔ محمد حمزہ اگہ ۱۱۱۔

[illegible]

کے چہرہ کا رنگ لال ہو گیا ہے۔ کونسا کسم پور کا مالک ہے؟ یہی معلوم کر چیت اور محمد نے گھر والوں سے اور محمدی امت سے علی گڑھ

وَأَمَّا بِنْتُ عَلٍّ فَإِنَّهَا بِنْتُ عَلٍّ مَطْلَبٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَطْلَبٍ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَأَتُوفِي مِنْ مَالِي مَا سَأَلْتُمْ

اسلام میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فریاد کیا کہ اے فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی اے صفیہؓ عبدالمطلب کی بیٹی اے عبدالمطلب کی اہل لاؤ میں مالک ہیں تمہاری

سری کا حداسے کسی جبر کا یہ مکمل سے مانگ نو جو تمھارا جی یا ہے و ح آیت اور ی کہ ای میو لری یا رادری والون کو عذاب الہی سے ڈرا کہ

حضرت نے اپنی بیٹی اور کھو بھیجی اور داد کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دیہات میں اسے مال نیسے میں محکوم اختیار نہ آجرت کا میں مالک اور مختار

میں مدوں ایماں اور میک عمل کے میری خراب یرہ کھلیوق انہرینہ ناسیاء المؤمنیات لا تھمہن احدکن یحاربا

تو کجاست سیه محرابی که آفتاب و آینه را در آغوش میگیرد و در آغوش میگیرد و در آغوش میگیرد

اور میری دوسری رباب پہ کہ جس نے وہ کیا کیا کام ادا کر حورو تو تم میں سے کوئی عورت اسی سانی عورت کے چھو کو جیسے اور ذلیل سمجھا اور اگر کوئی

اسم صاحب دار
محمد محمدی

۱۰۰

۱۰۶۲
مستخرج
کتاب فیض المعانی
ابن ولید

15

اگرچہ تھک کر کا کھرا کر کے دریاں کا گوشت ہوش یعنی تھک اور زرد و جان کو آپس میں محبت اور الفت چاہیے تو آپس میں تھک دینے لگنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے شوخ بہت کا دھیان اور خیال بچا ہے کہنا عورتوں کو خاص کر کے ہوا سے فرمایا کہ او کو مکمل نہیں ہوتا کہ چکر چکر رہتی ہیں خیر چاکر اور او کو نصرت کرتی ہیں تو محبت کہہ ان اور عداوت پیدا کی

خواہ دنیا کی ہر شے سے خواہ توکل و تمنا سے رخ عنہ اللہ بن عمر و انیس العاقل بالکافی و لکن الواویل الذی اذا قطع
 سرحدہ و صلیحہ بخاری بن عبد اللہ بن عمر و سے روایت ہے کہ حضرت زبایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص ہے جس کا حق
 احسان کرنے و لیکن ادوی کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اس کو چوڑے ق یعنی جو اپنے بھائی
 بندوں کے جو اور بڑوں کے مقابلے میں اس سے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا
 دین میں کچھ عہدہ مات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں ق اسماعیل بن عیسیٰ لیس باحق بی منکم و کہ و لا یحیاہ و فی و واحد و کہ و کہ
 انتم اهل السیف و ہر تان یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و کان قال لاسماء و عین مدینہ من احشہ و سقنا کما یظہر
 فقہی احق بن رسول اللہ منکم بخاری اور مسلم میں اسماء بنتی عیس سے روایت ہے کہ حضرت زبایا کہ عمر میرا حقدار نہیں تھے زیادہ اور اس کو اور
 اس کے ساتھ والوں کہ ایک ہجرت کا تو اس سے اور تم کو اور چار والو دو چوتوں کا تو اس سے یعنی عمر ماروق نے اس سے کما تھا حب جس سے
 آئیں کہ تینے سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں بخاری مست ف اسماء میں حضرت طبار نے مع جد اصحاب کے سے
 حنت کے ملک میں ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور حیرت منہ ہوا تو حضرت طبار و بعد جلس سے مدینہ میں
 ہجرت کرتے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو حضرت کے اس وقت نکاح میں تھیں اور حنت سے آئیں بھیں کہا کہ اسماء ہم حضرت کے زیادہ
 حقدار ہیں کہ تینے ہجرت میں سفت کی اور تم لوگ پہنچے آئے اسماء نے کہا کہ اے عمر تم دور ملک میں گئے تھے جو ہر طرح کی تکلیف یعنی
 اور تم قریب ملک میں آئے جہاں کھلے مینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسماء نے کہنگو حضرت کیاں کی تھ حضرت نے حدیث و باقی معلوم ہوا
 کہ حنتی حد کی راہ میں تکلیف زیادہ آسان ہی درجہ زیادہ مہاجرین حنت کو چار والا اس واسطے زبایا کہ او کا حنت میں حاد اور آنا ہمارے سے ہوا
 ق عثمان لیکن لیکن اصلہ بن اسد بن قائل حیل او ماکیل بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت
 زبایا کہ وہ شخص جو بٹھا ہے جو ملاپ کرادیوے دو میں تو کہے یک یا ابی طرف سے چوڑے یک مات ملا کے واسطے ق یعنی ہر حد جو
 حرام ہے لیکن مدت اصلاح کے درست ہا کہ دروغ مصلحت امیرہ اسنی فقہ انگریز خ الصعب بن حاتمہ لیکن سارڈ علیک و لکن
 حنم بخاری میں صعب بن حاتمہ سے روایت ہے کہ حضرت زبایا کہ ہماری طرف سے شکو پھیر دیا نہیں و لکن ہم تو احرام مانہ ہیں
 ف قصہ ہو کہ حضرت احرام مانہ ہر حج کے حاتمہ راہ میں صعب نے گور کا سکار کما تھا حضرت کو تھ دیا حضرت نے صعب کا دل تھوڑا ہو گیا
 تب حضرت نے حدیث راہی یعنی اگر ہم احرام نہ مانہ تھے تو تیرا تھہ قول کرتے ہم انھیں کہ لیست الشہ ماں لا قطن و او لکن

اور جو شخص جو حکمت کا کرسے حواو کا نہیں وہ ہماری راہ پر نہیں اور چاہیے کہ ایسا شکا نامہ دوزخ کو متھرو سے ادا ہو چکا ہے کسی مرد کو کافر
 کہہ کے یا دیکھو خدا کا دشمن کے اور حال انکو وہ ایسا نہیں ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی ہے اور بخاری نے یوں روایت
 کی ہے کہ عیسیٰ لگا دیا گیا ایک سے دوسرے مرد کو گناہ کا انکار کا کہہ کر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہ گار اور کافر ہو گا ف معلوم ہوا کہ ایسا چھٹا
 دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بگانی پیر کو اپنی کتا اور مسلمان کو کافر یا عیسائی کو یسوعی کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جو عین کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر
 کی بات دیکھ کر کہے کہ کوئی کافر ہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے **ق اِنَّ مَسْحُوِّ لَيْسَ**
مِثْلًا مِّنْ صَّهْبِكَ اَلْحَدُوْدُ وَ مَسْحُوِّ اَسْحُوْبٌ وَ دَعَا يَدْعُوْهُ اَسْحَا هَلْ تَقُوْفِيْ رُوَاۡنَہُ آواز دہرائی اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود
 روایت ہے کہ حضرت سے فرمایا کہ ہماری راہ پر ہمیں جو مصیبت میں موہہ کو کوٹے اور گریبان کو بھینٹے اور کمر کے بولے اور دوسری بات
 میں یوں ہے کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہیں ف کفر کے بول یعنی واو بلا و مصیبت کہ یا یوں کہنا کہ ہمارے
 یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی ٹرائیاں دگر اسکے جلا کر روبا میٹھا سنت یہ سب کہ مصیبت میں مسکرے اور امان دانا
 الیہ راہوں پر جسے یہ کفر کی رسمیں کرے حواہ ای مصیبت ہو حواہ امام اور یہ عمر کی لیکن دل میں غم کرنا اور اکلمہ سے آنسو گناہ مع نہیں خر
 اَلْوَحْیَہُ اِنَّ کَسَمِثًا مِّنْ لَّحْمٍ یَّعْنٰی بِالْقُرْاٰنِ سحاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طریق پر نہیں جو قرآن کو
 سمجھو جو کہ دیکھا یا ہر شخص کو دیکھا یا ہر شخص کو قرآن کو حواس آواری سے بیٹھے اور اور سنت کی رعایت کرے وہ ہماری سب پر ہیں ف ع
 بہتو تھا کہ مجھ پر یا ہر شخص میں جو حوائی کیا کرتے تھے موفرا یا قرآن کے پڑنے کی کلام کی کچھ حاجت نہیں کہ ایسی جھٹا کو ملاحت سے کہیں یا و اگر تو کا مطلب
 تو دنیا کی حرص نکل دور ہوئی سے کسی کتاب میں ایسی مصیبت اور یہ نہیں تو ماوحد قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگائے یا دین سے تو
 دل مرد ہو وہ حقیقت میں حضرت کی راوت سے مصیبت ہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ عمن آواری سے قرآن نہ صاست
 بشرطیکہ حرف کہ راہ وہ ہوا اور رگ راگی کو داخل نہ کرے کہ اسمیں قرآن کی عطمت اور جلال میں حل نہ ہے **ق اِنَّ مَسْحُوِّ لَيْسَ مِثْلًا**
نَفْسٍ تُقْتَلُ ظِلْمًا اَلَا کَانَ عَلٰی اٰدَمَ الْاَوَّلِ کَقُلِّ مِّنْ دَرَجَاتٍ اَلَا تَسْتَقْتُلُ اَوَّلًا وَّیْنِ وَّیْلًا اَلَا کَانَ اَرْسَلْ مِّنْ
سَقَّ اَلْقَتْلِ سحاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی حال نہیں جو ظلم سے قتل ہو کر کہ
 آدم کے پہلے عیسائی قاتل یا دوسرے حوال کا حصہ پڑے یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے ہوا سطر کہ اس سے حوال کرے کی راہ بگانی
 اور دوسری رات بولے کہ اوہ گناہ اس واسطے کہ اس سے اول اول قتل کی راہ بگانی ف حضرت آدم کے بیٹے پہلے اپنے

پھر جن کو مانگ لیا سو موسیٰ کے پاس پہنچ کر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو بیٹے کہا حکم ہر روز یہی ہے نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر کیا
 اس وقت ہر روز یہی ہے وقت کی نماز تو سکے گی اور اللہ خدا کی قسم میں آج چکا ہوں لوگوں کو تجھے پہلے اور میں علاج کر چکا ہوں قوم نبی اسرائیل کا
 ہدایت ہو سیکر سو لیٹ جائیے رب یاس سو لو اس سے آسانی مانگ لیا ہی امت کے واسطے تو میں بھرا سو خدا میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اتار ڈالی ہو
 موسیٰ یاس بھرا تو موسیٰ نے اسی طرح یہی اول کی طرح چالیس غار سے بھی کم کر لے کو کہا پھر جن خدا کی طرف لٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے انہیں
 ساریں اتاریں پھر میں موسیٰ یاس یا بھرا تو موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر میں لوٹ گیا بھرا میرے اوپر خدا نے دس نماز کو اتارنا پھر میں موسیٰ یاس گیا بھرا تو موسیٰ
 اسی طرح کہا پھر میں لٹ گیا سو حکم ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر میں موسیٰ یاس گیا بھرا تو موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر میں لٹ گیا تو حکم ہر روز یہی
 نماز کا حکم ہوا سو میں موسیٰ یاس بھرا تو موسیٰ نے کہا کیا تجھ کو حکم ہوا سو بیٹے کہا حکم ہر روز یہی ہے ساریں کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر
 ہے اس وقت ہر روز یہی ہے ساریں بھی ہو سکیں گی اور اللہ میں لوگوں کو تجھے پہلے آج چکا ہوں اور نبی اسرائیل کی علاج کر چکا ہوں رہنا یہ
 تدبیر سے سو بھرا جائیے رب یا ہل و لہی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت فرمایا کہ سوال کرتا گیا میں ایسے رستے یہاں تک کہ میں سر گیا بھی اس
 طرح نہیں کر سکتا و لیکن اب تو راضی ہوں مانے لیتا ہوں پھر جب میں موسیٰ کے پاس آئے رہا تو بیکار نہ والے بیکار کہ میں نے جاری کیا اور بڑھ
 کر لیا اسی مرض نماز کو اور جو خدا اتار لایا یہ بدر سے اس کتاب کے مصنف کے معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یہی بحاری اور مسلم
 دونوں میں آتی ہے لیکن میں یہیں بحاری کی روایت کی بیرونی کی ہے **ف** حطیم اور حجر لوس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کعبہ مایا تھا تو کعبہ میں داخل بھاگ کر لڑنے سے حضرت کی موت سے پہلے کعبہ مایا تو اس جگہ مکان کو کعبہ سے اور کی طرف علیحدہ کر دیا
 کعبہ کا مبادل اسی طرف ہے اس حدیث معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بحاری مسلم کی دوسری روایت یوں ہے
 کہ او سو وقت حضرت لیے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر میں تھے پھر جبریل حضرت کو حطیم میں لے گئے پھر وہاں سے معراج کو چلے
 تو کعبہ حضرت گھر کا ذکر کیا اور کعبہ حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعضی روایت میں اتھامی کا گھر مذکور اتھامی علی مرقصی کی ہنس کا نام ہے
 حضرت کا اور وہ کامل ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور پھر عرب میں ایک مکان ہے وہاں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہیں اور حضرت کا دوبارہ سیبہ
 دل صاف ہوا ایک مار تو کہیں میں تاکہ کھیل کود کی ہوس ہو و دوسری مار معراج کے وقت تاحوالی کی ہوس رو کر رہے اور دلیں ایسی
 کامل صفائی ہو کہ دربار الہی کی میاقت اعلیٰ سے کی جا رہی ہے اور حضرت موسیٰ کا روماء و اندر جس کے سبب تھا اس واسطے کہ عمر لوگ
 حسد و عیہ سے یا کہ میں ملکہ او کو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک لوں میں سمجھا تا رہا اور بہت معجزات دکھلائے یہ لوگ ایمان کم لائے

توشت میں بھی کم حاوی کے اور محمد کی تھوٹی تہ میں تیار لوگ ایسے لگاؤ قیامت تک کا حاوی کے توشت میں ہی امت سے زیادہ تر داخل ہو گئے اور اگر
معاذ اللہ جسد ہوتا تو ہمارا حضرت سے کہہ کر چاس ہار کو یا چھ مار تک کا بیگو کم کر دے اور حضرت موسیٰ نے ہمارے حضرت کو لڑکا تھا ریتے ہیں کہا بگڑی عمر ہو
حوں کو لڑکا کہتے ہیں بلکہ اس میں حضرت کی گویا تعریف کی کہ مار جو دم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ ست پیروں کے فصل ہو گئے اور یہ جو رہا یا گیل
اور فرات بدرہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے سے کلیں میں بھی اگر اس عالم کے یا بی کو اس عالم کے یا بی سے شہید کیے تو سیل اور فرات اوس ہروں کا موہ میں حقیقت میں
سیل اور فرات کی مدد اور بھیں ہروں ہوتی ہو گو کہ ہکوہ نظر آوے واللہ علم اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہو کہ اول حضرت کے سے صحابہ بھی بالیقین
میں گئے وہاں و کعبت مار پڑے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان جو شہر زہرہ بروردہ شہر عبادت کو تھا میں کچھ بھی دبا رہیں
پلٹ آتے ہیں اور بیت المعمور پر چہا توں آسمان پر لکس ہر ایک آسمان میں ایک سیڑھی طرح کا عبادت جاری ہوا اور کعبہ حجاز دیکھ کر بھیجے ہر بالعرض گرد ہوا
سے پھر کرے تو کعبے کی جھٹ پڑے صحیح مسلم میں بہ امت ہو کہ جب حضرت یحییٰ وقف کی مار ریرا صی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک مار کا توں سے مار کے توں
کے راز لگا کو باج کی پیاں ہو گئیں سو امت پھر بھیجی ہوئی اور تقدیر الہی کے خلاف بھی ہوا ف معراج کے میں حضرت سے اول ایک سر ہونے والی اور میں خلیفہ
کہ معراج میں ہونی یا روح سے سونے ہوئی یا حاکم گئے صحیح مسلم میں اہل بیت کا یہی ہو کہ سیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی جیسا صحیح حدیثوں میں
نات ہوتا ہو اور اگر جواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل ہوتی اور کھار و قرش یا وہ بکھار بھی کرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے
سنان ہو جتھے اور حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم کے ہر اے اے تو حطائی نے کہا کہ حضرت کو دو معراج میں ہوئے ایک
معراج روحی دوسرا معراج جسمی اور اس میں اختلاف ہو کہ معراج میں حضرت نے حکم دیا کہ کچھ تھا یا نہیں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہو کہ میں دیکھا اور یہی ہے معراج محمد بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس سے ایک روایت یوں ہو کہ انکھ سے دیکھا اور عطا یوں ہوئے
کہ لے دیکھا واللہ علم حاکم کے سے بیت المقدس تک حاکم کا انکار کرے وہ کا ہو اسو طے کہ قرآن میں اسکا صاف بیان ہو اور بیت المقدس کے آسمان
کے حڑھے کا انکار کرے تو بیت ہر قرآن میں لکھا ہے تَنْشُرُونَ أَحْدَافَ الْمَطَرِ وَأَوَّالِي عَارٍ فِي حُلٍّ فَلَمْ يَخْطَ عَلَى فَرَعَادِهِمْ
صَحْرُهُمْ مِنَ الْحَلِّ فَاطْعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْعَصْمُ لِعَصْرِ ابْنِ الْكَلْبِ كَلِمَةً لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا مَعْنَاهَا صَالِحٌ قَتْلَهُ فَاذْعُو اللَّهَ عَمَّا لَعَنَهُ يَهْرُجُهُمْ أَهْلَهُمْ
فَقَالَ أَحَدُهُم أَلَلَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ سَيَّحَارِ كُنَا وَآمَرْتَنِي وَلِي صَبِيَّةٌ صَعَارُ دَعَانِي عَلَيْهِمْ لَمَّا وَاتَّاهُ فَادَّارَ
عَلَيْهِمْ حَلَّتْ فَكَذَّبَتْ بِوَالِدَتَيْ فَقَتَلَتْهُمَا فَكَلَّمَنِي أَنَّهُ نَأْتِي دَاتِ يَوْمَ السَّحْرِ فَلَمَّ اتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَحَدْتُهُمَا قَدْ نَا
فَلَمَّا كُنَّا لَحَلَّتْ فَحَلَّتْ بِالْحِلَالِ فَمُتَّ عِنْدَ نَفْسِهِمَا أَكْبَرُ أَنْ أَوْفَيْتُهُمَا مِنْ قَوْلِهِمَا لَوْ أَنَّ أَسْعَى الصَّبِيَّةَ

راستی ہوئی سو بیٹے محنت اور کوشش یہاں تک کی کہ سوا شرفیان جمع کیں ہو میں اوکھا اسکے پاس لایا پھر جب میں اسکے دونوں پیروں کے
 واقع ہوا اس نے کہا کہی حد کے بعد نہ خدا سے اور نہ کوئی توڑ کر جس طرح کہ اس کا حق ہو یعنی بد و نیک کا شرعی کے ازالہ پر رہا بھرتو دین اور پھر
 ہوا اسکے اوپر سے سوائی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی ملی آرو و تری صامد سچی واسطے ترک کی ہو تو کھول کے دیکھا کہ واسطے اس نے تھمت کی
 تو حد تک اسکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الہی عینے ایک مرد و رٹھ پڑا تھا اس رتس بھر فروری چہیں سوا سبب و سبب
 توجہ لیا کام کر چکا اسکے کہ سیر اسی کے سوا اس کا حق سبب اسکے آگے کیا سوا کو چھوڑ گیا اور اس کی طرف سے یہ سوا تو تھمت میں اس کو تو
 یہاں تک رکت ہوئی کہ اس مال سے گاسے مل اور علامت کے چر او آ جمع ہو گئے پھر وہ مرد و تیسرے پاس آیا اسکے لگا کہ حد تک واسطے
 حق لیکر مجھ پر عظیم کر سببے کہا تھا اس کا سببوں اور اس کے چر او والوں کی طرف سوا کو لے تو اس سے کہا کہ اس کے واسطے مسخر چکر سو سببے کہا میں تجھے
 کھلی ہمیں کرتا سببوں کا سببوں اور اس کے چر او والوں کو یعنی سبب چر او والی ہو سوا کو لیا اور یہاں سبب لیکر چلا گیا سوائی اگر تو جانتا ہو
 کہ سببے یہاں تدری تری صامد سچی واسطے کی تھی تو کھول کے خدا مافی رہا ہو سوا حد اتماتی سببے تھمت کو کھول دیا اس حد میں سببے کام
 کام کے مابے ہیں اول یہ کہ سببے سببیت اور سببیت میں سبب کی کوئی تدبیر ہو سکے تو ایسے حاضری حال کو حل سبب کا وسید پڑے حق تعالیٰ اس کو کھاتا
 دیکھا دوسرے کہ مابے سبب کی ایسی ہاں اور حد اور لڑکوں کے حق بقدم ہو اور عہد و یوں میں باطل ہو تھمت یہ کہ قادر کر گیا ہے بھلا اور صرف اسکے
 حق سے شہوت کو دیا اور جو ہمیشہ سبب کی کو مٹا مٹے کمال کی بات ہو اور حد کو سببیت پسند ہو چھتے کہ حق الہی کا حق را کر مٹا گیا تھا
 عہد و سببے یہ سببوں کے جو مالک کے مد و احارت اس کا حق اس کو تو اسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہر حق او تھمت نے کیا اور حد اتماتی
 ۱۱۲ نَفَرٌ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا النَّفْسُ إِلَيْهِ الْفَرَّةُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا أَوْ لِكُنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْبِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 نَفَرٌ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْ مِنْ بَيْنِ أَوَّلِيٍّ وَخَيْرٍ فَلَمَّا رَاجِعٌ فِي عَمْرِهِ خَلَّ عَلَيْهِ اللَّهُ
 فَلَمَّا مَهَاشَاةَ فَطَلَهُ النَّاسُ حَتَّى اسْتَفْقَدَ هَامِدٌ فَالْعَمْتُ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ هَذَا يَوْمَ السَّبْعِ وَتَمَّ لَيْسَ
 لَهَا رَاجِعٌ عَمْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذُنُوبُكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْ مِنْ بَيْنِ أَوَّلِيٍّ
 وَأَوَّلِيٍّ وَخَيْرٍ وَمَا هَذَا عَمْرِي أَوْ مِنْ بَيْنِ أَوَّلِيٍّ وَخَيْرٍ رُبُّكُمْ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ مِنْكُمْ فِي حَالٍ مِنْ أَلْبَسَ رَسُلُكُمْ كَمَا تَهْتَدُوا سَبْعَ مِائَةِ
 أَوْ سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ
 وَكَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي سَبْعِينَ مِائَةً مِنْكُمْ

اور میں سے ایک کہی ہے کیا تو اسکی تلاش میں جا چلے والا یہاں تک کہ ابکو بھڑپے سے ٹھٹھالایا تو بھڑپے نے اسکی طرف دیکھا سو کیا
 کوئی بھڑپہ کی کو قیامت میں نکال دیا جس دن اسکا کوئی چرے والا رہے سو کم ہو گا تو لوگوں نے تعجب کیا کہ اسکا ان اند بھڑپہ بھی کلام کرتا ہے و چشم
 سے فرمایا میں اس بات کو مقرر کرتا ہوں اور اوکو کرا اور سر ماستے میں اور حال آج اوکو کرا اور عمر وہاں سے کہے ف بقول اوی کا یعنی اوکو اور عمر
 وہاں رہے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی اوکو کرا اور عمر اس مجلس میں نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا یعنی اوی خود بھڑپے کے
 وقت کلام دونوں شخص موجود تھے مگر اوکو اسکا لفظیں یہ یعنی بل اور بھڑپے کو کلام کی طاقت دیا حد کی قدرت سے کچھ عجیب ہیں اس حدیث سے
 صدیق اور فاروق کی بڑی مصیبت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے ایسے ایمان کے ساتھ اسکی ایمان کو ملایا بعد اسکے اصحاب حاضر نے کہا کہ ہم
 بھی ایمان کا حصہ حضرت ایمان کا قاف او مہر بنیما ر حل یسینی بطریق فو حد عص شول علی الطریح فاحوہ فسکو اللہ کہ
 جتنے کہ مجاری اور سلم میں او ہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد جلاھا جلاھا اس سو اسے کاٹنے کی ساج راہ
 بانی حیراہ اسکو اسکو علمہ کر دیا و حد اسکی قدر دانی کی سو اسکو کھن دیا ف معلوم ہوا کہ سداں حد کو راحت رسالی حد کو ہیایت پسند
 اور مات ہوا کہ دلی نیک کام بھی اگر حالصیت سے ہو لوگا ہے حضرت کا سب ہو قاف او مہر بنیما ر حل یسینی خلتہ فحہ نفسہ
 منحل محتہ ادا حصف اللہ بدہ فہو سحلہ الی یوم القیمہ جاری اور سلم میں او ہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
 جس حالت میں کہ ایک مرد پالو کو لنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے دل کی سجاوٹ دیکھ دیکھ بھولتا ہوا جلاھا تا ہو کہ مالاہ حد اسکو
 نہیں میں دھسا دیا سو وہ قیامت تک میں کے اندر تک نہیں کھاتا ہوتا جلاھا تا ہو ف ہر حد ستہری پوشاک سہالوں میں لنگھی کر مار دے ہو بلکہ
 ست ہو لکھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد آدمی کو اپنی آرائش سے گمہ آیا اور اسکو آپ کو دور کھینچا تو معر عصب الہی میں گرفتار ہوا حواہ و سائیں
 کہ اس شخص پر کہہ راجواہ آخرت میں اسی و سٹ اکثر اہل تعوی نے عمدہ لباس میں سہا اور اپنی اولاد کی بھی عاوب ڈالے دی کیونکہ اب رہا میں
 آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں لنگھی کیا کرے اور بھر پے علیہ مچھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کاٹے بھکے سے محت
 گیا اور یہ شخص قطعاً کڑھلے اور گمہ کرے سے رہیں میں دھسا اگا لو ان حدتوں سے ایک عمدہ فاعدہ ہا بھہ لگا کہ میک کام گر جیہ کہ پورا رکے تو آ
 سے مامید ہوا تھا اور مد کا مگر حواہ میں نصف معلوم ہوا ہو پراوے کے وال سے مد رہا چاہیے فصل اس فصل میں جو حدیں میں کے
 سے پلے کی عطیہ ق حائز لکن اللہ الذی یسمہ قالہ لکما لہ لہ حاد اقلد و سیم و سیم و سیم جاری اور سلم میں جاری
 روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حد العت کرے اسکو جسے اس گھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا کہ مومہ دے ہوئے گدھے کو دیکھا

۱۱۱۳

۱۱۱۴

۱۱۱۵

۱۱۱۶

ف حالور کا سوہنہ فہم اس علم کے زیر یک سر پہ کے سوا اور دن باری کے وسط و اعتماد است ہو **وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَرَفَةُ الشَّارِقُ**
 کیرف النبیۃ فقطع یک و کیرف الحن فقطع یک و بخاری اور مسلم میں او پر ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
 کو کا بڑا خود چڑا ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہو اور تیری چڑا ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہو **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے میں اصابت شرط ہو امام
 کے نزدیک نہ اس درم چوری کی نصاب اور امام شافعی کے نزدیک مع دیا یعنی ایک شاة اور ایک ستی سونے کے برابر ہو تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ
 لو سے یا چا دی کا اڈا مراد ہو جسکی قیمت اس درم ہو اور تیری ملد ہو جسکی اس درم قیمت ہو جیسے ہمار کی تھی کہ بہت قیمتی ہوتی ہو یا یہ مراد ہے کہ جب
 آدمی کو اڈے اور تیری کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی تیری چوری چا دیگا تو بیشک اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا یا کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اس منسوخ ہو

۱۱۱۷

ق ایں عمر لعن اللہ الواصلہ والمسنوٰصلہ والواثمۃ والمسنوٰثمۃ بخاری اور مسلم میں عہد اس عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ لعنت کرے خدا اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں مال کو جو کہ اور اس عورت پر جو ایسے مالوں سے اور مال چڑا دے اور جو
 پر جو دوسری عورت کا دل کو دے اور بیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا دل گڈا دے **ف** بال میں مال کو جو کہ اور اس عورت پر جو اپنا دل گڈا دے اور جو

۱۱۱۸

کہ اس میں تعیر حلفت آئی ہو اور تر ویر اور ساوٹ بھی ہو کہ آدمی ہو کہ اس کا **ق** عایۃ لعن اللہ الیہود والنصارۃ اتحدوا قوود
 انبیائنا ہم مساجد کھاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ ان لوگوں نے
 پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرت نے مص الموت میں یہ حدیث فرمائی حضرت نے فرمایا کہ ساد اکس
 میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد ٹھہراے اور خد سے روایت ہو کہ میں بھی در حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت
 سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتوں نے ایسے پیغمبروں اور اولیاء کی قبروں کو مسجد گاہ سایا تم حرم ہوا ہو قبر کو مسجد گاہ رہا میں تم کو مسجد کیے
 رہا ہوں یہود اور نصاریٰ پیغمبروں اور بیکوں کی قبروں پر مسجدیں بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبروں کی طرف سے نہ صرف شرک تھا اس واسطے

مسجد بنانا
 مسجد بنانا
 مسجد بنانا
 مسجد بنانا

۱۱۱۹

حضرت نے تاکید سے کیا معلوم ہوا کہ عبادت مسجد اور کھنے کو خاص ہے وہ قبر پر چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیاء کی ایسی مسجدیں قبروں کو مسجد
 اور ان کے گرد گھومنا درست ہیں اس واسطے کہ طواف کئے کو مخصوص ہو اور اس واسطے قبرستان میں کاریں بھامع ہو مسدوساں میں ایسا کی قبروں پر
 اکثر شرک کے کام ہوتے ہیں اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کہا تھا کہ یہ مسجدیں مسجد بنائیں اور نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے
 ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھیں اور ان کاموں سے کراہ کر کے عمری میں آیں **ہم لعن اللہ من**
مَنَّمَنَّا بِالْحَمَوَانِ مسلم میں عہد اس عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے وہ سیرہ مار کے ہاتھ پاؤں اور مال کاں کاٹے

کہ ایک کی رہیں دوسرے سے مل جاوے گی اور راہ کا حساب معلوم ہو گا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت دانی اور لعنت وصی اہل سنت کے
 مذہب میں لعنت دانی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سو کہ اوس کا رو کے جبکہ کفر یہی دلیل سے ثابت ہو درست نہیں جیسے شیطان اور فرعون
 اور ابو جہل کہ انکا کفر ثابت ہے تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہو لیکن ہر دم اسکا وظیفہ را کرنا کچھ کام کی بات نہیں اس لئے کہ
 لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہیں اور سو کہ کافرو کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ ہو گا کہ مسلمان فاسق کے حق میں بعد پر یا
 بدون سرکشش کی امید ہو اور لعنت وصی یعنی بعد نام لیے فاسق پر لعنت درست ہو جیسے کہ اس فصل کی حدیثوں میں جو راہ پر پاچے
 گالی دینے والے پر لعنت دانی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے **فصل** اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر
 ۱۱۲ **لَوْ لَعَنَ قَوْمٌ هَرَبًا لَوْ أَنِّي عَسَاةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَا مَسَاجِدَ الْيَهُودِ وَتُورُهُمْ لَوَأْتِيَتْ عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَوَدِدْتُ**
عَلَىٰ خَلْقِهِمْ هَاهُ يَهُودِيَّةٌ إِلَّا أَسْلَمَ عَارِي أَوْ سَلِمَ فِي أَوَّلِ رَجُلٍ رَوَيْتُ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا یاں لاؤں تو سب کے
 سب میرا یاں لاؤں اور دوسرے یہایت یوں ہو کہ اگر دس یہودی میری پیٹ کریں تو سب مسلمان بنو کوئی یہودی میں پرہ ماتی رہے نہ
 بھی اگر مدینے کے یہودیوں سے دس یہو کے سب را حضرت نے ایمان لائے تو سب کہ یعنی یہودی لوگ یہ ہیں عورت اور بوجھ میں کہتے ہی
 قوم اور سرداروں کے تابع ہیں اوکا بھڑو کا سا جوں ہو کہ حد ہر ایک جھڈے یا اسی طرف سے بھڑیں چلتی ہیں **ف** **لَوْ لَعَنَ قَوْمٌ**
 ۱۱۳ **أَنَّ أَحَدَهُمَادَ السَّادَاتِ يَأْتِي أَهْلَهُ وَذَالَ دَنِيمِ اللَّهُ الْبُصْمُ حَلَّتْ الشَّيْطَانُ وَحَبَسَ الشَّيْطَانُ مَا دَرَقَتْ وَأَوَدَتْ**
إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَكِنْ ذَلِكَ لَمْ يَصُرْ الشَّيْطَانُ لَكَ عَارِي أَوْ سَلِمَ فِي أَوَّلِ رَجُلٍ رَوَيْتُ کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی حب اپنی جورو کو صحرے کا ارادہ کرے اور وہ عاٹھے کہ **دَنِيمِ اللَّهُ الْبُصْمُ حَلَّتْ الشَّيْطَانُ وَحَبَسَ الشَّيْطَانُ مَا دَرَقَتْ وَأَوَدَتْ**
 ما دَرَقَتْ یعنی شروع اس کے نام سے الٹی بجائے رکھے کہ وہ شیطان سے اور شیطان سے ہمارا ما دَرَقَتْ اور سورۃ اگر حوروں کے
 درساں اس صحت میں کوئی لڑکا قیمت میں ہو گا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا **ف** معلوم ہوا کہ صحت درسی
 عرض اولاد کی رکھے صرف آری اور شہوت رانی ہی مطور رہو اور سنت ہو کہ اس کا اوس وقت بیٹھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو ما کرے
 ۱۱۳ **خ** **أَوْ هَرَبَةً لَوْ أَنِّي لَصَادُ سَلَكُوا أَوَادِيًا أَوْ تَعَمَّ السَّلَكُ وَأَيُّهُ لَأَنصَادٍ عَارِي فِي أَوَّلِ رَجُلٍ رَوَيْتُ** کہ حضرت نے
 فرمایا کہ اگر انصا چلتے پہاڑ کے چچ کی راہ یا ہیر کی تو میں انصا کی راہ پر چلا **ف** اس میں اس پر ہی کی طاعت واجب ہو ہی راست کی
 اطاعت ہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری مراد ہو تو مطلق صاف ہو کہ دین کی بات میں اور اگر سچے عقل کا طریقہ مراد ہو تو مطلب یہ ہو کہ

۱۱۳۲
۱۱۳۳
۱۱۳۴
۱۱۳۵

۱۱۳۶

15

الْأَوَّلُ ثُمَّ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ تَهْتُمْوا عَلَيْهِ لَتَتَّبِعُوا أَوْ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّحِيحِ لَسَمِعُوا إِلَيْهِمْ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَلِ قَدْ

لاکھو گھماؤ لو گھٹو کاری اور سلم میں اور سیرہ روایت ہو کہ حضرتؐ فرمایا اگر لوگ عا میں تھا تو اس کے اور اس کے اور جماعت کی اول صف میں ہو پھر
گھٹا فیصل ہو سکا کوئی طریق یاویں سو کہ قرعہ ڈالنے کے توالسہ قرعہ ہی ڈالیں اور اگر حائین کہ کیا ثواب ہو طہر کے اول وقت مار پڑھنے
میں تو جماعت کے واسطے مسجد میں حاضر ہونے کی ہدایت جلدی کریں اور اگر حائین کہ کیا ثواب ہو عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں گھٹنے

ف یعنی اگر اداں اور اول صف کا ثواب معلوم ہو گا تو لوگوں میں جھگڑا ہے ہر ایک شخص ہی چاہے کہ میں ہی اداں دن اور میں ہی صف اول
دہل ہوں پھر عا میں کہ یہ جھگڑا دن قرعہ کے فیصل ہو گا تو ضرور قرعہ ڈالیں حکام مہکلے وہ اداں کے اور صف میں داخل ہوا اور اگر عا میں

اور عا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد میں سب صف اور اتواتی کے او سے آسکیں تو لوگوں کی طرح گھٹنے ہوئے آویں حدیث میں اداں اور
اول در طہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عسا کی مصیبت کا ساں ہو لکس دوسری حدیث میں آیا ہو کہ گرمی میں طہر کی عمارت گھٹنے

ستحی تاکہ لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت یوری ہو بخ این عمر کو تعلم الناس ملای الوحدہ وما سار ذاک و وحدہ یلیک الیک ۱۱۵۱

کاری میں عدا میں عمر سے رواں ہو کہ حضرتؐ فرمایا اگر لوگ حائین جو کہ سہائی میں ضرور تورات کو کوئی سوا رہتا کھی کھف معلوم ہو کہ
راکھ سہا سفر کرادرت ہیں اسوٹے کہ میں دیو ساوی دووں بھان میں دیی نقصان تو کہ عمار جماعت سے محروم رہا اور دیوایت کی سہائی

میں بات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہیں اور تیر و عمرہ کا اگر ہو تا ہو اور حائیت میں سوار کو سفر کرامع ہو او بیاید کے کو زیادہ مرادست ہو
مستو ہو کہ الرقی تم الطريق فصل اس فصل میں حدیثیں ہیں جس کے سرے رولواکی لفظ ہو قاین عتاس لوکا آن استع علی امتی ۱۱۵۲

لاکھ رہم ان یصلوھا کذلک یعنی صلوا العتاء قالہ حین آتوھا عارنا و سلم میں عدا میں عتاس رایت ہو کہ حضرتؐ
نے فرمایا اگر میں اپنی امت رسول اور کھڑے جاتا تو میں اسکو واحد کر کے حکم کہ عتاس کی عمار میں طرح پڑھا کریں ایجا حسرت نے زیادہ اس کے عتاس کی
مار پڑھی یہ حدیث ورائی ف معلوم ہو کہ عتاس کی عمار میں تاجیرح ہو یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکرہ وقت ہو

صلوھم لوکا آن استع علی امتی لاکھ رہم بالتوا سلم میں اور سیرہ روایت ہو کہ حضرتؐ فرمایا اگر میں اپنی امت رسول جاتا ۱۱۵۳

میں اسکو واحد کر کے حکم کہ عتاس کی عمار میں تاجیرح ہو یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکرہ وقت ہو
فہر اور طہر کر زیادہ تاکید ہو اسوٹے سے سورع ہوئی ہو صوا و قرأت قرآن درید اور سکوتا ہو کھیکے و اتے یہ دہرست ہو

کڑوی کڑی کی چلے یہو کی سہراں سہرہ چھوٹی اور کھلی رازوٹی اور اتے سہرہ سم آس ۱۱۵۴

عاری میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اگر جہت نبوی تو انصاریوں میں سے میں ایک مرد ہوتا تو ایسی انصاری صاحب محلو ایسے پند
 خاطر میں اگر جہت کی صنعت مجلس سجدہ نبوی تو میں اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا ہر اس کو لَوْلَا اَنْ لَّا تَمُوتَ اَللّٰهُ
 اَنْ يَّتَبِعَكَ قُرْبَانُ الْعَقَبِ اس میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اگر محلو اس کا خوف ہو تا کہ تم عذاب قبر شکر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ
 تو خدا سے دعا کرنا کہ تم کو عذاب قبر کا سادیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سوتو اتنے مدح میں ہو جاؤ کہ دفن کرنا اسے مرد و کا بھولنا
 معلوم ہو کہ مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلا تا ہی پادمی اور جن اس وسط میں ستنے کہ انکی مدگی و ستور ہو جاؤ و ہر اس شخص کو لَوْلَا اَنْ
 تُحَرِّمُوْنَ لَقُلِّبَاہُ مِنْكَ قَالَہُ لِلصَّعْبِ سِ حَامَۃً لَّمَّا اٰہَدَہُ اِلَیَّ حِمَارٌ وَ حَتّٰی سَلَمَ مِنْ عَدَاۃِ سِ عَاسِ سے روایت
 کہ حضرت نے فرمایا اگر ہم حرام ہا ہوتے تو ہم مجھے قول کرتے یہ حضرت نے صعب سے حاتمہ سے و مایا ح کا او سے گور ح کو تسکار کر کے
 حضرت کو تنہا دیا تھا ف یعنی محرم کو مردہ تسکار کا لیا دست میں اس وسط ہم قول اس کرے معلوم ہو کہ عذر دیسی سے دعوت کا قول
 نکمرا و تنہا ہر سا درست ہو ق اَنْ سِ لَوْلَا اَنْ مَیَّعِ الْہٰذِیْ کَا خَلَّتْ بَحَارِی و در سلم میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اگر کبیر
 ساتھ قرمانی سوتی تو التہ میں حمزہ کر کے حج کا احرام و تار ڈالتا ف کھار کے رد مک حج کے موسم میں عمرہ کرنا ہایت متنا و اس رسم کی دہ
 کرے کے وسط ح حضرت تخر الوداع میں بیت حج کے میں جل ہو تو اصحاب سے فرمایا کہ جسے ساتھ قرمانی ہو وہ سہرہ کر کے احرام و تار ڈال
 کھج کے وقت حج کا احرام کرے اور جو حضرت نے احرام نہ اوتا تھا بعض اصحاب کو احرام اوتا ہے میں حضرت کو احرام مادمہ دیکھ کر تامل ہوا
 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں قرمانی کی سب سے یا جا رہو گیا میں لو میں بھی احرام اوتا تھا ف اَنْ سِ لَوْلَا اَنْ اِیَّیْ اَحَافُ اَنْ
 تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ کَا کَلْتُمَا بَحَارِی و در سلم میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اگر محلو اس کا خوف ہو تا کہ شاید یہ کھور کوہ کی
 ہو لو میں اس کو کھا تا ف حضرت نے ایک کھور راہ میں بیٹھی بھیجی تب حدیث فرمائی معلوم ہو کہ حقیر اگر راہ میں بیٹھی یا وے جیکے اگر چاہے
 سے مالک کو کچھ عزم ہو لو و کا لیا اور کھا درست ہو ق اَوْ مَرَّیْ لَوْلَا اَنْ یَّتَقَ عَلَی السِّلَاسِ مَا مَخَلَّتْ عَنْ سَرِّیْ لَکِنْ
 لَا اَحَدٌ حَمُولٌ وَاَحَدٌ مَّا اَحْلَمُ عَلَیہِ وَ کَیْفَ عَلَی اَنْ یَّتَلَمَّوْا اَعِیَ بَحَارِی و در سلم میں او ہر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
 کہ اگر مسلمانوں پر حج نہ ہوتا تو میں کسی شکر کا ساتھ کھوڑتا و لیکن میں ہار ہار و سوار ہی میں پام اوریر سے اس چہرہ میں چہرہ صاحب
 سوار کروں اور چہرہ پر ہوتا ہو کہ مسلمان مجھے چھوٹ ہیں ف سترہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو سوا ہیوں سے زیادہ ہوں اور حضرت
 اس کے ساتھ آتے ہیں چہرہ میں چہرہ کی کمال دل جو ہش تھی کہ ہر ایک لڑائی میں شریک ہوں لیکن اشتد اسلام میں لے اسالی اور

۱۱۵۵

۱۱۵۶

۱۱۵۷

۱۱۵۸

۱۱۵۹

فلت سوارچی سے سب اصحاب ساتھ جاسکتے تھے اس سے حضرت بھی کچھ بچا تھا اور حضرت کو بدوں اصحاب کے جاننا اس وقت تک کہ کھانے والے امداد کے نواب سے محروم تھے اس حدیث میں حماد کی ضلیلت اور فقیہوں کی رعایت رکھنے کا بیان ہوا **قَالَ هُوَ يَنْهَى عَنْ كَلَامِ الْيَهُودِ** ۱۱۶۱
لَمْ يَخْزِ لَلْحَمْدِ وَلَا حَقًّا لَمْ يَخْشِ انہی سے کھانا جاری اور مسلمین اور غیر کے روایت ہو کہ حضرت نے دیا یا لا اگر یسریل کی قوم ہوتی تو گوشت
 بشر اور اگر تو اسوتی تو کوئی عورت سے یا وہ سے حیات اور باجای کرتی **ف** حضرت موسیٰ کے ساتھ ہی اسرائیل کو من اور سلوی اور تھان
 حکم دیا تھا کہ ماسی نہ کھا کر دھرور نکو تاری تیری اور رہ چریون کا گوشت ملا کر یگانہ اسرائیل نے حرص کے سب سے گوشت کو ماسی اور تھان
 رکھا کہ اگر کل ملے تو کام آسودہ ٹر گیا یعنی گوشت بشر جو رکھ چھوڑنے سے اور اول ماسی کھنے کی رسم ہی اسرائیل سے نکلی تو اگر یسریل سے ہم
 نہ نکالتے تو کوئی ماسی رکھتا اور کوئی کرگوشت بشر اور حضرت جو حضرت آدم سے یہ حیات کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھیں اور طابین
 حضرت آدم سے کتنی نفس کہ میں نکو میں چاہتی کہ یون حیات کی کہ حضرت آدم کو شیطاں کے ورد سے حضرت جو ایسے گیسوں کھلایا یعنی جو رو تین
 حیات کی حوال حضرت حواس شروع ہوئی **هَإِنَّ عُمْرَ لَوْ لَمْ تَدْرُوا لَكَاؤُ اللَّهِ نَفَقُومُ يَذْنُ يَوْمَ فَبِعِزَّتِهِمْ وَيُدْجِلُهُمُ** ۱۱۶۲
 مسلمین محمد اس سے روایت ہو کہ حضرت نے دیا یا لا اگر تم گناہ کرتے تو خدا اور جو م کو لانا کہ دے گناہ کرنے پھر لو کو خدا بخشتا اور لو کو ہشت میں
 یحاف اس حدیث کا مضمون و ما ہو چکا مطلب یہ کہ اوسین و لاسا ہی اہل خوف اور گہگاراں تائب کو اور تارہ سے کہ گناہ حکمت الہی کے
 مخالف ہیں تاکہ اوسکی رحمت اور عمار کی صفت ظاہر ہو اور بظلمت نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے مالک مڈ ہو جاوے کہ یہ توصاف کھری
فصل اس فصل میں جو حدیثیں ہیں جس سے پلے اور اس کی لفظی **هَإِنَّ الْخَصَيْنِ لَا خَيْرَ فِيهِ إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَدُوٌّ** ۱۱۶۳
مُحَدِّعًا فَاتَّبِعُوا أَوْ أَطِيعُوا أَمَا قَدْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اسلام میں ام حصین سے روایت ہو کہ حضرت نے دیا یا لا اگر تم پھر او جاحستی علام حاکم
 کیا جاوے تو بھی تم اسکی طاعت اور ناعداری کھو چوت نکو قرآن پر چلاؤ **ف** یعنی اگر یہ حاکم سائیت تھیر اور بالائق ہو تو بھی احکام تم شرعی
 میں اسکی طاعت واجب ہو اس حاکم سے مراد و حاکم ہیں جو حلیہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہوں اس سطر کے مادشاہ و حلیہ علام ہیں
 ہو سکتا یا علام سے مراد اراد علام ہو **هَإِنَّ أَرْبَعًا مِمَّنْ لَا يَخْلُ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ** ۱۱۶۴
شَيْئًا مِمَّا تَأْخُذُ مَالِ أَحِبِّكَ بَعِيْبٌ حَقٌّ مسلمین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے دیا یا لا اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی بھل بچا
 پھر و سکو کوئی آفت لگ گئی تو نکلوا حلال ہیں اسکی قیمت سے کچھ جس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال اخ لیگا **ف** امام احمد کا یہی ہے
 ہو کہ حدیث دجرت پر میوہ لگا بچا پھر کسی آفت سے میوہ را د گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لیے و لے سے لیوے اور لام مالک کے رو یک

حاکم نے کہا کہ یہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے پسرد کو دیا ہو تو قیمت لینا درست ہو لیکن کچھ قیمت معاف کرنا
 صحیح ہے اور اگر پسرد کرنے سے پہلے بیوہ مر جائے تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں **خ** **اِنَّ عُمَرَ اَنْطَبِعُوْا وَاِمَارَتُهُ**
فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُوْنَ فِيْهَا مَا دُوْنَكُمْ مِنْ قُلُوْبٍ وَاَقْرَبُ اَزْكَالٍ لِّخَلْقِ الْاِمْلَاقِ وَاِنْ كَانَ لَمَنْ اَحَبَّ النَّاسَ اِلَى فَاِ
هَذَا لَمَنْ اَحَبَّ النَّاسَ بَعْدَهُ يَعْصِيْ اَمْرًا مِّنْ سِرِّهِمْ عَارِيْ فِيْ عَمَلٍ مِّنْ سِرِّهِمْ رُوَيْتُ جو کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اس طعمہ پہنچو اس
 میں یہ کی سرداری میں ہو اللہ تم کو اس کے ماپ کی بھی زید کی سرداری میں بھی طعمہ دے دے گھے اور قسم حد کی زید سرداری کے لائق تھا اور
 سب لوگوں سے وہ محکوم زیادہ پیارا تھا اور اللہ یہ اسامہ کے بعد لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہو **ف** زید حضرت کے آقا
 تھے انکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا تھا جب وہ وہاں شہید ہوئے حضرت نے ان کے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے ماپ کا
 مدد لے لے اور انکو تسکین حاصل ہو تو بعض لوگوں نے ان کی سرداری میں کچھ تا کی بات حضرت نے یہ حدیث مروائی اس حدیث سے اسامہ اور
 ان کے ماپ نے یہی بڑی فصیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوں میں اہل بیت **خ** **اِنَّ عُمَرَ اَنْطَبِعُوْا وَاِمَارَتُهُ** **فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُوْنَ**
 میں جسے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت میں صرف بھری کے پاؤں کی ملی کی طرف بھاؤ تو وہی قبول کرو **ف** یعنی موت قبول
 کرو واجب ہو اگر چہ ہایت خیر اور ماچیر کیا ما ہو **خ** **اَلَا تَوْنُ عَادِيْنَ اَنْ سَأَلْتُمْ اَنْ تَطْعَمُوْنَ الطَّيْرَ فَلَا تَكُوْنُوْا مِمَّا كُنْتُمْ**
اُرْسِلَ لِيْكُمْ وَاِنْ سَأَلْتُمْ اَنْ تَطْعَمُوْنَ اَحْتٰ اُرْسِلَ لِيْكُمْ قَالَهُ **يَوْمَ اَحْمَدُ عَدِيْلَهُ مِنْ حُسْنِ اَصْحَابِهِ وَكَأَنَّ**
تَحْمِيْنَ رَجُلًا عَارِيْ فِيْ عَمَلٍ مِّنْ سِرِّهِمْ رُوَيْتُ جو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم بکھو کہ چڑیاں کھا چکیں لیکن تم ایسے مکان سے نہیں جھٹکتے
 کہ میں تمکو بلا بھیجوں اور اگر تم بکھو کہ بھینسے دن کا روں کو یہ قدموں کچل ڈالو تو بھی تم اپنے مکان سے بیٹھو تک کہ میں تمکو بلا بھیجوں
 یعنی حوام ہاری شکست ہو جاوے تم پہے مکان سے مدوں بلا بھیجیو حضرت نے حکم اُحد کے دن عبد اللہ بن جبر اور ان کے ساتھیوں سے
 پچاس جان تھے فرمایا **ف** جنگ امیر حضرت نے کا روں کا ساما گیا اور اُحد کے پہاڑ کو پست پر دیا اور پہاڑ کے ماکے پر پچاس تیار تیار
 تھے سردار عبد اللہ بن جبر تھے تعین کر کے اس سے یہ حدیث مروائی اول حدیث میں نے حکم کیا کا روں کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی حوام
 پر تیار تھے کا روں کی شکست دیکھ کر بھیڑنے لگے سوار کا کسانا صاحب کا حالی ہو گیا کا روں کا سردار مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا
 تاسات و ماہی کے اسلام کی شکست ہوئی **ق** **اَوْ هَرَبَ وَزَيْدٌ مِّنْ جَلَدٍ اِلَيْهِمْ اِنْ رَمَتْ فَاحْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ رَمَتْ فَاحْلِدُوْهَا**
ثُمَّ اِنْ رَمَتْ فَاحْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ رَمَتْ فَاحْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ رَمَتْ فَاحْلِدُوْهَا

۱۱۶۴

۱۱۶۵

۱۱۶۶

۱۱۶۷

حضرت نے فرمایا کہ اگر بے جا و بے دلی لوٹتی ہو تو ہمارے گھر سے نہ آؤ گے اور اگر گھر سے نہ آؤ گے تو ہمارے گھر سے نہ آؤ گے۔
 بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوکو بیچ ڈالو ہالون کی ہستی ہی کے ساتھ سی ف یعنی تین بار لوٹتی ہو تو ہمارے گھر سے نہ آؤ گے۔
 اوکو بیچ ڈالو اگر کٹر قیمت پائو جیسے ہالون کی ہستی ہمدستان میں کیا مدغم ہوگئی ہو کہ تو بیاق حرام کرتی ہیں اور اونکے بے حیرت مالک
 کچھ خیال نہیں کرتے اسے اور مال لیتے ہیں اور نکال کر دیتے ہیں اور کو بیچ ڈالتے ہیں اسکی عبادت اور عداوت قیامت میں مالکون کی
 گردن پر ہوگا ق اِنَّ خَنَاسٍ اِزْشَنَّتْ صَنْبَرٍ فَلِلْحَقِّهٖ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَاقِبَکَ قَالَ کَلِمَۃً

۱۱۶۸

کانت تَضْحَخُ عاری اور سلم میں عداس میں حاس روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو جانتے تو صبر کرو اور بھوکو بہشت ملے گی اور اگر تو چاہے تو
 میں غامروں اندھ کو جگا کر دو کہ حضرت نے اس عورت کو فرمایا جو مگی کی بیاسی کر پڑتی تھی ف عطا کر روایت ہو کہ عداس میں عداس
 کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت ہستی ہو حضرت سے اسے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجئے کہ مری مری دوڑ پڑے حضرت نے یہ حدیث دہائی پھر اس عورت
 کہا کہ میرے ہمارے قتل کی اور صبر اختیار کیا لکس یہ دعا کیجئے کہ مری کے وقت سر میں کھل جائے کہ حضرت نے دعا کی چاہی اور عداس میں عداس
 میں ہرگز کھلتا تھا معلوم ہوا کہ ہماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا لہشت ہوق عَائِشَةُ اِزْشَنَّتْ قَصَمَ وَاِنْ شِئْتَ مَا ظَهَرَ

۱۱۶۹

قَالَ لِحُمْرَةٍ تَجْعَلُ رِوَاۤسِیَ سَاۤلَہٗ عَنِ الصَّیَّامِ وَالتَّعَرُّوۡکَانَ یَسْرُدُ الْقَتُوۡمَ عاری اور سلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو ورہ رکھ اور اگر تو چاہے تو ورہ رکھ یہ حضرت نے حمراء سے عرض کیا اور عداس سے عرض کیا کہ
 مسلمہ کو چھاننا اور اسکی عادت تھی کہ ماری رو کر کھاتا تھا ف معلوم ہوا کہ عمر میں ورہ رکھا اور رکھا دونوں دست ہونے میں اس عورت
 اِنْ قُلَّ مَرْبُطٌ مَّحْضَرٌ وَاِنْ قُلَّ مَحْضَرٌ مَّحْضَرٌ مَرْوَحَةٌ قَالَ لِحُمَیۡرٍ اَسْرَدَ عَرۡوۃَ مَوۡتَہٗ دَکِیۡنَ حَادِثَہٗ عاری میں عداس
 میں عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ید مارا جاوے تو محض تیار سردار ہو اور اگر جمع ہو جاوے تو عداس میں واحد سردار ہو یہ حضرت نے
 فرمایا کہ حگ موتہ میں یدیں ہارٹہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے بچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس وقت حضرت نے انہوں سال ہجرت
 کے نو تیر جولائت شام کا ایک شہر ہو ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اور کاسر دار یدیں ہارٹہ کو کیا پر یہ حدیث دہائی چاہی عمر میں سردار شہد
 ہو گئے ہمسلاوں نے متورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار سلیمان سو خدائے اوکی تیسرے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار
 درجہ بدرجہ معرکہ مادرست ہی جس طرح بالفعل گریوں میں محمول ہو کہ اسیں مگر اول سردار مارا جاوے تو عمر میں گزرتی کہ دو سردار قائم
 مقام ہو جاتا ہو اور معلوم ہوا کہ اصحاب سلمین محنت ہو حکومت مسلمان ایسا سردار یا وید ہذا اور رسول کو پسند ہی عیا کہ صحابہ نے خالد کو سردار

۱۱۷۰

۱۱۷۰

۱۱۶۸

۱۱۶۹

۱۱۷۰

۱۱۷۱

حضرت نے اوکو ٹیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وہ ٹیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بصورتیکہ نزدیک اس پیشہ
 عمل ہو اور اگر اناموں کے روئے ایک حدیث مسوخ ہو اسو اسطے کہ حضرت نے مرض الموت میں ٹیٹھ کر لامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر ہزاروں
 معلوم ہوا کہ مار میں اتارہ کر مارا کوہیں توڑا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روئے و دست نہ کھڑے ہو اسیا کہ معمول تو دست میں لیکن
 محافظت کے واسطے کھڑے ہوا اور سب لوگوں کے ہٹانے کے واسطے درج ہو و حضرت نے ایسے قاطعہ از کثرت کائنات کا علاج کیا **۱۱۵۴**
 مسلم میں تحقیق اس ال قاطعہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہو کرے والا ہو تو کیا کر **ف** ایک شخص نے میں سجدہ کرنے کے وقت
 جہہ گاہ سے پتھریاں ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام میں ہنرمیں اور اگر تھو کہ ہایت ہو ضرورت ہو تو
 ایجا کر کا ماضیہ میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کام اگرچہ ہمارے مخالف ہو تو مارا کو نہیں توڑنا **ف** **۱۱۵۵**
فَاتِيْنَا اَنَاكِ قَالَهُ لَا سِرَافِيْ اَمْرًا هَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَأَيْتَ اِنْ خَلَّتْ وَلَدُ اَحَدِكُمْ مَّارِيْ فِيْ حَمِيْرٍ مَّطْمَعٍ رِيْثٍ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو محلو پاؤ تو لو کہ پاس آتو یہ حضرت نے اس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آتا اسے کہا کہ
 کھلا تلبیٰ تو کہ اگر میں آؤں اور حضرت کو پساؤں **ف** یعنی اگر میں آؤں اور حضرت کو پساؤں یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں
 حضرت نے فرمایا کہ انی مکر پاس آما میں کرنا ہوں سو وہ کر کا علما کہی ہو کہ اس حدیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہو
قُضِيَ عَنْهُ نُسْ عَامِرِ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْمُ قَامًا لِّكَرْمٍ يَّالِيْعٍ لِّلصَّيْفِ فَاَمَّا اَقَانُ لَمْ تَعْمَلُوْا اَحَدًا مِنْهُمْ حَقَّ الصَّيْمِ لَدَيْهِ **۱۱۵۶**
 یلیعے لہم ہمارے اور مسلمین غصہ میں عمار سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم و کسی قوم میں میرے تمہارے واسطے مسلمان کرپ
 صیا کہ مہاں کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر دے مکر میں تو تم اس سے مہالی کا حق صیا کہ اوکو چاہیے **ف** **۱۱۵۷**
 حضرت نے صلح کی تھی تو اس صلح میں یہ قول فرما رہی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارا ملک میں آئیں عاوین تو اوکی صاف اور مہاداری کھینچو
 اس حدیث میں یہی لوگ مر رہے ہیں اور مطلق ہیں کہ مسافر محروم رہ رہتی مسلمان سے پہنچنے والے ہاں اللہ تعالیٰ کہ مہاداری کا صحیح ہو
اَمْ اِنْ يَّعْنِيْ هٰذَا الْعَلَامُ فَحَسْبُ اَنْ لَا تَدْرِيْ كِهْ اَلْهَرَمُ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ **۱۱۵۸**
 اگر یہ علامہ کا رمہ رہا تو اسکو ٹھہرایا رہے ماویج کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاوے گی یعنی تمہاری موت کی ساعت آئی ہے گی **ف** جس لوگوں
 نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آوے گی اس قوم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا اسکی طرف اشارہ کر کے یہ کہتا رہی یعنی یہ لڑکا تھہ رہا ہے
 کہ تم سب مراکو تو تمہارے حق میں گواہ قیامت آگئی مثل شہر ہو کہ اگر یہی حال ہیں لوگ یا سارا حصہ میں ان لوگوں نے متقی قیامت کا سوال کیا

حضرت نے ہماری قیامت کا جواب دیا اس سچے کہ اگر وہ نے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو حکلی حاکم بہ اعتقاد ہو گا کہ کیسا غیر
 کہ قیامت کو نہیں جانتا ہو **وَمِنْهُمْ لَخُطَّابٌ اِنْ يَكُنْ هُوَ قُلٌّ نُّسَلُّ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ**
فَلَا حَيْثَرٌ فِي قُلُوبِهِ يَعْزِي اِنْ صَبَّاحَ كَارِي اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر اس صیاد حقیقت میں
 و قتل ہو تو شک و اوسیر قاتل ہو گا اور اگر اس صیاد و حال میں اس کے قتل کرنے میں شک و گمبہ نہ تھی پس اس صیاد میں یہودی
 لڑکا تھا عجب عرب اس کے حالات سے لڑکوں میں کھلتا تھا کہ حضرت وہاں ہو کر بکے سب لڑکے ہال گئے وہ رہا گا حضرت نے اس سے فرمایا
 کہ تو میری بھینسی کی گواہی دیتا ہو اس سے کہا ہاں اور تم میری بھینسی کے گواہ ہو بعض اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی حال ہے اسوئے عمر فاروق
 سے حضرت نے کہا کہ اگر حکم ہو پوئیں اس کی گردن کاٹوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت میں حال ہے تو اسکو مار سیکھا اسوئے
 و حال کی موت حضرت عسکری کے ہاتھ سے معد ہو اور اگر یہ و حال میں ہے تو اس کے دھوکے اسکے مارنے میں کیا فائدہ ہو **هَٰذَا اِنْ تَكُنْ**
لَكِنْ تَعْبَثُ اِلَى قَابِلٍ لَا صَوْمَ لَتَا سَاحِ مسلم میں عبد بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک نہ
 رہا تو میں تاج کا بھی ضرور رو رہ رکھوں گا **ف** حضرت نے اس عاصیو کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا رو رہ رکھتے تھے حتیٰ کہ میں حال
 کے رو رہے و صبح ہو تو اسکی و صبح مسوح ہو گئی مستحق حاکم کر رکھے تھے اصحاب نے کہا کہ یہودی اس دن کا رو رہ رکھتے ہیں حضرت نے
 یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میں نہ رہا تو اگلے محرم میں یوں اور دسویں و تاریخ کا رو رہ رکھوں گا تاکہ یہودی کی متاہب ہو و ہر وی سال قبل محرم کے
 حضرت کا سوال ہوا اسی حدیث سے بعض علما نے کہا کہ یہ عمل کا ایک رو رہ رکھا کرو وہ ہو **هَٰذَا اِنْ تَكُنْ لَكِنْ صَدَقَ لَيْدُ جُلُوسِ الْحَنَةِ**
قَالَ لَهُ لِيَتَامَ ثَعْلَبَةَ مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا و تو مقرر ہشت میں جاوے گا یہ حضرت نے صام تعلقہ
 کے دن پر سزا ہے اسی سے ہے کہ ایک شخص آما صام تعلقہ و سکا ام تھا و سے سلام کے و ص حکم پوچھے حضرت نے اسکو مایوس و
 کی و ص ہاراد عباس سے ہے و ریح اور کوہ تملانی نواد سے کہا اس حدیث سے کہ جو سچا بھیر کیا کہ میں اس میں یہ یاد دہی کرو گا کہ کمی حث
 کیا ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی صام کے کلام کا مطلب ہے کہ سو و ص کے میں سنت اور عمل کروے گا لکہ یہ مطلب کہ و ص حریوں میں کچھ
 کی یاد دہی طرف سے کروے گا اور دوسری حد ہے کہ جو شخص اپنی قوم کی طرف سے ایچی ہو کر آتا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسائی میں
 سیری طرف سے کچھ کمی یاد دہی ہوگا صا کہ حضرت سے سائی و سیاہی اس سے کہو گا **هَٰذَا اِنْ تَكُنْ لَكِنْ كَبَتْ كَا هَلَتْ فَكَا مَّا سَقُفُ مُمْ**
لِلَّكَ وَلَا تَرَالْ مَعْلَمٍ مِّنَ اللَّهِ طَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَىٰ ذٰلِكَ قَالَ لَهُ لَوْ خَلِقَ اَلْاَسْمُولُ اَللَّهُ لِي فَرَا نَهْ اَصْلَهُ

۱۱۶۸

۱۱۶۹

۱۱۷۰

۱۱۷۱

میں رو رہ رکھتے
 دوام قوم

مکتبہ دارالاسلام
لاہور

ہو جس عرصہ میں مریضیت پڑی اور دین و ملت پٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی اس تک سو حیا کہ حضرت نے فرمایا تھا یہاں
 ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی رحمت کی برکت سے تین ہاںوں تک حیرت غالب ہو گئی بعد اوس کے
 شہر غالب ہو گا اور خیریت کم ہو جاوے گی اور طلب نہیں کہ بالکل خیریت ہوگی اس واسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب اہل کسبی
 نہ گمراہ ہو جاوے گی بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل اکثر ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل تھا
 اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہی ہوا و کو قبول کیا جائے اور جو قول اور فعل ان تین ہاںوں
 سے بعد رائج نہ تھا وہی مدعت ہوا و کو ہرگز قبول کیا جائے کہ اوس میں صریحاً دین کی برادری ہو اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو حور سمجھے تو
 حقیقتیں کہ جہاں میں ہو چکیں ہیں اور ہو گئی ہوں اور وہی رائی اور گمراہی کو سمجھ جاوے گا اَوْ هُمْ يَنْتَظِرُونَ خَيْرًا مِّنْهُ لَقَدْ نَبَّأْتُ بِهِ
 قَدْ الَّذِينَ يَلْمُؤْنَهُمْ قَالَ اَوْ هُمْ يَنْتَظِرُونَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَدَّكَ التَّالِثُ اَمْ لَا تَهْتَكِلُفُ قَوْمٌ يَّخْتَفُونَ السَّمَاءَ يَتَخَدُّونَ قُلْ
 اَنْتُمْ تَقْتَضُونَ اِسْلَامِيں اور ہرگز یہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا س میری امت ہرگز وہ زمانہ جس میں میں تعمیر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ یا بعد
 بعد کو لوگ ہرگز ہوا و سے ہونے اور او کی صحت و ام میں بھی تابعین اور ہرگز یہ کہما کہ حادی حور جانتا ہو کہ حضرت نے تسرے زمانے کو ہرگز
 یا نہیں حضرت نے فرمایا ہرگز لوگ باقی رہ جاوے جو وہی اور دیکھ لو اسی دیکھ دوں گواہی ہائے ف بھی او کو حور صا
 اور جو قیامت رہیگا وایاں اور بیک عمل سے روح کی صفائی کریں ملکہ آخرت کو مھول کے دیا کی ریاست اور ساماں کو کماں جانیگا رہا
 اور محبت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تارگی میں مشغول ہو کر سدہ سکھ ہو جاوے دیکھ حیا کہ اس زمانے کا حال ہو اور چھوٹھ لوہے کی کچھ روایت ہے
 ماتحی گواہی ہو کو طیار ہو گئے مدون حور ہش معی اور حاکم کے گواہی مستعد ہو گئے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہو خلاصہ مطلب کہ
 حور زمانہ ہوگا اور تر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ ہا تو دینداروں کو لازم ہو کہ یہ اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کیسی ہم
 اور راہ کو قول کریں امام عظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں تھے دین کا جو چھا او کی محنت کے
 سے مسلمانوں کو آساں ہو گیا اس واسطے کہ وہ حیرت و غرور میں داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھے میں ان کو اپنا شیوا یا
 ق اَسْ خَيْرٌ وَّ دَرَاكَا صَارَ يَوْمَ الْحَارِثَةِ مَوْ اَحَدًا لَا شَهْلٍ قَرَبُوا الْحَارِثِ مِنَ الْحَرَجِ قَدْ سَوَّاسَعِدَةً وَ فِي
 كُلِّ دُونِ لَا نَصَارِ خَيْرٌ بَحَارِي اِسْلَامِيں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سنا صا کے مخلص سے حار کی اولاد کا محلہ ہرگز
 عبد اللہ اس کی اولاد ہرگز کے بعد عمارت میں حور کی اولاد ہرگز کے بعد ساعدہ کی اولاد ہرگز و اصا کے سب محلوں میں حور و حولی ہو

۱۱۸۳

۱۱۸۴

ف میں بین الصاری اصحاب کے ہتھ ملے اور اعلیٰ تھے حضرت کی مدد سے کی اس واسطے کہ جن تعریف کی کہ جن لوگوں سے زیادہ بجا
 شامی ہوئی اور کچھ علو و اعلیٰ کی بان کی ہر ابو ہریرہؓ جبکہ عنوفی الزکالی اور لقاوتہا لقاوتہا و خیرہ صوفی اللہ علیہ
 ۱۱۸۶ و قترہا اور لقاوتہا سلم بن ابی ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہتمو اور دوسری صف پہلی صف ہو اور مردوں
 کی صفوں میں ہتمو پہلی صف ہو اور دوسری صف ہو ف حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی مابین شریک تھے اول مردوں کی
 صفیں ہوتی تھیں بعد اسکے عورتوں کی سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف ہتمو اور دوسری صف ہتمو امام محمد قریب لقاوتہ
 سے نہایت دور ہے اور پہلی صف کو فرمایا اس واسطے کہ وہ دیکر مار میں امام سے دور پہرہ عورتوں سے قریب ہے حالیکہ مرد عورت کے
 متصل رہے میں مساوی کا جو ہو اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو فرمایا اور پہلی صف کی تعریف کی اس واسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب
 ۱۱۸۷ اہیں کمال رہے پوشی میں اور پہلی صف مردوں سے دور ہو اور پوشی بہایت ہو معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر دیکھا اور مرد عورت کو
 مقام متصل ہوا یا ہے خ حاکم حاکم احسنہ قصاء بخاری میں حاکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں
 ہتر آدمی ہو جو قرص ادا کرنے میں ہمدرد ف حاکم سے روایت کہ حضرت نے ایک شخص سے دو احرام عداۃ قرص لیا سنت
 میں کو تھے اور ٹائے حضرت نے حاکم سے فرمایا کہ اس کا قرص ادا کر جائے کہ کہ یا حضرت اس کا اوٹ کم عمر کہ تمہیں ہما اور بچہ
 اوٹ تمہیں میں حضرت نے فرمایا کہ تمہیں ہما ہٹاؤ کہ وہ یہ صریح حدیث کی یہی سنا جستم ص ادا کرنے میں مستحب ہو اور اس طرح
 کے قرص میں زیادہ دیا سو میں اصل میں اس واسطے کہ سود میں زیادہ میا سرط کر لیتے ہیں اور اس میں شرط تھا حضرت نے آن
 ۱۱۸۸ طرف سے احساں کیا علاوہ اسکے سیاح و ربا والی حیر میں سونا و حاکم میں سیاح میں خ عکام و علی حاکم
 قرص تعلم القرآن و علی بخاری میں حضرت عثمانؓ اور علی رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہمدرد جو ہمدرد
 کو سیکھ اور عیدوں کو سکھلاؤ ف حاکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کے معالی اور مطالب اور حکام
 خود بوجھ اور لوگوں کو بوجھ و لیکس ہاں البتہ کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے رہے ترافصل کہ عرس از سر میں و ماں تنید
 ۱۱۸۹ ہوسنت مجھ تر تین حروف ق او ہریرہ خیر نباء ذکرین کو دیکر نباء ذکرین احاء علی و لک فی صیرہ و ادا علی علی
 رکع فی ذات بیکہ بخاری و سلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عورتیں کہ اوٹ کی سواری کرنی ہیں اوں میں قریش کی عورتیں
 ہتمو ہیں بھی سب عرب کی عورتوں میں قوم قریش کی عورتیں ہتمو بہایت مہربان چھوٹے لڑکوں اور بڑی گھمان سے حاکم کے مال کی

فہم ہونے کی رخصتی کی یہ ہو گئی تھیں حضرت نے چاہا کہ ان سے کلج کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے
 نزدیک رہا اور میرے میں سے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں میں چاہتی کہ آپ کے بستر پر کرو دین اور چلاویں اور میں بھی ہو گئی ہوں
 ان عذروں کے منہ کلج میں کہہ سکتی تھیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا کہ
 کہ عورت میں ہی شری خوبی ہے کہ در دہالی سوار لڑکوں کو اچھی طرح پکے اور اپنے خاویجے مال کو ضائع ہونے دے **قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ مَا كُنَّ**
نَيْتُ عَمْرَاءٍ وَخَيْرُ نِسَاءٍ مَا كُنَّ حَيْضَةً عَارِيٍّ اور مسلم میں علی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے زمانے میں یریم عمران کی بیٹی عورتوں

۱۱۹۰

سے فصل اور زمانے میں یعنی امت محمدی میں حدیث عورتوں سے فصل ہے **وَهُنَّ نِسَاءٌ خَيْرٌ لَّكُمْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَخَلَعَتْ**
مِنْهُ خَلْقٌ أَدَمٌ وَفِيهِ أَذْجَلُ الْحَتَّةِ وَفِيهِ لُحُجٌ مِنْهَا وَلَا تَهْوُمُ السَّاعَةُ لَكُمْ فِي يَوْمِ الْحَجَّةِ مسلم میں اس روایت ہے کہ

۱۱۹۱

حضرت نے فرمایا اصل میں چہر قات کلا جمع کا دس دس ہونے اور اسی میں مت میں اصل کسے کہے اور اسی میں سب سے
 نکالے گئے اور قیامت قائم ہوگی مگر جسے کے دس ہفتے دس میں تمام عالم پیدا ہوا تھنے سے یہاں شروع ہوئی تھی چم ہوئی تو یہودیہ سمجھے
 کہ ہم کو بدلے عالم کی سزا ہے اور اسی تو مکولارم ہے کہ سب کا کام چھوڑے کہ اوس میں عمارت کرے اور نصاریٰ سمجھے کہ اتنے سے بدلتا
 عالم کی کیسے سے ہوئی اور اوس کے گمان میں حضرت عیسیٰ مقبول اور مصلوب ہو کر تیرہ دن کے بعد اسی میں مدہ ہوئے تو یہی ٹراڈ ٹھہرا

فہم ہونے کی رخصتی کی یہ ہو گئی تھیں حضرت نے چاہا کہ ان سے کلج کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے

اور اسلام میں مدہ ٹراڈ دس ہفتے کہ حضرت آتم کی یہاں اور بہت میں اصل ہوا اور بہت سے ہم اسی میں ہوا اور قیامت بھی اسی میں
 ہوگی تو اس کی جس کو صرف جمع کے دس ہفتے ہوا کہ لارم ہو کہ اسی میں یہاں کا کام چھوڑ کر سب اس حادثہ کے واسطے جمع ہوئے
 ہر چہ مضر ظاہر بہشت سے نکلا اس کے جس میں احسان ہیں لیکن حسیب میں ٹراڈ احسان ہو سوائے کہ حضرت آدم کے آئے سے عالم میں بچا

۱۱۹۲

ٹری کرتیں ہوئیں انسا اور اولما اور ایماں دار لوگ پیدا ہوئے اور میں آدم کی والدہ سے قیامت میں آمادہ اور گلزار ہو گئی **هَرُوفٌ مِنْ مَّالِكٍ**
الْأَصْحَى جَاؤَ أَتَمُّكُمْ الدِّينُ يُخَوِّتُكُمْ وَنُحُوتُكُمْ وَنُصْلُوكُمْ عَلَيْهِمْ وَنُصْلُوكُمْ كَمَا كُنْتُمْ وَنُصْلُوكُمْ كَمَا كُنْتُمْ الدِّينُ يُخَوِّتُكُمْ وَنُحُوتُكُمْ وَنُصْلُوكُمْ
 حاکم اور مکمل حاکم میں ام کو ایک عداد اور دس مکمل عدادوں میں جس سے تم بعض کھو اور دس سے بعض کھس تم
 ان کو مد عداد و مکمل عدادوں میں جسے حاکم اور عصب میں محب ہوئی واسطہ محلی ہوگا اس واسطے اوکے تہ یہ کی اور حاکم اور عصب میں
 بعض اور عصب ہوئی تو احکام کا دسے ہطامی ہوگی اس واسطے اوس کی اس حد میں حاکم اور بعضیت ہے کہ انصاف کریں و علم سے دور

اسوئے حقیقت میں اصناف اور عدالت عالم کی محنت کا سبب ہو اور ظلم و غفلت بعض کا سبب ہو **فصل** اس فصل میں یہ حدیثیں ہیں جن کے
 ۱۱۴۱ ہے یہ اصل التَّحْقِیْلِ ہے یوحنا ابن حنّاس النّاس لی اللّٰہ کُلّیّۃً فَلَیْکَ فِی الْحَرَمِ وَفَتْحٌ فِی الْاِسْلَامِ سَنَۃً حَاضِرَۃً
 وَمُطْلَبٌ دَمٌ اَمْرٌ یُّعْزِزُ یُفْزِقُ دَمَہُ بَیْہِ اَمْرِ عَدْلَہُ عَمَّاسِ شَرِیْطَہُ اِیْتِہُ کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ بڑوں
 خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی ریں میں عمر و بعضی ٹیڑھی راہ چلے والا دوسرا دین اسلام میں عمر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا حقی
 کسی شخص کے حق کا چاہنے والا صرف اسی کی عزت ریزی کے واسطے **ف** حرم میں عمر کی ریا یعنی وہ کام کرنا جو مان حرام ہیں حقیقت
 اور طرائق اور تکار کرنا مکروہی سے سنگمہ مراد ہوں جیسا کہ عہدہ عَمَّاسِ کا یہی مذہب ہو کہ جیسے عبادت کا حرم میں دُعا و اُت
 ویسے ہی گناہ کا بھی دُعا دو ماعداد ہو اس واسطے کہ حضور میں نے اولیٰ زیادہ ترتری ہو اس واسطے اس عَمَّاسِ نے مکے کی سکونت ترک کر کے
 طائف میں ہوا حصار کیا تھا اور کھر کی رہیں جیسے لوح کرنا پڑھا کر کے پر کھڑے پھاڑنا حوروں سے تنگوں لیا لوگوں کے سب میں طعہ کرنا
 اسے سب او حادیں رکھ کر اسے کوساروں کی تاثیر سے حاسا اور بے سیاست جو ریزی کی بُرائی تو صاف طائر ہو فصیل کی کچھ
 حاجت ہیں **ق** اَوْ مَرْءٌ اَنْقَلَ صَلَۃً عَلَی الْمَسَافِیْنِ صَلَۃً الْعِشَاءِ وَصَلَّوْا الْعِشَاءَ فَوَلَّی عِلَیْہِمْ اَوْ مَرْءٌ اَنْقَلَ صَلَۃً
 ۱۱۴۲ وَکَوْحًا اَسْلَمَ مِنْ اَوْبَرِہِہُ رَوَابِہُ کہ حضرت نے فرمایا کہ مسافقوں پر بہت بخاری ماریعت کی دروغ کی دروغ اور اگر وہ لوگ حائیں جو
 قواب ہو دھیرا دیکھو وٹے آویں گھلتے ہی **ف** حنا کے وہ بید ہا طہ ماقصہ کمانی الحاج رب کا دیکھا شیر ہو تو ہو اور عروہ
 کی لہب جھوڑا کچھ ظاہری سماںوں پر بہایت سخت معلوم ہو تو ہو اس واسطے ان دونوں فتوں کی ہار و س ہیں جو سکتی علوم ہوا
 خوش اور صبح کی مار میں کاہلی کسے ردل جِرا وے آویں لعاق کی علامت جو دوسرا رم ہو کہ اپنے دل کو سمجھا ہے **ق** اَوْ مَرْءٌ
 ۱۱۴۵ **ق** اَوْ مَرْءٌ عَاسِہُ اَحْتَالَ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمَہَا وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہُ یَسْلَمُ اَوْ ہِرَہُ اور حضرت علیؑ سے یہ حدیث
 حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب مخلوق سے امت پیرا وہ عمل ہو جو مذہب ہو تا رہے اگر وہ تھوڑا سی **موف** مذہبی عمل خدا ہو
 س ہو کہ اسکا کرنے والا سید رہو ماحل میں کہ کھچی کرے کھچی میں اور اسے سب یہ کہ ہمیشہ تل کیسے سے وس عمل کی کسے
 دل میں ہو حاتم و رور و رور و سکوت و رصعالی حاصل ہوئی حاتی ہو اور گاہ گاہ کرنے میں اسکا اثر دل میں ہیں حتم جیسے
 علی کے چکے سے اسی تم تو روتی ہو پھر آخر کہ تاریکی ہو اسی واسطے طرقت و لے درویشوں نے فرمایا کہ جو آدمی کوئی فعل عبادت یا د
 ۱۱۴۶ شروع کرے تو اسکا مذہب مارے تاکہ اسکا فصل اور رکب کم ہو **ق** اَوْ مَرْءٌ اَحْتَالَ اِلَی اللّٰہِ مَسَاحِدُہَا وَاَعَصُ

کتاب اصل التَّحْقِیْلِ

کتاب اصل التَّحْقِیْلِ

17-4

174

12

فرمایا کہ ستر دینار ہو کہ مرد خرچ کرے وہ دینار ہو جس کو اپنے جود و لڑکوں پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار فضل ہو جس کو جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرے اور وہ دینار بہتر ہو جس کو پہلے میں نے ساتھیوں پر یعنی نوکر یا کارکنان یا غازیوں پر خرچ کرنا کوفہ جو وہ لڑکوں پر مال خرچ کرنا اس واسطے فضل ہے کہ فرض ہو اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اس واسطے بہتر ہو کہ لڑکوں کی خصوصاً زادہ خدا میں زیادہ تر پوشش کے لائق ہو اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی مدد ہو اور احسان و معلوم ہو کہ غیروں کے دیے اپنے جود و لڑکوں کا دیسا مقدم اور فضل ہو اس واسطے کہ فرض ہو اور خیرات افضل ہو اور حال کھڑا کرنا افضل ہے فضل ہو ہر اٹھویں اقصیٰ الضب اور بعد مہمان شہرہ اللہ الحمد و اقصیٰ الضلوع بعد اللہ صلوٰۃ اللیل مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اقصیٰ فصل روزہ بعد رمضان کے محرم حد کے چیلے کا روزہ ہو اور فصل مار بعد رمضان کے رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز محرم کا روزہ مست صوم عاتورا کے فصل ہو اور تہجد کی نماز اس واسطے فصل ہوئی کہ اس میں محبت اور سقوت نصیب ہے اس وقت کہ حضور دل سے ہمار ہوئی ہو اور یا کا اس میں صل ہیں ہر اٹھویں اقرب مایکون العبد من عہدہ و ہو ساجد کاکبر و اللہ اعلم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سہ ہدایت مرد یک تربت ہو سجدے کی حالت میں سو سجدے میں بہت دعا ایک کرو **ف** سجدے میں کمال تہ تعظیم کا ہو اور بعد کی نہایت عاجزی ہو کہ اس نے لیے اشرف الاعصا کو خاک پر اسے مالک کے واسطے رکھا اس سبب اس کو اس حالت میں ہدایت قرب الہی حاصل ہو اور کمال حمد الہی اس پر متروکہ ہوتی ہو تو اسے وقف میں دعا مانگا عنین **ف** اقم حرام ملت ملجان اقل حین تن لقمی تعرفون الشکر قد اوجوا ساری و مسلم میں ام حرام ملجان کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول الشکر میری امت سے خوشتر ہے ہمارے رٹھ کر کا وں سے لڑے گا اس پر بہت واضح ہے **ف** اقم حرام ملت ملجان اقل حین تن لقمی تعرفون الشکر قد اوجوا ساری و مسلم میں ام حرام ملجان کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہذا الشکر میری امت کا جو روم و ام شاہ تہ یعنی قسطنطنیہ سے لڑا گیا وے بختے گئے **ف** ام حرام سے روایت ہے کہ ایک بڑے حضرت میرے گھر میں سٹو اور بیٹے ہوئے جاگے میسے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس چشمی کا کیا سبب ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے یہ کہا کہ میری امت کے لوگ ہمارے سوار جہاد کرتے ہیں جسے ادشا ہے پتختوں پر باطل ہوتے ہیں سو خوشکر کہ اول مسجد میں جہاد کر گا و بگوشت واجب ہو اسے کہا یا حضرت دعا کیجئے کہ میں اس غازیوں میں ترک ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو اوہین اعل ہو حانیخام حرام ایسے عام مدعی عبادہ میں صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت میں سام کے ملک سے محمد میں جہاد پر سوار ہو کر روم کے جہاد میں ترک ہو میں بھر جہاد اور نہ کہ گھوڑے پر

۱۲۱۱

ہو کہ سیدہ زینب ام حوا سے روایت ہے کہ حضرت اوس بن دوسریہ نے پھر شہتے ہوئے جا بیٹھے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا
 یہ سبب ہے کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسی جو لشکر کہ قسطنطینیہ سے لڑا گیا اسکے گناہ معاف ہو گئے بیٹے کہا کہ یا حضرت میں بھی ان
 غازیوں میں ہو گی حضرت نے فرمایا کہ تو ان میں نہیں تو اول قسم کے غازیوں میں ہو یہ حدیث صحیحہ ہے کہ حضرت نے جیسے آئندہ کی
 کی خبر دی جیسی ہی ہو گی **ہَلْ لَّيْنٌ مَسْعُودٍ** **أَوَّلُ مَا يَقْضِيَنَّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي الدِّمَاءِ** مسلم عبد بن مسعود سے
 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں بن اول فیصلہ قیامت کے دن جو نہیں ہو گا **ف** مقصود یہ ہے کہ دنیا میں انسان کی حیات ہوا اور
 حوں اسکے مخالف ہوا اور سب گناہ بعد شکر اور کفر کے اوس سے سچے ہیں تو اول جو بریری کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث میں سارہ ہو کہ

۱۲۱۲

فل کو آسان سمجھنا چکا حد کے رد یکا ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت میں اول اوس کا فیصلہ ہو گا **خ** **إِنَّ عَنَّا فِي هَؤُلَاءِ**
النَّاسِ عَذَابًا أَلِيمًا **وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِعَلَيْنَا مِنْهُمَا دِمَاءٌ مَحَارِبٌ** عبد بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ آدھوں میں نہایت بھگتا عذاب الا اوطال لہی اوسکے یاوں میں رگ کی جوتاں میں جس سے اوسکا دماغ اٹھتا ہو **ف** اوطال
 کلمہ ٹیٹھا سوٹے ورنج نص ہو اور حضرت سے نہایت سلوک کرنے تکھا سوٹے سب دو چیزوں سے اوپر عذاب بھگتا ہوا عذاب جس کے عذاب
 یہ حال ہے کہ جیسے دماغ مسل یا ٹی کے حوس مارنا ہو سوحت عذاب کو حیا کیا جائے کہ کسا سوگا **فصل** اس میں سے نہیں ہیں

۱۲۱۳

حکے سرے رکل کا لفظ **ق** **أَوْفَرْتَهُ كُلُّ آدَمَ مَا كَلَهُ إِلَّا رِصْلًا** **لَا تَحْتَ الذِّبْ مِثْلُ حُلُقٍ وَفِيهِ تَرْكٌ** عماری اور
 مسلم میں اور ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے دل کو میں کھا جائی ہوں **س** ڈھڈی کی ٹہنی کے اوس سے آ می بیٹے سبایا گیا اور اوس
 حور احوال و یگاف عبد اللہ ساوس ٹی کو کہتے ہیں جہاں سے حاور کی جنتی ہوا آدمی کے دل میں اوسکو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ انکا
 دل تمام ٹہنی میں گل جاتا ہی مگر ڈھڈی میں گلنی آدمی کی سیدتس بیٹ میں اول ہیں سے شروع ہوتی ہوا اور قیامت میں بھی اوسی ٹہنی سے

۱۲۱۴

رکیب سرنج ہو گی سب میں کی خاک ہاں فصل ہو کر صیا میں تھا و سیا طیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی میں گلنی یا تو سب رگلتی ہو
 یا سبے مار یک مار یک اصل گلنے ہو گئے اگر غیر اصلی حرا گلن ہاویں **ه** **أَوْفَرْتَهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَتَّى أَمِّ دَمُهُ**
وَعِصْهُ وَمَا لَمْ يَسْلَمْ میں اور ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیر مسلمان کی مسلمان پر حرام ہوا سکھاوں اور اوسکی عورت آؤ
 اوسکا مال **ف** حضرت نے تحتہ الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور سدا و ظلم کی ٹھکانی اسے کہ کر عالم میں نہ
 انہیں ہوں کاموں میں ہوتا ہی حاکم مسلمان کا ماحی حوں کر ماحرام ہوا تو حوں کا چھوٹھا دعویٰ کر اوسکی اتنی گواہی نہ بھی حرام ٹھہرا

اور جب سنان کی قبر پر میری سیخ ہوئی تو وہ سکون پیل کرنا شروع کیا کہ اوسکی قبر پر مٹی سے حرام کاری و سکی جینی کھانا حبیت کر رہی
 حرام ہو اور جب اہل کمال انہا دست نہوا تو طلع طریقی چوئی و نما بازی و بازی رشوت قمار بازی خرمی بھی حرام ہو گئی اسوقت کہ ان کا سونگ
 اب کمال حق پر یاد ہوئے تو انھوں نے انسانی شریعت کی عمر و غرض جو سوا سکایاں اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا **قَالَ اَوْ هَرَسَ كُلُّ اُمَّتٍ**
مُعَايِ اِلَّا الظَّاهِرُونَ وَ اِنْ مِنْ اِلَاحِصَارٍ اَنْ يَمْلُ الْعَدْلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا كَمْ يُضَيِّعُ قَدْ سَكُوهُ رَبُّهُ يَقُولُ يَا اَعْلَانِ عَمَلُكَ
لِلْمَارِجَةِ كَذَّ اَوْ كَذَّ اَوْ قَدَانَتِ يَسْخَرُ سَرْهَهُ وَ يُضَيِّعُ بَكْتِفُ سِتْرِ اَللّٰهِ عَدْلُهُ كَارِي اَوْ رَسَلَمِ بْنِ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ بِرَكْ حَصْرَتِ لِي
 و مابا کہ سب میری امت کے گماہ معاف ہو گئے مگر اوسے گماہیں معاف ہو گئے جو اپنے پوتہ بد گماہ ہو کر طاس کرتے ہیں اور اللہ یہ بات بھی ظاہر
 میں اہل جو کہ سدہ رات کو کوئی ترا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اوسکے رب نے اوس گماہ کو جھا ڈالا ہو سو وہ شخص جو دیوں
 کھے کہ ادمیاں ملائے میں تورات کو ایسا ایسا کام کما رات کو اوسکے رب نے گماہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو حرا کے پرے کو کھولتا تو
ف پوشیدہ گماہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گماہ کبیرہ جو کہ معاف ہو گا اسوقت کہ ہمیں گماہ رجوات اورے پر دانی پنا
 ہوتی ہو اور صاف ظاہر ہوتا ہو کہ ظاہر کرے والا حد سے ہیں ڈرتا اور یہ جو بعضے ماواں کہتے ہیں اوصاف حکا حد سے پردہ نہیں اوسکا
 آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور ہو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ سر ماما اور ظاہر کرتا تو اللہ حد اوسکی پردہ ہوتی کرتا اور جب کہ اوسے بھیاس کر جو
 اپا پردہ فاش کیا تو معصرا اور پردہ پوشی کے لائق رہا اور حدیث میں آیا ہو کہ پوشیدہ گماہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گماہ کی ظاہر
 ہو کر توبہ کرے تاکہ بیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گماہ کا راسکو دیکھ کر توبہ پرستند ہوں **خ اَوْ هَرَسَ كُلُّ**
اُمَّتٍ تَذَلُّوْنَ لِحَنَّةٍ اَلَا مَنْ اَمَى قَبْلَ وَمَنْ يَلْنِي قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَنَى عَارِي
 الو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے و مابا کہ سب میری امت ہشت میں اہل ہو گی مگر جسے کہ ماما اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا کو
 ہو حضرت نے و مابا کہ میری طاعت کی اور میری ست پرچلا وہ ست میں اہل ہو گا اور جسے سری و مالی کی ماعت کمالی یا طاعت
 سے اسی ہوا اوسے ماما اور وہی ہو اوف اس حد میں اساع سب کی فصیلت ہو اور مدعت اور احکام تعری سے راضی ہوئے
اَلَا مَنْ اَمَى قَبْلَ وَمَنْ يَلْنِي قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَنَى عَارِي
صَدَقَهُ وَ اَعْبَرُ الرَّحْلُ فِي دَائِبَةٍ فَهَسَلَتْ عَلَيْهِ اَوْ تَفَعَّلَ اَوْ عَلَمَهَا مَاعِدُ صَدَقَهُ وَ اَلْكَلِمَةُ الطَّبِئَةُ صَدَقَهُ
بِكُلِّ خَطْوَةٍ تَسْتَبِي اِلَى الصَّلَامِ صَدَقَهُ وَ تَمِيْطُ اَلَا دُعَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَهُ كَارِي اَوْ رَسَلَمِ بْنِ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ

۱۲۱۵

اے اللہ میری امت کے گماہ کو معاف کر

۱۲۱۶

۱۲۱۷

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جبیں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جڑ و ٹہر صدقہ و انصاف کرنا و مخصوصین میں خیرات جو دے
 کرنا مردکی او سکی سواری میں سو او سکو سواری پر چڑھا دیا او سکا اسباب و سکے جانور یا وٹھا کر لاد دیا خیرات ہو او سکیا بیات سے
 کیسا دل خوش کر دیا یا لا الہ الا اللہ پڑھا بھی حیرات ہو اور ہر ایک ڈنگ جو نادر کے وسطے چلے خیرات ہو اور تکلیف والی چیزیں کا مثلاً او
 ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہو **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو حیرات کرنا لازم ہو اسو سٹھ کہ ہر روز زندگی دیا اور چکار کھنا حلال
 تارہ احسان ہو تو سندن کو او سکی شکر گزاری ہی ضرور ہو پھر فرمایا کہ شکر گزاری اور حیرات صرف مال ہی پر موقوف ہیں جو تیر ہر روز
 مشکل پر کلا انصاف اور عدل کرنا یا تھکے مادے کو او سکی سواری پر سوار کر دیا او سکا اسباب لا دونا یا مار کے وسطے مسجد میں
 حاضر ہو ماراہ سے مودیات کو دور کرنا پس کام حیرات اور صدقات میں اصل میں انہیں سے جو سامے آوے او سکو کرے اور اپنے
 بدن کی صحت اور نفوت کی شکر گزاری خدا کی رحمانی کے وسطے بحال و ق آنو مونے کل شراب اسکو قہو حرام عاری
 اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو پیسے کی حیرت لاوے اور ست کر دے وہ حرام ہو **ف** اسمن بگ اور نو
 اور شراب اور تازی سب داخل ہیں الحاقاً قلیل اور کثیر اکثر الاموں کے رو یک را رہی باقی تحقیق آگے آگے **قوله** عنی کل شیء غیر
یَقْدِرُ حَتَّى الْخَمْرِ وَالْكَبْشِ وَالْكَبْشِ وَالْفَحْشِ عاری اور مسلم میں عدائس عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز
 تقدیر سے یہاں تک کہ خمن اور جھلمدی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہو کہ حضرت نے اول عمر کا لوط فرمایا یا کیس کاف بھی جھلم
 تقدیر سے ٹھہری تو ما دانی اور ہستیاری بھی تقدیر سے ہو تو داما کو لازم ہو کہ اپنی دامانی ریگھٹ مکرے اسی تدبیر اور کرتے کا اس میں
 داخل سمجھے اور ما دان پر پہنچے لکہ خدا کا شکر کرے کہ او سکو ہوشیار کیا دواہ ما و لاہیں کرڈالاق انی عمر کے کل کھڑا کچ و کل کھڑا
مَسْئُولٌ عَنْ تَرْكِهِ عَمَّ عاری اور مسلم میں عدائس عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہو اور ہر ایک کی
 حجت اور بردست سے بوجھا و یگاف یوری اس حدیث کی یوں روایت ہو کہ ما دساہ سب ملک پر حاکم ہو تو ایسی تمام عریٹ سے
 بوجھا و یگاف کیا یا ظلم اور مکر و گھرو جو ویر حاکم ہو تو وہ بھی بوجھا و یگاف کہ او سے بیک کام سکھایا اور گماہ سے بیک
 میں اور جو روئے حا و د کے مال اور گھر کی حاکم ہو تو وہ بھی بوجھی و یگی کہ او سے او سکی حیر و اسی اور مال کی حفاظت کی یہیں
 اسی طرح غلام اور نوکر بھی بوجھا و یگاف کہ او سے لینے میاں اور آقا کی حیر و اسی اور اس کے مال کی حفاظت کی یہیں عرصہ کہ ہر شخص
 ایسے ریر دست اور ایسی قانو والی حیر سے قیامت میں بوجھا و یگاف کہ تو نے ما و جو و قدرت اور قانو کے اسکا بھی کو اچھا و ادا کیا

روایات میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ حدیث فرمائی کہ **بَارَكْتَ دَانِيَا وَكَانَ لَكَ إِلَى الدِّينَةِ قَالَهُ** لہٰذا عمارؓ اور سلم بن جابرؓ نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ
 میں نے تیرا دانت مبارک دیکھا اور تجھ کو بدینہ تک اس کی سواری کی عمارت ہو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا کہ جابرؓ نے روایت کی
 کہ میں نے حضرت کے ساتھ تھا میرا دانت نہایت ٹھک گیا تھا میں سبک پیچھے بیٹھا تھا ایک جاہل حضرت میرے پاس ہو کر بچے سوئے
 دانت کو ایک کوڑا مارا پھر وہ دانت خوب تیز قرار ہوا گیا کہ کبھی وہ باریق دم تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس دانت کو ہمارے ہاتھ پر ڈال
 اس کو بچا لیکر بچہ تک کی سواری نہ کر لی تھی حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے میں نے پوچھا تو میں حضرت کے پاس اس دانت کو لے گیا حضرت
 جابرؓ دیا اور بچے کو اسے لے کر سو ما قیمت سے زیادہ دیا اور وہاں کہ قیمت اور اسے دووں ٹکڑوں میں دے ف حیرت منی تو مانع کو اس میں
 کچھ شہ پر لکھ لیا درست نہیں اور حار جو سواری کی تھوڑی بھی موصیقت میں شہ پر تھی بلکہ حضرت کی طرف سے ہاں تھا سواری کی عازت طلب
 عازت تھی کہ بات حضرت کو حاصل بھی اور ظاہر حضرت کو حاصل سے ہاں کرنا مسطور تھا مول لیا ہو عرض تھا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**
أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فِي عَمَلِهِمْ وَرَأَى فِيهِمْ عَمَلًا مِثْلَ عَمَلِهِ
 ہوا اور اس کو قدر ضرورت روری ملی اور حد سے تھا اس کو دیا اور سرفراحت نصیب کی **ف قَاعَتِ** وایاں دار کو اسوئے کا سیاق
 کہ ایساں کے سے اس کی آخرت سوزی اور قوت ضروری سے دہائی تکلیف ہی ہوئی تو گویا دونوں جاں سے رجوع دار ہوا اور اگر ماں ہوا اور
 قناعت ہوئی تو اماں کی حولی اور لطف مطلق ظاہر میں ہوا طمع آدمی کو بطرون میں دلیل اور حقیر کر دیتی ہو شہر اس قناعت تو مگر مگر
 کہ ورنہ تو بیچ محنت میست بلکہ ابن عیال کی ضروریات کو طلب کر با قناعت کے مخالف ہیں بلکہ طمع زائد ار حاجت حیر کی تلاش
 نام پر **خِ اس عُمَرَ قَدْ لَعَنِي أَنْكَ قُلْتُمْ فِي سَامَةِ فَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ عَمَارِي** میں نے اس سے عمارؓ کو روایا کہ حضرت نے فرمایا کہ
 محکوم یہ حیر پر بھی ہو کہ مقرر سے اس کے حق میں کچھ کہا ہو اور اللہ اسامہ بن جریڈ کے ساتھ ہو کہ رما دہ بیار ہو **ف اسامہ کو حضرت نے آخر عمر میں**
 ایک نکر کا سوار کرنا بعض لوگوں نے کہا کہ وہاں کو رہے رہے صحابہ رسوا کر کے میں کیا حکمت ہو تہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ
أَنِّي نَكَبْتُ فَدَخَلَ اللَّهُ إِلَيَّ ذَلِكَ كُلُّهُ قَالَهُ لِيُخْلِ مِنْ الْأَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوْ اسْتَرْتِ جَمَارًا تَوَكَّكْتُ فِي الظَّلَامِ وَفِي
 الرَّمَصَاءِ وَكَانَ لَا تَحْطِيهِ صَلَوَةٌ مَعَ نَعْنٍ مِنَ السَّجْدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنِّتُ لِي إِلَى حَبْلِ السَّجْدِ لِي أَنْ يَنْدَ أَرَأَيْتَ
 تَكُنْتُ لِي مَسَايَ إِلَى السَّجْدِ عُمَرَ عُمَرَ إِذَا دَخَلْتُ إِلَى أَهْلِي مَسْرُومًا لِي كُنْتُ رَوَيْتُ بَكَ حَضَرْتُ وَهِيَ كَاللَّهِ جَمْعُ كَرَاهِي

۱۲۲۷

۱۲۲۸

۱۲۲۹

حدیث ہے کہ حضرت اوس بن صاریؓ فرمایا جس نے لوگوں نے کہا کہ اگر تو سواری لے لے اور تاج کی اور گری کے وقت نماز کے وقت
 اور سپر سوار ہو کر اسے تو مناسب ہو اور اس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز میں سے غیبتی تھی اور جو دیکھ وہ حضرت کی مسجد سے بہت
 دور رہتا تھا اور اسے جواب دیا کہ تجھ کو اس بات کی خوشی نہیں کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اور اسے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا
 اگلا گھر ہو اور جب مسجد سے پہلے گھر جاؤں تو پلٹنے کا بھی تواں لکھا جاؤ **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونوں میں تواں بھی صفا
 گھر دروازے سے قدم زیادہ تو اتنا تواں بھی زیادہ ہوتا ہو **ہ** از مسعود قد سالت اللہ لا حال قصوۃ و آیام مقعد و دق
 و اذراق مقسومۃ ل یحل شیئا قل جلدہ و لکن یؤخر شیئا عن جلدہ و لو کنت سالت اللہ ان یغنی ذلک من عذاب اللہ
 او عذاب فی القبر کان خیرا و اصل قالہ لا تم حنیۃ رضى اللہ عنہما لا اسمیہما ندعو و نقول اللهم متعبیزو حنی
 رسول اللہ و یائی ائی سعیاں و یائی معاویہ سلم من عندہ من مسعود روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے حد سے باگھا ٹھہری ہوئی ہو
 اور گئے سوئے دونوں اور مٹی ہوئی روروں کو جدا ہر گز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اس کے ٹھہرے ہو وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اس کے
 معص سے تاجر کرے گا اور اگر تو حد سے باگالتی کہ مخلد ورج کے عذاب کے عذاب سے بچاؤ تو ہر اور پھل ہوتا ہے حضرت نے حضرت ام
 حدیث سے فرمایا حکم دو کہ لوں عمارتے سا کہ الہی مخلد ورج در رکھ میرے حا و مد کی طرف سے جو حد کا رسول ہو اور باب اوسیاں کی طرف سے
 اور سامی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا حد کے ردیک خاص مدت میں معر ہو چکا ہو وقت میں سے
 تقدیم یا تاخیر مکمل ہیں اس کے عمارتے کی کچھ حاجت میں کہ خود بخود ہو گا اگرچہ یہ سوال حرام میں لیکن ایمان کو ہر جو کہ آخرت کے عذاب سے بچا
 مانگے جسے واسطے حد رسول کا حکم ہو اور سدگی کی علامت ہو **ق** اؤھم بنی قد عجت اللہ من صیدیکما ایضیکما اللیلۃ یغنی جلا
 من الاصابہ اسرۃ تہ سحاری اور مسلم ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حد کو سب بھلا معلوم ہوا اور ہیبت راضی موالح کی
 تمھارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے ہماں سے کیا **ف** حضرت کے ہمسایک محتاج ہیبت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی ہماں کی کرے اور طوطا الصبا
 او کو لے گھر لیکن جو رو و جھا کہ کچھ کھا ہوا سے کہا کچھ میں ہو مگر لڑکوں کا کھا مار کھا ہو اور طوطا نے کہا کہ لڑکوں کو ہلا کر سلا دے اور حضرت
 ہماں کی تو یہ کہ رسول لڑکوں کو سلا کر ہماں کے آگے کھا مار کھا الی فی نے حیران کچھ کے ہمارے سے اٹھ کر حیران کو گل کر دیا تاکہ ہماں کا کہ
 گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہیں تاکہ ہمارے سے نہ ترسنا و چاہیہ وہ ہماں جو کھا مار کھا کر اسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکھے سوئے حضرت کو
 وحی سے حال معلوم ہوا کہ حضرت نے اور طوطا اور او کی لی سے حدیب درائی سخاں میں حضرت کے صحابہ کیا حضرت پر حد اٹھے اور کیا حال

1719

174

یاں بعضی

[illegible]

۱۲۴۱

آسمان پر بجا و اسی سے انی کبر کا صدیق لقب ہو گیا شوہ میں میں ایک قوم کا نام ہوا جس کے لوگ گھگر لے مال و اوروں سے ہیں
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں ہمہ لوگ مار پڑھتے ہیں ہر چہ اوس عالم میں عبادت و عرس ہیں **قَالَ كَذَبْتُمْ خَيْرَةً**
وَمَنْ رَأَى نَفْسًا لَقَدْ سَرَّاهُ هَذَا عَمَّا يَتَّبِعُهُ أَحَدُ التَّوَحُّلِيِّينَ اللہ نے سچا یا بی صبیحین لکھ دینے کا رسی اور مسلم
 سورہ میں محمد اور مروان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص سے جو ب دیکھا اون و مردوں سے ایک مرد مرد ہو حوالی بصیر کو
 مدیہ سے بٹا لیگئے تھے **فَ حَدَّثَنِي** کے سال حضرت سے اور کھار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا او میں سے ایک یہ بھی شرط
 تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے اور حضرت او کو پکڑوں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش
 او کو نہ دیوں حضرت نے اس شرط کو مانتا تھا عمار و ق کو اسکا بیعت دیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو او میں سے مسلمان ہو کر آوے گا حد آوے
 سچا و کی کوئی راہ کا لیکھا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافروں میں بھاگتا ہو کہ حد لے اوس یا ایک کو دفع کیا جب حضرت سے تین شرطیں
 لائے تو قوم قریش سے الی بصیر مسلمان ہو کر حضرت پاس سے میں نے قریش سے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بوجہ عہد کے
 اوس کے ساتھ کر دیا جب سے جتنہ کو س یہو سچے ہواتے کا ارادہ کیا الی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار بیعت عہدہ معلوم
 ہوتی ہو اسے کہا ہاں بہت عہدہ ہوا الی بصیر نے دیکھے کے ہاتھ سے تلوار مانگ کر او کو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کا پتا ہو حضرت
 پاس آیا تب حضرت نے او کو دیکھا کہ یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسے بیان کیا بعد اوسکے الی بصیر نے حضرت نے
 فرمایا کہ الی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکائے والا ہوا الی بصیر نے مانا کہ حضرت محکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدیہ سے کل کر سمد کے کسے پر جا
 پھر جو شخص کہ کھار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ الی بصیر کے پاس بہا تھا جسکے مسلمانوں کی بہت بھڑک ہو گئی نو کفار قریش کے قاتل
 حوالہ تمام سے آتے جاتے تھے او کو بھولے مارا شروع کیے قریش بیعت عاجز ہوئے پھر حضرت کو بیعت دیا کہ اوس شرط سے ہم مار آئے
 مسلمانوں کو اسے یاس ملا لیجھا اور راہ رلی سے مع کچھ سوچا کہ حضرت نے فرمایا بھاہ یا ساجو حد لے مسلمانوں کو سلام کیا یا ہر
فَوَإِنْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي هَذَا أَعِنِّي سَأَلْتَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عَلَيْهِ تَبِيْعَةٌ قَبْلَهُ حَتَّى أَتَانِي اللَّهُ بِهِ قَالَ حِينَ سَأَلْتَهُ
حِينَ قَرَأَ أَحَادِثَ الْيَهُودِ عَنْ أَقْوَالِ طَعَامِ أَهْلِ النَّحْتَةِ وَعَنِ السَّيِّدِ مُسْلِمٍ ہواں سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے اسے پوچھا
 ہو کہ جو بھا اور حال کہ محکو او کا کچھ بھی علم ہوا ہاں کہ کہ حد لے محکو او کا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ عہد ہو کہ ایک
 عالم حضرت سے پوچھا کہ ہذا کھا ماسٹینوں کا کون ہو گا اور کیا سنئے کہ لڑکا کھنٹی اس سے مسار ہوتا ہو اور کھنٹی **فَاف** مصباح میں آوا

۱۳۴۳

انہوں
 علی کا ہوا
 صدق ہو
 ہر

کہ جب حضرت یحییٰ بن زکریاؑ نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تین مائیں پوچھتا ہوں کہ اوکو سے بچ کر
 کوئی سین جاتا تھو تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون ہو اور ہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کسی
 ماپ کی صورت پر ہوتا ہو اور کسی کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہو جو لوگوں کو
 پھر سے پچھم کی طرف ہانکے لیا ہوگی اور ہستی لوگ اول کھانا پچھم کی طرح کھا لیا ہوگا تو مت کھا و بیگے اور اگر مرد کی بی بی نے سفت کی تو لڑکا
 ماپ کی صورت پر ہوتا ہو اور اگر عورت کی بی بی نے سفت کی تو ماپ کی صورت پر ہوتا ہو پھر عدل سے سنا کہ ماپ کی بی بی ہوتا ہو کچ سوے
 خدا کے کوئی مہود رحق نہیں اور آپ خدا کے بھی رسول ہیں خ **اَوْ هَرَبَ لَقَدْ كُتِبَ يَا اَكَا هَرَبَ اَنْ لَا يَسْبَغَ لِيْهِ هَذَا**
الْحَدِيثِ اَحَدًا قَوْلِ صَلَ لِمَا تَرَانِيْ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ اَسْعَدُ النَّاسِ شِعَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ لَا
اِلَهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قُلُوبِهِ سَمَاعِيْ میں او ہریرہ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میں جان چکا تھا او ہریرہ کہ محفل میں بات کہ
 تجھے پہلے کوئی بوجھ لگا اس واسطے کہ میں تجھے جھکا تیری حرص کو اس کے رواف کرے رڑا سعا و تمہ لوگوں میں مری سعادت کے واسطے قیامت
 دن میں شخص ہو گا جسے اللہ الاسد کو لب سے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** او ہریرہ روایت ہو کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت رڑا
 سعا و تمہ آپ کی سعادت کا قیامت کے دن کون ہوتی حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ او ہریرہ حضرت کی سچ
 کے شے شوقین اور مہاب کھوجی تھے اسی سبب سے ہزاروں حدیث کی اسے روایت ہو سب احادیث سعادت کی اگر عور کچھے تو معلوم
 ہوتا ہو کہ حضرت کی سعادت جیسے طرح ہوگی اول تعاد تو خستہ کے وقت ہوگی یہی جب کہ لوگ قروں سے اٹھیکے حمار کے پہلے میدان
 میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبراہٹیں لگا و سب پیر جان دینگے تو اس وقت حضرت سعادہ بیگے اور حمار کتاب کروا کے اس
 مصیبت سے محلات دلائیل کے اسکا نام شفاعت کری یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہو و سب کا امین حل ہیں دوسری سعادت تو
 وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جسم کی طرف و اے کیے جا و بیگے اور حضرت او کی سعادت کر کے اہ سے بھر و او بیگے اور تیسری سعادت سے لوگ جسم
 کما رہے تھے سوچ کر محلات و بیگے اور چوتھی سعادت سے جو لوگ کہ دوح میں پڑ چکے ہیں کالے جا و بیگے چکے دن سو آ سحر کا کہ حل
 نکل گئے اور پانچویں سعادت سے ہستی لوگوں کے او راہ ہر چلندہ گئے اور چھٹی سعادت سے اون کا وروں کو صحت لے حضرت سے کہا
 کیا کچھ عذاب میں تعبہ ہوگی واللہ علم **خ عَاسَهُ لَقَدْ عُدَّتْ عَظِيمِ الْحَقِّ يَا هَلِكِ قَالَ لَوَسْتَ الْخَوْنِ سَمْعًا**
اَسْمَاءُ مَدِيْنَتِ النَّعْمَانِ مِنْ اَلِي الْحَوْنِ بِالْحَارِبِ کا میں حضرت عاتق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اللہ تو نے تیرے لہ

۱۲۴۳

۱۲۴۴

بزرگ
 دھرم
 شاعر
 انگریز

۱۲۴۵

۱۲۴۶

۱۲۴۷

۱۲۴۸

کی پناہ مانگی جا پے لوگوں میں بل یہ حضرت نے حوں کی بیٹی سے کہا اور اس کا نام اسما تھا معان بن ابی الحون بن حارث کی بیٹی **ف**
 حضرت نے جب اسما مت معان سے نکاح کیا حضرت کی بعض بیویوں کو شک ہوا اس سے یوں کہا کہ تجھ کو عبرت اور شرم ہیں آئی کہ تو نے
 ایسے شخص سے نکاح کیا جسے تیرے مایا اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت میں یوں ہے کہ کسی بی بی نے اس کو یوں کھلایا کہ جب حضرت تیرے
 پاس آویں تو یوں کہنا کہ میں حد کی پناہ یا ہتی ہوں تم سے تو حضرت تجھ کو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اس کے پاس تشریف لگا اسے
 اسی طرح حد کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو ایسے گھر جا یا ستارہ کیا طلاق کا **وَحُورٌ يَدِيَّتُ الْحَارِبِ لَقَدْ**
قُلْتُ خَذْلُ لِرَادْعٍ كَلِمَاتٍ ثَلَاثٌ ثَوَابٌ لَوْ قُدِرَتْ بِمَا قُلْتُ مُدُّ الْيَوْمِ لَوَدِدْتُ هُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَنُورِ
نَعِيمِهِ وَوَدْنِهِ عَرَسِهِ وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ سلم بن جریر مت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہے تیرے بعد چاروں
 تین مار کے اگر او کو تو لیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی آؤ بھاری بی بی کو چاروں بی بیوں کا اسد و محمد عدد خلقہ وہی اسد و محمد عدد
 کلمات یعنی میں حد کی پناہ کی جوتی ہو جس کے ساتھ اس کی مخلوقات کے سارے برابر اور قدر اس کی رصا مدی اور جوتی کے اور اس کے عرس کی
 نول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور پوچھی ہوئی
 ایسی حمار پر کر لائی کرتی تھیں پھر حضرت گھر میں چڑھے تشریف لگا او کو حمار پر بٹھاد کر میں متعول یا باو جھیا کہ کیا اب تک اسی طرح
 دکر رہی ہو اٹھو جسے کہا کہ ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی میں تیرے پاس سے حمار کے بعد اوطین ہیں یا کہیں حمار
 نول تمام تیرے طریقے سے زیادہ ہاں حدیث میں اس دکر کی فصیلت فرمائی کہ ٹرھے میں ملکی اور نول میں بھائی **وَأَنَّ**
الْأَرْبَعِينَ مِائَةً مِّنْ قَلْبِكُمْ لَمْ يَسْطُرْ إِلَّا الْحَدِيدُ بِمَادُونِ عِطَامِهِ مَرَّحُكُمْ أَوْ عَصَبٌ تَمَامُهُ فُلُهُ دَلِيلُكُمْ
دِينُهُ وَفَوْضُكَ لِلشَّارِ عَلَى مَعْرِفِ دَاسِهِ فَيُتَّقِي بَاتِلَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلَيْتَمَنَّ اللَّهُ هَذَا الْيَوْمَ
حَتَّى يَسِيرَ الزَّائِكُ مَرْصَعَاءَ إِلَى حَصَى مَوْتٍ مَا يَحَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّمَّةَ عَلَى عِمِّهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْعَلُونَ كَارِيَّ جَابِ
 اس آیت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم سے لگے ہے لوگ بھگے کا دسے گوشت پڑی یا ٹٹھے تک لوہے کی لگائی ہے۔ جسے جانے نہ
 سمجھی ہو سکو ہے اس پر پھر تھی تھی اس پر ہر کاما لہا تو اس کو اندر سے دکر کی دھات تباہی جیت ہو اس کو اس پر پڑی ہو پھر ہر کاما
 دین کو پورا رکھنا یہاں تک سو اچھا بگاڑا حضرت کے شہر تک سو اس کے کسی بڑا بگاڑا اور جو کر گیا ہو کر یا کر کے دکر ہر جگہ کر کے
ف حمار روایت ہے کہ جسے میں شہر سے نکلتا ہوں اسے دالیا کہ جسے کھنے کے ساتھ جان کر کے پڑے ہوئے ہیں کہ اس کے ہمارے

وایکے دعا میں کرتے کہ خدا اس کفار کے طلبے سے نجات دے حضرت اوشہ طحیہ اور چہرہ مبارک مسخ ہو گیا یعنی ہمارے صبر سے غصہ کیا
 چہرہ حدیث فرماتی تھی کہ میں نے مصری اور عجمی کرتے ہوئے اگلے بیداروں پر تو ایسی ہیصیتیں گدہ بن کر ان کے گوشت نوچے گئے اور چہرہ
 ڈال دیا تمہارا بھی کبھی نہیں بولناقی دین کا غلبہ سوجھنا لینے موافق و جد سے کہ کر گیا ملک میں ایسا امن ہو گا اور تک اکیلا سوار خوف
 چلا جاوے گا یا خدا کا خوف ہو گا یا کجری پر بھیڑیے کا چھانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا اس حدیث میں ارشاد ہو گا
 دیندار کو لازم ہو گا کہ تکلیف اور مشقت سے زکھراوے صبر کرے دین پر مصبوطا بار ہے آخرش اس کو مخلصی ہو گی **خ عَائِشَةُ لَقَدْ**
لَعِنْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَّةِ إِذْ عَرَّضْتُ هَيْبَةَ عَلِيٍّ ابْنِ عَبْدِ يَالِيلٍ مِنْ عَدُوِّ كَلَالٍ
فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ فُلْمٍ اسْتَفْقَا لَوْلَا أَنْ تَقَرَّ الشَّعْبُ لَفَرَّصْتُ تَرَاثِي قَادَا
أَنَا لِحَالَةٍ قَدْ أَطْلَيْتُ فُطْرْتُ قَادَا فِيهَا خَيْرٌ لِمَا دَا بِي فَهَالِ أَرَأَيْتَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ
وَقَدْ نَعَثَ لِنَيْكَ مَلِكُ الْحِمَالِ لِنَا مَرَّةٍ مَا سَنَيْتُ مِنْهُمْ قَادَا بِي مَلِكُ الْحِمَالِ فَمَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ مَجَّ
قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلِكُ الْحِمَالِ وَقَدْ نَعَثَ لِنَيْكَ رَنُكَ لِنَا مَرَّةٍ بِأَمْرِكَ فَيَا سَنَيْتُ ارْتَشَيْتُ أَنْ أَطْلِقَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ أَخَوَانُ فَيُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يُعْذِلُ اللَّهَ وَخَلْدُ لَا تَنْتَرِكُ
بِهِ شَيْئًا قَالَهُ لَهَا حِينَ قَالَتْ هَلْ آتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أَحَدٍ سَمَارِي فِي حَصْرَتِ عَائِشَةَ رَسْمِ رَوْتِي
 کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میرے تیری قوم سے بھی قریش سے تکلف پائی اور سہایت سحت تکلف میں اوسے اوس میں آئی جب یہاں لگ گیا
 میں انصار یوں مجھے معیت کی جس دم کہ میں آپ کو اس عبد یاسل میں عہد کلال کے سامنے کیا سو میں نے چاہا ہاوسے میرا کہا ماہی
 سلام قبول کیا سو میں نے رجبہ ہو کر اسی راہ لی تو میں ہوس میں آیا لگراوس میں میں میرے ہوس درست ہوئے حکام قوم الثعالب ہوئے
 میں نے ایسا روٹھایا تو ما کا مینے مدلی کھی کہ اوسے مجھ پر کیا کر لیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں حریرل ہو سوا اوسے محکوم کیا اور کہا کہ اللہ حد لے سا
 تیری قوم کا قول حوتیرے حق میں کہا اور حوتیری ت کو رد کیا اور اللہ خدا نے تیرے یاس بہاروں کا دار و عہد فرستہ بھیجا تاکہ تو اوس قوت
 سے حکم کرے حوتیراوں کا وروں کے حق میں جی جی بھر محکوم کیا وروں کے دار و عہد فرستے نے کیا اسو محکوم سلام کیا پھر کہا ای محمد مقرر خدا نے ساو
 تیری قوم نے ترے حق میں کہا اوس میں فرستہ ہوں بہاروں کا دار و عہد اور محکوم خدا نے تیرے یاس بھیجا تاکہ تو مجھ پر حکم کرے حوتیرا جی چا
 اگر تو چاہے تو کا وروں و مادوں اوں و یوں بہاروں کو جس کے درمیاں کہہ تو حضرت نے فرمایا کہ میں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا

۱۳۴۷

ماہنامہ شارق
 برائے شارق
 دیکھیں ہرگز
 لاؤ دعا و عادت
 انی

کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکلتے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاویں یہ حضرت نے حضرت
عائشہ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے یوحنا کا با حضرت بھلا آپ پر جنگ اند کے دن بھی کوئی ن سخت تر گذر اف جب کے اوطاف
اور حضرت جبریل کا انتقال ہوا تو ظاہر میں حضرت کا کوئی عجز اور طمانی نہ نکلا قریش نے حضرت کی تکلیف سالی پر زیادہ تر کر
مادھی تو حضرت عطا نے میں تشریف لیگے جو کے سے دو سرل ہو وہاں کے رئیسوں یعنی اس عبدیلیل اور مسعود اور حبیب سے مدد
جیاسی اور ان کو اسلام کی دعوت کی ان کمختوں نے کہہ حضرت کی مات رسی ملکہ لڑکون اور شہدوں کو شہکار دیا اور ہون نے بہت بے
ادلی حضرت سے کی گالیاں دین اور یتھرون سے حضرت کی اڑیاں بھی کر ڈالیں پھر حضرت غلبیں وہاں سے پھرے حبیرن النعمان
میں یو بھی وہاں ٹھہرے اور یوں نکال کہ اتنی میں اپنی صعیبی اور عاخری اور ایسی چاری اور لوگوں کے رویک ایسی نے قدر کا
تیرے آگے گلہ کرتا ہوں تب حرئیل اور یبارٹو کا دار و عدو رستہ حاضر ہو لیکر حضرت نے اون کا فزون کی ہلاک بجا بھی سحان
کیا سبیاں حضرت میں صبر تھا کہ ما وجود اپنی ایسی تکلیفات کے اساکرم بھوڑا الرسول حیرواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا
جو حضرت کا ایسا صرور کرم دیات کرے سو ما اؤ سلاک اذ حجة للعالمین کا مطلب بحولی روحی اللہم صل علی
علی سیدنا محمد سید الصابین وایمام الکاطین ہر اس مسعود لعدہم ان امی رخلا یصلی بالناکس
احرق علی رجال تحکوون عن الجمعة یوہم مسلم میں عداہ میں مسعود روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اللہ میرا راہ کیا کہ
حکم روں کسی مرد کو کہ لوگوں کو جماعت کی مار بڑھاؤ پھر میں اوں مردوں کے گھر ملا دوں جو جمعے کی مار میں ہیں تے ف
نکمال تاکید مار جمعے کا دوس ہو مات ہو اسی واسطے فقہ میں لکھا ہو کہ جو میں مار جمعے کی مار ترک کرے اوکی عدال ساقط ہو گو اسی کے لاق
میں اور معلوم ہو کہ امام کو حار ہو کہ ایسا کیو حلیف کرے مار کی امامت میں اور جو کسی اور ضروری کام میں مشغول ہو اور معلوم ہو کہ جو میں
عس ہو کہ ہر شخص روض روض الکعبہ میں کہ بعضوں کے بڑھے سے بڑھے والوں کا گناہ دور ہو اور معلوم ہو کہ اگر تعزیر میں مال کا تلف کیا
معی رت یوح عائشہ لعدہم ان اؤ سلاک اذ حجة للعالمین وایمام الکاطین ہر اس مسعود لعدہم ان امی رخلا یصلی بالناکس
نہ قلت یا نبی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویاے المؤمنون عاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ
نے فرمایا کہ اللہ میرا راہ کیا کہ میں کیوں کر اور اس کے نئے عداہ میں بھیوں اور اس کو ایسا حلیف اور ولی عدا کروں سدا کہ کہنے والے
کوئی اور بات کہیں یا رد و کرنے والے خلافت کی آرد و کریں پھر میرے کیا کہ الی بحر کے سوا حد کی خلافت مانگا اور میں بھی فصیح

یا کہ یون فرمایا کہ دفع کر گیا حال اور نہایت گئے موسیٰ ف اور مسلمین حضرت غاثہ سے روایت ہے کہ حضرت نے جس الموت میں مجھے دیا
کہ ہلا امیر سے پاس بچا اور بھائی کوتاہ میں اس کو اپنی خلافت لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرے والا آرزو کرے اور کہے
کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا مگر حال اور موسیٰ بن جلیگے سو الی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ
حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اسے رو رو کو حلیہ کر جاویں اور خلافت مامہ کو لکھ دیوں لیکن تقدیر اور جامع
پر گھایت کی یہی حضرت کو معلوم تھا کہ سو الی بکر کے کیسی خلافت حد کو منظور ہیں اور جامع بھی سو اسے صدیق کے کسی برہ واقع ہو گا تو
اس سبب سے او کو اپنا ولی بعد کرنا حضرت نے ضرور چاہا اس حدیث سے ہدایت بڑی حسیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت ثابت
ہوئی اور یہ حدیث صحیحہ ہے کہ آئندہ کی خبر جیسی ہی تھی جیسی ہوئی **ہر اؤ الذد اء لعد ہممت ان العہ لعمائد حل معہ فہوہ**
کف بو رتہ وھو لا یحل لکف یسجد منہ وھو لا یحل لک مسلمین اور دیگر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میرے ارادہ کیا
کہ پیٹ ہوئی لوٹنے کے صحت کرے واپس ایسی صحت کروں کہ اس کے ساتھ اس کی قرین گھس جاوے کیوں کر اس لڑکے کو اپنا وارث کر گیا
اور حال آگاہ وہ اس کو حلال ہیں کیونکہ اس لڑکے کو ایسا حد تنگ رہا ویکھا حال آگاہ وہ اس کو حلال ہیں **ف** اس حدب کا سبب یہ ہے کہ
لوٹ میں ایک لوٹ ہی آئی تھی اس کا پیٹ پھولا تھا حضرت نے یو چاہا کہ یہ کی لوٹ ہی ہو لوگوں نے کہا کہ فلا نے شخص کی ہو حضرت
نے پوچھا کہ اس کا مالک اس سے صحت ہی کرتا ہو لوگوں نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے حدیب فرمائی یعنی اس کا تو پیٹ پھولا ہو اور
لڑکا پیدا ہو اس کو اگر مالک نے اس کو ایسا مٹا سایا اور شاید اس کو اول حاوہ کا حمل ہو و او سے کا ور کے بیٹے کو ایسا وارث ٹھہرانا اور چا
انکہ کا و اور سلمان بن وراثت ہیں اور اگر مالک نے اس کو ایسا مٹا لیا اور شاید یہ بطلہ مالک ہو کا ہو تو اس کو علام ساما اور اس
علام کی طرح حد مت لیا کیونکہ درست ہو گا حلاصہ یہ ہے کہ سب کا حلا کر درست ہیں اسی واسطے جی عورت سے خواہ لوٹ ہی
ہو وہ طلاقی مدون جس سے بچے یا لڑکا پیدا ہوئے صحت کرنا نہیں درست تاکہ بطلے میں تہہ نہ پڑے **ہر حدامہ دلت وھب**
لعد ہممت ان امی عمر العیلہ حتی ذکر ان الزوم وفارس تصعور دلت فلا نصر او لا دھم مسلمین حدابہ
دوسرے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے ارادہ کیا کہ دودھ پلاؤ والی عورت کی صحت سے منع کروں یہاں تک کہ مخلو یا دیا کہ روم
ایران کے لوگ ایسا کرنے میں سوا و سکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہو **ف** عرب لوگ دودھ پلاؤ والی عورت سے صحت کرنا بد حلیہ
اور اسی خیال صر لڑکے کے منع کرتے ہیں اسی واسطے حضرت نے بھی منع کیا کہ اگر کچھ حدب لکھا کہ ان اور روم میں یہ معمول ہے اور لڑکے

۱۳۵۰

۱۳۵۱

کچھ مر رہیں ہوتا تو تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاتباع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال کی وجہ سے تو تحریف ہوا میں ادا کرنا چاہیے کہ یہ بات

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتویں باب میں چند فصلیں ہیں اور کئی طرح کی حدیثیں ہیں اول قسم میں ہے حدیثیں ہیں جن کے سرے پر الف لام یوح سلیمان بن صلیح کا نام ہے
تَعْرِفُهُمْ وَلَا تَعْرِفُ سَائِلَهُمْ نَسِيَ الْيَمِينَ قَالَ لَهُ حِينَ اخْلَا الْأَنْوَاعَ عَنْهُ نَحَارِي بِنِ سِلْمَانَ مِنْ مَرْثَسَةِ رَوَابِ بُو كَهْر
نے فرمایا اب تو ہمیں اس کے لڑائی کے اور وہ ہے لڑائی کے ہیں اور پرچہ جابو یہ حدیث نے اس وقت فرمایا جب کہا کہ گروہ کو ہٹایا ف حک
حدیق اور حک اعراب کا قصہ تیسے ماہ میں کہ راجا بھائی اسی طرح ہوا کہ پھر کھار کو بعد حک حدیق کے حدیث کے حوصلہ لڑائی کا رہا پھر

۱۲۵۳ حدیث ہی آٹھویں سال کے پرچہ گئے اور اس کو فتح کیا ق عَائِشَةُ الْأَزْوَاجُ حُودٌ تَحْتَهُ فَمَا تَعَارَفَ فِيهَا أَسْلَفَ فَمَا
تَسَاكُنَ فِيهَا اُتْلَفَ نَحَارِي اَوْ سَلَمَ مِنْ حَصْرَتِ عَائِشَةَ تَسَ رُولِيتَ بُو كَهْر حَصْرَتِ لے دیا کہ روحوں کے لنگر ہیں جھڈ کے جھڈ سوجھو وں میں
ار میں آسا اور وادھ تھا وہ اس عالم میں ملائی اور الف لام یوح اور حوا میں سے دیاں آتا اور لے بیچاں تھا وہ یہاں بھی ہڈا اور پھٹکا

ف یعنی دراز میں حدیث روحوں کو قسم قسم کا یہ لکھا اور طرح طرح کی اوہیں اتحدادیں لکھیں سو حوا و حوا میں اس عالم میں سلت
تھی کہ اس عالم میں ماہم سرو تکر مو گئے اور حوا و ہاں لے میں تھے وہ بیان بھی بھولے پھٹکے رہتے کہ تو ترا کو ترا راع ماراع اور بی
کہ ولی سے شیطاں اور شیطاں سے ولی پیدا ہوتا ہو تھر حصرہ صبرہ ملال احسن صبرہ روم۔ زحاک کہ اوچل میں حصرہ لعلیست

۱۲۵۴ هَرَأُوْمُوْسَ وَأَيُّ مَرْكَبٍ لَا سَتِيدَانُ تَلَتْ قَارِ اِدِنْ لَكَ فَا لَاقَا ذَجِجَ مَسْلَمٍ اَوْ مَوْسَى اَوْ رَامِي مَرْكَبٍ سَ رَوَابِ
حدیث نے فرمایا کہ گھر کے سے احارت نامکاتیں مارچا سو اگر کھو احارت لے تو گھر میں جاو رہیں تو لیٹ حاف حکیکے مکان میں جا
ارادہ کرے تو اسلام علیکم کر کے میں مار احارت لے اگر احارت ہو تو اوہ مکان میں جاوے اور میں لیٹ آوے احارت ملگے کا فائدہ یہ

۱۲۵۵ کہ آدمی یہ کہ میں بگا کھلائے تحلف ہوتا ہو لے اطلاع گھر حوالے سے سڑو گھا حَاوِي لَا سَتِيدَانُ تَوَوَّرَعِي الْحَارِ قَوْوَالِ السَّخْرِ
مَنْ الصَّفَاوُ الْمَرْفُوقُ قَوْوَالِ الطَّوَا قَوْوَادِ اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوَقُّفِ مَسْلَمٍ حَارِ رَوَابِ بُو كَهْر حَصْرَتِ لے فرمایا کہ
ڈھیلے لیا استنجہ کے واسطے طاق چاہے یعنی میں ہوں یا یہ اور لنگر مارا طاق چاہے یعنی میں اور دوڑا صفا اور مروکہ۔ ارطوای
اور طوای یعنی کہے کہ گرد گھوم طاق چاہے یعنی ساتھ ساتھ اور جب کوئی تم میں سے استنجہ کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لےوے یعنی
ایمان یا سات ف ڈھیلے لےوے کو دو ماروہ نامکاتیں آکے بٹکے کہ وہ ملاتے کہ لی عبارت دست مہر صفا اور دوڑا میر و بیارو

ابن عباس عن الخطاب لا سلام ان شهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكاة
وتصوم رمضان وتحت النبت استطعت اليه سبيلا قال له لحيث من جاءه على صورة رجل فقال صدق
قال فاحسن عن الامان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره
وشيره قال صدقت قال فاحسن عن الامان قال ان يعبد الله كما كانت تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاحسن
عن الساعية قال ما المستول عنما اعلم من السائل قال فاحسن عن كمال الامانة قال ان تلت الامانة وتعلم ان تدعى
الحقما العلة العامة دعاء الساء يتطاولون في النيب كاري ورسول مع عمر فاروق من ربهت بركة حضرت في ما ياك اسلام
که تو اسکی کو ایسی کہ سو ا حد کے کوئی سدی کے لائق نہیں اور محمد حد کار رسول ہو اور یہ کہ مار کو تو ٹھیک پڑا اور زکوہ دیکو اور رمضان کا روزہ
رکھے اور عہد کا حج کرے اگر محکو اسکی راہ کی طاقت ہو یعنی شرط عرج اور سواری کے چہ حضرت حریل سے کہا کہ حریل حریل
کے پس کی صورت پر تھے سو اوھون کے کہا کہ تم سے حج کہا حریل نے کہا تو محکویاں کی حقیقت تھی حضرت نے واما ایمان ہو کہ تو دل
ہم اسد کو اور اسکے دوستوں کو اور اسکی کتابوں کو اور اسکے پیغمبر کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور زہد کو ماکھی باری حریل نے
کہا تم سے حج کہا حریل نے کہا تو احسان اور احلاص کی حقیقت و تمہا حضرت نے واما کہ احسان ہو کہ تو اسکی ایسی طرح عبادت
کرے جیسے کہ اوکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھا تجھے نہ ہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہو حریل نے کہا تو قیامت کا حال
فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے واما کہ حواس پر والا یو جھپے سے ہو کہ کچھ زیادہ تر ہیں حاسا یعنی قیامت کی ماوہی میں تم اور
میں دونوں برابر ہوں حریل نے کہا تو اس سے ہے سنا حضرت نے کہا کہ قیامت کی سانی ہو کہ لوڈی سے مالک اور مرئی کو
جے یعنی مالکوں کے بطن سے لوڈیاں جیں لو اوکی والا بھی ہے ماب کی طرح لوڈیوں کی رنی ٹھہری علامہ مطلب یہ کہ قیامت کے وسیع
رادوں کی کثرت ہوگی اور دوسری سانی قیامت کی ہو کہ تو دیکھے سیکے ماوں سیکے دن محتاج کویاں چولے والوں کو کہ ٹریاں ہار
عارت میں بھی کیے دے حقیقت لوگ دو قسم ہوں گے ٹٹی ٹٹی عماریں سا کر خر کریں گے فیری وہیت اس حدیب کی یوں ہو کہ
عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت یاس ٹیجے تھے کہ ایک مرد دمودہ ہوا ہایت سعید کیڑے اور کمال سیاہ مال والا کہ وہ کچھ پیچھا کا اثر بطلو
ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اوکو نہ پہچانتا تھا سو جلا آنا یہاں کہ حضرت کے یاس میں شمار اوکو حضرت کے راوے ملا کر اور ایسی دول
بھیلیاں حضرت کے راو پر کھیں اور کہا کہ ای محمد تجکو سلام کی حقیقت تلات حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق نے کہا کہ پھر مد

حضرت
ابن عباس
سید عالم
احسان
عادت
دودہ
ملا

چلا گیا اور میں نے ایک مرتبہ میں چکر یا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایسی عمر تو جانا ہو کہ یہ بوجھنے والا کون تھا میرے کہنا کہ خدا اور اس کا رسول ہی زیادہ تر و تانا ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ حضرت تھانہا سے یا اس آیتا نکلو دین سکھا کو ف اس حدیث کو حدیث حضرت بنی کہتے ہیں اس کے ساتھ کہ سائل حضرت بنی تھے اور املا حدیث اور ام الحوام بھی اسکا نام ہے یعنی سب حدیثوں کی حدیث جڑ بنی اسو سے کہ جو مطلب اور احادیث ہیں اس کے ساتھ حدیث میں محل موجود ہیں جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں اس قرآن کے مطالبہ سے متعلق جو حضرت بنی چار جہزین حضرت سے جو تھیں اول اسلام کی حقیقت دوسرے یاں تیسرے احسان عیسے کے قیام سوم یا کہ اسلام کی حقیقت یا بیچ میں نو خدا اور رسالت کی گواہی اور ما اور کوہ اور معاش کے رورے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان بقصد حق طلوعی اعتقاد دلی کہ فرمایا یعنی خدا کا نوسا اعتقاد کرے کہ وہ سب عباد رافعہ ان سے پاک ہے اور سب جہیز سے موصوف ہوا اور رسولوں کا یہ اعتقاد کرے کہ وہ لوری خدا کے خدا ہیں بلکہ رنگ صورت سے مراد ہیں موجب حکم کے سارے عالم اسطفا کرتے ہیں گناہوں کا میں مرد میں عورت اور گناہوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا ہی کلام ہے جو او میں ہے سوچ ہے کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سوا کما میں ہیں اس حضرت آدم پر اور بن اور چنان حضرت شیبہ اور تیس حضرت ادریس اور راس حضرت ابراہیم علیہ السلام قیام کرتا ہے تمام عالم میں منہر ہیں اور ست محل اور رور اور قرآن لیک قرآن سے فصیح قرآن کے سوا اس کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں ہے کہ اور اول و اعما وہیں اور دوسرے کہ وہ مسوح ہیں اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں ملتے ہوئے قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے ہیں کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت ہیں اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سے فصل اور پاک لوگ ہیں خدا او کو اپنی کمال حرکت آویں کی طرف بھیجا تا کہ او کو یک اہ سلاوس اور او کا دیں او دسا سوار اور او کو قسم کے معجزات سے کہ او کی راستی میں کوئی مائل آجی سکتا ہو وہ سے سگا ہوں پاک میں صغیر ہوں ناگیر ہوں بیٹے ہی اور بعد ہی اور یہی بہت ٹیک ہے اور حضرت آدم کا گھوٹ کھانا قصہ تمام محل چوک تھی کہ طرح اور پیغمبروں کو یہی قیاس کیا جاسیے اور سب پیغمبروں کے ہمارے حضرت فصل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ اسان میں ملے تھے وہ تمام ہمارے پرچم ہو گئی اسو پہلی ہمارے حضرت کے بعد پیغمبر کے آنے کی حاجت رہی ملاوت اور بہت کا اعتقاد دوسرے اعتقاد میں داخل ہو یاں کا یہ خدا کر نہیں جسا کہ تنبیہ کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیام تک روح اور بہت کے دل ہو بلکہ حضرت نے فرمایا ہے سو بہت ہے یعنی عباد قمر اور قیام کی سائیاں اور صور کا سکنا اور مرد و کا حیا اور حیات کی اس اور عمل کا دلا اور ترار عمل قسکی اور بل صراط اور حوص کو ترار روح اور بہت سب جہزین حق ہیں اس میں کچھ سک نہیں اور تھیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہوا اور ہو گا کھلا یا نہ اسو تھیر

بدون وکی جو جس چیز کے رکوالی ہو سیکے لیکن اوجہ و سبب آدمی کو کچھ تا اختیار دیا ہو کہ اس کے سلسلے سے اسان تعریف یا مذمت تراست
کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد ہی طرح مجمل جیسے زیادہ ہیں غور اور گفتگو کرنا دعوت اور گمراہی ہو اسوئے کے عقل پاری میں اتنی کہاں قضا
کہ کارخانہ نے خدائی کے سید سمجھے ہی سہے صرت سے تقدیر کی بحث اور ذکر سے منع فرمایا یہ ایمان معصل کی صرت سے حقیقت میں کی اور
ایمان مجمل کی حقیقت ہو کہ یوں اعتقاد کرے کہ جو صرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہو جائے کہ واسطے اتنا ہی کھانت ہو
حضرت سے احسان بھی اخلاص کے و دیگر درماتے اعلیٰ درجہ تو یہ ہو کہ عبادت میں ایسا حضور ہو کہ گریہ اور دیکھتا ہو اسکو ستا ہوتے ہیں
اور ادلی درجہ یہ ہو کہ تصور کرے کہ حد تک دیکھتا ہو اسکو مراقبہ کہتے ہیں اس تصویر میں ہی کمال تعظیم اور سائیت اور بیا اور جیسا اور شوق و
حضور ہی حاصل ہوگی مگر نہیں کہ اس تصویر میں آدمی ادب چھوڑ دیا اور وہ ہر القات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہو کہ وہ
ہاتھ یا نوں ہلاوے یا نظر کو اٹھاوے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہو طاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور ماضی عقائد
کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو احسان کہتے ہیں اور دریں اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہو اور اسکا
اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اسوئے کہ اسلام مردوں ایمان کے درجہ ہیں اور ایمان یہ اسلام کے کامل ہیں اور بعض لوگ احکام
طاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور شاہدے اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا جائے کہ دیں کی عبادت اور کلام
اور تصوف یہی سو اس حدیث میں صرت سے بیون تمام کو بیان فرمادیا اسلام شاہدہ ہر فقہ کا حمیں اعتقاد کا بیان ہو اور احسان
ہو تصوف کا حمیں حق البقیں اور شاہدے اور مراقبہ کو یہ معلوم ہوا کہ دیں میں کامل ہی ہو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور میں
ان میں سے بعض ہو اور بعض ہو وہ ماقص اور کچا ہو اسوئے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہو کہ احکام الہی سے غافل ہا حرام و
حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ نے درویشی کے راہ خشک اور قاتلے روح ہو اسوئے کہ عمل بہ وہ میت حائل ہے شوق اور حضور دل کے تمام
ہو یہی راہ سقیم ہو اور مافی گمراہی **وَعَسَىٰ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْمُتَالِفِينَ** **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ** **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ** **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ**
رَسُولُهُ فَخَرَّجَهُ إِلَى اللَّهِ وَدَسُّوْهُ وَمَنْ كَانَتْ هَجْرُهُ إِلَى اللَّهِ يَنْصُرْهُ بِأَمْرٍ لَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ**
الْبَيْتِ بَعْدَ بَعْدِهِ **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ** **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ** **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ** **وَاللَّيْسَ بِكَ مِنَ الْمُتَالِفِينَ**
جو اسنے نیت کو یعنی کوئی عمل بہ وہ میت کے ٹھیک اور نواز کے لائق ہیں سو عسکی ہجرت اسد اور رسول کے واسطے ہو
اور اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا توبہ کیا اور کسی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پوچھا کسی عورت کے واسطے کہ

۱۲۶۶

بہارِ شریعت

۱۲۶۷

بہارِ شریعت

دفعہ تجارتی اور سلم میں اس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سحر میں تم کو گناہ ہو اور کوئی کوٹھی سے دبا دیا لوں گناہ کا اور نام ہو
 اور اگر سحر سنگین ہو یا او سین کی لگی ہو تو سحر کو پوچھ ڈالنا چاہئے **حکم** میں حرام التیجان بالخیار ما لم یقرقا و قال حتی
 یقرقا فلان صدک قالوا انتبا اور لا کھملے فی سحر ما و انکما و کذا ما تحقیق ترکہ سحر تجارتی اور سلم میں حکم میں
 حرام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سچے والا اور بول لیے والا حرام ہیں جب تک کہ دونوں حدیثیں ہو یا یون فرمایا کہ ان کو اختیار ہو یا
 تک کہ حد ہوئے پھر اگر دسے سچ بولے اور دونوں عیب ظاہر کر دیا یعنی مانع نے عیب اپنی خیر کا اور شری نے عیب میت کا بنادیا
 او کو لو دس حرید و رحت میں رکعت ہوگی اور اگر دسے جھوٹے بولے اور عیب چھپایا تو او کی حرید و رحت کی رکعت ثنائی **ف** یعنی جب تک
 کہ مانع اور شری اویسی حکمہ ٹیٹھے سبے جہاں حیر کے دو دونوں کو اختیار ہو چکا مانع اپنی حیر کو سچے اور شری سول لبوسے اور جب کہ کوئی
 دونوں میں سے اٹھا اور مجلس ملی تو اب کیو کا احیا رہا سب عام ہو گئی اور یہی سب عام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے
 رد یک حکم کیجا اور قول و لوں طرف سے ہوا تو سب عام ہو گئی کسی کا اختیار باقی رہا تو اس حد میں امام شافعی کے رد یک
 مجلس کے حدی مراد ہو اور امام اعظم کے رد یک قول کی حدی مراد ہو جس حدیث سے معلوم ہو کہ حرید و رحت کی رکعتی سچ بولے اور یہی حیر
 نقصان ظاہر کر دے پر موقوف ہو یہی سب ہو کہ اب سودا گروں اور دکان دکان میں رکعت ہیں یہی کہ جھوٹا اور دعا مار مہیت
 رائج ہو گئی **خ** ان عتائیں الکتیہ او حدی فی طہرہ **قالہ** لیلالہ لہ اہیۃ لما قد ف امرأتہ بشریک
 نس سحاک تجارتی میں جلسہ میں عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا جلیبیکہ کہ طاری ہو گئی تیری ٹیٹھے میں حضرت نے ہلال کیا
 سے کہا کہ اسے عورت کو شریک نہ سمجھا عیب لکھا **ف** مشکوٰۃ میں جلسہ میں عباس سے روایت ہو کہ ہلال میں ایسے حضرت کے روایتی جو روکو
 حرام کاری کا شریک نہ سمجھا لکھا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہوں سے اس بات کو ثابت کر یا تیری ٹیٹھے پر بار ٹیٹھی لال لے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی
 عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھر سے حضرت نے بھڑوی فرمایا یعنی حکم شری میں ہر حجت عبادہ ہو تو بلا
 نے کہا میں قسم کھاتا ہوں اسکی جسے نکلو سچا پھر کیا ہو کہ میں پادعوسے میں سچا ہوں بلوتمہ صلا سے آئیں اور یا کجا جس سے میری ٹیٹھے پر
 بیچکی سو حرم نیل اور اس مصوں کی تہن سورہ نور میں اوریں کو لو کہ عیب لکھا دس ایسی حور دو کو اور شاہد ہوں اس کے یاں کو اپنی
 کے تو ایسوں کی گواہی کہ چار گواہی ہوں اس کے امام کی متک میں سچا ہوں اور پچیس ماروں کہے کہ حد کی لعت و شستن اگر ڈھوٹھا موٹو
 سے ٹپتی ہو ماروں گواہی کہ چار گواہی اس کے امام کی مقررہ مرد جھوٹا اور یا پچیس ماروں کہے کہ امہ ہا حمت اس عورت راہ سچا پھر

مال یا دار سے بوجہ حکم کے کوئی ہی اور حضرت فرماتے جانتے کہ بلا شک حد کو معلوم ہو کہ تم دو سے ایک شخص جو چاہے تم دونوں
میں کوئی تو یہ بھی کہنے والا ہو پھر مال کی عورت کھڑی ہوئی اسے اسی طرح چار بار کوئی ہی جب پانچویں بار کی نوبت ہوئی تو لوگوں نے اس کو
روکا اور کہا کہ خدا کی مازگ سنا کی یعنی ہو اس کا جان اگر تو چھوٹتی ہو تو موت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور بیٹی تھان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید
پلٹ جاوے گی یعنی اپنے عیس کا اڑا کر لے گی پھر اس نے کہا کہ میں ہی قوم کو بیٹہ کہ مصیبت کرو گی سو اس کو پانچویں کوئی ہی عورت نے فرمایا
کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اس کا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور بڑے رین والا پتلی میڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت میں تمہارے ایک بن جھاکا لطف
سو اس کا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم متیرا تو ترجیحاً ہوتا تو میں اس عورت کو جڑتا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ قاضی کو یہاں سے کہ ظاہر حکم کے اگرچہ وہاں برخلاف اس کو قریب موجود ہو **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ السَّائِلُ مِنَ الشَّيْطَانِ قَدْ أَتَانَا**
أَحَدُكُمْ فَكَلِمَةً مَّا نَسْتَطَاعُ كَارِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ أَوْ هَرَجَةٍ رَوَيْتُ بِكَ حَصْرَتُ لِي وَمَا كُنْتُ مَحَالِي تَبْطَأُ كَيْتُ لِي سَوْجُو كَوْنِي م
میں سے محمدی ایسے تو چاہیے کہ اس کو داناؤں کا کہ اس سے ہو سکے **قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ التَّصْبِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّصْبِيحُ لِلرِّجَالِ كَارِيٍّ**
اور مسلم میں اور ہر جہے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتوں کو چاہیے اور سچاں اس کے ہاں مردوں کو چاہیے یعنی اگر امام ہوں
جو کے تو جو دستک نہ کر اس کو حد در کر دے اور مرد سچاں اس کے کہ **قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي قَحْصٍ أَلْثَلْتُ وَالثَّلَثُ كَيْتُ**
أَوْ كَيْتُ قَالَ لَمْ يَحْبِرْ قَالَ فِي مَرْصَبِهِ أَفَأَصْدَقُ ثَلَاثَةً مَلَانِي قَالَ لَا قَالَ فَالْثَّلَثُ قَالَ لَا قَالَ فَالْثَّلَثُ
قَالَ الْحَدِيثُ كَارِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ أَوْ هَرَجَةٍ رَوَيْتُ بِكَ حَصْرَتُ لِي وَمَا كُنْتُ مَحَالِي تَبْطَأُ كَيْتُ لِي سَوْجُو كَوْنِي م
فرمایا کہ ہر جہے سے سچاں فرمایا کہ اس سے کہ اس کی ہاں ہی کیا ہے کہ میں سے مال کی و نہاں حیرت کروں حضرت نے فرمایا کہ میں سے سچاں
کہا تو آدھا مال حیرت کروں حضرت نے فرمایا کہ میں سے کہ تو نہاں مال حیرت کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف**
تھا لوداع میں سعد نے کہنے صرف اس کی ہاں ایک لڑکی تھی تب اس سے اس نے اسے مال کہ خواتین کو مایا ہاں قصبہ کے معصل ہو چکا
معلوم ہوا کہ نہاں سے رادہ وصیت میں دست ہر ح **أَوْ ذَلِجَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**
أَلْحَا زُحَّاقُ بَعْدَهُ كَارِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ أَوْ هَرَجَةٍ رَوَيْتُ بِكَ حَصْرَتُ لِي وَمَا كُنْتُ مَحَالِي تَبْطَأُ كَيْتُ لِي سَوْجُو كَوْنِي م
اسے لگے ہوئے کہاں کا بھی ہے جب حکم کے تو ہمارے کی تپو اسی آدمی اس کو کہیں ہلے سکتا اس کو حق شیعہ کہتے ہیں
ہر **أَوْ ذَلِجَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھو گھو شیطاں کا **ف**

۱۲۶۸

۱۲۶۹

۱۲۷۰

۱۲۷۱

۱۲۷۲

طَبِئَةً بِهٖ نَفْسُهُ لِحَدِّ الصَّلَاتَيْنِ مسلم میں اونٹنی کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داخل ہونے والی اور دعوہ جو مالک کے حکم کے
موافق اپنا بدل کھول کر حیات کرنے والی ایک بھی ہو ف یعنی جو دینے کا ثواب ہو اس میں اور وعدہ اور خاں سلمان بھی شریک شرط کیے
خوشی سے دیوے اور جو دار و غم دیتے ہوئے کمسا وہ وہ ثواب سے نصیب ہو سکا کہ مالک تو دلانا ہوا اور اس نایاک کا ماحق بیٹ
بھولتا ہوا اسکے راز دو ستر ہیں مَرَأُوْهُنَّ اَلْحَمٰی مَرَّهَاتٍ اَتَتْهُنَّ اَلْفَلَاحَةُ وَالْعِنْدَةُ وَنُزُوْنَ اَلْکَوْمَةِ
وَالْفَلَاحَةُ وَنُزُوْنَ اَلْکَوْمَةِ میں اونٹنی کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تراساں دو درجنوں سے ہو کھجور سے اور انکور سے اور
دوسری روایت میں کما ہی کھلا اور وعدہ کے کرمہ اور کھلا آیا ہوا ایک روایت کرم کی لفظ ہو مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہو ف
یعنی عرب کی تراساں کھجور اور انکور سے ہوتی تھی اور مطلب میں کراساں میں دو درجنوں سے ہوتی ہو سوا اسکے اور کسی تراساں
حرام ہیں ق اِنَّ عَمْرَ الْکَبِیْرَ مَعْقُوْدٌ فِیْ وَاحِی الْخِیْلِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ جاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی جو ٹیوں میں وہتہ ہو قیامت کے دن ایک ف یعنی تواس عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف
اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سہ ہیں تو حقیقت میں حراور کسانین کے گھوڑے ہی سب ٹھہرے اس حدیث میں اسارہ ہو کہ ایمان دار جہاد کی
میت پر گھوڑوں کی پرورش سے عامل ہوں ق اَوْ هُمِنْ اَلْحَمْلِ لَتَلْتَ اِلٰی خَوْ لِحُلِّیَّتِیْ وَعَلٰی خَلِّیْ قَدْ رُوْ
فَمَا اَللّٰہِیْ لَہٗ اَنْتَ فَوْحٌ لِّتَرْکَہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَا طَالَ لَهَا یَوْمُجْ اَوْ دَوْصَةٍ فَا اَصَابَتْ فِیْ طَلِیْہَا ذٰلِکَ
مِنْ اَلْجُحِّ اَوْ اَلزَّوْصَةِ کَانَ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَّلَا اَنَّهُ اَطْعَ طَلِیْہَا فَا سَنَّتْ سَرَّہَا اَوْ شَرَّہَا کَانَ لَہٗ اَنَارٌ ہَا
وَاَوْ رَاَتْہَا حَسَنَاتٍ وَّلَا اَنَّهَُا مَرَّتْ بِہِمْ فِیْ سَبِیْلِہٖ مِنْہٗ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّہِیْمَا کَانَ لَہٗ حَسَنَاتٍ لَّہِیْ کَانَ
اَلزَّحْلُ اَوْ رَدَّ حُلِّیَّتِہَا اَعْدَا وَّعَقَّہَا لَمْ یَسْخَرْہَا اللّٰہُ فِیْ رَقَابَتِہَا وَلَا طُحُوْرٌ ہَا فِیْ لَدٰلِکَ سَبِیْلٌ وَّحُلَّ
رَطَّہَا حَرًا قَدْ یَاۡمُ قَدْ وَاۡمُ لَا اَہْلًا لَا سَلَامَ فِیْہِ عَلٰی ذٰلِکَ وُرْدُ جاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے سوا ہر ایک مرد کے سوا تو تواس میں اور دوسرے مرد کے سوا مرد میں اور تیسرے مرد کے سوا مال میں تو
حک تو اب و سودہ مرد ہی جسے گھوڑوں کو حد کی راہ میں بھی جہاد کے سوا مارہ رکھا ہو اور کوئی تہی میں مارہا کسی چراگاہ
یا باغ کے جس میں ہو و اس میں کسی کے اندر چراگاہ یا جس میں جہان تک کہ سچے اور تہی گھاس کے حری ہوں مرد کے سوا اسے حسا
ہو گئے اگر گھوڑوں کی تہی تہی ہو کہ پھر وہاں مارہا مارے گئے تو اس کے سوا ہر ایک تہی و کوئی حد صحت ہوگی اور اگر کسی مارہا

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

گندے سواہیں سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اس کے پانے کا قصد کیا ہو تو بھی اس کے واسطے حنات ہونے کو ایسے گھوٹے اس مرد کے واسطے ڈالے
 کا سبب ہیں اور جس مرد کے گھوڑوں کو مایہا اس نیت سے کہ ان کی سوداگری سے فائدہ اٹھاوے اور بگانی سواری کے مانگنے سے بچے چودہ حد
 حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور پیٹھوں میں ہے یہ بھولا یعنی اونچی رکوۃ ادا کی اور جمع ہو کر اونچی سواری سے مرد کو تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
 پر وہ ہیں یعنی عرب ہا دل سے بچا اور جس مرد کے گھوڑوں کو مایہا لٹا اور مرد کے لئے اور اہل اسلام کی حواہی اور عداوت کے واسطے
 یعنی کھری ملک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر و مال میں **ف** یعنی گھوڑے یا لہا میں طرح میں عمدہ قسم تو یہ کہ حاد کے واسطے مالے کہ اس کا تو
 میا ہو دوسری قسم یہ کہ ایسی سواری اور سوداگری کے واسطے یا تو وہیں دیا کا فائدہ ہو اور دین کا کچھ نقصان ہیں تیسری قسم یہ کہ کافروں کی
 مدد کے واسطے یا لے اور مرد کرے اور زانیوں یا تو یہ سراسر و مال و رعدا ہے **م** حدیث **م** الیاء اللہ تعالیٰ احوذ العین الشکر
۱۲۸ **ح** مال الشکر معہ حۃ و ما دھارہ حۃ و حۃ ما مسلمین حدیث میں ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
 میں آنکھ کا کام ہو گھے مالوں والا اسکے شماع اور آگ ہو حقیقت میں اس کی آگ نواع ہو اور اس کا آگ ہو بھی اس کا نظر سدھی کا
 ہو **م** عن عمر الدنیاسی المؤمنین و حۃ الکافر مسلمین حدیث میں ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیا ایمان دار کا قید حار ہو
۱۳۸ کا وہی ہشت **ف** دسا ایمان دار کا قید حار ہو کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ موسیٰ دسا ہو لیکن دیا ہوا اور تشویش سے حالی
 دوسرے کہ گناہ میں گرفتار ہو جائیگا ڈر اور ہاتھ کا کھٹکی اور عداوت اور قیامت کے حساب کا خوف یاں دار کو ہر دم سے جو
 تو اس کو مدگی کا لطف کہاں تیسرے یہ کہ دلی یاں دار کا مکان ہشت میں کام دیا کا وہ جدموگا تو اس کے یست دیا قید حار ہو اور
 کا کہ حق میں دسا اسو ہشت ٹھہری کہ اس کو آخرت کا ایمان نہیں ہا حالہ کی طرح سے قید رہتا ہو ملا خوف عیش کر مایہ جس طرح ہوا
 یا مایہ جمع کر مایہ علاوہ اسکے اصلی مکان کا و کا درج ہو نوا و سکی مصیبت اور عداوت کے رور و دیا کی مدگی اگر حاکم مال تکلیف سے
 گذرتی ہو یہ ہشت کے برابر ہو **م** حدیث اللہ عن عمر و الدنیاسی متاع و حیر متاع الدنیاسی **۱۴۰** **و** حدیث اللہ عن عمر و الدنیاسی
 و حیر متاع الدنیاسی **۱۴۰** **و** حدیث اللہ عن عمر و الدنیاسی **۱۴۰** **و** حدیث اللہ عن عمر و الدنیاسی **۱۴۰** **و** حدیث اللہ عن عمر و الدنیاسی **۱۴۰**
 سکھت عورت ہو اور قصاعی کی روایت میں کامی خیر متاع الدیاس کے حیر متاع ہا مطلب دونوں عمارت کا ایک **ف** نکحت
 عورت اسو ہست ٹھہری کہ حد رسول کا حکم ماستی ہو کہ اپنے حاور مدکتا بعد رہتی ہو اسکے خلاف مصری ہیں کہ گھر کی سہا تہی ہے
 آرام بر حاور مد کے آرام کو عدم بھی ہو قوم کے مد گانی ہوئی ہو تہرر **س** موش سیرت یار **ک** مدد دریس **ا** سید **ا** گ

عَلَى الْأَرْمِلَةِ وَالْيَتِيمِ كَالْيَا حِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَوْفِرْ مِنْهُ وَأَحْسِنُهُ قَالَ كَأَقَامِهِ لَا تَقْرُوكَ كَالصَّالِحِينَ

عاری اور سلمین ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت نے وہاں ایک جسیہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتے ہوئے وہاں سے
وہیں سے گریز کیا جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو ابو ہریرہؓ نے کہا حکموں کا پڑنا ہو کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثابت
ہو گیا ہو جیسے تمہارے نماز پڑھے والا جس کی بھی ناز نہ ہو اور جیسے روزہ رکھے والا جس کا بھی روزہ نہ ہو فقیہی جو رکھنا مال میں عورت اور
محتاج کے واسطے جمع کر سکے یا جو اپنی کمائی سے اور کسی حرکت پر کرے اور اس کا کام کاج کرے اور جو عاری اور محتاج سے پڑھے والے اور مددگار
ہو کہے راویوں نے اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فصلت ثابت ہوئی **قَالَ تَوْهَرِيَّةُ الشَّعْرُ طَلْعَةُ مِنَ الْعَدَاسِ**

یَعْلَمُ أَحَدُكُمْ فَرَادَا فَصَلَّاهُ كَمَا رُفِعَتْهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَحْلِلْ لِي أَهْلَهُ كَارِي وَسَامٍ مِثْلُ بَرِيَّةٍ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر عدالت کا ٹکڑا ہو کہ مار رکھا ہو تو کوئی بیٹے اور کھانے پیے سے بھر کر کوئی اس طرح سے کہ حد ہو گیا ہو اگر
نام سے وراعت پاؤ تو چاہیے کہ تناسلی سے پہلے گھر والوں یا اس آدمی سے فہم معلوم ہو کہ اسے ضرورت سے رکھ کر بلکہ وہ کہ اس میں اس پر تکلیف ہو اگر
اسی ضرورت کو آدمی سے رکھ کر تو بعد وراعت کیے وہاں ٹھہرے کہ اس میں گھر کی بے سدبوسی ہو اس حدیث میں وطن میں سے کی ترغیب ہے تاکہ

بعد از جماعت سوت ہوا و چو رو لڑکوں کے حق تلف ہوں (ابن عمر کا کسوم) و المراء و العرس و الدار جاری اور مسلم میں
 سند سند عن شمس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ست اور ہمارا کی عورت میں ہوا و گھوڑا اور گدہ میں اس حدیث سے ایسی سخت
 میں سیاحا ہوں کا عقائدی ملک یہ حدس طریق و مس کے برعکس اگر جو ست کہی چہ میں نکس ہوتی تو ان چہروں میں ہوتی چیا یجہ ہی طلب و مری
 حدیث میں موجود ہے جسکی حدس الی فاص سے روایت ہے عورت میں ہمارا کی کہ بد مزاج ہوا و گھوڑا کی ہمارا کی کہ تیرا و مرد اب ہوا

عمر کی ماسہ کی کہ تگ ہوا اور اسکا ہمسار یہو ہراساں کر کے شربت کے ٹکڑے اٹھائے اور آتش و آتشخوار آتش میں لٹا دیا
روایت ہے کہ حضرت فرما لیا کہ میں اپنی بیباکی سے جو جلد و تر تار و عیسیٰ گرائی میں کرتا ہوں پیاس کی بیماری کو جو سعادتیاب

سجدت میں مانی پئے کا وہ روایا اور تین دم میں نیکی کی حکمت تلافی کہ اس طرح سے مالی حوت ہم ہوتا ہوا اور دھوئے پانی سے پہلے
 ہستی جو ح این عتاس التواء في تلك في شرطه محم أو شربه غسل أو كفة ياروا أبا الهی اُمّی ہن الک

کار میں عہدہ میں عاصی سے روایت ہو کہ حضرت نے وہ مالکہ سے اسرار ہی سے تیں جہیں ہی سنگی کے پچھنے میں اور تہہ کے پیسے میں اور ان کے
داغی میں اور میں مع کرتا ہوں اپنی امت کو داغی سے اس حدیث کی تہج چھٹے باب میں ہو چکی ہر حد اس حدیث میں داغی سے

فصل في بيان
الحوادث

10194

179

159

114

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

محتاج کو دیا تھا تین دن سے زیادہ رہا تو اس کو گواہ کیا اسوٹے کے صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی عیبت کریگا کہ عجب بچا آدمی ہے کھلتا
 نہیں ہیں کہاں سے اس کو کھلاؤں یا کہیں سے حرام مال لیکر اس کی صیامت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صیامت کا حق تین دن
 تک ہو سوا کہ تین تو مقدمہ رکھ دے کہنا نامتلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اس کو حاصر کرے اور مہمان کو درست ہیں کہ
 تین دن سے رہا ہو چکا اگر صاحب خانہ خوشی سے سکھے تو مصایقہ بہین رخ اسامۃ بن وکیل الطاعون بخیر ذیل علی
 طائفہ من نبی اسرائیل جاری ہیں اسامہ بن یہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واعدت تمہا کہ سی اسرائیل کے ایک گروہ
 بھیجا گیا ق انس الطاعون تھادہ لکل مسلم جاری و مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ و ما شہادت ہو سہل
 کی ف یعنی جس شہ میں مارے اور وہاں کے لوگ وہیں ٹھہرے ہیں اور مر جاوین تو وہ شہید ہیں اسوٹے کے دسے لوگ مثل عاریوں
 کے موت سے بڑے اور ثبات سے اور ہر جید و ماسی اسرائیل کی قوم ہر عدا تھی لیکن امت محمدی میں شہادت کا سب سے ہر مہم
 عبد اللہ الطعائم متلاہم تہل سلم میں عمر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گہیوں کا نہ لسا گہیوں کے رار چاہے
 یعنی گروہ میں کم یا زیادہ ہو تو یا ح ہر ما مالک لا شہر فی الظہور وسط الانباہ والحمد للہ ہما لا لیروا و
 سبحان اللہ والحمد للہ ہما لا یوما ما بین السموات والارض والصلوۃ والصدقہ ہما لا یوما ما بین السموات والارض والصلوۃ
 والافراحتہ لک او علیک کل الناس یعدو فمالح تھسہ فمتعہا او مؤلفہا سلم میں ابوالمالک اشعری نے روایت ہے
 کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ دونوں کا تو آ
 یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور ہر اور صد قدیمی حیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی
 مصیبت اور تکلیف میں ہر پرتا ہنار و شہی ہو اور قرآن ترے فائدہ ہے کی دلیل ہے اگر اسے عمل کیا یا بھروسہ الرام کی محبت ہے اگر اسے
 عمل کیا ہر ایک آدمی صحیح کرنا ہو سو اپنی جان کو بچا ہے یعنی صحت ہو شخص کام میں متحول ہوتا ہے سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے
 اگر سیک عمل کیا یا اس کو ہلاک کرتا ہے اگر عمل کما ف طہارت کو آدھا ایمان اسوٹے فرمایا کہ طہارت کی صفائی کا نام ایمان ہے سو
 طہارت کی طہارت یعنی غسل اور وضو و صفا ایمان ہوتی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدہ اور سیک اخلاص صفا مانی طہارت ہے
 مار کو اسوٹے نور ہوتا کہ نماز اکثر چھائی اور بڑے کام سے خود دل کی سیاہی کا سبب ہیں و کتی ہو یا مار کے سمت سے نہیں نور ہو گا اور قیامت کی
 ظلمت میں مار کی روشنی سے ماری ہست تک پہنچے گا اور حیرات کو ایمان کی دلیل اسوٹے فرمایا کہ جب آدمی نے ایمان مال حاکمی ہا میں دیا تو معلوم

صفا طہارت
 و تقدیر
 در دو دوسرے
 دھند دھند

[illegible]

کہ ایک کو اگر دست ایسا دے اور ایک یا تین میں جو وہ صوبہ خواہست ہستی ہو جس کو تار و پود تیرے کام کو اور حد سے مدد مانگے اور
 نہ شک اور اگر چو کوئی رنج و مصیبت پہنچے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن میں کہہ کہ یہ خدا کا فضل تھا اور اسے جو چاہا
 کیا اسوے کہ اگر کسی شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہو فاضل صوبہ ایسا دے کہ اسوے زیادہ پیدا ہو کہ وہ اپنے کام میں کے سبب سے دین کے کام پر
 نہایت مستعد رہتا ہو خدا کو تیرا ہی سیک کام تھا اور جسے کام کے روکے میں کہی سے عین ثر تار اور عبادت پر مستعد رہتا ہو کسی رنج اور تکلیف سے
 دین کے کام میں مست نہیں ہوتا اختلاف است ایمان دار کے کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مصوبہ مسلمان مست
 ہستی لیکن حیرت دہوں میں اسوے کہ ایمان دہوں میں موجود ہو گا اور ایمان قوی ہو اور اسکا ضعیف پر حضرت نے عالی ہستی پر چوبہ لائی اورستی
 ہونے کی علاج و مالی یعنی ایمان دار کو مسابقت کہ ایسے حائے کے کاموں پر مگر ہو جاوے اس کے سر کام کی حد سے مدد جاری کام میں سب و کر
 تھا کہ حالی ہاتھ رہا و گیا اسوے کہ دیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب ہستی اور کابل ہو اور چونکہ آدمی رنج و مصیبت حالی میں ہکتا سوا و
 کسی علاج و مالی یعنی تکلیف میں یوں کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج ہو تو کیا اگر فلاں شخص عبادت میں حائل مدد رہتا کہ اسکو تقدیر جو
 کرے کہ حضرت سے ہو سکتا کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر دوسرا شیطانی کام ہو کہ آدمی تقدیر کو کھول کر اسات ظاہری پر کھردسا کہ ہو اور راجح تھا کہ
 پر غم اٹھاتا ہو **قَالَ هُزِنَ الْكُوفُ مِنَ الْكُوفِ كَالْثِيَابِ يَتَشَدُّ نَعَصًا حَارًا بِسُومٍ لَدُنِّي رَاسٌ سَرَتْ وَبَايَا كَالْثِيَابِ**
 دار و دوسرے ایمان دار کے حق میں ایسا ہو جیسے عمارت کی مباد کا و کمالیک و ستر کو مصوبہ کیسے تیرا ہو فاضل جی جیسے عمارت میں مصوبی ایک ایٹ کی ہو
 اس سے ہوتی ہے ہر طرح کیا ایمان دار کو لازم ہو کہ دوسرے ایمان دار کا مدد کا رہے عدا صلیت کہ ایمان کی رقی اور حلی اتفاق ہو تو **قَالَ هُزِنَ الْكُوفُ مِنَ الْكُوفِ كَالْثِيَابِ يَتَشَدُّ نَعَصًا حَارًا بِسُومٍ لَدُنِّي رَاسٌ سَرَتْ وَبَايَا كَالْثِيَابِ**
عَمْرًا الْكُوفُ مِنْ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدًا الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَعْدَةٍ عَامَّةٍ كَارِي وَاسْلَمَ عَالِمُ وَاسْلَمَ عَمْرٌ سَرَتْ وَبَايَا كَالْثِيَابِ
 ایمان دار ایک تری میں کھاتا ہے یا دوسرا تریوں میں کھاتا ہو فاضل ایک کافر کی مصیبت ہوئی جس سے سات تریوں کا دروازہ اتنا بچا پڑا
 دوسرے دن مسلمان ہو تو ایک کرمی کے دوسرے اسودہ ہو گیا تہ حضرت نے یہ حدیث و مالی یعنی کم حوری و رقاعت ایمان کا مقتضا ہو تاکہ عبادت میں
 سستی آوے اور زیادہ حوری اور حرص کام کی شان ہو کہ حار کی طرح و لگی ہو جس میں کم ہوتی **قَالَ هُزِنَ الْكُوفُ مِنَ الْكُوفِ كَالْثِيَابِ يَتَشَدُّ نَعَصًا حَارًا بِسُومٍ لَدُنِّي رَاسٌ سَرَتْ وَبَايَا كَالْثِيَابِ**
 عینا کہ ہمیں لو ہریرہ رات ہو کہ حضرت نے دیا اسارا عریت دار ہو یا ہو اور حلیا ہر عریت دار جو فاضل وایت میں ہو کہ اسکی
 حد میں باطل کی بھیانوس سے کیا ہو وین طیتیں ایمان کا مقتضا ہو عین ایمان کی شان میں **قَالَ هُزِنَ الْكُوفُ مِنَ الْكُوفِ كَالْثِيَابِ يَتَشَدُّ نَعَصًا حَارًا بِسُومٍ لَدُنِّي رَاسٌ سَرَتْ وَبَايَا كَالْثِيَابِ**
الْكُرَامُ الْكُوفُ وَالذِّبُّ الْكُوفُ الْكُوفُ وَنَتَجَّعَ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ سَأَلَ كَلْحَرَا عَمْرٌ حَرَّتْ عَالِيَةً سَرَتْ وَبَايَا كَالْثِيَابِ

شاذیہ
 غرضی
 غرضی
 غرضی
 غرضی

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

24

[illegible]

۱۲۱

شماره ۱۴

444

11

✓ 11/11/11

[illegible]

FOI

1701

دیکھو دیکھو

1202

For

1500

1374

1792

[illegible]

عَلَيْهِ ذِي طُحْجٍ وَالتَّارِ سَلَمِينَ وَبِهِ رَوَيْتُ كَرَمَ مَوْلَاكَ كَرِيمًا

[illegible]

کہ اس کو گالی ہی اور اس کو حرام کاری کا عیس لگایا اور اس کا مال کھا گیا اور اس کی خوربری کی اور اس کو مارا اس کو انکسار سے یہ مظاہرہ کہ وہ اللہ کے

وہ کہ مظلوم کو دلایا جا دیا سو اگر قصور وا ہو جس کے قتل اس کی نیکیاں ہو چکیں گی تو اس مظلوم کو کچھ گناہ ملے گا وہ سب گناہ اس کے

دیتے پھر وہ دو رج میں الٹا چلا گیا معلوم ہوا کہ مسلمان کی عداوت اور بیگیاں حق العباد کے پہلے چاؤ منگی اور اگر کسی کے پیش اور لوگوں کے

یاد دہواؤ گئے کیا، ظالم لردن پر کا کاویکے خوب کیاں چھپ گئیں اور لوگوں کے کیا گروں پر پرتو حقیقت میں بھی جس آہر کا منظر چھپا

ابن ہمامی لکھتا ہے کہ میں نے اسرارہ کو کہہ سنا کہ مسلمانوں کو عبادتِ اویسٹا سے ڈرنا ہے، اپنے حساب اور کثرتِ عبادت پر یہ کہہ گئے کہ ہم

تے واما کلائی عورت کو کسا حاسا کہ اگر یہ محمد اکبر سے نہ ہو تو کون سے ملک کے بادشاہ اس کو دے سکتے ہیں۔

ایک ایک کو مہارادس سکھلاؤ کہ ہر جہت سے ہمارا حق ہے اور ہمارا رسولؐ کی یاد بردار رہنا ہی حرص ہے ورنہ ایک یہ جہل تھا کہ

هَلِ الْحَيَّةُ فَلَسَا نَعْمَ قَالَ أَرَوْصُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟؟

أَيْصَافُ هَلِ الْحَيَّةُ وَذَلِكَ الْحَمْدُ لَا تَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسُ بَشَرٍ وَمَا تَسْتَوِيهِ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ الْإِنْسَانِ

النُّورُ الْأَسْوَدُ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي حُلِيِّ النُّورِ الْأَحْمَرِ بَارِي وَمِثْلُهُ عِدَّةٌ مِنْ مِثْلِهِ

سے راضی ہو کر تم سب کے لوگوں میں چوتھائی موٹھے کہا جا چھرت نے وہاں کہہ کر تیسرا بات سے اصرار کرتا رہتا کہ تیسرا ہمدرد کیا

ت سے ورنہ کہ قسم جو اس نے اپنی پاک کی جسکے قابو میں محمد کی ہاں ہے کہ میری امید رکھتا ہوں کہ تم سب سے پہلے اس سے پہلے

وہ اس اسرارِ حق سے لوتی نہ اہل ہو گا اور ہمیں ہوتے ہیں ترک میں مگر جسے ایک عید مال گائے سیل کی کھال میں جیسے ایک سیاہ

آں صفت یہی دھنی مسکن مہموی مولی و صفت فیہا پیریمہ لی آں ہوگی اول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۵۷۵
مردمانها سوگند نمودن سخنهای برین دردمندم خوشی من بر می بود و غمنازون هدیه مرا بخاریه و کدما

آئی تہ صرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی رکعت سے شیطان لے کر سے دور ہو جاوے اور پڑھنے سے شیطان کو پھر سے گھبرائی دے
 اس حدیث سے صاف معلوم ہو کہ روئے پڑھنے کے بعد محل کرنا شیطان کا کام ہے مصیبت میں مسرت نہ کرنا کہ ہرے آج سے قیامت کے آئندہ
 تَوَجَّعَ إِلَى رِجَاعِهِ كَأَحَقِّ تَدْفِيءِ عُسَيْبَتَهُ وَبَدَفِ غُصْبَتِكَ قَالَ لَا تَسْرِوْا رِجَاعَهُ الْقُرْطُطُ وَقُلْ طَلَمَةُ لَنَا
 جاری اور مسلم میں صرت غائبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہو کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر لٹ جاوے یہ ہیں درست ہے
 تک کہ تو اس دوسرے عاود کا شہدہ بن جائے اور وہ تیرا شہدہ بن جائے یعنی دونوں صحت کے اول عاود سے نکاح میں ہیں درست ہے یہ صرت نے
 رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت صرت یا اس آئی اور کہنے لگی کہ یا صرت
 میرے عاود نے محکومیتیں طلاق دیں سو میں نے ہمدردی میں سے نکاح کیا تو میں نے اسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھوٹ یعنی امری تو صرت
 مسکرائے اور یہ حدیث و مائی معلوم ہو کہ تین طلاق کے بعد اول عاود سے نکاح میں درست ہے تک کہ دوسرا عاود اس عورت
 صحت کو چکے اور یہی وہ ہے ہوسا ناموں کا قَوْلُ الْتَائِيْنَ غَايِبَاتُ الْتَائِيْنَ مِنْ لِيْزِهِمْ لَسَادِيْلُ سَخْدِيْنَ مُعَاوِدٍ فِي الْحَقِّ
 حشر و قہار و آئین جاری اور مسلم میں اس عار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ربتی ماکہی رمی سے انہیں
 میں سعد بن معاذ کے روال اس سے عہدہ اور رم میں ف ایک مصرعی داستان ہے صرت کو ربتی قاتلہ بھیجی صحابہ نے اسکی عہدگی اور
 رمی بلکہ تحکیم کیا تہ صرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دیا کا عیسیٰ اس اس لائق ہیں کہ اسکی عواش کھجے آخرت کی عہدگی طلب کرو ہو اسکی
 حشر و قہار و مال دیا کی قاسم عہدہ ٹھہر تو وہاں کی فاکو حدیثی کا کیسی عہدہ ہوگی قَوْلُكَ اَرَأَيْتَ اِنْ حَالَ لَكَ وَجَعًا
 وَفُوتُهُ وَحُصْبَهُ حَرْمًا مِنْ بَيْتِ قَدِيمٍ وَبَيْتِ سَامِرٍ لَسَدٍ وَعُطْفَارٍ اَحَاوُ اَوْ حَبْرًا قَالَ نَعَمْ قَالَ هُوَ الَّذِي يَهْجُو
 يَسْدُهُ اَتَانَهُمْ لَخَصْرَتِهِمْ فَالَهُ لِلْاَوْجَحِ مِنْ حَاوِيٍّ حِينَ قَالَ اَتَانَا نَاعَلُكَ سَرَفَ الْحَبِيحِ مِنْ اَوْجَعَارٍ وَتَوَسَّعَ
 وَتَهَنَّسَهُ كَارِيٍّ اور مسلم میں اس عہدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تملک اگر قوم اسلام در قوم عہدہ روم - اور قوم ہند
 سروں میں تمہیں قوم سے اور ہی عام اور اسد و عطفاں کی قوم سے تو کیا اوکو نقصان دے تو مائے قوم نے کہا کہ ہاں صرت نے فرمایا
 و قَوْلُكَ اَرَأَيْتَ اِنْ حَالَ لَكَ وَجَعًا قَوْلُكَ اَرَأَيْتَ اِنْ حَالَ لَكَ وَجَعًا قَوْلُكَ اَرَأَيْتَ اِنْ حَالَ لَكَ وَجَعًا قَوْلُكَ اَرَأَيْتَ اِنْ حَالَ لَكَ وَجَعًا
 کہ اس سے صرت سے یوں کہا کہ اس سے رجا جو کس چوٹوں نے معک ہے یعنی اسلام و عہدہ اور ہند - اس سے اسد و عطفاں اور ہند
 قوم کے کی ہر سنی عورت میں کم ذات لایا عمر کی حالت میں انہوں کو اس لیتو کہ یہی قوم و عہدہ اور اسد و عطفاں

۱۳۷۸

۱۳۷۹

۱۳۸۰

اَنَّكَ تَوَدُّهُ بِحَقِّكَ اِنَّكَ تَعْلَمُ عَنْ اَقْوَابِ بَارِيٍّ وَرَسُولِهِ عِدَّةً مِنْ عَدَدِ رُوحٍ لَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى
 قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 حُورٌ لَكَ خَيْرٌ مِنْ كَمَا يَدْعُوْنَ اِلَيْهِمْ مَرْثِيًّا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 فَوَالِیٍّ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 كَسَّافٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 هُوَ تَوَدُّوْكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 سَيِّئًا اَوْ قَوْمًا اَوْ كَسَّافٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 كَا اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 رَافِقٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 مَا لَمْ يَكُنْ مِنْ اَمْرِ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 اَمْرٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 قَالَ فَمَا زَكَمْتُمْ اَوْ تَوَدُّوْنَكُمْ فَمَا زَكَمْتُمْ اَوْ تَوَدُّوْنَكُمْ فَمَا زَكَمْتُمْ اَوْ تَوَدُّوْنَكُمْ
 قَاعِدٌ عَلَى النَّبِيِّ فَعَدَّ سُلَيْكًا قَاعِدٌ عَلَى النَّبِيِّ فَعَدَّ سُلَيْكًا قَاعِدٌ عَلَى النَّبِيِّ
 اَوْ كَسَّافٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 حَطَّالٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 تَحِيَّةٌ لِّلْحَبَشَةِ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 حَطَّالٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 سَجَّالٍ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ
 نَحِيَّةٌ لِّلْحَبَشَةِ اَوْ جَبَّارٍ اَوْ كَسَّافٍ اَوْ قَوْمٍ اَوْ اَوْجَابًا وَكَانَ كَيْدُكَ لَمَّا اَتَاكَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَتَوَدُّوْنَكَ

۱۳۸۵

تہذیب شادی الاوار

۱۳۸۶

۱۳۸۷

تہذیب شادی الاوار

انہی حضرت نے فرمایا کہ میری بی بی صاحبہ حضرت نے لے کر چلی گئی کہ وہ فاطمہ زہراؓ کی نگاہیں جب حضرت کے
 چہرے کو دیکھ کر گری کی ہر گونہ گونہ لگنے لگیں پھر جبکہ حضرت نے تھے کہ گشتی کی فاطمہ زہراؓ کی نگاہ حضرت کا سہ تو میں میں جا کر گئی
 حضرت حضرت کا انتقال ہوا تو میرے فاطمہ زہراؓ کے ساتھ میرے ہونے کی نگاہیں ہونے لگیں کہ وہ گشتی کا حال ہے بلکہ فاطمہ زہراؓ
 کہا کہ اب تو کچھ صاف نہ ہیں اولاً جو حضرت مجھے گشتی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھے حیرت لگتا ہے کہ قرآن کا وہ کس نے لکھا وہ کی
 دو مارہ و کر گیا سو محلو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہو اس وقت میں نے لگی تھی پھر دوسری حضرت نے میرے کان میں کہا کہ میرے بعد
 اہل بیت تھے تو ہی پہلے مر گئی خدا کی قسم تو ہی یہی وارہ صبر کچھ میں تیرا ہر شہید ہوں اور کیا تو اس سے رضی میں ہوتی کہ سنستی عورتوں کی سردار ہے
 یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہے اس حدیث بڑی عمدہ و صلیت فاطمہ زہراؓ کی بات ہوئی **قَالَ عَمَّا كَانَتْ تَقُولُ لَا تَقُولَنَّ**
بَعْدِي بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا تَحْزَنْ الْقَلْبَ لَكِنْ تَعْدِي بِهَذَا الْوَيْحِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ عَيْنِ سَكْرَةٍ رَأَيْتُ بِرَكْبَةِ حَضْرَتِ لَيْسَ
كَمَا تَمَهِئِينَ تَمَهِئِينَ ہو کہ البتہ خدا اللہ کے آسوسے اور دل کے عم سے عذاب میں کرنا و ملکہ عذاب تو اس کے سب سے یعنی نہاں سے کرنا ہوا رحم کرنا
ف مصباح میں حدیث میں ہے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کو ایک عبادت لگ گئی اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد
 الی وقاص اور عبداللہ بن سعد تھے حضرت حبشہ بن جویع نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ جس میں ہوش ہے وہ میں پوچھا کہ کیا یہ لوگوں کے
 کہا کہ حق میں ہو تو حضرت نے کہا اور لوگ ہی حضرت کا رومہ دیکھ کر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل میں عم کرنا اور صرف آسوسے رونا
 دوسری اور ماں سے نوحہ کرنا اور دیکھا کہ اس عصبہ آئی کا سب سے اور اگر اس سے اس سے واما الیہ راحوں کے تو رحمت الہی کا سب سے جو **خ**
أَوْ هَرَبَتْ إِلَّا تَحْزَنْ كَيْفَ يَصِفُ اللَّهُ عَيْنِي سَتَمَ قَرْنِي وَلَعَلَّهَا تَتَمَوَّنُ مَدَامَا وَيَلْعَوْنَ مَدَامَا وَأَنَا مَحْدُ عَارِجِي
 او ہرگز کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم نے نہیں آگاہ کیا کہ جو کچھ جو تعالیٰ میری طرف سے قرین کی گالی اور لہت کو ہیرا ہو و گالی دیتے ہیں معلوم
 اور لہت کرتے ہیں ہم کو اور میں تو محمد ہوں **ف** محمد کے معنی ہر ماہیت عربیہ والا اور دم کے معنی آزار رانی والا سو قرین عداوت کے سب سے
 حضرت کو مجھ کہتے تھے ہم کہتے تھے اور مد گئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الہی تھا کہ دیکھو کس نے میرے بعد محلو و کی
 مد گئی سے بچایا کہ وہ تو دم کو بکتے ہیں و محلو کیا میرا تم تو حقیقت میں محمدی **مَرَحِدَ نَفْسُهُ لِيَلْجَأَ إِلَى رَحْلِ يَأْتِيهَا عَصَا الْعَوْنِ**
حَقَّ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالُوا نلکا نلکا الاحباب میں حدیث میں ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کرتی
 میں جو کہو دم کھا کی حیران ہو کہ وہ کو قیامت میں میرے ساتھ کہے حضرت نے تین بار جگ احباب کی رات میں وہاں **ف** جگ لہر بھی

۱۴۰۸

۱۴۰۹

۱۴۱۰

1744

1234

172

[illegible]

[illegible]

۱۴۵۵

یہاں کہ مظلوم کی حاکمیت اور اوقادہ انکار و کفر کے ساتھ ساتھ ہی اسلام میں اوقادہ سے روایت ہو کہ حضرت زید

۱۴۵۶

اور غلام شخص اس وقت تک خود تیار تھے نہ اس وقت تک کہ وہ اس کو چاہتا ہو اور چاہتا ہو کہ وہ اس کو چاہتا ہو

۱۴۵۷

والوصالح انما هو الوصال بحالی اور مسلم اور شریعہ روایت ہو کہ حضرت نے وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا

روایت حضرت نے وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا وہاں کہ چاہا

تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا وہاں کہ تم سوئے گئے ہو اور بھول گئے ہو کہ کما کہ بھول گئے ہو

ہوں پھر حضرت اور اصحاب اہل بیت انصاری گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے

اصحاب کو دیکھا کہ کما کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے

وہاں کہ کما کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے وہاں کہ گھر گئے

۱۴۵۸

سے کما کہ حد کی قسم کہ سے اس نعمت کا سوال ہو گا کہ تم گھر سے بھول گئے ہو کہ کما کہ بھول گئے ہو

کھانا اور وہاں کھا رہے ہیں یہ سوال میں اہل بیت حضرت نے خود دودھ مارا اور کے دج سے منع کیا تو دیا وہی مصلحت سے وہاں کہ حکام فائدہ سرت

موجود ہو اسکا دج کرنا سب سے پہلے اور نہ مطلب میں کہ اسکا دج کرنا سب سے پہلے اور نہ مطلب میں کہ اسکا دج کرنا

۱۳۵۹

اور لاد میں ایک پیر پروردگار کی کرکھا ہر انسان کا اول شیخ علیہ السلام نے تصدیق کی ہے کہ ان کے لیے ماخذ قیامت و ان کے لیے ماخذ قیامت
ما تصدقوا من اثمہ الا کذل و اجد مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے ولایت کے وقت میں اول ہمارے کرنے والا میں جو بیرون میں
پیر کی تصدیق میں ہوتی تھی میری تصدیق ہوئی اور البتہ بیرون میں ایسا ہی ہے جس کی ایک طرف سے اس کی امت میں کوئی تصدیق کرکھا ہی

۱۳۶۰

حتیٰ کثرت سے میری امت مسلمان ہوتی کسی پیر کی میں اس کے اول میں ہوا میں کروچا ہشت میں غارتگری کی حالت کی ہوگی قاتل و قاتل
التاس بائیں کہ لا یتاؤ کو لا یتاؤ ولکن یتاؤ و ملک یتاؤ عیسیٰ و عیسیٰ اور مسلم میں اوپر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی
رست قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریم پیر سوسیلے ہائی میں اور میرا اور اسکے درمیان کوئی ہی نہیں ہے ستیروں کا دس ایک ہی توحید و رحمت
تسویٰ میں تو گویا پیر سوسیلے ہائی ٹھہرے اب تو سکا ایک اور مائیں کئی خاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیر نبوت میں برابر تھے تو
عیسیٰ کو خاص کر کے حد کا ٹیٹا کسا محض حیات ہو اور جو فرمایا کہ میں عیسیٰ سے قریب تر ہوں میرے اور اسکے درمیان کوئی عیسیٰ میں ہی ہو عیسیٰ کی
پیر کی کے مگر تھے حضرت ابی حنیفہ کے گواہ ہوئے چاہیے عیسیٰ نے جو حاکم کی محل میں ہمارے حضرت کی شہادت میں کہا ہے کہ میرے بعد فاطمہ اور عیسیٰ

۱۳۶۱

حقیت کا گواہ ہوگا قاتل و قاتل الا اولیٰ بالؤمنین من انفسہم من ثوبہ من المؤمنین قاتل دسا فعلی قضاؤہ و من ثوبہ
مکا لا یتاؤ و عیسیٰ عیسیٰ اور مسلم میں اوپر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ہر مسلمانوں کے ہوں اور ان کے زیادہ سو کوئی مسلمانوں میں سے نہ
ایسے اور دوسرے جوڑا تو اس کا اگر محض پروردگار اور جو مال چھوڑے اور اسکے وارثوں کا حق ہو ف اوپر سے روایت ہے کہ حضرت کا اندھا اسلام
میں معمول تھا کہ کوئی حمار آتا تو حضرت چھپتے کہ اسے اپنے قریب سے لے کر دھو لے کچھ مال چھوڑا اور سو کر سلو م ہو کر دھو لے کچھ مال چھوڑا
حضرت اسکے حمار کے کی مار پڑھتے اور اگر دھو لے کوئی صورت ہوتی تو خود نماز پڑھتے اور مسلمانوں سے مار پڑھ کر فرماتے نہ حضرت اسلام
کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا حضرت نے یہ حدت و مال قریب حضرت بنایا سو لے مار پڑھتے تھے کہ لوگ دھو لے کچھ مال چھوڑا
ہوں کو قریب سے لے کر دھو لے کچھ مال چھوڑا اور سو کر سلو م ہو کر دھو لے کچھ مال چھوڑا اور سو کر سلو م ہو کر دھو لے کچھ مال چھوڑا

۱۳۶۲

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سر از میں قیامت کے دن اور قریب سے لے کر دھو لے کچھ مال چھوڑا اور سو کر سلو م ہو کر دھو لے کچھ مال چھوڑا
میں قریب سے لے کر دھو لے کچھ مال چھوڑا اور سو کر سلو م ہو کر دھو لے کچھ مال چھوڑا اور سو کر سلو م ہو کر دھو لے کچھ مال چھوڑا
پیروں کی بوجھ کی محفل میں عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے حضرت کی سرداری کی کوئی گواہی دی ہے کہ اس میں کیا کہ
تھے میں کرتا اس واسطے کہ اس جہاں کا سردار آتا ہے یعنی میرے بعد حاتم الاسیہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے ہمارے

۱۳۶۳

۱۰۰

تسلا وہ پس ان دونوں میں اس طرح اور اگر ہوتا تو اس کے پاس تو دعا کرتے اور کہتے لیے ابوسہیل یعنی کے کے لوگوں کے لیے حضرت دعا کی اور کہنے حضرت
ارامیہ کے فقیہ الوصول میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کی بی بی سے فونگی کہ اس کا حال پوچھا اور بھونے کہا اچھی طرح ہم خود
رہتے ہیں اور خدا کا شکر کیا پھر فرمایا تمہارا کھانا کیا ہو کہا گوشت فرمایا تمہارا پانی آپ کے دعا کی اور بکرت کا اون کے لیے گوشت اور
میں حضرت نے فرمایا کہ ان دونوں میں اس طرح تھا اگر ہوتا تو ابوسہیل بھی دعا کرتے **قَابُوهُ نَحْنُ لَنْ يَدْجِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلَهُ لِحَدِّ قَالُوا**

۴۹۰

وَلَا أَنْتَ يَأْتِيَنَّكَ اللَّهُ مِنْهُ بَعْضُكَ دَجْمُ عَمَارِي وَاسْلَمُ بِنُورِ بَرِيَّةٍ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہست میں اسکا عمل ہیں اہل کرسکا اصحاب نے کہا اور آپ کو بھی رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مکتوبی مشیت میں میرا عمل لیجاویگا مگر یہ کہ حد تک ہے
فصل اور رحمت میں ڈھانک لے **فَبَعِثْ** اور اصل الہی کے صرف ایک عمل ہی کا ہے واسطے کافی ہر حقیت میں کماست حد کا فصل ہی کا
عمل اسکا اثر اور یہ ہے **فَصَلِّ** اس صل میں سے بتیں ہیں جس سے یہاں **لَنْ يَدْجِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلَهُ لِحَدِّ قَالُوا** کہ

۴۹۱

فَعَلَّ لِلْبَلْسُ طَيْفُ رُطْبُ لَيْلٍ فَلَمَّا دَاوَهُ لَوْ عَرَفَ أَنْ تَخْلُقَ لَكَ مَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ إِبْنِ سَعْدٍ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
سایا خدا آدم کا ہست میں تو اسکو پڑا رہے دیکھی مدت اسکا راز کھسا چاہا تو شیطان اس کے گرد گھومنا اور اسکی طرف دیکھا تو اسکی ہر جہاں اسکو چلا
یٹ دیکھا تو بھان گیا کہ اسے اس مخلوق ہے کہ تم سے کچھ بھی ہو کچھ میں غبار ہو جایا کر لگا یا خدا میں ہر کچھ بعض ہست میں آیا ہے کہ آدم کا پیدا ہونا
سا اور اس حد تک معلوم ہوتا ہے کہ ہست میں تا تو طلب کہ جسے آدم کا دنیا میں تیار ہوا اور تیار ہست میں اور بھے کہتے ہیں کہ روح ہست میں حل ہوئی اور
تلا دیا میں سا کے اور طائف کے درمیان ایک باغ میں عا لیس سرسبز رہا اس حد تک ہست میں سے مراد وہی باغ ہے ورتوں کو معلوم ہوا کہ اسکا کام کیا ہوا اسکا
کرنے سے کیا عرصہ ہو گا کہ ہست میں جہت سلطان نے سنے کہ جو سادیکھا ہلا لاو حال میں بیٹے سے روایہ کیا کہ بھوک میں کو ایسی جان کا نور ہو گیا اور یوں لا

۴۹۲

کہ اگر حد تک اسکو تفصیل دی تو اسکی بعد ری کر دیا اور اگر محلوں میں رہتا رہتا تو اسکو ہلاک ہو کر ڈال دیا **قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ فَتُحْصِرُ**
قَالَ اللَّهُ لِي نَبِيٍّ الْقَدِيرِ قَطَعْتُ لَحْيِي عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظِرُ إِلَيْهِ عَمَارِي وَاسْلَمُ بِنُورِ بَرِيَّةٍ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حد تک معراج
کے بعد میں قریب نے ٹھٹھایا وہ چھوٹے میں کھڑا ہوا سو حد تک اس کے بعد اس کے لیے ظاہر کیا تو اسے اوکھا دے تے اور تیار ہو کر حد تک شروع کیا
اس کی طرف نظر کرنا تھا **فَصَلِّ** اس صل میں سے حد تک میں ہے یہاں **قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ فَتُحْصِرُ** کہ **قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ فَتُحْصِرُ**
عَنْ عَائِقَةٍ وَأَمَّا مَعَاوِيَةُ فَصَعْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ لِحْيِي سَامَةٌ قَالَهُ لَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ فَتُحْصِرُ کہ **قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ فَتُحْصِرُ**
أَوْحَمُومُ مَعَاوِيَةُ بِنِ سَعْنَانَ عماری اور سلم میں فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انو جھم تو اسی لاٹھی

۴۹۳

لا اظہر من الشمس انما رتبنا بعضی بہت اکرنا ہوا و معاویہ تو نفس قلع ہوا کہ اس کے پاس کھانا نہیں تو اس کے کھانے کو حضرت نے حالت
قیس کے کہا کہ اس کے حادہ اور عمرو بن حفص نے اس کو تین ارطلاق ہی تو انہوں نے جہم و معاویہ میں خیانت کی اور کو کھانے کا پیغام دیا فاطمہ
من قیس نے حضرت سے صلح پوچھی کہ میں اس کو ہم سے صلح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلح دینے میں کھانا
میان کرنا درست ہے کہ صلح پوچھنے والا ہو کہ اس کا پیغام دینا ہے اہل میں **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْوَلَدِ**
قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَأَخِي وَتَن شَعْنَهُ حِينَ اسْتَمَرَّ نَخَارِي وَرَسُولِي سَوْرَسَ عَمْرٍاءَ وَرَسُولِي
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہے کہ محکوموں سے کچھ طلب نہیں یہ حضرت نے معاویہ سے کہا جب کہ
وہ مسلمان ہوئے کہ اس کی حالت میں حیرہ کا دروں کے قافلے کے قین پوچھ پراؤ کو ہو کہ اس کا دیکر بارڈالا اور اس کا مال لیکر حضرت یاسر لہاں چھوڑ گئے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ اس کا در سے ہنی جا کر درست نہیں ہر چند کہ دروں کا مال صلح ہو مگر وہی شرط ہے کہ صلح ہوا و معاویہ
کا در کی حاقف اور نوکری اختیار کیا اس کی ماں میں ہے تو اس کا مال چورما اور وعادیا ہرگز درست نہیں **وَقَالَ اللَّهُ نُنْ سَلَامٌ أَمَّا الطَّرِيقُ**
رَأَيْتَ عَسَى يَسْأَلُ فِي طَرَفِ أَصْحَابِ الشَّيْءِ أَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَرِيقُ الْحَبَابِ الْبَيْنِ وَأَمَّا الْحَلْكَ فَهُوَ مَعْرُوفُ
الشَّهَادَةِ وَلَسْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَصُودُ فَهُوَ كَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْفُ فَهُوَ عُرْفُ الْإِسْلَامِ وَلَسْ تَنَالَهُ فَتَمَسَّكُوا بِهَذَا حَبْلٍ
کاری اور مسلم میں حدیثیں سن گئے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسے اس کو اس کی کھس سو کہ دروں کی ہیں تھیں جس کے مائے اعمال میں ہا
اور وراہیں جو تو نے پہنچے تھے کھس سو کہ ایکوں کی رہیں تھیں جس کے رہے تھے میں مائے اعمال ہو گئے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہے کہ وہ سپید و کھارم ہو
حکومین ملے کا یعنی ترقی قسمت میں شہادت ہیں اور ستوں تو وہ اسلام کائناتوں ہو اور وہ تری تو اسلام کی تری ہو تو اس کو ہمیشہ پڑے ہی چکے دم
تک **فَعَلِمَ سَلَامٌ رَدِيتَ** ہو کہ میں جواب میں دیکھا کہ ایک بڑے محسوس کہا اٹھ سو کہ میرا تہہ پڑ گیا میں اس کے ساتھ چلا آؤ اسے مائے طرف کئی
راہیں دیکھیں میں نے اوہین چلے کا ارادہ کیا اس کو کہا میں مت چل بے کار ہو کی راہیں میں پھر میں نے وہی طرف راہیں دیکھیں تو اس نے کہا کہ میں چل
میں اوہ چلا تو ایک پہاڑ میں دیکھا اس کو کہا سپر چڑھ سو میں نے کئی راہیں چڑھے کا ارادہ کیا ہر راہ میں کھسک پڑا تا میں اس کے ساتھ چلا آؤ میں
ایک تنوں دیکھا حکماء آسمان سے لگاتار اور اس کے سر پر ایک سی ہی طور دستگی کے اس نے کہا اس تنوں پر چڑھ میں نے کہا کیوں میں سپر چڑھ سو چلا
اس کا ارادہ آسمان سے لگا ہو تو اس سے چلو چڑھا دیا سر کی سی بڑی صبح تک وہ تری میرے ہاتھ میں ہی رہی میرے جو حضرت نے حدیث فرمائی
وَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِنَّمَا الْطَّبِيعُ الدَّرَجِيُّ يَكْعَلُهُ ثَلَاثُ نَوَاحٍ أَمَّا الْفَعْلُ فَكَانَ عَامَةً أَصْعَغُ فِي خَيْرِكُمْ مَا تَصْعَغُ حَتَّى تَكُونَ رُوحًا حَيًّا

وہ حدیثیں سن گئے

وہ حدیثیں سن گئے

بِالْحُسْنِ فَذَلِكَ بِالْغُسُوِّ وَهُوَ مُنْصَفٌ لِمَنْ يَتَنَزَّاهُ وَعَلَيْهِ غُفْرَةٌ وَآمَنَاتٌ لِمَنْ سَارَى
 مسلم بن علی بن ابی طالب روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شہویرے لگی ہو اسکو تو دھو ڈال تن بار اور نیچے کو تو کمال ڈال پہر پہننے عمرے میں جو تلو اپنے حج میں
 کرتا ہو حضرت اس کو دھو یا جو حضرت پاس جھڑکے مقام میں آیا اور اسے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اسکی ڈاڑھی اور سر کے بال خوشو سے زبردستی
 اور اوپر چہرہ تھاسوا کہو کہا کہ معنی عمرے کا احرام باندھا ہو تو ایسا من صبا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں ف راوی سے
 روایت ہے کہ مجھے عمر فاروق نے کہا کہ جھکو کمال آرو ہو کہ میں حضرت کی صورت وحی اور نے کے وقت دیکھوں جب حضرت حواری کی سر میں جو
 کے پاس ہو اور تیرے تو ایک شخص خوشو لگائے تھے یہ حضرت پاس آیا اور سے یو جھا کہ یا حضرت اس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسے عمر
 کی نیت کی ہو اور جو شہو لگائے وہ ہے تو حضرت نے ایک ساعت اسکو دیکھا پھر حضرت یرو حی اور ترا شروع ہو اور عمر فاروق نے میری طرف
 اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو سے حضرت کو دیکھا تو وحی کی تہ سے حضرت کا چہرہ ہایت سرج ہو گیا صاحب وحی اور چکی
 حضرت فرمایا کہ وہ شخص کہان ہے جسے عمر کے حال یو جھاتا تو لوگ اسکو ملا کہ اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور چکی
 نیت کرے تو خوشو لگاتا اور سیا کڑا ہینا درست ہیں وَحَبِیْ مُطْعِمٌ اَمَّا اَنَا فَاقْصُ عَنِ الدَّلِیْلِ لَمْ اَكُنْ وَقَالَ الْخَارِجِيُّ لَمْ اَسْأَلْ
 سَیِّدَہُ حَلِیْمَہُ قَالَ حَبِیْ تَمَّادٌ وَلِیِّ الْعِلِّ عِدَّةٌ فَعَالَ الْعَصْرُ الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَارِیَ اَعِیْلٌ دَلِیْلٌ یَّکْدُ اَوَّلُ کَدِّ اَعَارِیْ دَرِیْمِ
 حیدر علی سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں تو پانی ڈال رہا ہوں پر سر پر کپڑا ہے کہ میں نے اور حضرت نے اسے دو ہون ہاتھوں سے اتار دیا
 یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اس وقت فرمایا کہ صحابہ حضرت کی اس عمل میں تک اور تردد کیا بعض قوم نے کہا میں تو یہ سر کو
 طالی طالی جیسے دھوتا ہوں ف اس سے معلوم ہوا کہ غسل میں تیرا پانی ڈالنا سنت ہے عرب میں اگر تعار سے غسل کرتے تھے تو پہلے حضرت
 کل کو دکر کیا قَعَائِشَہُ اَمَّا اَنَا فَهَدَّ عَلَیَّ اللّٰہُ وَکَرِهْتُ اَنْ اَتَرَ عَلَیَّ النَّاسِ سَرَّ اَعَارِیْ دَرِیْمِ حضرت عاتشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ حکو نور ہے چنگا کر دیا اور حکو زکا کہ لوگوں پر خدا داہ ٹھاؤں ف بعد اس عہم ہو دئی حضرت یہ حادو کیا تھا جیسا کہ قصہ پانچویں باب میں معص
 ہو چکا صاحب اسکا حادو کرنا مات ہو اور حضرت عاتشہ نے حضرت سے کہا کہ رسول اللہ آپ اس حادو کو سر پر بھیجتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر جیسا
 کر کی سرفصل ہو لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اسکو کہنا سو حضرت نے حج شریک صلیح سے اور نے سر پر کر کے یہ لایا
 قَعْدَتِیْ مِنْ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ السَّرَاطِ السَّاعَةِ فَمَا دُخِرْتُ النَّاسَ مِنَ السَّرَفِ اِلَى الْعَرَبِ فَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ بَاکَلْہُ اَمَلُ
 الْحَمَّہُ فَرِیَادَہُ کَدِیْ حَوْبٍ وَاِذَا سَقَى مَاءَ الرَّحْلِ مَاءَ الْمِیْ اَوْ تَرَعَ الْوَلَدُ وَاِذَا سَقَى مَاءَ لَیْ اَوْ رَعَتْ حَانَدُہُ عِبَاحِیْنَ سَا

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

عمرہ

10-6

گناہوں سے پاک کر گیا اور انکو عذاب دردناک ہی ابو ذرؓ کے کیا یہ حضرتؓ اسکو تین ملیر بنا ابو ذرؓ کے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ریلوگ اور انکو ٹوٹا کر
 کوٹ کر تین ڈلوں میں بٹول دیا اور انہو حضرتؓ فرمایا ایک رار کا شکا ہو الا یہو حکما یا بجا سہ یا از ارٹھے سی نیچے ہی دو ستر جہزت کر یہو الا حواصان جتا
 ۱۵۲۰ تر نیچے والا حواصی حیر کی گرم بازاری کر جو ہوتی تھم کہا رقی انوموسی تلتہ کہم احرار رخل من اهل الکتاب من سیدہ
 وامن محسن وانعدا لملوک ادا اذی حق اللہ وحق مولیہ ورخل کانت عندہ امہ یطوہا مادھا ما احسن کتبا
 وعلھا ما احسن تعلیمھا ثم اعفھا فتر وھھا فله احرار سحاری ورسلم میں انوموسی روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ میں تمھیں ہر
 حکم دوسر تو اس ایک مرد تو اہل کتاب سے یہودی وصرانی حواصان لایا یا یہ عیسوی اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا وہ ملک جس حد کا
 حق اور ای مالکو کا حق ادا کیا تیرا وہ مرد جس کے پاس ایک مذی تھی جس صحت کرتا تھا یہاں سے اسکو سکھایا سو بہت اچھی طرح اسکو
 ادب سکھایا اور اسکو ترع کو حکم تلو اسو کی اچھی طرح تعلیم کی یہ اسکو آزاد کیا بعد اس کے اس سے کلج کر لیا تو اس کے
 واسطے دو تو اس ہے ایک تعلیم ور آزاد کیا دوسرا تو اس کلج کر لیا وہاں تلتہ تین کئی تھہر رمصان الی رمصان
 ۱۵۲۱ فہذا صیام الذہر کلہ صیام یوم عرفة احسبت علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قلہ وکسہ التی بعد کوصیام
 یوم عاشوراء احسبت علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قلہ وسلم میں توقادہ سوروایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ تین وری ہر ایک
 مہینے سے اور رمضان روزہ دوسر رمضان مکت یہ تمام سال کا روزہ عربی کو دل روزہ میں میدر کتا ہوں حد سے یہ کہ گاہ سادگ
 ایک میں ہلو کا اور ایک میں بچیلے کا اور محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں حدی امیدر کتا ہوں کہ پہلے برس گاہ سادگ کا ف
 مصالح میں توقادہ سوروایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال ہر کارورہ کسا کیسا ہی حضرتؓ فرمایا کہ سال ہر کارورہ کو
 ۱۵۲۲ نہ روزہ دار ہی نہ روزہ یعنی درست میں یہ یہ حدیث فرمانی یہو حکم سال ہر روزہ کہو کا توقع ہو نہ رمضان کا اور ہر مہینے میں
 تین دن روزہ کہو اسکو سال ہر روزہ کا تو اب علیہا ہر ام سئلہ تلتہ للنیق سنم للیکر سلم میں حضرت ام سلمہؓ سوروایت ہے
 کہ حضرتؓ فرمایا کہ میں راتیں بیوہ عورت کو اور راتیں کواریں عورت کو اگر یہ عورت کا کچ کرے تو تین راتیں ہر ر
 ۱۵۲۳ اس کے پاس ہے اور کواریں راتیں ہے اور یہی ہے امام تاحی کا ق اس تلتہ من کن فیہ وحدہ حلاو
 الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ فمما سواھما وان سعت المرء لا یحیہ الا اللہ وان یکوہ ان یعودی
 الکفر بعد ان اسدہ اللہ مسدہ کیا کہ ان نقود فی النار عاری ورسلم میں سن سہی روایت ہے کہ حضرتؓ فرمایا کہ تین جھلتیر

۱۵۲۰

۱۵۲۱

۱۵۲۲

۱۵۲۳

ملوہ سال
 وصال غلام
 محبت یوسف

ہیں کہ حسینؑ ہونگی وہ ایمان کی تیسری کامرہ پاؤں کا ایک نمونہ جس کے ردیک انداز و سکار رسول تمام عالم سو زیادہ تر مجموعہ دوسرے
 یہ کہ محنت و مزد اصرح کہ بجا ہوتا ہو و سکون کر خدای کی واسطی سے محنت میں دنیا کا کچھ لگا و میں تیسری کہ برحقہ میں یہ ریت کا گوند و کھار
 اور سکون کر سو کا لایہ و سکون کر لگتا ہی آگ میں لاجا بامیو کمری سا ڈر جیسے آگ سو دھواں تمام عالم جدا و رسول کو زما دہیا کا یہ بیتا جدا و
 رسول کی صاسدی کو سکی صاسدی بر مقدم کہ حلال ترع کام میں کی ریت کر و عوا میر و حوالہ قاهر انوار الایک یا لا شعیری
 انا نعم فی اقی من فراخ اہلیہ لا تتر کوھن العر بالاحساب والطنس بالامساك لا ینسقاء بالتحوم والسلحۃ مسلم
 ابو مالک سور وایت کہ حضرت کا دیا کر چار حصتیں میری تیں ماہ کمری تیں میں حکویمو ملک الایک زانی مارا ایسی حامدوں پر دو کسرت
 لوگو کی سب میں تیسرے سید کو چاہا سنا ر و بیو کست کی تیسری سید کو چھدا جوتی ہو کہ کراف فی الحقیقہ یہ کمری تیں اسات میں
 جاری ہیں تمام عوام اعتقاد محوم اور بصرہ گری گیں مار میں اور حامدوں پر کمری او عیزہ کی سب میں طبع کرنا اگر حوا میں ہی موجود اللہ بیاہ
 کے ق عند اللہ بن محمد دینہ من کس یہہ کان مساقا حاکم الصاوم کاب دینہ حصہ مسہن کانت فیہ حصہ
 من الصاق حتی یدعھا اذا ائمن حاک واد احدث کدک واد اعاھد عدک واد احاضم فخر کما رعی و مسلم میں اللہ بن
 عمر و کہ روایت کہ حضرت فرما یا چار میں کہ حسینؑ چاروں ہوئی وہ سراساق ہی و حسینؑ ایک صلت ہوئی او طار و سو تو او میں اللہ بن
 اتفاق کی جو یہاں تاکا سو ہو و دیو اتق کہ کدک کارا میں اس کی تو او میں حیات ر و دیکری کہ کدک ہو و ہو و تیسرے کہ قول
 اور مرار کر تو او کو حلال کے جو ہو کہ گھٹا و جگر کر تو او میں بر طار و رہتاں مامیوف ساق دوم میں ایک کہ دل میں کمر ہو و
 راس اسلام کا اقرار کر و حضرت کے وقت میں مساق تو ہی سطر کے تو دوسری کہ میں کمر میں ملکہ سلام لیکن سست عقاد او میں و جگر
 کر مار و سوسیت میں دوسری قسم کا اتفاق مراد معنی ایمان لائق تو یہ تمار آدمی ال مدہ موت بجا میر حاک کا مومین کہ قار را او ہلا
 الطاف میں کہ عام سوا سو اطر و سکون مامی و یا یق طلیہ من عید اللہ حسن صلواتی الیوم و لیلہ قالہ
 سائہ میں الاسلام فقال هل علی غیرہ فقال لا لا ک تطوع قال وصیہم تہنہا مصاب فقال هل علی غیرہ
 فقال لا الا ان تطوعم و ذکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکوع فقال هل علی غیرہ فقال لا الا ان
 نعوم فاد را الرجل و سو یقول واللہ لا اری علی ہذا ولا استص منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اقم ان صدق و زروی اقم و ایہا صدق و اود حمل حید و یوان صدق و زری و میں میں صحت میں

۱۵۲۳

۱۵۲۵

۱۵۲۶

درستی
درست

درستی
درست

روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ پانچ غارین ہیں ایک تاور دن میں یہ حضرت اوس مرد کا جسے حضرت اسلام کے ارکان پوچھے ہیں
 اوس مرد کا کیا سیر اور پران پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت فرمایا کہ تمہیں مگر طرح کے تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے
 حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے یہ سیر اوسنے کیا کیا سیر اور اس کے سوا بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں
 یکے تو نفل روزہ رکھے اور حضرت اوس رکوع کا ذکر کیا تو اوسنے کیا کیا مجھے رکوع کے سوا کسی دیا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ
 میں مگر یوں کہ تو طور نفل دیوی بہر لیٹ جلا وہ مرد اور وہ کتا حاتمہ کہ قسم حد کی کہ اسیر نہ ٹرنا و گنا اور نہ آئیں کچھ گنا و گنا
 تو حضرت نے فرمایا کہ مرد کو یہ بھی اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ مرد کو یہ بھی اوس کے ماب کی قسم اگر وہ سچا ہے
 یا یوں فرمایا کہ منت بل اصل ہوا اوس کے ماب کی قسم اگر وہ سچا ہے حضرت نے حج کا ذکر میں کیا اوس کے اوس کا سوال
 سب اسلام ارکان نہ تھا اور یہ جو اوسے کیا کہیں نہ ٹرنا و گنا گنا و گنا یے اس مرض حیر و میں ہی طرف سے زیادتی کی کر و گنا
 اور یہ مطلب میں کہ مرض کے سوا کت لعل نہ ادا کرو گنا اور حضرت اوس کے ماب کی قسم کیا تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی
 رہا کئی کئی تعظیم مطورتی یا غیر خدا کے قسم سے بعد مس ہوئی ق عَائِشَةُ حَمْسٌ مِنَ الدَّوَاتِ كَلْهَنٌ فَاسَقَ يُفْسِكُنِي
 الْحَرَمِ الْعَرَبُ وَالْحَدَّ وَالْعَقْرُ وَالْعَارُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ سَحَابِي وَرَسُولُ اللَّهِ فِي حَصْرٍ عَائِشَةُ سَعِي رَوَيْتُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 کہ یا حج حاور ہیں کسے دی در مذات ہیں مارڈا حاوریں حرم میں ایک کو اڈا کس جیل نیرے بھو جوتے جو با یحویں کاٹھ والا
 و حاکم نے میں کا مارڈا سادرس ہوا تو اور حکمہ طریق اولی او کو قتل کر ادر ہے ق اُوْهُرُيْرَةُ سَعَةُ يُطْلِمُ اللَّهُ
 فِي طَلَبِهِ يَوْمَ لَا يَطْلُ الْأَطْلُ إِمَامٌ حَادِلٌ وَتَأْتِ شَاعِرِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَحُلٌ قُلْتُ مُعَلِّقِي الْمَسَاحِدِ وَرَحُلٌ
 نَحَاتِ إِلَى اللَّهِ احْتَمَاعًا عَلَيْهِ وَفَرَّ قَاعًا عَلَيْهِ وَرَحُلٌ دَعَتْهُ أَمْرًا ذَاتُ مَنُصِبٍ وَحَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَحَابُ اللَّهُ وَرَحُلٌ
 تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَحْبَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ فَعَمَّالُهُ مَا تَبْقَى يَمْدُهُ وَرَحُلٌ ذَكَرَ اللَّهُ حَالِيًا فَعَا صَبَّ عَيْسَاهُ
 حکم کی سلم میں نو ہر ہر کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہیں حکمہ ایسے میں کہیں گامدن اوس کے سایے کے سوا کہیں
 ہو گا یہ قیامت میں ابٹ تو مصف سرار دوسرا وہ حوال جو اسگ حوالی سے حد کی سدی میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد کا
 دل مسجد میں لگا رہتا ہے یہ ہر ہر جماعت کے واسطے مسجد میں ماما ہے اور مسجد کے سا و حوا میں لگا رہتا ہے چوتھے وہ
 روم و مرد ہی کیوں واسطے آئیں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں اسی پر اور عہد ہوتے ہیں تو اسی پر یا بچاں وہ مرد حکمہ دار راعت موصوف

۱۵۲۷

۱۵۱۸

۱۵۱۹

عورت کے لایا یہی بے بدکاری کے واسطے سوا دینے لگا کہ میں حد سے ڈرتا ہوں چناؤ وہ مرد کہ جسے خیرات کی تو او کو چاہا یا ہر سال تک
 کہ نہیں جانتا او کا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اس کے دہانے ہاتھ نے ساتواں مرد جسے غذا کو یاد کیا خالی مکان میں ہو جائے گی
 اس کی دونوں کمینے خوف الہی سے رو یا ہر عایشہ عشر من انظر فی نفسی لتا دیب ولغفائر اللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ
 الماء ونقص الاطعمار وعسل النواحر ونقص الاطعمار وحلق العانة وانتقاص الماء قال الزکونی ونسبت لعائشہ
 الا ان تكون المصصة سلم میں حضرت عائشہ سے روایت کہ حضرت وایا کہ دس چیزیں سیدتی سنت ہیں ایک تو حرم
 کترانہ و سکر ڈاڑھی جوڑا قدر نصف تیرے مسواک کرنا جو تہہ یابی سے مال صاف کرنا یا بجوئیں ناخ کا ٹنڈیٹھے او گلیوں کے جوڑ کو
 دھونا تا کہ میل نہ جم ہے ساتویں غسل کے مال او کھانا آٹھویں ریریا کے مال سوڈنا نویں میتا کے بعد یابی سے ہتھاکر ما
 راوی لگا کہ میں سویں چیر سہول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یہ صوب یاد میں لیکں قریہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز ناید کلی کرنا
 مراد ہو عنہ اللہ ان عمر فواز نعون حصلة اعلاها صیحة العز ما من عامل یعمل بحصلة منها رجاء تو انہا
 وتصلیق موعدها الا اذ حله الله لها الحجة بحاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت کہ حضرت وایا کہ میں
 حاصلتیں ہیں اوں سے اعلیٰ اور عمدہ غیر کو کمری عاریت دیا ہے کہ او کا دودہ دیوے میں کوئی ایسا سال جو مل
 کرے ایک صلت یراوں یا لیس صلتوں سے ثواب کی امید یرا او کے وعدے کو سچا حاکم کر مگر کہ حد او کو سنت
 میں داخل کر گیا و اس حدت میں اوں یا لیس صلتوں کو مفصل میں ذکر فرمایا تا یہ کہ احساں اقسام مراد ہیں یعنی حلق کو طرح
 طرح کی فائدہ رسالی **فصل** اس فصل میں دے حدتیں ہیں حکے سرے یر قسم ہے لفظ والدی ہر اوہ ہیرۃ والدی
 محمد بنیدہ لا یتبع علی احد من ہدیۃ الامۃ یهودی ولا نصرانی ولا یؤمن بالذنی ارسلت بہ الا کان من
 اصحاب النبی لیسلم میں او ہر ہر یہ روایت ہے کہ حضرت مرایا قسم ہوا وکی حکے قانون میں محمد کی ماں ہے کہ نہ سے گامکو
 کوئی اس امت سے یہودی ہو جو اہل بصرانی اور ایمان نہ لادے او کا حکے واسطے میں بھی گیا یہی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان
 نہ لایا و لادور جو کہ ہو گا **ف** اس دو قسم ہے ایک امت دعوت یہی حکو اسلام کی طرف لانا اس میں کامر اور مسلمان داخل
 ہیں دوسری امت احاب یہی جو لوگ ایمان لائے ہیں صرف مسلمان داخل ہیں اس سے مراد اس حدت میں امت
 دعوت ہے **و** یہودی اور بصرانی کو اس واسطے خاص کر کے ذکر کیا کہ او جو دہاں کتاب ہوئے کے حوالہ یہ بھی حضرت کا

1059 |

105.

105

اور مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قانون میں میری ہستی ہے کہ تم لوگوں جو انصاریہ نزدیک لوگوں سے زیادہ
 ۱۵۳۵ بیارے ہو صحت نے دوبار اسکو فرمایا ختم انوسعیید وقنادۃ بن النعمان والذی یقسی سیدہ امہا لتعدیل ثلث
 القرآن یعنی سورۃ الاحلاص بحاری میں اوسید اور قنادہ میں نعمان سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے
 ۱۵۳۶ قانون میں میری حاکم کہ اللہ قل ہوانہ احد را رہے قرآن کی مسائی کے ہر ویر والذی یقسی سیدہ امہا لتعدیل ثلث
 من عکد محوم السماء وکواکبها الا فی اللیلۃ المظلمۃ الصحیۃ ایۃ الحنۃ من شرب منها لم یطما احر ما علیہ
 یتحک فیہ میرا اب من الحنۃ من شربہ لم یطما عرصۃ مثل طولہ مابین عمان الی ایلۃ ماء و استدسیا
 من اللہ واحدی من العنای قالہ حین قالہ یارسول اللہ ما اسۃ الہم میں ثم من اودرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قانون میں میرا حاکم اللہ حوص کو ترکے رت ریا ہر میں سماں کے جوئے ٹرے ستاروں کی
 گنتی سے رتوں کی کثرت حاکم کہ ہے۔ روئی کرت ہوتی ہے میری لے مدلی الی رات میں بہت کرت ہو و
 یہ یہ سارے ترے سے عتہ چکا ہے اوس حوص میں بہت کے دویر نالے سے میں حواوس سے
 یہ یہ سارے او گایعور و ساف کے سر ہے صامرق ہے عمار سے ایلہ تک الی سکا یاد تر سعید و دہ۔
 اور تیرن تر تند سے یہ جسکے اودرت ہما احاک اودرے کیا رسول اللہ حوص کو ترکے رت لکھے ہیں ف عمار اور
 ۱۵۳۷ ایلہ تہر ہنم میں ق انوسعیید والذی یقسی سیدہ امہا لتعدیل ثلث الحنۃ من شرب منها لم یطما احر ما علیہ
 عک الحوص بحاری میں انوسعیید روایت ہے کہ حضرت فرمایا اوسکی قسم جسکے قانون میں میری حاکم کہ اللہ میں ہا کو گایعور و دہ
 اپنے حوص کو ترکے جسے حوص سے عکے اوٹ ناکی حاکم ہیں ف ایسی کفار اور ساتھیں و مرتہ حوص کو ترکے ہا کو گایعور و دہ
 ۱۵۳۸ ہر انوسعیید والذی یقسی سیدہ امہا لتعدیل ثلث الحنۃ من شرب منها لم یطما احر ما علیہ
 ف علمتوہ تخانتم افسوا السلام بنیکم سلم میں انوسعیید روایت ہے کہ حضرت فرمایا اوسکی قسم جسکے قانون میں میری حاکم کہ رت
 میں سواؤ کے حکم ایمان ملاؤ گے اور کورایا مدارہ موگے حکم آئیں محبت پیدا کرو گے کہ میں تمکو تلامدوں وہ تیر کو گایعور و دہ
 تو آئیں تیر سواؤ سلام علیک مارح کو یایے مسلمان لوگوں میں ف ایسے بہت کا ملا ایمان موقوف ہے ایمان محبت
 موقوف معلوم ہوا کہ بہت محبت موقوف ہے میر حضرت محبت مائل کریا آساں طریقہ تلامدایم السلام علیک کہ اسلام سے سوا محبت ہما

ترجمہ شارق الانوار
 باب ۸ والہدی
 ۴۲۶

ہوتی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے لئے ہر اس بات کے لئے آمادہ ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگوں والی کو اپنا دوست جانتا ہے
 تو آپ بھی اسی محبت کرتے ہیں ہر چیز میں احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور محبت تمام عالم کے مسلمانوں کے
 میں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے ہر ایک کو ہو سکتا ہے اس واسطے کہ اس کے لئے ایک خاص کے بتلایا لیکن ان فہم عجائبات زمانہ ہو گیا
 ہو کہ حالت اور غرور کے سبب اب سے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتی ہیں محبت اور خیر خواہی
 کی چیز اور ان دونوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی ہے اُوْهُرُ یَوْمَۃٍ وَّالَّذِیْ نَفْسِیْ سِیِّدٌ لَا یُؤْمِنُ اَحَدٌ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ
 اَلِیْنِ مِنْ وَلَدٍ وَّوَلَدٍ مَّحَارِیْ میں اُوْہرِیْمَہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم کے قابو میں میری جان ہے کہ تم میں کوئی پورا
 ایمان دار نہیں ہو سکا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بیٹے اور اس کے پاس زیادہ تر یار اسو حادوں سے ایسے جو میری جہاں
 آپ اور بیٹے کی رضا میں ہر مقدم رکھتے ہیں اور ایمان دار سے ہر اَلْسُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ سِیِّدٌ لَا یُؤْمِنُ اَحَدٌ کُمْ حَتّٰی یُحِثَّ
 الْحَارِیۃَ اَوْ کَاحِیۃً مَا یُحِثُّ لِنَفْسِیْہِ سَلَمٌ میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم کے قابو میں میری جان ہے کہ پورا
 ایمان دار بندہ ہو گا یہاں تک محبت کر لیتے ہمایہ سے یا یوں فرمایا کہ ایسے بھائی مسلمان دوستی رکھے جیسے یہی حالت سے
 دوستی رکھتا ہے ہر اُوْهُرُ یَوْمَۃٍ وَّالَّذِیْ نَفْسِیْ سِیِّدٌ لِّتَسْتَلْسِلَ عَنْ هٰذَا السَّعْمِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ اَحْرَحَلْمُ مِنْ یُّوْمِ تَکْمُرُ
 الْخُوْءُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصْلٰکُمْ هٰذَا السَّعْمِ قَالُوْہُ لَا اِنِّیْ نَکِرٌ وَّعَمْرَیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سَلَمٌ میں اُوْہرِیْمَہ روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم کے قابو میں میری جان ہے کہ مقرر تم بوجھے جاؤ گے اس سے قیامت کے دن کالاتھا تم کو تھا
 گرو سو بھوک نے پھر تم یہ پھر یہاں تک تم کو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے انی کر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف اس کا پورا
 قصہ ساتویں باب میں گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق بھوک کے سے ایک صابری گھر گئے دعوت کے کھانے سے
 جس کے سودہ بنتی حدیث فرمائی یہ یوں سوال ہو گا کہ نعمت کو طاعت الہی میں صرف کیا یا معصیت میں ہر اَلْسُ وَالَّذِیْ
 نَفْسِیْ سِیِّدٌ لِّتَصْرُوْہُ اِدَّ اَصْدَقْلَمْ وَلِتَنْزِلُوْہُ اِدَّا کَدْ لَمْ یَعْنِ عَلٰمًا اَسْوَدَ لَسِی الْحَاحِہ کَانَ عَلٰی رَوَاہِ
 قُرَیْشِ یَوْمَ کَذِبِ سَلَمٌ میں اس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی کہ قابو میں میری جان ہے کہ تم اوس کو مارتے ہو جس
 وہ تم سے سچ کہتا ہے اور اوس کو چھوڑتے ہو جسے چھوٹھ بولتا ہے مراد یہی حال کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو حاکم بدر کے در قریب کے
 اکثر اوشوں پر تعاف حاکم بدریں حضرت کا لڑکا اور تو حضرت کے صحابہ ایک سیاہ لڑکا لیکو جو قریب کے اکثر

۱۵۳۹

۱۵۴۰

۱۵۴۱

۱۵۴۲

اونٹوں میں بکرا اور بوجھا اور بوسیاں اور اسکے لوگ کہان ہیں سو کہا کہ میں ان کو نہیں جانتا لیکن بوجھل وغیرہ تو فلاں مقام پر
 تو اصحاب و سکومار نے لکے اوسنے مار کے ڈرے کہا کہ بوسیاں وغیرہ بھی ہیں اصحاب اسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اور
 پوچھا اوسے کہا کہ بکرا بوسیاں کی خرسین لیکن بوجھل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب اسکو میرا اور حضرت عازیر حضرت جبریل
 یہ مال دیکھتے حدیث فرمائی **ق** اَوْ هُزِرَ وَالَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَكُلُوا مِنْ مَّا يَمْ حَكَمًا
۱۵۳۳ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَوَازِجَ وَيَصْنَعُ الْحَرِيَّةَ وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَفْقَهُ أَحَدٌ بَخَارِي وَرَسُولٌ فِي أَسْرِهِ
 روایت کہ حضرت فرمایا قسم و سکی حکے قانونیں میری حالت کہ اللہ عمر ہے کہ او تر یگا تم میں و سلاو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم
 ہو کر سو توڑیگا دنیا کو اور قتل کرے گا حاکم کو اور گراویا حریہ کو اور کسر سے پھیلے گا مال یہاں تک کہ کوئی اسکو قبول کرے
 قیامت کے قریب اہم سجدی وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر آئے اور علی بن محمد دی دیں عمل کریں گے
 سولی کی عورت کو کتے جیسے یہ تھل سے + بعد ہی اس میں ان نری تعظیم کرتے ہیں سوا سٹے کے اوسے لگاں میں حضرت عیسیٰ
 مارے گئے ہر حید اسی بھاری حریہ لیا اور سٹے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقت میں بھاری حریہ نہ قبول کریں اگر وہ ایمان لائیں
 تو او کو قتل کریں **ق** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ اَوْ هُزِرَ وَالَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَكُلُوا مِنْ مَّا يَمْ حَكَمًا
۱۵۳۴ الْاِسْلَامَ حَتَّى يَمُوتَ فَتَحَكَ هَدٍ رَايَةَ سَعْدٍ وَرَايَةَ اَبِي حُرَيْرَةَ طُ سَالِكًا اَيْتَا قَالَهُ لِمَنْ هَذَا
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَارِي وَرَسُولٌ فِي أَسْرِهِ روایت کہ حدیث فرمایا تم ہر دلی حکے قانونیں
 یہ ہیں مگر عیسیٰ سلطان کی راہ میں جلتا ہوا ہر گز نہیں رہتا اسوقت میں عتیرت یا اسو اہی یہ روایت کی ہے اور
 کی روایت میں کی لفظ سالیانی لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھ سرق میں یہ حدیث حضرت عمر فاروقؓ نے فرمائی
 ف منہج میں روایت کہ عمر فاروقؓ حضرت کی حدیث میں عام ہو سکی امارت مالگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتیں
 جلا کر ماتیں کر رہیں تھیں جب عمر فاروقؓ کے آئے کی حرسہ تو سب سے میں ہو گئیں جب عمر فاروقؓ ادرائے تو حضرت
 ہستایا سو کہا کہ ادا کیو خوش کھو یا رسول اللہ کیا ہے آپ کی ہستی حضرت فرمایا کہ محو عورتوں سے ہے کہ میری ماں یا آپ کی ماں تھیں
 تمہاری آوارسی تو سب میں ہو گئیں عمر فاروقؓ نے حرسہ تو سب لیا اور دس ایسی ماںوں کی تم محسوس کرتی ہو اور رسول اللہؐ نے نہیں
 تو عورتوں کے کہا کہ ہاں تم سے ڈرتے ہیں کہ تم کڑی مران کی ہوتی ہے یہ حدیث فرمائی عیسیٰ نے کہا کہ میں اور مصوطی و سیطانی کا تم

۱۵۳۳

۱۵۳۴

روایت میں
 حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام
 آسمان سے
 اتر کر آئے
 اور علی بن
 محمد دی دیں
 عمل کریں گے

اگر چٹک نہیں سکتے حرام کا سو کا لیا ذکر ہے تیر و دو و مسلح کام کرنے سے بھی لگ ڈرتے ہیں عمر فاروقؓ کی حضرت کے وقت میں بھی
 خدمت تھی سو اس کو بھول گ ڈرتے تھے و سب سے بڑا جو جیسے کو تو اس سے ڈرتے ہیں جیسے بادشاہ بنو نمینؓ کو اتنی بات کوئی شخص کو تو اس کو
 بادشاہ افضل نہیں جانتا اس طرح احمدؓ کی عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرت یرتابت نہیں ہو سکتی ق اُوْهُر بَرَّةٌ وَالَّذِي يُسَبِّحُ
 بِحَمْدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوهُ اُمَّرَاً ثُمَّ اِلَىٰ ذَا شَيْءٍ مَّا لِي عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهِ لَحْثِي يَرْضَىٰ عَنْهَا
 بخاری و مسلم میں ابوبہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں ہوگا وہی جو روئے ہو
 و اس طرح میری کار کرے مگر کہ اوپر سے ہر گاہ آسمان لایا تاکہ وہ مرد اوس کی طبعی ہو کہ وہ اپنے عزت کو مادمی اس کام میں لگا کر
 درت میں کہ اس حدیث کا حسن ہو گا **فصل** اس فصل میں حدیثیں ہیں جس کے سر پر قسم ہے لمط و التذخ اُوْهُر بَرَّةٌ وَاللّٰهُ
 اِلٰی لَا سَتَعْمُرُ اللّٰهُ وَاَنْتَ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ سَبْعِينَ مِائَةً خَمَارِي میں ابوبہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا
 کی کہ میں مقرر ہوں کہ اگر تمہاری دعا اور توبہ کرتا ہوں دن میں تشر بار زیادہ **ف** دوسری روایت میں ہزار کو سو روایت
 احمدیت میں ہزار اور توبہ کرے کی ترغیب مانی ہے جب معصوم شہر یا زیادہ ہزار دعا کرے تو او کو گناہ گار لوگو کو بطریق ولی
 ہزار اور توبہ کرے کہ لا اَرْسَمُ ق اَلْمَسْئُورُ مِنْ مَّحْرَمَةٍ وَمَنْ وَاِنْ نُنْزِلُ الْحُكْمَ وَاللّٰهُ اِنِّي لَسَئُولُ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتُ مَتُوْلِي اَكْتُ مُحَمَّدٌ
 عَدِ اللّٰهُ قَالَهُ رَمَنَ الْحَدِيثِ بِخَمَارِي و مسلم میں سورس محرمہ در مرواں بن حکم روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی
 میں مقرر خدا کا رسول ہوں اگر یہ تم محکو جھٹکا ہو لکھ دو محمد بن عبد اللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا **ف** چھٹے سال ہجرت
 عمرہ کرے کو چلے جس کے کو قریش حبشہ کی سرل پر پہنچے تو گھار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اکی سال کے عمرہ کے حشر
 پلٹ عادیں اگلے برس عمرہ کرے کو تشریف لادیں حضرت نے صلح امہ لکھوایا کہ یہ صلح امہ یہ حشر محمد رسول اللہ صلح کی کامرواں لکھا کہ ہم
 محمد رسول اللہ لکھ دیئے لکھ محمد بن عبد اللہ لکھو اگر ہم تم کو رسول اللہ کا تو تھے کیوں لڑا اور لے جائی تو کیوں رکھتے حضرت نے یہ حدیث
 فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو لکھ محمد بن عبد اللہ لکھو اَبُوْهُر بَرَّةٌ وَاللّٰهُ لَا اَنْ يُّلَمَّ اَحَدُكُمْ بِمَيْمَنَةٍ فِيْ اَهْلِهِ اَنْ يُّلَمَّ لَهُ
 عَدَا اللّٰهُ مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَارَتَهُ اَلَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَمَارِي و مسلم میں ابوبہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ
 تم میں سے کسی کا آت رہا یا یہ قسم پر جو ایسے گھر والوں کے حق میں لکھائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اوس کے لیے خدا کے نزدیک قسم کے گناہ
 جیسے سے جو خدا کے اوپر فرض کیا ہے **ف** اسے ہر جہد قسم کا ساہ کرنا متر ہے لیکن میں ابوبہریرہؓ کو مروی ہے تو قسم کا

۱۵۳۵

۱۵۳۶

۱۵۳۷

۱۵۳۸

۵۵۳

خاتمین گوشتگیری منی ق اوجید و اشاعدی ستمت اللیلۃ ریم سیدنا سعدا یقیم فیها احد من کان له
 فلیستد عقاله قاله بشوئک سجاری و سلم بن وحید ساعدی روایت کہ حضرت فرمایا کہ آج کی رات منسوب کہ ایک شخص
 چلے گی تو او میں کوئی کھڑا ہو سکے یا اس وقت ہو تو یا ہو کہ اس کا رانوبد مضبوط آمد ہی حضرت تنوک بن وریاف نوین ال ہجر ہلک
 تمام میں حضرت جگ تھا تو اس سو وہاں ایک ت یہ حدیث فرمائی جنانچہ نہایت محنت آمد ہی اسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اور سکوٹتی
 اور اگر کوئی کھڑا ہو سکتا اور تنوک کوئی دہلی راق علی سیمچہم قوم فی احرا لروان حد تاو الاسان سفقاء الاخذہم قہولون

مرحمت شارق الامار

۵۵۴

من حیر قول البریۃ تشرؤن القرآن لا یحیا اور ایما ہم صاحبہم من ثون من الدین کما یمز فی السہم من الرمیۃ ما یمز
 اقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم احدا لمن قتلہم عند اللہ یوم القیامہ سجاری و سلم بن علی رضی روایت کہ حضرت فرمایا
 عصر یہ یقیم مہدی ہوگی آخر یا دین کم عمر اقص عقل کلاہ کریکے مہر لوگو کا سا کلام یہ دیکھئے قرآن کو ایمان اور تیرا او کو حروک کر دے
 ایمان کا کچھ ترنمو کا کل عادی کو دین جیسے بر کل مانا ہو سجاری عادی و سوجاں کہیں تم دوسو ملو لو او کو قتل کرو و نہ تہ او کو قتل کریں قس
 کریو لو کو تو اس قیاس سے حد کو دیکھ ان قوم ترا حو لوگ وادہیں سکا رتی بعضی وقت قتل کیا ہوا ہو یہ کہ سیکون فی

مرحمت شارق الامار

۵۵۵

احرا متی اناس یحد تکم بالام تسموا انتم و لا انا کم انا کم رباکم سلم بن ابی ہریرہ روایت کہ حضرت فرمایا مصری
 یحلیات میں کہہ لوں ہوگی حیدرہ طائر کر کر د و تین سے کہیں جو ہوا تھا سجاری اب داوین میں میں سو دور تھا گو تم اوسوں
 اس حدیث میں ہل رفت ذکر ہو سلام محمد و ر زہر میں مرحلات علی سلم کے خواہ معونی یہ سا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرب
 ست کر کے خواہ مامو کی طرب سے یہ صاب عارم ان کے جھوٹ کی بات کو مانا یہ پردہ اس میں لکڑا ہوا اسی سے ہزار رتیں

مرحمت شارق الامار

۵۵۶

عالم گیر ہو گئیں فصل فی المصارع اس میں ہیں حدیثیں میں حکم سر مرہ مارع کا مسہ ہو اس آتی نان الحکہ
 یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الحار من انت فاقول فیرد لیسول باب اوف سلیا اھتم لا احد قلت سلم بن اس
 روایت کہ حضرت فرمایا کہ میں آؤ گا اس کے دو ر سات کے دن سو میں دروارہ کھاؤ گا تو کیا کیا جو کید تو کوں سو میں کہو گا کہ میں
 ہوں تو جو کیدار کیا تمھی کا محکوم ہو کہ کہو لوں کہے و طر تھے یہ ق اس آس اھم کم یار نعم و انھا کم عن انہم الایمان

مرحمت شارق الامار

۵۵۷

باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا ر ل اللہ و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ و ان تؤدوا احسن
 ما عینکم و انھا کم عن الدناء و الحدیث و البقر و البقر قالہ لوفد عند القیس سجاری و سلم بن عبد اللہ ر

مرحمت شارق الامار

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور مس کرتا ہوں چار چیز سے تمہارا حکم اللہ کا ایمان ایسے طرح کو ابی کیا کہ کوئی نہ
 بندگی کے عین خدا کو اور محمد رسول اللہ کا اور دوسرا حکم مار کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ حدیث کا ماننا اور پھر ان
 اوسکا ادا کرو اور مس کرتا ہوں تم کو کدو سے اور سبز گھڑی سے اور بغیر اوپر سے یہ ہے شیخ عبد القیس کے گروہ نے فرمایا فہم سمعوا منہ فی ہذا طریق
 مرتب الخ تھے ایک تہ کوکدو اور توبہ اور دوسرے سر گھڑا جیسے سر مریاں تیسرے بغیر سے کھجور کی لکڑی کا ایدار من تھے چوتھے بغیر سے روغن در
 حمیں وغیر ملا ہوئے اب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے رتنو کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب کی سیادیر سے نہ نہاد کی عادت نہ پڑے
 تو آخر کو ان تم کو استعمال کی اجازت دی جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے ہر اہل عتاس انکی لادنی غرض علی اصحابک من احذہم الحدیث
 لعد غرض علی غرضہم اذنی من ہدیہ الشیخ قال لہ لعمراہ لعد یومئذ رسولہم من حدیث عن عائشہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم
 ہوں اس سے جو میرا لائی تیری ساتھی لیے دیر سے یہ سیر سامی ہوتا تھا او کا عذاب میں سے قریب یہ حضرت نے عذر فاروق سے مناسبت
 بعد فرمایا فہم سمعوا منہ میں ستر کا و قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے کہ مقدمہ میں صلاح یوحییٰ صدیق کہنے کا یا رسول اللہ لو کہ
 قوم ہیں کو چھوڑ دیکھو شاید کہ مسلمان ہوں الے مسلمان ولادیدہ اور اسے دیر سے لکھ چھوڑ کر عرصت لوگ دیوں تاکہ حضرت نے اصحاب سے کہا کہ کو تو بہ کیا
 اور فاروق اعظم نے کہا یہ اصحاب ان کو لے آئیے کچھ اٹھ لایا اور ایک طرح کا لایا ایک کسلی گردن مار دیا کتر اصحاب کی صلاح حضرت نے دیکھی کہ کوئی
 حضرت نے لیکر اور کو چھوڑ دیا پھر اصحاب سے کہ میں نے یہ لکھنا لائق تھا تو حضرت نے رالی کر صدیق اپنے سے کہ رسول اللہ فاروق اعظم
 نے کہا کیا حضرت آپ کیوں نہیں حکم کو چھوڑتے ہیں تاکہ میں بھی دوں تم حضرت نے حدیث فرمائی کہ رایت میں میں لایا ہے کہ اگر اے انسا تو سوا عمر کوئی سلامت
 اس واسطے کہ مال بیوی کی ویسی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے میں بھی ہوتی تھی حضرت نے میں جتنا ذکر تو تم کو ارادہ میں کچھ جو کہ ہوا
 تھی تو تمہارا ملہ حذر کر دیتا تھا ان غمزداری رؤا لکم قد واطأت فی الشیخ الا و احیر من کان فخر یفا فلیستہم ہاکی الشیخ لادنا
 جاری و مسلم میں حدیث عن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں لکھتا ہوں تمہارا جو ان کو کو موافق ہونے کے بھیجی سات راتوں میں سو
 سب قدر کائنات پر پورا لا ہو بھیجی سات راتوں میں تمہاری کس وقت سے قدر کو حضرت نے اصحاب سے خواب میں لکھا کہ نبی کریم
 کیسے بھیجیں گے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہی مصداق کی بھیجی خاق رتوں میں تب قدر صرف ہے حدیث متوق ہو تلاش کرے
 یہی طاق راتوں میں حدیث ہے اور عبادت کرے امیں حر کوئی تو ہوگی ہم انو ہریرہ ارادہ یا ہی حارہ و قد حرجہم من کثر
 ثم انفع فقال کل انہم فیدہ و حرجہم مسلم کی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعل انفسہ

۱۵۵۸

اصحاب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور مس کرتا ہوں چار چیز سے تمہارا حکم اللہ کا ایمان ایسے طرح کو ابی کیا کہ کوئی نہ بندگی کے عین خدا کو اور محمد رسول اللہ کا اور دوسرا حکم مار کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ حدیث کا ماننا اور پھر ان اوسکا ادا کرو اور مس کرتا ہوں تم کو کدو سے اور سبز گھڑی سے اور بغیر اوپر سے یہ ہے شیخ عبد القیس کے گروہ نے فرمایا فہم سمعوا منہ فی ہذا طریق مرتب الخ تھے ایک تہ کوکدو اور توبہ اور دوسرے سر گھڑا جیسے سر مریاں تیسرے بغیر سے کھجور کی لکڑی کا ایدار من تھے چوتھے بغیر سے روغن در حمیں وغیر ملا ہوئے اب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے رتنو کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب کی سیادیر سے نہ نہاد کی عادت نہ پڑے تو آخر کو ان تم کو استعمال کی اجازت دی جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے ہر اہل عتاس انکی لادنی غرض علی اصحابک من احذہم الحدیث لعد غرض علی غرضہم اذنی من ہدیہ الشیخ قال لہ لعمراہ لعد یومئذ رسولہم من حدیث عن عائشہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم ہوں اس سے جو میرا لائی تیری ساتھی لیے دیر سے یہ سیر سامی ہوتا تھا او کا عذاب میں سے قریب یہ حضرت نے عذر فاروق سے مناسبت بعد فرمایا فہم سمعوا منہ میں ستر کا و قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے کہ مقدمہ میں صلاح یوحییٰ صدیق کہنے کا یا رسول اللہ لو کہ قوم ہیں کو چھوڑ دیکھو شاید کہ مسلمان ہوں الے مسلمان ولادیدہ اور اسے دیر سے لکھ چھوڑ کر عرصت لوگ دیوں تاکہ حضرت نے اصحاب سے کہا کہ کو تو بہ کیا اور فاروق اعظم نے کہا یہ اصحاب ان کو لے آئیے کچھ اٹھ لایا اور ایک طرح کا لایا ایک کسلی گردن مار دیا کتر اصحاب کی صلاح حضرت نے دیکھی کہ کوئی حضرت نے لیکر اور کو چھوڑ دیا پھر اصحاب سے کہ میں نے یہ لکھنا لائق تھا تو حضرت نے رالی کر صدیق اپنے سے کہ رسول اللہ فاروق اعظم نے کہا کیا حضرت آپ کیوں نہیں حکم کو چھوڑتے ہیں تاکہ میں بھی دوں تم حضرت نے حدیث فرمائی کہ رایت میں میں لایا ہے کہ اگر اے انسا تو سوا عمر کوئی سلامت اس واسطے کہ مال بیوی کی ویسی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے میں بھی ہوتی تھی حضرت نے میں جتنا ذکر تو تم کو ارادہ میں کچھ جو کہ ہوا تھی تو تمہارا ملہ حذر کر دیتا تھا ان غمزداری رؤا لکم قد واطأت فی الشیخ الا و احیر من کان فخر یفا فلیستہم ہاکی الشیخ لادنا جاری و مسلم میں حدیث عن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں لکھتا ہوں تمہارا جو ان کو کو موافق ہونے کے بھیجی سات راتوں میں سو سب قدر کائنات پر پورا لا ہو بھیجی سات راتوں میں تمہاری کس وقت سے قدر کو حضرت نے اصحاب سے خواب میں لکھا کہ نبی کریم کیسے بھیجیں گے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہی مصداق کی بھیجی خاق رتوں میں تب قدر صرف ہے حدیث متوق ہو تلاش کرے یہی طاق راتوں میں حدیث ہے اور عبادت کرے امیں حر کوئی تو ہوگی ہم انو ہریرہ ارادہ یا ہی حارہ و قد حرجہم من کثر ثم انفع فقال کل انہم فیدہ و حرجہم مسلم کی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعل انفسہ

۱۵۵۹

۱۵۶۰

۱۵۴۵

حاکم ہوجاویگے ہر اُوہ ہریرہ تھی لاکڑ صُ فلا کد کدھا امثال الأسطوان من لدھق العصۃ فیجی القاتل فیقول فی
 ھذا قتلت و یجی القاطم فیقول فی ھذا قطع و یجی السارق فیقول فی ھذا قطع یدنی ثم یدعوہ فلا
 یأخذ و منہ سنیاً مسلم بن ہشیرہ روایت کہ حضرت فرمایا اگل دیو کی ریش جگہ کے لئے تنوٹے بر سر سو اور جانے کی جیسے تیرے
 اندر حرے اور عادی سو کی کھانیں قیامت میں میں طہر ہوجاویگی تو آویگا قاتل سو کیگا اسی کی محبت میں ملاؤ کو قتل کیا اور آویگا لڑا
 حق کاٹو والا سو کیگا کہ اسی کی محبت میں برادر کا حق کاٹا اور آویگا جو انیو الا سو کیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا میرا وس مال کو حیر دینے

۱۵۴۶

سو بیویگے او میں کچھ بھی ف یہ قیامت قریب کا حرف قیامت درست کہاں حو آدمی مال کو بیوق ابو سعید بکون لاکڑ صُ یوم
 العیمۃ حنرۃ و احدۃ یگھوھا الختار یدہ لما یلکھا احدکم حنرۃ فی الشمر بر لاکھل الحنۃ سحاری و مسلم بن اوس
 سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک وئی او سو کو وئی یو کا حدالیہ دست قدر سے ہستیوں کی مہمانی کیوں سطر جیسے یہ
 آدمی و لسا لسا ہے ای روئی کو سر کی حالت میں ف ایسے زمین کی صورت رعی مقلد کر عدائی صورت ہوجاویگی ہستیوں کو و طو

۱۵۴۷

یہ مرد کی قدر سے کہ سعید میں سوا کہ اب بھی میں عجب عرب مرید رہیو کھتے ہیں اگر تمام زمین تیسریں سیدہ لڑا تو کون تھے ق
 اُوہ ہریرہ نزل عدل ان شاء اللہ محیف نبی کادۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی الحصۃ سحاری و مسلم بن ہشیرہ روایت
 کہ حضرت فرمایا کہ اتر سیکے کل انا اللہ کی کو نیلے رحمان کر قرین و غیرہ یہ میں سم ہونے لھر رعی او سکا میں کا حصہ نام ہوں فل ہر کہ ح
 حضرت کے تھے تو قرین وری کہاں حصہ میں اس پانچم کی تھی کہ سی ہاتم اور سی مطلق ستادی سیاہ کریں اور اوس کی جیر کی حرید حوت
 کریں یہاں تک و حوت تک کہ حضرت او کو آگر دیوں جیا نیچ میں رس حضرت اور حضرت کی برادر کی لوگ وہاں مسلمان کا وراہیگاں میں لھر سے
 اگل وریابی ہاں لوگ مینے تھے لھا کا تو کیا کر ہے آخر کو حدالے او میں بیوٹ ڈالی اور کفار ایسے عدا وریماں مارنے لے اوس کی حضرت کے ہر کی
 میں کی طرف ٹھوس ل مکہ و ہوانوں ل حضرت حمۃ الوداع و طو تشریف لاکھ کے قریب ہو تو اس سے بوجھا کہ یا حضرت کل کہاں میں تریگا
 جس میں یہ حدیث فرمائی اوس کا میں تریکا یا نہ کہ تا حد کا احسان یا دیر سو کہاں کھریر کافروں کے مراد ہی تھی وہیں مسلمان کو مہر کیگا

۱۵۴۸

اور تاکہ کا و سر سدر ہوں ق اُوہ ہریرہ یا ابی الشیطان اُحدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق کذا
 فاداکعہ فکسعد باللہ و کسعدہ سحاری و مسلم بن ہشیرہ روایت کہ حضرت فرمایا کہ اے شیطان تم میں کسی باریں کو کتاہیں ایسا بید کیا
 ویا ساما یہاں تک کہ کتاہیں کسی بید کیا تیرے کچھ شیطان یہاں تک کہ کو بیوی و تو او سو جیو کہ حداسی سیاہ مگر اے رُک ہوں ایسے

جب و سکو ایسا خیال قاسم آوی تو خدا کی طرف سے جمع کرے اور احوال اللہ سے اشیاطین الاریم ٹیٹے اور اس خیال سے وہاں کے سوا اٹھو کہ ذکر حضرت علیؑ
و سوا کے منع کر ڈالتی ہے جیسے قاسم کی رتوی و طمٹ دریا کی دور پہنچاتی ہے اور اٹھو ہر ذی بانی المسخ من قبل المشرق و ھمتہ المدیہ حتیٰ ہر

1049

دُرِّ اَحَدِهِمْ تُصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قُلُ الشَّامِ وَهَذَا لَكَ يَهْلِكُ مُسْلِمِينَ بُوَيْرِجَرَّةَ رَوَيْتُكَ كَهَرَّتْ فَرِيَا كُتُّوْجَادِ حَالِ بُوَيْرِ

لیطرت اور قصد و سکا ہو گا مدینہ کا بہانہ کہ کوہِ مدنی کی بجائے اتر گیا میری سہلے اس کا یہ بھی میری سہلے تمام کیطرت اور وہیں کہ ہلاک ہو جاویگا اور خواہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ رَمَّا يَدْعُوا الْوَحْلَ أَنْ عَمَهُمْ وَقَرِيْبُهُ هُمْ إِلَى الرَّحَاءِ هُمْ إِلَى الرَّحَاءِ وَلَمْ يَدِينُوا حَيْثُ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي بِي يَدْعُو

لَا يَجُوزُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رُغْمَ عَهْدِ اللَّهِ فِيهِ حَاذِرُ امْرِئِهِ إِلَّا إِنْ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَحْرُجُ الْحَيَاتِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتَّى تَقُولَ لَمَدِيهِ تَرَ رَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ حَتَّى الْحَدِيدُ مَسْمُومٌ فِي بَوْرِ يَرِيهِ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ رَمَايَا كَأَوْجَا لَوْ كَوْنِ أَيْسَا وَتَمَلُّوْا

مردیایہ جی کر بیے کو اور ایسے رستہ دار کو کہ آویختن آرام کی طرف آؤ گناہن وری کی طرف ورحال کہ میسے کار ہا متہر ہا وکو و سطر اگر وی ہوں

والی اوسکی قسم کیے قانون میں میری جان کہ نہ کھلے گا دیسے والا کوئی میسے سے ریر ہو کر گر کر کہ خدا اوسکے عوص اوس مہتر کو میسے میں ل لاویگا

حردار ہو کہ مقررہ دیوار کی بھی کی طرح ہے کہ کال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک دور کر ڈالے گا یہ یہ ایسے مدلو کو کہ جیسے

کروا دیتی ہے بھئی لوہے کی میل کو فیمو نام اور عراق ملک میں کائنات رزق کے واسطے یہی ہے جسے لوگ ایسے گھرا کر کو بیجا ویسے حال آ کر کو بیحق

میں یہ ہنتر میں کھنکھانے کی ہمایگی جھوڑیں سیا کر و اسطرق اُتوسعیدائی علی الناس ما یعرفون ما من الناس فیقال لہم

فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ ثُمَّ يَعْرِضُ بَنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ مَحَارَ

اللّٰهُ يَقُولُ اَسْمِعْ لَهُمْ رَغَمًا مِّنَ السَّيِّئَاتِ يُقَالُ هَلْ عَلِمَ مَنْ رَأَىٰ مَوْحِيًا مِّنْ صَحِيحِ سَوَّلِ اللّٰهُ يَقُولُ

لَعَنَ قَوْمَهُ لَقَدْ سَارَىٰ وَرَسَمَ فِي الْوِسْطِ رَوَاتُكَ هَمْزٌ وَمَا لَكَ أَوْ يَكُلُو كُؤُوسَ يَرَا بَاوْتُ لِمَا دَكِرِي لَكَ اذِي سُوْحَدُ تَوَاوُسِي يُوْحِيصِي كَلَوِي

تم میں سے جو شخص رسول اللہ دیکھا تو لوگ کہیں کہ ہاں فتح ہوا یا جنگی اوبی یحرمہا دیکھ لوگوں کے گرد وہ ایسے یوحیہ کے کہ کوئی ہر تم میں سے دیکھا ہو

رہا اس کے محنت والو کو ایسے آسین لوں جیسے کہ ہاں تو او کی فتح ہو جاو گی مگر صا د کر کے آدیسو لشکر کو او سے یو جیا عاویگا کہ ہو کوئی فتح

وہ شخص جسے اچھا اچھا کی صحیح کی ہو یعنی تاملین تولو کہیں کہاں لیاو اویلی فتح ہو جاو لی ف اس نیت سو سری فصیت

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ أَوْلَىٰ بِالْهَدْيِ مِنَ الْغَيِّ وَالْإِسْلَامُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَابِضٌ

اس عالم کی زندگی ہوا کیسی ہے اور سائنس نے یہ یوں قوی ہے اس طرح اوس عالم ایک میں سچاں ابتدا اور الحمد للہ کساد میں یہ کے قائم مقام ہو کر روح کا راجہ

هَذَا كَاهِنُ أَوْ مَسْعُودٌ عَقِبَهُ بِعَمْرٍو إِلَى أَنْصَارِي يَوْمَ الْقَوْمِ أَمْرُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاعْلَمُوا بِالسَّيِّئَةِ فَإِنَّ

كَأَنَّهُمْ فِي النَّارِ سَوَاءٌ قَالُوا بَلْ أَقْدَمْنَا عَلَى الْحَرِّ بِسَوَاءٍ قَالُوا لَا يَوْمَ سَيَأْتِيكُمْ مِنَ التَّوْحُلِ التَّوْحُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ

فی سنیہ علیٰ نیکوۃہ الّا نادیہ سلم میں بوسہ و انصاری صحابہ سے عمر و نام ہے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کسی قوم کا، ہاں میں

قرآن کا نفاذ جاری ہو سوا کرے لوگ قرات میں راسر ہوں جو نزع عالم حدیث اور فقہ کا ہو سوا مانت کی اور اگر حدیث اور فقہ میں بھی سراسر ہوں تو

امامت سے جسے ایمان اول ہجرت کی پہلو اگر ہجرت میں سب سراسر ہوا تو ان میں سے ہی عمر والا امامت کے اور یہ امامت کری ایک مرد دوسرے مرد کا

۱۰۰ مقام میں ہر ایک کو گھر میں اس کی مسید پر مدوان کی اجازت ہے۔ فقہ میں لکھا ہے امامت میں اصل عالم کو اور بعد قاری کو، بعد مفتی کو، بعد شریعہ کو،

اور اس حدیث میں قادی کو عام اور فصل دیا یا اس طرح کہ حضرت کے وقت میں حقاری ہوتا تھا عام عالم بھی ہوتا تھا اور بھلا رکھنا اکثر لوگ قاری ہوتے ہیں اور عالم

سب سے بڑا اصول ہے کہ عالم کو تعاریٰ مقدم رکھا اور بحث کا تو اہل صحاح حتمہ سے اس واسطے فقہاء ہر سہ گار کمر بستہ کے قائم مقام کا ہے۔ اُس کے نتیجے میں

لَحْهَ مَا سَاءَ اللَّهُ أَنْ يَنْفِي عَنْهُمْ لَيْسَتْهُمُ اللَّهِ وَهَا حَلَقًا مَأْسَاءً وَمَسَاءً وَأَمَّا فِيهِ كَرِهٌ وَلَا أَدْرَكَ سَكَاةً وَلَا إِعْلَامًا

بسم الله الرحمن الرحيم - في يوم ربي الله حلفا بحايه اسمي من سر روايت له حضرت قرياد، ربيك انصافا كان اس

بسم الله الرحمن الرحيم - في يوم ربي الله حلفا بحايه اسمي من سر روايت له حضرت قرياد، ربيك انصافا كان اس

تہمت مارا اور مانی ہے گویا بیگم صاحبہ کو یہ سب کچھ خود ہی کیا ہے۔ یہ سب کچھ خود ہی کیا ہے۔ یہ سب کچھ خود ہی کیا ہے۔

۱۰۔ اعلیٰ ہو کر کچھ مکان کی رہ جاؤ گی یا میر حیدر شاہ کے بعد خدا کو بھی یہی مخلوق تو اماں کر گیا ہر انس و جنم اللہ حال میں

فَهُوَ إِصْحَاقُ سَمِعُوا لَعْنَتَهُمْ الظَّالِمِينَ مَلِكٌ شَهِيدٌ رَافِعُ أَيْدِيهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهْوَ كَاشِفُ الْعَذَابِ وَأُولَئِكَ أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

يَرْجُو أَنْ يَسْمَعَ الْمِسْكَ ثَلَاثَةَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَعِلْمَهُ وَيَرْجُو أَنْ يَسْمَعَ آتَايَ وَيَسْمَعَ وَلِيدَ رَحِمِ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَيَسْمَعَ عِلْمَهُ

عاجی و مسلم میں اس سچے و اچھے کہ حضرتؐ کو فرمایا کہ مجھے لگی حاتی ہیں دو تین حیریا اسکے قرنی لوگ و رمال و عمل سہ و تویلتی ہیں راہک

یہ جانتی ہے قرآنی لوگ و رمال تو یقیناً کہتے ہیں اور اوس کا عمل و کئے ساتھ یہ جانتا ہے کہ اس حدیث کا مطلب اس مثال سے صحت واضح ہوگا

مثلاً ایک شخص کو تنہا دے دیں تو وہ کھانسی سے مر جائے گا۔ لیکن اگر اس کو دوا دی جائے تو وہ بچ جائے گا۔

ستاروں کے کم گرتے ہوئے زیادہ تر محسوس اور قیصر دوست دو نو سو کم تر سو چار تھیں جس کا حکم نے سطر قمر طلعی کی تو یہ اول ایسے ٹپے مقد

نیا کیمرہ بی بی بیٹ میں بھئیو یو سٹیج کیمرے بھی سارے کلا اور وصا صحت نے یا ت لایا ہر کوڑے کو متوسط دوست یا بی بی او سے کہا کہ جیل میں

فرمائیں اور جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو گا میری قیامت کا یہ متصل ہو گا اور گایا یہ مطلق است اور دن چھوٹو معلوم ہو چکا اسے تعظیم اللہ
 الناس یوم القیمۃ فیہ تمون لک یقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یرحمنا من مکا یہا ہذا فیما تون آدم یقولون است
 ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونعم ینک من روحہ وامر الملکۃ فسمی والک استمع لک عند ربک حتی یرحمنا من مکا یہا
 یقول لست ہنا لم یدکر خطیتہ الکی اصاب فیستحیی رتہ منہا ولکن اشوا توحا اول رسول بعثہ اللہ فیما تون توحا یقول لست
 ہنا لم یدکر خطیتہ الکی اصاب فیستحیی رتہ منہا ولکن اشوا انراہیم الیدی اشحدہ اللہ حلیلا لیا تون انراہیم یقول لست
 ہنا لم یدکر خطیتہ الکی اصاب فیستحیی رتہ منہا ولکن اشوا موسیٰ لیدی کلہ اللہ واعطاء التلوکۃ فیما تون موسیٰ
 یقول لست ہنا لم یدکر خطیتہ الکی اصاب فیستحیی رتہ منہا ولکن اشوا عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ فیما تون عیسیٰ
 روح اللہ وکلمتہ یقول لست ہنا لم ولکن اشوا محمد عندا قد عمر لہ ما تقدم من دسہ وما تاخر فیما تونی فاستأذن علی ربی
 فیؤذن لی وادارایتہ وقعت ساحدا میدعی ما شاء اللہ ان یدعی یقال یا محمد ارفع رأسک قل یسمعہ قل یسمعہ
 تسمع ما دعو ربی ما محمد ربی محمد یدعی رتی تم استمع فیحدی حدی ماخرجہم من النار وادخلہم الجنة ثم اعود
 ما محمد میدعی ما شاء اللہ ان یدعی تم قال لی ارفع رأسک یا محمد وقل یسمعہ وقل یسمعہ وقل یسمعہ وقل یسمعہ
 محمد یدعی رتی تسمع فیحدی حدی ماخرجہم من النار وادخلہم الجنة قال فلا آذین فی التلوتہ اونی الرابعہ قال اونی
 یأمرہ ما یفی فی النار لا من حسۃ الفرائ وی رواہ ثم ایہ الزاریۃ او اعود الزاریۃ ویدکر موسیٰ لیدی تقدم ہونی نعید
 روایا اب النحاری بحاری ورسلم یل رس روایت کہ حضرت کے فرمایا کہ جامع کر گیا لوگو کو قیامت کے دن عساکر ہو گویا اس حشر کی مصیبت تو
 کیسکے کہ اگر ہم ساری کے یاس کہ ہم ساری کے احتیاج تو یہ حشر تو دیکھ یاس ویسکے تو یوں کیسکے کہ تم آدم ہوئے ہو گویا ہاتھوں کو یا ہاتھ
 لیے دست قدرت اور ہمیں ہی روح ہوگی ورحم کیا ہوتو لوگو ہوں تمکو سجدہ کیا ہمارا ہی رس کیسکے یاس کہ ہمارا ہی رس کیسکے تو
 آدم کیسکے کہ میں ستمقام کے لائق نہیں یا در گیا اسی خطا کو جو اس سے ہوئی سو ستمرا و گیا اسے رس اور خطا کے سبب ولیکن ہم ما و لوح کے یاس کہ وہ پہلا
 رسول ہو کہ خدا اسکو بھی اسو و لوگ علیہ سلام یاس ویسکے تو وہ کیسکے کہ میں ستمقام کے لائق نہیں یا در گیا اسی خطا کو جو اس سے ہوئی تو ستمرا و گیا
 اسے رس اور سبب سے لیکن تم ما و لوح اس کو خدا ایسا ہست ساسو و لوگ ایسے تو ایسے کہ میں ستمقام کے لائق نہیں یا در گیا اسی خطا کو
 اول ہونی تو ستمرا و گیا رس اور سبب سے لیکن تم ما و لوح اس سے خدا لا و طہ کلام کا امکو تو ریت دسے ہو لوگ موسیٰ یاس ویسکے تو موسیٰ کیسکے

میں مقام لائق نہیں یا دیگر گناہ اپنی خطا کو محسوس ہوتی ہو تو تیرا یہ گناہ اپنے رب کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے صرف بلفظ کتب جو ہو گا کوئی اور گناہ اپنے گناہ کو گناہ عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے حارج جلیبی سے تفریق کی گئی بھلی اصول چونکہ بیان ہو گئی سو کتب گناہ عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے اور مکتوب گناہ تو بھی عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے تیرے عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے ایک انداز اور مقدار بھری حواویگی سے لے لوگو کی معصرت ہوئی تو میں نے لوگو کو دوزخ سے نکال دیا اور بہت دین حاصل کرو گناہ میں لے آؤ گا اور عید میں گناہ کو محسوس کر سکتے ہیں ہے دیکھا تھا کہ جاہلیہ گناہ حکم ہو گا مکتوب گناہ عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے اور عیادتیں تیری عیادتیں مقبول ہوئی تو میں نے اس کو دھواؤ گناہ تو تیرے عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے تو میں نے لوگو کو دوزخ سے نکال دیا اور بہت دین حاصل کرو گناہ میں لے آؤ گا اور عید میں گناہ کو محسوس کر سکتے ہیں ہے دیکھا تھا کہ جاہلیہ گناہ حکم ہو گا مکتوب گناہ عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے کوئی باقی نہیں ملے تو میں نے اس کو قرآن سے نکال دیا ہے حکم معصرت کا قرآن میں حکم نہیں ہے تیرے گناہ میں رکاوٹیں اور ایک وایت میں لے آؤ گا اور عید میں گناہ کو محسوس کر سکتے ہیں ہے دیکھا تھا کہ جاہلیہ گناہ حکم ہو گا مکتوب گناہ عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے حوائج کے واسطے ہی محمول چونکہ تیرا ویک آؤ گناہ تو تیرے عسیح اللہ رب العالمین کے سبب و لیکن تم ماحول عسیح اللہ رب العالمین کے کلام سے پتہ چلتا ہے عالم پر ظاہر ہو گئی مقام کو مقام محمول اور تعانت کر سکتے ہیں ہمارے حضرت کو محاصل دوسرے پیر کو نہیں دے سکتے حضرت اس وقت تعانت نہ شروع ہوئی تاکہ عام خلق کو عیسوی کی راسخ تانت ہو جائے کہ وہاں حضرت کیسے کیا تانت میں ہر جہاد کیا اور اولیاء اور علما کی بھی تعانت تانت لیکن وہ تعانت حریفی کے عیسائی کلی میں لے آؤ گناہ میں ہمارے حضرت کی کوئی قدم نہ رکھے گا یہ تعانت کا دواہ کہلا اور قہر بر دی سبب خطہ محمد کی مرو ہو گا تو اور پھر اولیاء اللہ سے مراد تعانت مستعد ہوئے شعر اس بار و کاسے را لای ہوئے دوسری ہیں میر دگر کھلے و ہر جہاد اللہ صلی وسلم علیٰ آلہ وسلم و حیدیک سید المرسلین و سقیم المرسلین ہر ان کو موسیٰ پھر یوم القیمۃ ناس من المرسلین بدو لیکر متال الحمال یعرفہا اللہ لہم و صنعہا علی الیہود و النصارى فی ما احسب قال انور فیہ لا آدہی میں التثکف سلم میں موسیٰ روایت ہے کہ حضرت مرید لکھنے کے مسلمان کی یاد گاہ پہاڑ کے راس پر آؤ گناہ ہو کر وہاں سے عیسوی کے پیر رکھے دیو گناہ آوی کہتا ہے کہ سہی است میں کیوں آؤ وہ لے آؤ گناہ میں ہیں تاکہ یہ تک لکھی طرف سے عیسوی کو تہائی اہدیت کی دیں یا کسی اور کو

۱۵۹۴ ف ایضہ جیسے سگی اور بھس حالہ اور عرت سے کلاں میں رہیں یہی دودھ کہتے ہیں کلاں میں نہت ماتی تفصیل فقہین نے لکھا ہے کلاں کو ہرن

يُحَرِّبُ الْكُفَّةَ دُونَ الشَّقِيقَيْنِ مِنَ الْحَشَةِ سَحَابِي وَرَسُولِي لَوْ هَرَبْتُهِ رَوَيْتُ بِكَ حَضْرَتِي وَمَا يَكُ دُيَا وَيَكُ كُنْهَ اَيْ حَسْبِي جَهَنَّمِي تَلِي مَدِينَتِي

والا فقیہ قیامت قریب کہ عائد ہند پر بھیکے تو ایسے ماماں صعیف الحلقہ کے ہاتھ سے کتبہ تشریف حرام ہوگا اسی حکمت جلالت ہی کا ثبوت ہے کہ کیا ہے

۵۹۵۔ احم حارثی رحمہ اللہ قوم میں لتار یا نسفاعة سحاری میں ہر روز روایا کہ حضرت نے فرمایا کہ کھلی ایک قوم دو روح سے تھی

مرا اس مہر سے کہ کایسماں بہن لکھا ہوئے دست و چرخ میں بیٹے پھر کیاں لکھا ہو اسے انبیاء و مہدائے علمانی سے اس آجہا کو مست میں

ہوئے کسی حجرج میں نماز میں قال لا الہ الا اللہ وكان فی قلبہ من تحیر ما یرى سعیرۃ ثم یحجر من لدار

فَلَمْ يَلَمْزْ أَهْلَ الْبَيْتِ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ صِدْقًا وَقِيلَ لَهُ بِاللَّهِ وَالْآلِ الْكَافِرِينَ

[illegible]

وہ کہ جس کے سر پر کچھ کلمہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھا ہے کہ وہ اس کے لئے لکھا ہے

[illegible]

کجا برو او صفا جگر شست و روغن لعل را ، ذکر الهی با محبت دعا ، سوا مسجد کوی رزاق بر روی ترک حله و ترک دروغ و غیر

١٥٩ أخره من المأثورين من الآثار فذكره على قسمين: قسم الحجة والبرهان فيصير مصدراً من بعض مطالب كانت كسراً في اللد

حَتَّىٰ آدَاهُم نَارُ الْقَوْلِ مِن مِّمَّا فِي الْكِتَابِ وَلِيُؤْثِرُوا عَلَى الْكَافِرِينَ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ بَارِئٌ مِّنَ الْكَافِرِينَ

عَلَى الدُّيَا سَحَارَى يَلِى السُّعُودِ رَوَيْتُكَ حَضْرَتُ فَرَمَايَا كَهْلَا صَبِيٍّ يَوَيْغِي لَيْمًا دَارِدُورِجٍ تَوَيْمُحِرُ رُوحَا وَيَغِي لَأَوْسَ يَلِى رُحُودِ وَرِجٍ أَوْرَشَتُكَ دَرِيَا

تو وہاں سدا لیا جاوے گا عصمہ کا نقص سے اوں حق تکلفی اور ظلمہ کا حوا کے درمیان یہ یاسیں بہتی تھی یہاں تک کہ جسے ایک صاف سوچا ہو سکے تو کو

حکم ہو گا مست دین حل ہو گیا اور اس کی قسم حکمے قانون میں محمد کی حالت کو اور میں سے ہر ایک شخص ایسے بہت سے مکانوں ایسے دیکھا مقام زیادہ تر واقف

سأسا سوگاف اس حدیث میں ایماندار مرد ہیں، درج یہ ہو کر کچلے ملر درج میں ہمیں سیر اور حق المعاد کہتے دیبا میں کہ گئی ہو غنم اور غنم

تَعْمُرُ أَحَدُهُنَّ سِكِّينَ بِأَيْمَنِ أَخْرَجُوا أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْحَبَّارُونَ أَيْنَ الشُّكْرُونَ تَعْمُرُ بَطْوَى لَأَرْضَيْنِ يَسْمَا لِهِنَّ تَعْمُرُ قَوْلُ
 أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْحَبَّارُونَ أَيْنَ الشُّكْرُونَ بَحَارِي وَرَسْمُ عَجْنِ الْعَدْبِ عَمْرٍ وَرَوَيْتُ أَنَّهُ قَدْ فَرَّيَا كَهْدَ السِّبِّ ذَالِكَا آسَاوُكُو قِيَا سَكَا
 وَنَ يَحْرُفُ مَكُونُهَا تَعْمُرُ لِيْنِ كَيْ يَحْرُفُ مَكُونُهَا كَيْنَ بُونُ دَسَاهُ حَقِي كَسِرْ كُونُ دَسَاهُ كَنَ دَكْسُ كَمَا هُنَ كَسْدُ كَرِيوَا كُيُوَا كُولِيُوَا كَرِيُوَا كَيْنَ تَعْمُرُ كَيْنَ
 كُيُوَا كَرِيُوَا كَيْنَ دَسَاهُ كَسْرُ كَيْنَ دَسَاهُ كَنَ دَكْسُ كَمَا هُنَ كَسْدُ كَرِيوَا كُيُوَا كُولِيُوَا كَرِيُوَا كَيْنَ تَعْمُرُ كَيْنَ
 كَسْرُ دَرَاوَا دَسَاهُ كُونُ كَرَا لَامَ نَمِيْنِ كَمَا كَسْدُ كَرِيُوَا كُيُوَا كُولِيُوَا كَرِيُوَا كَيْنَ تَعْمُرُ كَيْنَ
 يَعْصَى لِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَمْرُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَعْنَيْنِ دَرَاوَا كُيُوَا كُولِيُوَا حَتَّى يَنْتَلِمَ أَدَاكُمُ كَارِي وَرَسْمُ
 الْوَهْرِيُوَا رَوَيْتُ أَنَّهُ قَدْ فَرَّيَا كَهْدَ السِّبِّ ذَالِكَا آسَاوُكُو قِيَا سَكَا
 كَوَا كَلَاوُنَ تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 ۱۶۱۱ اور تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 ۱۶۱۲ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 ۴۱۳ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ
 كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ قِيَا تَعْمُرُ كَيْنَ كَفَاوَا آسَاوُ

۱۶۱۹

تو اسے بیاہا ہونے سے بھی بڑا بون اور جو ایک مدی لویگا تو مدی کا بدلہ ایک ہی مدی اوستی کر اسے بیاہا ہونے سے مدالیے بچن دس اور جو جسے ریوی
 جاسیگا ایک بات برار تو میں اوسکا قرب ہاتھ بھر جا ہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برار جاسیگا تو میں اوسے دو ہاتھ کی لساؤ برار قرب ہاتھ ہونگا اور جو
 میرے پاس قدم قدم جلتا آویگا تو اوسکی طرف میں جیتا آؤں گا اور جو مجھے بلے گا تمام ریں کے برابر گناہ لیکر تیرے لیے اسے میرا ساتھ کسی جہر کا ترک
 لگا ہوا تو میں اوسے لے لوں گا اوسے کہ کہ برار معشر اور محشر لیکر فہریت میں ل رحمت کا یا کج حیا کی حیا میں ہو سکتا اوستی اوستی
 یقول للہ یا ادم فبقول لیسک وسعد ینک والخیونی یدیک فبقول احبہم نعت المارق قال وما نعت المارق قال من کل
 الی تسعم مائدۃ وتسعة وتسعین قال فذلک حین لیسب الصغیر وتضع کل دات حمل حملہا وترى الناس سکر
 وما هم سکرى ولكن عذاب للہ شدیدہ قال فاستد دایک علیہم فقالوا یا رسول اللہ ائنا ذلک الوحل فقا
 اسیر ایا ان یا حوہ وما حوہ الفاء ومنکم رجل تفر قال والدی یفسی سیدہ اونی لا رحو ان تکونوا رعم اهل الحنہ
 قال فجدنا اللہ وکثرنا نعر قال والدی یفسی سیدہ اونی لا رحو ان تکونوا رعت اهل الحنہ قال فجدنا اللہ وکثرنا
 نعر قال والدی یفسی سیدہ اونی لا رحو ان تکونوا رعت اهل الحنہ ان متلکفر فی الامم کمثل المتعرق البصاعی
 الثور لا سودا وگا لرقصۃ فی دمرع الحار سحاری ورسلم یل یوسفید روایت کہ حضرت فرمایا کہ حد امراویگا ای آدم تو وہ کہہ گا
 کہ حاضر ہوں تیری حدت و اطاعت میں رس منتری سحری ہاتھ میں سو حد امراویگا کہ حال روح کا حصہ خود روح میں لی جائیگا او کو حد
 کر آدم کیسے الی کقدر ہے دورج کا حصہ حد امراویگا کہ ہر ایک ہنر کو سو اور سوا و بیس ہر آدمی میں ایک ستی اور باقی دورجی حضرت نے فرمایا
 سویہ و سوت ہو گا کہ بڑھا ہو گا ویگا لکا اور ہر ایک بیٹ والی بی بیٹ کا سچ کرادیوگی اور تو دیکھیگا لوگو کو مہیوت اور دیو اور حال لکھ
 وہ دیو امین و یکج کا عذاب ہو گا راوی کہا سو یہ مات اصحاب مہایت تحت گدنی اصحاب کے کیا یا رسول اللہ ہم ہیں ایسا ہستی مرد کوں گا
 یہ ہے ہر میں ایک ہی ہستی تھی تو ہم کو مہات یا لی کیا امیداتی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم حاضر جمع رکھو جس سے ہو سکا کہ باجم اور باجم ہر
 دورج ہو اور تم میں ایک ہر ہستی ہو یہ دورج کو سب کو سب باجم و باجم کیا کہ تم کہتے ہو میرا حد امراویگا کہ قادی میرا حد امراویگا
 ایکھتا ہوں تم لوگ متنبو کو تھانی ہو گا راوی کہا تو ہم اصحاب الحدت اور اللہ کر لیا میرا حضرت نے فرمایا اوسکی قسم کے قانون میں میری حد امراویگا
 ایکھتا ہوں تم متنبو کے تھانی ہو گا راوی کہا تو ہم الحدت اور اللہ کر لیا میرا حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم کے قانون میں میری حد امراویگا کہ تم کہتے ہو
 تمام ان شے کے لئے تھاری مثل اور متنبو جسے عیدال کی تل سیاہ میں کی کمال میں نا کہ جسے ذاع کی مثل کہتے تھے میں نا کہ جسے

۱۶۲۹ کہ جس نے اس سے پہلے فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت میں اپنی ماقبت کی فکر لازم دیا ایک کرکچا ہوا تو ہر پیرے کو تو جانتا ہے
 ۱۶۳۰ عصبین رشام کرینگے خدا کے قہر میں **ف** مراد کوڑے دیا اور جو بارہن حاکم یا ظلم کو میں سجا دیتے اور مارتے ہیں **ف** ہم ان کو سزا دیتے ہیں
 ۱۶۳۱ سترے **ق** اس کے ہر لم ان آدم و نشت منه اثنتان لخرص علی المال و لخرص علی العمر **ح** جاری اور سلم بن اس سے روایت
 ۱۶۳۲ کہ حضرت فرمایا کہ تمہا ہوتا آدمی و روحان تے ہیں سمین و حصلتین ایک مال پر حرص و دوسرے عمر پر حرص **ف** ایسے پیری کی حالت میں
 ۱۶۳۳ مال و زندگی کی سمایت حرص بڑھ جاتی ہے **ق** اُوْهُرُ نَزَعُ يَهْلِكُ النَّاسُ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قَسَيْتٍ قَالُوا فَاكُنَّا مُرَاكِبًا قَالُوا نَا
 ۱۶۳۴ النَّاسُ غَتَرُوا هُمْ قَالُوا هُوَ نَزَعُ كَوْنَتُهُ اَنْ يَتَّقِيَهُمْ نَبِيٌّ مَلَا فِي نَبِيٍّ فَلَا يَحَارِي وَرَسُولٌ مِنْ لَوْ هَرَبَهُ رَوَيْتُ عَنْكَ وَرَوَيْتُ
 ۱۶۳۵ ہلاک کر گیا لوگوں کو یہ قرین کا قوم اس کا کیا بھر ہو گیا ارشاد ہوتا حضرت فرمایا کہ اگر لوگ سے گوسہ گیری کریں مہتر ہو ہر گز کہ اگر زمین جانوں کو کام
 ۱۶۳۶ ے دون کو لوگ فلا کی اولاد اور فلا کی اولاد ہیں **ف** اسی دیت میں حکومت ہی کیسے صادر کی جاسیادام حسین کی شہادت کے بعد سب لوگ اس
 ۱۶۳۷ سے ہیں یہ کفر ہے تہجد **ق** اِنْ عُمَرُ يَهْلِكُ اَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ دِي الْخُلَفَاءِ وَيَهْلِكُ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحُمَةِ وَيَهْلِكُ اَهْلُ بَحْرٍ مِنْ قُرْبِ
 ۱۶۳۸ حارلی و رسول میں اللہ سے عمر سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ احرام مادہ میں وادی الحلیہ اور تہام و احمد اور مدائن و افرات **ف** یہ صحیح اور عربی
 ۱۶۳۹ سے ان میں تمام یہ کہتے تو با اس احرام **ف** فَاَصْلُ فِيمَا كُنْتُمْ فاعِلُهُ اس میں ہیں حدیثیں ہیں کہ سر پر مضاعف مہو **ق** اِنْ عُمَرُ
 ۱۶۴۰ اُرَانِي فِي لِسَامِ تَسْوَكٍ لِسَوَاكٍ فَحَا عَرِي رَحْلًا اَحَدُهَا اَكْرَمُ مِنَ الْاُخْرَى فَاَوْلَتْهُ الْاَصْعَرُ مِنْهُمَا فَيَقِيلُ لِي لَكِنَّ دَمْعَهُ
 ۱۶۴۱ اکی ایک میں دوسرے ٹپا ہے شو وہ سواک چھو کو تو مجھے کیا گیا کہ سواک نے تو یہ وہ سواک نے کو دی **ف** اِسْتَبَدَّ ثَرَى عَمْرُو كُنِيَ تَقْلِيمُ وَتَقْلِيمُ يَتِي
 ۱۶۴۲ **ق** اِنْ عُمَرُ اُرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَحْلًا اَدَمَ كَا حَسِ مَائَتْ رَأَيْتُ مِنْ اَدَمَ الرِّحَالِ لَكِنَّ لَيْلَةً

طاهر

رَأَيْتُ لَوْ كَانَ لَكَ مِلُّ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَلَكْتَ تَقْتَدِي فِيهِمْ يَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ اِنَّكَ كُنْتَ سُبُلَكَ مَا هُوَ اَلَسْرُ مِنْ ذَلِكَ بَخَارِي
 اور ہم میں سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اس کا جاویگا بہلا بتلا تو کہ اگر ہی ملکیت میں سے کہ ہر سو ہوتا
 کیا تو عذاب کے عوض یا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اس کا جاویگا تجھے تو اس سے بھی آسان مانگا گیا تھا ف یہ دنیا میں تو صرف ایمان کی خواہش
 اور ترک کر کے کی فرمائش تھی تجھے اتنا بھی ہو سکا آج دیا ہے سو ناپے کو طیارق اَوُ هُرَيْرَةُ يُحْتَسِرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَفٍ رَايُنَا
 وَرَاهِدُنَا اَسَابَ عَلَى اَعْيُنٍ وَتَلَا عَلَى اَعْيُنٍ وَارْتَعَا عَلَى اَعْيُنٍ وَعَسَىٰ عَلَى اَعْيُنٍ وَتَحْتَسِرُ لِقَائِهِمْ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَلُو
 وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ مَا اَلُو وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْحَوْ اَوْ تَمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا سَحَارِي وَرَسُولُ يَنْبَغِي رَوَيْتُ كَرِهْتُمْ وَرَا
 کہ تہ ہو کہ لوگوں کا میں بیت ایک مسلم میدوار لوگ ہو گئے حاکم تو اس کا اسید واریے یکل عمال کے سسے دوسری قسم حرم مال لوگ بے سہارا
 تقسیم وار و تحصل ایک یار و تین رجا را ایک یار اور دس ایک یار اور باقی مادہ و لوگ ایک یار بلیگی بے بیستیری قسم کے لوگ ہیں پھر لوگ
 ساتھ تھہ جاویگی حاکم و تھہ ہر یک اور رات سر کریگی او کے ساتھ حاکم رات سر کریگی اور صبح کریگی او کے ساتھ حاکم صبح کریگی اور تمام کر لیگی او کے
 ساتھ حاکم نام کریگی ف یہ حتر قیامت پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے رہی لوگو کو تمام کے ملک میں آگیاں گی ایکس سامان رہیگا اور کامیاب
 اور قیامت حتر قیامت سہل و سہل ن سَعِدَ يُحْتَسِرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ السَّيْفِ كَيْسَ فِيهَا عِلْمُ
 لِاحِدٍ فَيَقِيلُ كَيْسَ فِيهَا عِلْمُ كَمَنْ حَدِيثَ سَهْلٍ اَوْ عَيْرُهُ سَحَارِي وَرَسُولُ يَنْبَغِي رَوَيْتُ كَرِهْتُمْ وَرَا کہ تہ ہوگا لوگوں کا قیامت
 دن سعید میں جو سر جاتی ہوگی جیسے سید کی روٹی او کسین کاتان مانی رہیگا بے کوئی مکان و میدا رہیگا جیل میلہ جاویگا اور
 کہا کہ تان رہے کا معصومیت کی حدیت میں میں ملکہ سہل کا یہ قول ہے او کے سوا یا کسی و تھہ کل ہر اس یخرج من النار اَرَاكُمْ
 فَيَعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمْ يَقُولُ اَي رَبِّ اِذَا احْرَحْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِينُنِي فِيهَا فَيُجِيبُهُ اللَّهُ مِنْهَا سَلَامٌ يَنْبَغِي رَوَيْتُ
 کہ حضرت نے فرمایا کہ جاویگا ورج جا عرض سالا و جاویگا حد اسو میں اس شخص سے پھر کہیگا اے میرے رب کہ تو نے مجھ کو دوزخ سے کالاتو ان ملکوں میں
 میرے رب اے تو خدا او سکونجات دیگا آخر اَلْوَسْعَيْنِ يُدْعَى لَوْحٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ لَيْتَكَ وَسَعْدِيكَ اَرَأَيْتَ فَيَقُولُ هَلْ تَلَعْتَ
 فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لِمَتَهُ هَلْ تَلَعْتُمْ فَيَقُولُونَ مَا اَنَّا اَمِنْ يَدِي فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ وَآلَتُهُ فَشَهِدُوا
 اَنَّهُ قَدْ سَمِعَ ذَلِكَ قَوْلُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْتُكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
 الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا سَحَارِي يَنْبَغِي رَوَيْتُ كَرِهْتُمْ وَرَا کہ تہ ہوگا لوگ جاویگا دوزخ قیامت کے دن تو کیگا

۱۶۴۶

۱۶۴۷

۱۶۴۸

۱۶۴۹

یوں میں یہاں فصل میں حدیثیں ہیں کہ سرورِ مصلیٰ ہجویم کثانی اللیلۃ ان من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک
وقل نعم کونی حجۃ بحاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرا پس لیاں دو الا میرا کیطرت سے سو سو گناہ مار دے میں اس کے لیاں کو کہہ
دہل ہوا میں ف یوں ل حضرت حج کو علی علیہ السلام وں ل میں بھیجے جسکا عقیقہ ہے کہ حضرت نے حدیث سرائی میں حج اور عمرہ ساتھ لیاں حرام ہو کر

میں ہوا بن عارضی کہ حضرت فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں شبانہ ہجو یہ حضرت جعفر بن ابی طالب فرمایا اسی شب ہی میں فیصلت
 جعفر بن ابی طالب نے ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر و باطن کی ساتھ تباہت ہوئی انہیں مردہ کمال کق ابوہریرہ رضی اللہ عنہما علی قوم فقلوا
 ۱۶۶۳ مینہ یسیر الی رباعینہ استند حبیب اللہ علی رجل یقتله رسول اللہ فی سبیل اللہ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قسم پر جنہوں نے حد کی غیرت سے ایسا کیا حضرت اتارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کو شہید ہو کر نہایت غضب
 خدا کا اوس دیر جو رسول اللہ قتل کر رہا تھا میں جنگ حدین کا فزون یحضر ہر حضرت کا دانت شہید ہوا اور چہرہ سرسبز کھڑکی لگا
 اور نوخصیر زم آیا علی مرتضیٰ ابی ہر حضرت کا خون ہو تھب تب حضرت کا یہ حدیث مروی اوسی لڑائی میں حضرت ابی بن مہلب کو بھی زخمی کیا چنانچہ
 ۱۶۶۴ مسجون کے جا کر اوسی خیم کے سب سے مرگیا ق ابوہریرہ سے روایت ہے رسولی رجل من رجل عقار اللہ فوحد الرجل اللہی فخری العقار فی عقار
 حرۃ وہا دھت فقال لہ الہی استری لعقار حد دھک مینی انا استریبت سک الارض ولم اتع منک الذھب
 فقال للہی استرا الارض مما یغشک الارض من ما یدھا فتھا کما الی رجل فقال للہی ثا کما الیہ الکما اولد فقال لحد
 لی علام و قال الاخر لی خارۃ فقال انکی العلام الحاریۃ واقفا علی انفسکامہ و تصدقا سحاری و مسلم میں ابوہریرہ
 روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ مولیٰ ایک مرد دوسرے مرد کی زمین میں بولے بولے واپس لے کر آئے اور کئی زمین میں ایک گھڑا یا حصین پاتا تھا تو بھیجے واکھو میں
 مولیٰ بولے واپس لے کر آیا سو اسے بیٹھے بیٹھے میں لے لی تھی ورتھے سو انہیں مل لیا تو بھیجے واپس لے کر آئے کما کہ یہ تو مجھے میں رجو
 اوکے اندر تھا سیب ڈالا یہ وہ تیرا حق میرا حق میں ہے دونوں یا سحاکر ایصل کر واپس لے کر آئے اور مرد کو یا تو حیک یا س فید کر واپس لے کر آئے
 اسے کما کہ تم دونوں کے اولاد بھی تو ایسا کما کہ میرا لبت کا ہر دوسرے کما کہ میرا لبت کی ہے تو اس کو کما کہ تم دونوں ولس کے کالڑکی کو ساتھ گاج
 کر دو اور ولس ل کو اوں دونوں حرج کر و اور دیر حرات کرو ف اس حدیث میں جس میں تیری اور دیات دار کی سیال اور حاکم کے حق و کو پرت
 ۱۶۶۵ دیکھا تو او میں تہہ داری سبانی اور ولس ل کو حرج کر سیکار خوط یقہ کالاق اس عتاس اصنت نعصا و اخطات نعصا
 لانی مکرر صلی اللہ عنہ سحاری و مسلم میں اس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تو نے بعضی گھٹے بھیک تعمیری اور بعضی مقام تو یہ بول گیا ہے
 انی کر سے فرمایا ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اسے کیا یا رسول اللہ یہ حوائ میں لیکھا کہ مدلی سو گئی ورتھنیک ہی تو لوگ ولس کو یہ بول گیا ہے
 پس زیادہ لیتا اور عصا اور آسمان ایک تہی لکی دیکھی سو حضرت ولس کو لکر جرہ گئے پھر حضرت لعل لک و مرد ولس کو لکر جرہ لکھا پھر ایک ورتھنہ لک
 پھر لک ورتھنہ لک ولس کو لکر جرہ لکھی سو وہ بھی جرہ لکھا تو صدیق لکے کما کہ میرا مایہ حضرت برقران اگر احارت ہو تو

بصحة فیه فخرج یصدقہ فوضعتہا فی ندرہ ایتہ فاصحی استخذ لوناً نضیداً فی الذبکۃ علی رایتہ فقال اللہم انک الحمد علی رایتہ لا تصدق
 بصحة فیه فخرج یصدقہ فوضعتہا فی ندرہ ایتہ فاصحی استخذ لوناً نضیداً علی عینی فقال اللہم انک الحمد علی عینی لا تصدق فخرج یصدق
 فخرج بصحة فیه فوضعتہا فی ندرہ ساری فاصحی استخذ لوناً نضیداً علی ساری فقال اللہم انک الحمد علی رایتہ وعلی عینی وعلی
 ساری فانی تخیل لہ انما صدقتک فقد فیکلت انما الزامہ فلما استعطف بہا عن رایتہا ولعل العینی یحید فیہ فیما اعطاه
 اللہ ولعل الساری یستعطف بہا عن سرقہ بجاہی اور مسلم ابو ہریرہ روایت کہ حضرت وایا لک ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر کرچکی رات حیرات دو گنا
 سوای خیرات لیکر نکلا تو اسکو حرام کا رجوع کرنا نہیں رکھتا تو مجھ کو لوگ لکھوا کہ لگے کہ رات کو حرام کا رجوع کرنا حیرات کی سوا اس مرد کا الہی تیرا شکر جو کام
 کی خیرات پر مقرر رات حیرات کرو گنا سو وہاں ہی خیرات لیکر نکلا سو اسکو مال اس کے ہاتھ میں رکھتا یا تو مجھ کو لوگ باتین کرے کہ مال اسکو ہتھ ملا سو اس
 مرد کا الہی تیرا شکر ہے مال کی حیرات پر مقرر اور صدقہ دو گنا سدا صدقہ کیا کا اتوا وکو چٹے کے ہاتھ میں رکھتا یا تو مجھ کو لوگ ذکر کرے کہ جو رکعت کو صدقہ
 ملا تو اس مرد کا الہی تیرا شکر ہے حرام کا اور مال اسکو چٹے کی حیرت پر تو اس حجاب میں کیا گیا کہ سری پیر تو مول ہو گئی حرام کا کی حیرت ہو اسی قول ہو گئی خیرات
 حیرات کا مال کا لینی کہ خیرات اور صدقہ مال اسکو اوپر ما و سو وہ بھی حیرات کرے اور مال سے سوچا دیا ہوا و شاید کہ جو ٹاؤ کے سبب جوڑی مارے و معلوم

ماہر فعل ماضی
 رحمتہ ساری بالحد

کہ حیرات صدقہ کا تو کسی طرح صلے میں ہوا اگر یہ ما واقعی کے موقع حرج ہویت مال صلے میں ہے **قَالَ اَوْ هَرِيْرَةٌ قَالَ رَحُلٌ لَمْ يَكُنْ حَسَةً قَطُّ**
لَا هِلَه اِدَامَات فَرِحَتْ قُوَّةُ شَعْرَاد رَوَا بَصْفَهُ فِي النَّوْرِ وَبَصْفَهُ فِي الْحَرِّ قَوْلُ اللَّهِ لَنْ قَدْ رَأَى اللَّهُ عَلَيْهِ كَيْدًا سَاءَ عَدَا اَنَا لَعَلَّ نَهْلًا
مِنْ الْعَالَمِينَ لَمَّا مَاتَ الرَّحُلُ فَعَلُوا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَّا اللَّهُ الَّذِي تَجَمَّعَ مَائِدُهُ وَامَّا النَّحْرُ فَجَمَعَ مَا وِجَدَ تَحْتَهُ وَكَانَ لِمَ فَعَلَتْ هَلَا
فَالْمِنْ حَسَنِيكَ كَارَتْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَعَمَّرَ اللَّهُ لَه بَاہری اور مسلم ابو ہریرہ روایت کہ حضرت وایا لک ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر کرچکی رات حیرات دو گنا
لوگوں سے کہا کہ جب شخص جاوے تو اسکو چلا دیا و بھراؤ کی آہی را کہ حاکمی میں کہیں اور آدھی دیا میں سو قسم حاکمی اگر خدا اسکو سکایا اور خدا صدقہ کیا تو
اور یہی مایا گیا کہ تمام عالم میں کسی بویسا عدا ہو گیا پھر حرج مرد کیا تو اسکو لوگوں کی آہی کیا حوا سے اونسے کہا تھا سو خدا احسان جنگل سے حکم کیا تو جتنی
حاکم بھی اسے جمع کر دی اور زیارے حکم کیا اسے بھی جمع کر دی پھر خدا اس شخص سے مایا کرے یہ کام کیوں کیا اس سے کہا اور تیرا حرج ہے اور تو راہ
دانا سو خدا اسکو بخش دیا **فَاسْتَبَسَّ مَعْنُومٌ هُوَ كَهْوٍ اَلْمَرْيُ قَصْرًا قَوْلًا مَعْرُوفًا كَسَبَتْ قِي اَوْ هَرِيْرَةٌ قَالَ سَيَكْمَانُ مِنْ دَاوُدَ لَاحُوْرٌ**
الذَّبِكَةُ مِمَّا شَه اَمَلًا لَا يَلِدُ كُلُّ اَمْرٍ اِهْ اَعْلَمَا هَا يَكُنِي سَيْبِلَ اللَّهِ فَعَالَ لَ الْمَلِكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ ذِي
مَلَكًا فَمِنْ وَلَمْ تَكُنْ مِنْهُ اِلَّا اَمْرًا اَصْحَرُ لَدِيْهِ لَدِيْ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْتَمَ وَكَانَ اَحْسَنَ اَحْسَنَ وَيُرْوَى سَبْعِينَ

۱۴۹

بجاری اور سام میں الور رہے۔ روایت کہ حضرت وایا کہ حلیہ میں قتل کیا سات کامر کو بھیج کر فرس او کو قتل کیا۔ میرا میں اسکا مہیرا میں اسکا حلیہ ایک صحابی کا نام تھا حضرت کسی لڑائی میں کھا کہ کاو وکی سات لاسو کے پاؤں وکی لاسو پریمی سویت حضرت لڑا وکی مصلحت میں۔ حذیب وانی

التَّلِّ وَالْحَرَمَ وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قُصِّصَكَ بِمَلَكَةٍ أُخْرِجَتْ أُمُّهُ مِنَ الْأُمِّ شَتْرَ سَحَابِي أَبُو سَلَمٍ مِنَ الْوُجْهِ رَوَيْتُ أَنَّكَ كَرِهْتَ وَأَمَّا كَـ

اے جہاں آہی میں عرص کی کہ الہی تو کم گناہ کی سستی کو ملان کرتا ہر حال گناہ و عین یکا رنگی میں ہوتے ہیں جس سے حضرت موسیٰ کی نصیحت چاہیے تو حیرت و مبہوتی کو کر کے

وَيُطِيعُكُمْ وَيُؤَدِّيُ إِلَيْكُمْ مَا يَدْعُونَ وَيُؤَدِّيُ إِلَيْكُمْ مَا يَدْعُونَ

سنگاعترابی پر مچا اوجھلے لکھا۔ حق محض میں ہر جرح کو بھرا سکے آسمانوں اور میں کہ مید کیا ف عمر اس حصہ روا ہے کہ میں حضرت

کے لئے تیرا وہٹ نہاں اور یہ کہ وہ جس کی رائیں میں تھا اس کا بدو حال معلوم ہوتا اس حقیقت معلوم ہوا کہ الہ باریق کی سی ہے

[illegible]

[illegible]

دو دھپنا چھوڑا اور اس کو بڑی کی طرف دکھا تو کہا الہی جھکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جھکنا اور بیٹے میں گنگو ہوئی تو اس کی سر موڑی مائے کہا کہ ابھی نہ تو
کالیک ہو دکھا سو بیٹے نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا کرنے سے روکو تو نے کہا کہ الہی جھکو ایسا کرنا اور لوگ ایک لوبڈی کو ایک جھکنا اور بچے کو سکھاتے تھے تو
حرام کیا جو جری کی تو بیٹے نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا کیجیو سو تو نے کہا کہ الہی جھکو ایسا ہی کیجیو اٹکے کہنا کہ مقررہ مرد و عطا تمہارا سو بیٹے نے کہا کہ الہی جھکو ویسا
کرنا اور اللہ اس مڈی کو کتبہ بن کہ تو نے حرام کیا اور حال انکہ اس سے حرام نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ نقشہ جو جری کی اور حال انکہ اس سے جو جری نہیں کی تو اس
میں نے کہا کہ الہی جھکو ایسا ہی کرنا **ف** التوبہ ہریرہ روایت ہے کہ حضرت عیساٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ان کا گوشت نہیں کھاتا اور ایک عیسیٰ بن مریم تھوڑی حدت فرمائی
اور وہ لوگوں کا ذکر فرمایا تو انہوں نے ان کا کھانا کھا لیا **ق** سئلہ من الکوچ کان حلیو من سبایا الیوم انو مادۃ وحید رخا لہما سئلہ **ق** قال

۶۰۶ اور اسادی کی تعریف و ثانی **ق** اَوْ هَرَبْنَا كَانِ رَجُلٌ يَدْعُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُولُ لِقَاعًا لَدَا آيَاتٍ مُّعِصَا فَمَا دَرَعَهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُحْشِرُ

[illegible][illegible]

[illegible]

خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور خدا کے فرشتوں کے پاس ایک ایک سیکام بھی پہن کیا تو ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے
 اس کو اپنے درمیان بیچ مقرر کیا تو اس کو کہا کہ دونوں میں سے کسی ایک کو باپ سویتھ جس میں کی طرف زیادہ تریو یک ہو سو اس کی کے لائق ہو تو فرشتوں نے پایا تو
 اس کو اسی میں کی طرف تریو یک تریا یا حد یہ کہ اس سے ارادہ کیا تھا تو اس کو رحمت کے فرشتوں نے لیا اور دوسری روایت میں کہ خدا کا ایک طرف حکم
 یہ تھا کہ تو درود پڑھا اور عبادت کی چیزیں کو حکم ہوا کہ تو فریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہے کہ وہ شخص ہی چھاتی کے محل تو سہ کی رہن کی طرف ہکا
 یعنی ہرے کے وقت دو بول رہیں کے بیچ میں برابر تھا چھاتی سے ہکا کر اور فریب ہو گیا ف اس حدیث کی عمدہ مانند ثابت ہو ایک یہ کہ گناہ کبیرہ
 تو کہہ ماقول ہے دوسرے کہ ہمال گناہ کیا ہوا اس وقت کہ راستہ پر تاکہ دیاروں کی محنت پھر اس کو ملا میں نہ ڈالے یہ سہ یہ کہ فرشتوں کو علم غیب میں
 اس کو علم غیب میں تا تو خدا کے فرشتے نہ بحث کرتے تھے کہ مدعی اور مدعا علیہ کو بیعت کرادرت ہو یا جو یہ کہ رحمت الہی کی کچھ حد نہیں اور ہر سیکام حاصل
 ۱۲ دوسرے قیہ کی اور ہر سیکام رحمت اور رحمت حق میں آیا ہر حصہ کان میکان فیمس کان فمکانہ وکان کہ سائر فلما لک قال لیلک ارقی قد
 کون فانبأ الی علامہ علیہ السلام فاعب اللہ علامہ علیہ السلام فکان فی طریقہ اذ اسلک دھیک فقعہ الیہ وسیع کلامہ
 فاعبہ فکان اذ الی السائر فمر بالواہیک فعد اللہ واد الی السیر صر ففسکی ذلک الی الواہیک فقال اذ احسنت السائر
 فقل حسنی اھلی واد احسنت اھلک فقل حسنی السائر فیسما ہو کذلک اذ الی اعلی داکہ عظمہ قد حسنت الناس
 فقال الیوم اعلما السائر فصل ام الواہیک فصل فاحد حجر اذ قال اللہ فکان امر الواہیک اللہ من امر السائر فصل
 ہذہ الذاتہ حتی تمصی الناس فرما ہا فقتلھا ومصی الناس فاق الواہیک فاحدہ فقال لہ الواہیک آی نئی انت الیوم
 فصل مبعی قد منع من امرک ما اری وانک سئسلی فای املیت ولا تدل علی وکان اعلام یأمری الکلمہ والا رص وید اوی
 الناس سائر الا دواعی فسمیع جلس لیلک کان قد عی واما ہ بعد یا کثیرۃ فقال ما ہما لک اجمع ان انت سئسلی قال الی لا شیء احد
 لما یسے اللہ فان امت باللہ دعوت اللہ فسفاک فامس باللہ فسفاہ اللہ فانی اللہ محلس اللہ کما کان یجلس ہال لہ اللہ
 من ردہ علیک نصرک قال رنی قال ولک رنہ عیری قال رنی ورنک اللہ فاحدہ فلم یرن لعدیۃ حتی دل علی العلام
 بالاعلام فقال لہ اللہ آی نئی قد منع من سیرک ما یرنی الکلمہ والا رص وتعل وتعل قال فقال الی لا شیء احد
 لما یسے اللہ فاحدہ فلم یرن لعدیۃ حتی دل علی الواہیک فحی بالواہیک فصل لہ ارجع عن دیرک فانی ودا بالیسار و
 لیسار فی مفرق رأسہ فسمعاہ بہ حتی وقع سفاہ سہ حی بالاعلام فصل ارجع عن دیرک فانی ودا فعاہ الی ہرین اصحابہ فقال

1416

1612

1219

165

۱۷۲۵

فصل فیما کریم فاعله اس نفس میں جیتیں ہیں جسے سر پہل ماحی محمول ہوق عایشہ ایشک

۱۷۲۶

تلك لیل حال فی ملک فی سرقہ من حریر یقول ھذا من اناک ما کتف عن فحشک وادانت ہی ما قول ان یاک من عبد
یخصہ بجاری ورسلم میں عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت مجھے دیا یا کہ محمول تو خور میں کسلائی گئی تیں ت محمول میں تہہ لا اتھا شمی لکری میں یون کتھا کہ
یتبرعی رتہ میں تیر جہرہ کو لا تو کیا دیکھا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی تو کھینٹا تھا کہ اگر جواں لکیرت ہے تو خدایوں ہی کریگا یہ تو میرے کج یون کی
ف یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر جواں لکیرت ہے تو میرے کج یون کی تو مقرر کج ہوگا اس واسطے کہ میرے کج یون میں کچھ تک زرد وہیں ہوتا
ھو انو ھویرہ اریب لیلۃ القدر ثم انظری لعض اھلی فسیبھما ویروئ فسیبھما فالتسویھا فی العشر العوایر سلم میں انو ھویرہ روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے محمول میں ہم ہوں یہ میرے الہیت محمول کا دیاتو میں سکھایا گیا اور دوسری دیات یوں کہ میں تیرے محمول گیا تو
او سکھو مصال کی حیرت تو میں تن کرو ف یعو طاق تو میں ق حار اعطیت حسنا لم یعطھن احد من الانبیاء وقلی نصرت الیہ
مسیرة شہر حولت لی الارض سجد و طھورا فایما رحل من متی اذ رکبہ الصلوۃ فلیصل و احلت لی العنائم ولم تحل لی
قلی واعطیت السماعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعث الی الناس امۃ عاری سلم یہ اس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محمول
میں میں مجھے پہلے کسی عجم کو میں ہیں محمول میں نصیب ہی دھا کہ عجم کی راہ لکھ ساری میں سیر و انو ھویرہ گاہ وریا کہ یونالی تقرر ہو
یہ ہر جگہ انو ھویرہ درجہ سو میں کو میری میں حائل کا وقت وناں یہ یہ کہ او حلال ہو میرے واسطے عجم کے مال و مجھ سے پہلے کیسکو حلال تھا تو محمول نصرت کا
عبادت ہو انو ھویرہ عظیم ای قوم پر بھیجا مانتھا او میں عالم کو یون بھیجا ف یہ یہ ایم سر و دل حسرت سلیمہ میں اس جو مجھ کا عبت میرا کیا تھا
حوک مانتھا ہو نصاری کو سو اعدا تھا تو او کھنڈ عاری صا درت تھا او یتیم کا حکم مانتا محمد کی تمام میں مار او یتیم کا حکم ہوا او عبت کا مال بھی
اسی مت کو درت ہوا او قیامت میں مل حضرت کا سو کوئی میرے نصرت کر لیا گا اور بہت قلم کی سو کا رتہ کیسکو حاصل میں لکھ حضرت ق اس عناں
امرت ان انحد علی السعۃ اعظم علی الحیۃ والیدین والکسین اطرب القدمین لا نکھت التیاب ولا الشعر عاری سلم میں
عدالت اس میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محمول میں ہوا عجم کہ یگانا ہدیوں تنویر و دوں تنویر و دوں گھنٹیوں اور دوں قنوں قنوں سر و یون
حکم ہوا کہ عجم کی یون و بالو کو سمیٹوں ف مار میں لو کا حوڑا مدها او کیر کو حاک سو یا ماکو ہوق او لکھ و عجم و حار امرت ان اقبال لکھ
حتی یو اب الہ الا اللہ فم قال لا الہ الا اللہ عصم متی ماله وفسدہ لا یحییہ و حسنا لک علی اللہ عاری سلم میں اس جو صمدوں
فار و او اس سے کہ ر ر عجم کہ تو میں عجم یہاں تاکو عجم لا الہ الا اللہ عجم حسنا لک علی اللہ اس کا مال اور حاک ماکو میں کی حق قلم کا

۱۷۲۹

فصل فیما کریم فاعله اس نفس میں جیتیں ہیں جسے سر پہل ماحی محمول ہوق عایشہ ایشک
تلك لیل حال فی ملک فی سرقہ من حریر یقول ھذا من اناک ما کتف عن فحشک وادانت ہی ما قول ان یاک من عبد
یخصہ بجاری ورسلم میں عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت مجھے دیا یا کہ محمول تو خور میں کسلائی گئی تیں ت محمول میں تہہ لا اتھا شمی لکری میں یون کتھا کہ
یتبرعی رتہ میں تیر جہرہ کو لا تو کیا دیکھا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی تو کھینٹا تھا کہ اگر جواں لکیرت ہے تو خدایوں ہی کریگا یہ تو میرے کج یون کی
ف یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر جواں لکیرت ہے تو میرے کج یون کی تو مقرر کج ہوگا اس واسطے کہ میرے کج یون میں کچھ تک زرد وہیں ہوتا
ھو انو ھویرہ اریب لیلۃ القدر ثم انظری لعض اھلی فسیبھما ویروئ فسیبھما فالتسویھا فی العشر العوایر سلم میں انو ھویرہ روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے محمول میں ہم ہوں یہ میرے الہیت محمول کا دیاتو میں سکھایا گیا اور دوسری دیات یوں کہ میں تیرے محمول گیا تو
او سکھو مصال کی حیرت تو میں تن کرو ف یعو طاق تو میں ق حار اعطیت حسنا لم یعطھن احد من الانبیاء وقلی نصرت الیہ
مسیرة شہر حولت لی الارض سجد و طھورا فایما رحل من متی اذ رکبہ الصلوۃ فلیصل و احلت لی العنائم ولم تحل لی
قلی واعطیت السماعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعث الی الناس امۃ عاری سلم یہ اس روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محمول
میں میں مجھے پہلے کسی عجم کو میں ہیں محمول میں نصیب ہی دھا کہ عجم کی راہ لکھ ساری میں سیر و انو ھویرہ گاہ وریا کہ یونالی تقرر ہو
یہ ہر جگہ انو ھویرہ درجہ سو میں کو میری میں حائل کا وقت وناں یہ یہ کہ او حلال ہو میرے واسطے عجم کے مال و مجھ سے پہلے کیسکو حلال تھا تو محمول نصرت کا
عبادت ہو انو ھویرہ عظیم ای قوم پر بھیجا مانتھا او میں عالم کو یون بھیجا ف یہ یہ ایم سر و دل حسرت سلیمہ میں اس جو مجھ کا عبت میرا کیا تھا
حوک مانتھا ہو نصاری کو سو اعدا تھا تو او کھنڈ عاری صا درت تھا او یتیم کا حکم مانتا محمد کی تمام میں مار او یتیم کا حکم ہوا او عبت کا مال بھی
اسی مت کو درت ہوا او قیامت میں مل حضرت کا سو کوئی میرے نصرت کر لیا گا اور بہت قلم کی سو کا رتہ کیسکو حاصل میں لکھ حضرت ق اس عناں
امرت ان انحد علی السعۃ اعظم علی الحیۃ والیدین والکسین اطرب القدمین لا نکھت التیاب ولا الشعر عاری سلم میں
عدالت اس میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محمول میں ہوا عجم کہ یگانا ہدیوں تنویر و دوں تنویر و دوں گھنٹیوں اور دوں قنوں قنوں سر و یون
حکم ہوا کہ عجم کی یون و بالو کو سمیٹوں ف مار میں لو کا حوڑا مدها او کیر کو حاک سو یا ماکو ہوق او لکھ و عجم و حار امرت ان اقبال لکھ
حتی یو اب الہ الا اللہ فم قال لا الہ الا اللہ عصم متی ماله وفسدہ لا یحییہ و حسنا لک علی اللہ عاری سلم میں اس جو صمدوں
فار و او اس سے کہ ر ر عجم کہ تو میں عجم یہاں تاکو عجم لا الہ الا اللہ عجم حسنا لک علی اللہ اس کا مال اور حاک ماکو میں کی حق قلم کا

بجاری اور مسلم میں حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیادوام ہوا ف شراب کی حیرت فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہیں
 ۱۴۳۷ خ اَوْتُهُمْ بِرُحْمٍ مَّا لَيْتَ لَكَ نَبِيَّ الدِّيْنَةِ عَلَی السَّائِیَةِ بحاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہو گیا میری ماں سے
 ۱۴۳۸ مدینہ کے دو گستان کو اندر رفت بعض علماء کے نزدیک حرام ہے وہی ہی مدینہ یہ حدیث ابو کی دلیل ہے ۱۴۳۷ اَوْتُهُمْ بِرُحْمٍ مَّا لَيْتَ لَكَ نَبِيَّ الدِّيْنَةِ عَلَی السَّائِیَةِ
 ۱۴۳۹ مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اس کی نیکی کو بھی بنیانی گمراہ لوگوں
 سے ملاحط کرتا تھا اور مالدار تھا اور اسے علاموں حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگے میں سمجھتی کہ میں خدا نے فرمایا کہ ہم اس کی سست راہ دے کر کم
 اور احسان کو سراواہین سو اور ستواہیں درگزر کرو رخ اَوْتُهُمْ بِرُحْمٍ مَّا لَيْتَ لَكَ نَبِيَّ الدِّيْنَةِ عَلَی السَّائِیَةِ ۱۴۳۹
 قُلْ اِنْ تَحِبُّوْنَ دِيْنََكُمْ وَلَا يَأْكُلْ كَلَامٌ مِّنْ عَمَلٍ بِيَدِ سَخَرِیْ بحاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سب ہو گیا
 تھا داؤد قرآن سو و ابی سوار یوں کے کسی کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو پس کسے سے بڑے چلتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اسے ہاتھ کے
 سے قرآن سے مراد زوری الی حدیثی روایت تمام کیا حضرت داؤد کا مسح تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لکن اس پر کمال محبت سے
 ۱۴۴۰ کرتا تھے ۱۴۴۰ عَالِيَهُ خَلَقَ الْمَلَكُ مِنْ نُورٍ وَخَلَقَ الْحَيَّ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقَ آدَمَ مِنْ طِينٍ وَصَفَتْ لَكُمْ مُسْلِمٌ مِنْ حِثِّ
 عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بید کی گئے مرتے اور سو اور جس آگ کی لوسو اور آدم پیدا ہوئی اس حکایت سے قرآن میں بیان
 ۱۴۴۱ ہوا یعنی شی سے ۱۴۴۱ خ اَنْتَ دُعِیْتُ اِلَى السِّلَیْمَةِ فَاذْأَرْتَعَهُ اَنْهَارُ بَهْرَارٍ طَاهِرٍ اِرْبَ وَبَهْرَارٍ اِرْبَ طَاهِرٍ
 فَاَمَّا الطَّاهِرُ اِرْبَ اَلْبَهْرَارِ وَالطَّاهِرُ اِرْبَ اَلْبَهْرَارِ فَاَمَّا اَلْبَهْرَارُ اِرْبَ اَلْبَهْرَارِ فَاَمَّا اَلْبَهْرَارُ اِرْبَ اَلْبَهْرَارِ فَاَمَّا اَلْبَهْرَارُ اِرْبَ اَلْبَهْرَارِ
 وَفِيهِ عَسَلٌ وَفِيهِ حَمْرٌ فَاحَدَّثْتُ الَّذِیْ فِیْهِ الْاَلَنُ فِیْهِ اَصْلُ الْفِطْرَةِ بحاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ میں سدرہ اقصیٰ کی طہارت کیا تو وہاں جا رہی ہیں وہیں غلام اور دو ماطط طاہر ہیں تو میں اور وراث اور ماطط نہیں بہشت میں جاری
 ہیں اور میری سامی میں بیا آؤ ایک سیا میں دودہ اور ایک سیا میں تھدا اور ایک سیا میں شراب تو میں دودہ کا یا لہ لیا تو محکو حکم ہوا کہ تو نے
 ۱۴۴۲ بدلتی ہیں یا ف معراج کی حدیث میں اسکا معصل بیاں ہو چکا ۱۴۴۲ اَوْتُهُمْ بِرُحْمٍ مَّا لَيْتَ لَكَ نَبِيَّ الدِّيْنَةِ عَلَی السَّائِیَةِ
 ۱۴۴۳ سَبَّحًا وَكُوْنُ تَرَكَّهَا تَاْخُلُ مَرْحَسًا اِلَّا رَضِیَ مُسْلِمٌ مِنْ اَبُو هُرَيْرَةَ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عت رت سرتو کہ مقدوس میں
 ۱۴۴۳ اوسوئی کو مادہ کھا شامہ و سکو کھلایا یہ بلایا اور ہا سکو جوڑا کہ زمین کے حاور کھاتی ۱۴۴۳ اَوْتُهُمْ بِرُحْمٍ مَّا لَيْتَ لَكَ نَبِيَّ الدِّيْنَةِ عَلَی السَّائِیَةِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِّمَنْ يَخَافُ أَنَّ يُنْفِكُوا بِالنَّفْسِ مِن مَّا حَزَنُوا عَلَيْهِمْ وَمِنْ دُونِهَا مَخَافَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ

1009

164

1691

1644

1644

[illegible]

ہوئی جنگ اے صدیق میں بھرپور تلوار کو دوسری بار لایا تو دیکھی تھی ثابت ہو گئی اگر کسی وجہ سے تو اس کا انجام تیرا کھنڈن فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو
یعنی جنگ کے بعد جب اور کچھ جمع ہوا اور اسلام لائے اور دیکھا کہ اس حدیث کی مسلم زبوری نے عیسا کی اور بخاری نے مسند حذیفہ کی و علیہ السلام میں
وہ ایک ہی ہاں کھجور کو درخت بہت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کی غایت پر توڑیں کہیں کہیں بھی حاکم پڑ جائے یہ حیرت کا مقام و حقیقت میں نہایت
لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اس طرح اطمینان کے ساتھ کہ اگر حق ہوتا تو لیکن نہیں میں بھول چکا ہوں جو حقیقی ہوا ہے اس میں محمد راکت علیہ وسلم اور انھیں
فَاَمَّا عَلِيٌّ فَاحْتَرَمَ حَقَّ عِزِّ الصِّدِّيقِ وَامَّا مَوْسَىٰ فَادَمَّ حَسْبَهُ سَيْطَانًا كَذِبًا وَحَالًا لِّزُخْرَايَ مِنْ مَعْدِنِ النَّارِ مِنْ رُفْسِ
روایت ہو کہ حضرت زور مایا کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرنگ لکھ کر اذعان الایمان نہ سنا اور موسیٰ تو گدگد مگوں اور جسم سپر
مال الا صیغہ زبط کی قوم کو مروں حضرت زوران مرگون کو علاج میں کیا یا ہوا میں فَاحْذَرُوا اَنْ تَكُنْ فِي دَحْلَتِ الْحَمَةِ وَاَدَارَا لَوْ مَيِّصَا
اَمْرًا اَوْ اَنْ تَطْلُعَ وَسَمِعْتُ حَقَّقْتُ مَرَّ هَذَا فَقَالَ هَذَا يَلَالُ وَكَرِهْتُ كَهْوًا رِيصًا وَهَلْ حَارِيَّةٌ هَقَلْتُ لِيْ هَذَا قَالُوا
اَلْعَمْرُ تَنْتَ الْحَكَاةُ كَرِهْتُ اَنْ اَدْخُلَهَا فَاَنْطَرْتُ النَّارَ وَكَرِهْتُ عَمَلَكَ فَكُنْ عَمْرًا وَقَالَ اَعْلَيْكَ اَعَادَا نَادِسُوْكَ اَللّٰهُ
سحاری اور سلم میں عارضہ و روایت ہو کہ حضرت زور مایا کہ میں نے ابونہیں دیکھا کہ میں بہت میں لعل ہوا تو ماکاہ ہاں مہیا اور طوطی کی حور و نظری اور میں
عوتی کی جیسی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو متوڑو کہ ماکاہ یہ لعل اور ایک میں نے محل لکھا کہ اوکو ص میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کمال ہے تو میں نے کہا
یہ محل میں غلط ہے سو میں نے کہا کہ اوکو اندر طاؤں تو اسکو دیکھوں بھی محکوم تیرا تنک اذرا اے عمر میں کھر آنا تیرا کہ تو عمر فاروق سے اور عرص کی
بارزل اللہ میں کیا آت رہے تنک کتا و اس حدیث میں ام سلمہ کا مہیا اور عیسا صفت ہو اور لال اور عمر فاروق سے کہو کہ بہت کی بہتارت ہو
سَعْدُ مَا اَنِي وَاَجْرٌ سَأَلْتُ رَبِّيْ لَسَا فَاَعْطَانِي اَشْيَا وَسَعْيِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّيْ اَلَا تُهْلِكَ اُمِّيْ بِالسَّيِّئَةِ فَاعْطَا
وَسَأَلْتُهُ اَلَا تُهْلِكَ اُمِّيْ بِالْعَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ اَلَا تَحْتَلُّ نَاسَهُمْ نَسَبُهُمْ فَسَعَيْتُهَا مُسْلِمٌ مِنْ بَنِي قُصَايَا مِنْ رُفْسِ رُفْسِ رُفْسِ
کہ حضرت زور مایا کہ میں نے ابونہیں دیکھا کہ میں بہت میں لعل ہوا تو ماکاہ ہاں مہیا اور طوطی کی حور و نظری اور میں
عوتی کی جیسی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو متوڑو کہ ماکاہ یہ لعل اور ایک میں نے محل لکھا کہ اوکو ص میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کمال ہے تو میں نے کہا
یہ محل میں غلط ہے سو میں نے کہا کہ اوکو اندر طاؤں تو اسکو دیکھوں بھی محکوم تیرا تنک اذرا اے عمر میں کھر آنا تیرا کہ تو عمر فاروق سے اور عرص کی
بارزل اللہ میں کیا آت رہے تنک کتا و اس حدیث میں ام سلمہ کا مہیا اور عیسا صفت ہو اور لال اور عمر فاروق سے کہو کہ بہت کی بہتارت ہو
سَعْدُ مَا اَنِي وَاَجْرٌ سَأَلْتُ رَبِّيْ لَسَا فَاَعْطَانِي اَشْيَا وَسَعْيِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّيْ اَلَا تُهْلِكَ اُمِّيْ بِالسَّيِّئَةِ فَاعْطَا
وَسَأَلْتُهُ اَلَا تُهْلِكَ اُمِّيْ بِالْعَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ اَلَا تَحْتَلُّ نَاسَهُمْ نَسَبُهُمْ فَسَعَيْتُهَا مُسْلِمٌ مِنْ بَنِي قُصَايَا مِنْ رُفْسِ رُفْسِ رُفْسِ
کہ حضرت زور مایا کہ میں نے ابونہیں دیکھا کہ میں بہت میں لعل ہوا تو ماکاہ ہاں مہیا اور طوطی کی حور و نظری اور میں
عوتی کی جیسی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو متوڑو کہ ماکاہ یہ لعل اور ایک میں نے محل لکھا کہ اوکو ص میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کمال ہے تو میں نے کہا
یہ محل میں غلط ہے سو میں نے کہا کہ اوکو اندر طاؤں تو اسکو دیکھوں بھی محکوم تیرا تنک اذرا اے عمر میں کھر آنا تیرا کہ تو عمر فاروق سے اور عرص کی
بارزل اللہ میں کیا آت رہے تنک کتا و اس حدیث میں ام سلمہ کا مہیا اور عیسا صفت ہو اور لال اور عمر فاروق سے کہو کہ بہت کی بہتارت ہو
سَعْدُ مَا اَنِي وَاَجْرٌ سَأَلْتُ رَبِّيْ لَسَا فَاَعْطَانِي اَشْيَا وَسَعْيِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّيْ اَلَا تُهْلِكَ اُمِّيْ بِالسَّيِّئَةِ فَاعْطَا
وَسَأَلْتُهُ اَلَا تُهْلِكَ اُمِّيْ بِالْعَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ اَلَا تَحْتَلُّ نَاسَهُمْ نَسَبُهُمْ فَسَعَيْتُهَا مُسْلِمٌ مِنْ بَنِي قُصَايَا مِنْ رُفْسِ رُفْسِ رُفْسِ

[illegible]

آدم واطلاقاً

104

[illegible]

کتابخانه مجلس شورای اسلامی

100

[illegible]

1300

[illegible]

مجلس

پہلے جو کرنا ہو سو کر لیتا ہے پہلے سارے عالم میں ہوا ان ظاہر ہوگا اور میں ایک عجیب تفل کا حاور کیا گیا کہ اَنُوْدُ دِ شَرِّ الْکَاذِبِینَ

1896

1292

1494

19. 2

49.1

19-2

۱۰ فی الشجرۃ کونکہ، سخاری اور سلم میں محمد اسد بن مسعود رحمہ روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسلئے کہ سحر کھائے میں رکت یعنی نوافل قوت

صوم وحايه من وهد الحواصي تصدقوا انيوسك الرجل ينيى صدقتم فيقول الذي اعطيهما اوحساياه من قبلها اما ان

فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَالْتَمَعْتُ مِنْ تَقَاتُلِهَا سَمَاعِي وَأَوَّلُهَا فِي عَارَةِ مَنْ رَأَى رَوَايَتِي، كَمَا فَطَرْتُ دُرَّيَاكَ صَدِيدَةً دَوْدِيَّةً لِرَوَايَتِي

ونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ ایک مرتبہ جو چھاکہ اگر عورت کو اختلام ہو اور وہی کا بانی دیکھو تو غسل کرے حضرت فرمایا کہ ہر غسل کے بعد حضرت عائشہ
 فرماتیں کہ میرا بڑا بڑا عورت کو چھلختلام تھا ہر مرتبہ حضرت یہ حدیث دہرائی کہ اگر عورت نے منی نہ ہوئی تو لکھا مامونہ کی صورت کے طرح مستحب تھا
 خ سئلہ عن الکحل وضمائمہ فی التہلیل قال لا یجوز لہا ان یسجد لہا من اللہ عنہم روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ تیرا انداز ہی کیجیو اسمعیل کی اولاد
 اس کے بعد کہ تھارایا تیرا انداز تھا و خذ الصاریر انداز ہی کرتی تھے تہ حضرت یہ حدیث دہرائی اور فرمایا کہ ہم غلامی قوم کے ساتھ تہ تیغ و سری قوم نے
 تیرا انداز ہی ہر قوم کی حضرت فرمایا کہ تم کیران میں تیرا انداز ہی کرنا دیکھو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا انداز دین اور آج اوس قوم کے ساتھ ہیں اور ہر گز
 نہیں حضرت فرمایا کہ تیرا انداز میں تم اس کے ساتھ ہیں اس حدیث معلوم ہوا کہ الصاریر حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں تیرا انداز ہی کی اس طرح تاکید فرمائی کہ حاد کا
 وسیلہ سے کہ اللہ عنہ عند التہلیل قال لا ساری اور مسلم میں جاریہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ابو یوسف کا بعد از جناب ام رکھتے تھے
 روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص نے بیابا ہوا آٹو قاسم نام لکھا پھر آٹو حضرت کو مردی تہ حضرت یہ حدیث فرمائی **ق** عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما وکل
ع نیک وکل منک لکین ساری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ بسم اللہ کہ اور جو داہن ہاتھ لکھا اور اوسط لکھا و
 تیرے قریب و عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ میں لکھتا تھا اور رکاتی ہر طرح سے لکھا تھا تہ حضرت یہ حدیث دہرائی اس حدیث معلوم ہوا کہ اگر کو ایک
 لکھا ماست **ق** عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما وکلکونہ وکلکونہ ساری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ نام لکھا کر دیکھ نام پر اور کہ کینت
 میری کینت کوف کینت او سکوتو ہیں صبر اب کی لفظ ہو علیہ الوالقاسم اور ابو جہر تہ کینت الوالقاسم تھی سو فرمایا کہ ابی اولاد کا محمد نام رکھو
 الوالقاسم رکھو کہ وصاحب مین ابی ہے کہ حضرت ابو رزین نے لکھا یا انا القاسم حضرت وکل طرف متوجہ ہوا و سو کہا کہ انا حضرت میں انکو میں لکھا را
 خلا شمع کو کیا تھا تہ حضرت یہ حدیث دہرائی حضرت نام کو دیکھتے تھے میں حکایت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام لکھا تو درست لیکن
 کیسکو الوالقاسم کہتا تھے جس جامعہ کا فصل بیان ہے السعاده میں **ق** عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما وکلکونہ وکلکونہ ساری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ ہر رکوع کے بعد کہ اسو کہ صلو کو برا کرنا مار کا کمال ہے
س عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما وکلکونہ وکلکونہ ساری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ جلیو جہاں یہاں ہے
 یہ گو آگوا صحت لکھا یا صحت گو گو میں حضرت فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ اگر کو ایک مرتبہ تہ حضرت کی راہ میں جاتے تھے وہاں ایک سار
 کہو وہ اسکا خدا نام ہے تہ حضرت حدیث دہرائی میں ہمارا کہ اس کی ساتھ میں جیسے ہمارے ساتھ ہی اسی طرح حدیث کی یاد رکھو لکھا کی
 میں ہمارے ساتھ رہتے تھے کہ یہی روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اگر کو ایک مرتبہ میں ہمارا کہ اس کی ساتھ میں جیسے ہمارے ساتھ ہی اسی طرح حدیث کی یاد رکھو لکھا کی

۱۹۳۰

۱۹۳۱

۱۹۳۲

۱۹۳۳

۱۹۳۴

۱۹۳۵

وہم قائلہ انہی خیر منکم لکن انہی سیرتکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت فرمایا چاہیے کہ وہ آدمیوں میں ایک آدمی جہاد کو چاہے اور
 ثواب دونوں میں سے لے کر حضرت اوس نے فرمایا جب قوم نبی جان رہے تھے چھوٹے آدمی جہاد کو جہاد میں اور بڑے آدمی صحابہ میں جہاد
 لڑا کہ ان کی خبر گیری کر نیکی ثواب دونوں کو برابر ملے گا **عائشہ رضی اللہ عنہا** کہ فرمائی کہ انا بکرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا
 حضرت کہ کہہ لو کہ یہ تم کہہ لو کہ تم مار ڈی جاؤ حضرت مرض الموت میں جہنم فرمائی اور یہ وحی اسے امانت کروائی چنانچہ اسکا حصہ دوسرے میں
 گذرا جو حضرت کو خاص تھا یعنی امانت کا سونپی حیات میں لو کہ صدیق رحم کو دیا جس صاف اشارہ ہی خلافت کا گیا حضرت اوکو ایسا ولیعہد کیا
سخ ان عملاً منہ فلتکلم و لتسطل و لتقع علیہ صلوۃ تعز آوارہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمائی کہ حضرت فرمایا کہ اس
 کہہ دو کہ تو اور ایسا اور ایسا کر تو اور بیٹھے اور ایسا رو رہ تمام کر و حضرت ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں جھکا کھڑا اسکا سر بوجھا لوگوں نے کہا
 کہ یہ اوس اسرائیل ہے کہ مدینا ہی ہو کہ رو رہ رکھو دھوپ میں کھڑا ہی اور کسی کلام نہ کر و حضرت یہ حدیث فرمائی زورہ عبادت تھا اوسکی احارب دی اور
 بدولہ اور دھوپ میں کھڑا ہوا عبادت تھا اسو سے فرمایا معلوم ہوا کہ میرے شروع بدر کا اور اگر ایسا ہے **ہر** ان عمر مکرہ و لکن ارجح انہو لیکل عہد
 حتی یظہر انہو یحیی حصہ آخری فاد الہم فی طہر لہما فل ان یحیی حصہ او تمسکھا یا تھا العیۃ الہی امیر اللہ ان مطلق لہما اللیس او
 مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ اس کہہ دو کہ اسی جو رو رحمت کر و یعنی طلاق کو مطلق کر کہ کھڑا ہو سکوا ہی جو رو سا و بھرا و کو
 حصہ یک ہو دو کھڑا و در حصہ او سکوا و بھرا و دو حصہ ہی پاک ہو تو صحت کرے سو پہلے جائے او سکوا و بھرا و گھر میں کہے
 سید مقرر ہی حضرت جکا حد حکم کیا ہو کہ عورتوں کے طلاق میں ہوا کر و عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اس نے ایسی جو رو کو حصہ میں طلاق دی عمر فاروق
 رحمہ فی حال حضرت کہا حضرت صاف ہو کھر چلے دے فرمائی اس حدیث معلوم ہوا کہ حصہ میں طلاق دے مانتد مکر وہ اسکو حصہ میں ق طلاق مدعی کہ تو بہت سے
 کہ کب عورت حصہ یک ہو تو دونوں حصہ کے او سکوا طلاق دیو **ق** سہل ان سعد بن عوفی علا مکرہ لہما لعل فی انہو کہ انکم التا علمہا ساری اور
 مسلم میں ہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت انصاری عورت فرمایا کہ ایسا کر و بھی علام کہہ دو کہ میرے لکڑی کا مسرہا کہ او میرے لوگوں کا کلام کر و
 و ایک انصاری عورت کا رومی علام ٹھہری کا کام کرنا تھا حضرت اوس سے مسرہ کی روایت کی چنانچہ او مایا تھا حضرت او میرے حصہ ٹھہرا کر تو تھے اور
 مسرہ تھا تو میں یہ سنوں ٹیک بکڑ حصہ ٹھہری تھے حضرت کو او میں تکلف ہوتی تھی ایک صحابی حکام تمیم تھا عرص کی کہ چہرت مسرہ سے حسا
 تمام کو ملک میں ہوتا ہی تھے حضرت مسرہ مایا **عائشہ رضی اللہ عنہا** کہ فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا کہ اس سے روایت ہے کہ
 حضرت عسے فرمایا کہ جانی لاد مسجد ف گھر میں ایک مکان تھا رہاں عورتیں باڑھتی تھیں او سکوا مسجد فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد رہاں

۱۹۷۵

۱۹۷۶

۱۹۷۷

۱۹۷۸

۱۹۷۹

اسی کہ حضرت عائشہؓ اوستہ حاضر تھیں اور حاضر کسی میں جانا درست نہیں اور یہاں تک کہ انحضرتؐ ہاتھ نہ دیکھا ہو کہ اگر کوئی چیز چھو کر
 تو درست ہے جائزہ کو سجدہ اندر جانا منع ہے **خبر غارک** کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس لایا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے
 اللہ کے رسول ﷺ کو میری منہ سے روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ اوندیو میرے اور پیات شکلیں شکے دے رکھے ہوں کہ میں لوگو کو وصیت کروں
 یہ حضرت اوسوقت فرمایا کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری میں حسین حضرت کا انتقال ہوا ان حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ جب
 فی یہ حدیث مروی تو ہمیں حضرت کو ایک تلخا میں ٹھلایا اور اوں شکوت پائی وانا متروک کیا یہاں تک کہ حضرت اتارہ کیا کہ اس بھر حضرت باہر
 اور سارے رھائی اور خطہ یہ معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی کمال شدت تھی یہ ہر کا اتر تھا جو میں یہودی عورت یا تھاق افسر
 کثیر قوا کا کثیر قوا و سب سے بڑا و کثیر قوا سحاری اور مسلم میں اس سے روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ لوگوں سے رومی اور آسانی کروادیت بکرو
 اور تسکین اور دلاسا داور یہ بھر کا وف بھی رومی بچا تاکہ لوگ میں کیس میں حلقی اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت کریں *

۱۹۸۰

۱۹۸۱

الباب العائشہ

یہ دو سواں باب اسکا اول میں کو حدیثیں ہیں جس کے سر پر امام تاکید ہو **عمر بن الخطاب** کہ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ** وَالنَّصْرُ لِي مِنْ حَرِّ الْعَرَبِ وَحَرِّ
 ۱۹۸۲ **فِي الْأَسْلَمِ** مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ میں مقرر کال دوں گا یہود اور انصاری کو عرب کے نام سے میان تک کہ سوا مسلمان کہیں
 کسی کو چھوڑو گا ف عرب مند اسلام تو حکمت ہی تھی کہ وہاں سے مسلمانوں کوئی رہی حیا سے فاروق اعظم سے بموجب اس حدیث کے یہود کو جو غیر
 سوا کال اور تمام میں **كَهَافٍ سَهْلٌ سَعْدٌ لَاطِطٌ لَا اَنْتَعَادَ لِحُلُمٍ مَعَهُ وَلَا لِحُلْمٍ عَلَيْهِ** **وَلِلَّهِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ حُكْمٌ وَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَهْتَدِي لِعَمَلِهِ**
 ۱۹۸۳ **وَقَالَ نُوْرٌ حَسَنٌ** سحاری اور مسلم میں ہل سے سعد روایت کیا کہ حضرت فرمایا کہ مقرر میں کل علم دوں گا اس مرد کو
 جس کے ہاتھوں میں حرام کر گیا وہ خدا اور رسول کو جانتا اور خدا اور رسول اس کو جانتا ہے یعنی علی رضی کو یہ حضرت لوحک جیسے کہ وہ فرمایا ف
 حگ جیسے میں حضرت یہ فرمایا تو رات کو اصحاب جیہ کیا کیا کہ وہ دیکھے یہ ولت کسکو نصیب ہو صبح کی وقت حضرت کی حدیث میں اصحاب
 ہو کہ ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت فرمایا کہ علی رضی کہ کہاں ہیں لوگوں کہا کہ یا حضرت وہ کی گھنٹی آئی ہے حضرت اؤ کو ملایا اور اسکا
 او کی آکھہ رنگائی اوسنی وقت صحت ہو گئی بھر حضرت اؤ کو علم دیا خدا اؤ کے ہاتھ پر نصیب کی اس حدیث علی رضی سے کی ثری عمدہ
 نامت مولیٰ **خ** **أَوْ سَعْدٌ لَاطِطٌ لَا اَنْتَعَادَ لِحُلُمٍ مَعَهُ وَلَا لِحُلْمٍ عَلَيْهِ** **وَلِلَّهِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ حُكْمٌ وَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَهْتَدِي لِعَمَلِهِ**
 ۱۹۸۴ **وَقَالَ نُوْرٌ حَسَنٌ** سحاری میں نور سعید سے روایت کیا کہ
 حضرت محمد ﷺ فرمایا کہ اللہ میں تم کو ایک سورت سکھاؤں گی جو قرآن کی سب سے توفیق سرگ اور اصل ہے مراد سورہ فاتحہ ہے صاحب ساقون میں کہ فرمایا

صاحب ساقون

P. 15

414

P. 14

418

K19

P.F.1

1998

فَوَسَّيْ رَاوَدِي بِحَاوِيَاتِكُمْ يَوْمَ حَيْرِ اَهْلِ الْاَرَبِ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ نَسِيَةً كَانُوا الْفَاوَادُ لَمَّا اَذْنَمْتُمْ مِثْلًا فِي حَاوِي اَوَّلِي لَمِنْ حَاوِيَتِكُمْ وَاَيْتُكُمْ
صَحْرَتِي وَاِيَاكُمْ اَحْ اَفْصَلُ مِنْ تَمَامِ اَلْهَيْسِ بِحَصْرَتِكُمْ خَبْكَ حَيْسِكُمْ وَاِيَا اَوَّلِي وَاَوَّلِي صَحَاكِي بِرَايَا تَيْسِ اَوَّلِي وَاَصْحَاكِي بِت

یہ رعیت کی تھی جس میں میدان میں لڑکھو جو ہائیکے مرقوم نہ تھا ویسے کہ حضرت ابو کو یہ سن کر ہی اراضی راہت میں آنا ہو کہ یہ سب رعیت
تھو قہ السوائے محمد و آلہ و صحبہ و انصار و اہل بیت و اہل کتب و اہل ایمان و اہل اسلام میں اس رسم روایت کہ حضرت ولایا کہ تو ان کے ساتھ نہ لکھتے تھے حضرت کہتا ہوں اس سے

روایت ہے کہ ایک مرد جو چھکرا رسول اللہ قیامت کے بجلی حضرت ولایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو جو چھتا ہے اور کہا کچھ سامان نہیں زیادہ ہمارا
نہ رہا لیکن میں نے اس اور رسول اللہ صحت کھتا ہوں کہ حضرت یہ حدیث روای یعنی قیامت میں نبی محبت کے ساتھ ہمارے ساتھ ہو گا اس حدیث کے راوی
یعنی انس ہیں کہ ان کے نسخے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضی اور فاروق رضی کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیاء اور اولاد کی صدق
محبت کے ساتھ محمد علیہ السلام اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ ان کا اور ان کے محبت کی علامت ہے اس لئے کہ ہر شخص کا حشر ان ہی دوست کے ساتھ ہو گا
واللہ اعلم بالصواب

[illegible][illegible]

که هر مسلمان بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است

۲۰۴۵

و هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است

۲۰۴۶

و هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است

۲۰۴۷

و هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است

۲۰۴۸

و هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است

۲۰۵۰

و هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است هر کس که بخدا کاسی که در جنت است و یک کاسی که در جنت است

۲۱۰۱ ...
۲۱۰۲ ...
۲۱۰۵ ...
۲۱۰۶ ...
۲۱۰۷ ...
۲۱۰۸ ...

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے توحید کو جو صفت دیکھا تب یہ جدید ہوائی یعنی سخی الہا تو علم بن کر نہیں پہنچ سکتے تھے کہ وہ حق
خبر میں تھا جس کے عذاب بن کر قرار ہو گیا تھا کی زبان کا ہی ثابت ہو گیا **خبر** انہو خبرہ ہما من طعام یحی وانی وندین نصیبان وینحی
۲۱۳۵ **فما لونی الا قد عوت اللہ کہم لا یمروا بعظیم ولا یردوہ الا وحدا علیہا طعاسا قالہ کہ حین قالہ لا فانی بعظیم ولا ردتہ صلا**
ما بال العظیم والودتہ بخلاہم الیہ روایت ہے کہ حضرت زبیر اکبر سے دونوں ہی بڑی اولاد ہیں کا کما ہر اولاد کا سال نویں ہو کر میری ہر ہفتہ میں
جو کہ الیٰہی نے اور جو کہ ہیں سلو و ہونے کے کما ہر ماہ کا نویں کے واسطے خدا دعا مانگی کہ وہ جس کی اولاد پر ہو کر کلید اور پانی خزانہ میں حضرت
ابوہریرہ فرمایا کہ حضرت اونی فرمایا کہ میرا بڑی اولاد لانا تو ابوہریرہ لگا کہ بڑی اولاد نہ لائے گا کیا سبب **ف** ابوہریرہ روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا
میرا واسطے پیسے لانا کہ میں عبادت کروں اور بڑی اولاد نہ لائے نہ اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت زبیر نے فرمائی نصیبان ایک سر کا نام جو وہاں جو کہ سلمان پر ہوا
حضرت کو کی تعریف کی اور عاکی حضرت کی دعا بڑی پر گونج ہم دعا ہر او کو جس کھانہ میں ولید گمان میں جاتی ہو کو کو کو جانور کھانہ میں اس سے ہدی اولاد ہوتا تھا
مع واہ او عید لانت الخراج ہو رقی احرہ اللہ لکم فعمل معلّم من حکمہ سخی فطعوا قال ابو عیدہ فارسلنا الی رسول اللہ ۲۱۳۶
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ قال قالہ فی حوت مئیت رماہ البحر قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب حق
اللہ مسطابہ امالہ وصفت فی انہ ہایہ انوالہ احدت مصعبی لیکلہ الاحد احدیۃ عشرۃ من شہر التیسع الاول سہ اثنی
وعشرین و سبائیۃ و قلب اللہم اربی اللیلۃ بینک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السلام و انتک تعلم اسما فی الذکر
فرایت بعد صغیر من اللیل کانی والسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مشربۃ و فمر من اصحابی اسئل صاحبہ دین اللہ
فقل بارسل اللہ ما تقول فی حوت مئیت رماہ البحر احوال ہو فقال و هو ستم الی نعم فقلت وانا اشد الی من یأکل
الذبح فقل لا اصحابی فانہم لا یصد قونی فقال لہذا ستمتی و عا لونی فقلت کف یا رسول اللہ فقال کلاما کتب
یخضر فی لفظہ و اما معاہ عرضت قونی علی من لا تشلہ ثم اقل علیہم یلو معہم و یعطوہم فقلت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
و اما اعود باللہ من ان اعز من حدیثہ بعد کئی فی حدیثہ الا علی الدین حکموۃ و مما تنحی لیکہم ثم لا یجدون فی انہم
خرجت ما قصی و یسئلون سئلما سلم میں ابو عیدہ سے حجاج روایت ہے کہ حضرت زبیر اکبر مردہ محمدی کی ہر کہ خدا تمہارے واسطے کالی سو گیا
ساتھ لو کہ گوست کھانی ہو تو ہو کھلاؤ ابو عیدہ کے کما تو ہے حضرت کے ہاں کو لو کہ گوست سمجھاؤ حضرت کے کما یا یہ حضرت کے اس میں مجھ کی کہ میں فرمایا حکو
سمدے ماہر کی میں ڈال دیا تھا **ح** حارر کہ روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میرا کما کیا تھا ساتھ کا کھانا ہو چکا کہ میرا حو کہ عا لونی

جو کسی کھنڈے نہ دیکھا اور کسی کان نہ سنا اور کسی آدمی کے نہیں جہاں گداز میں کسی کو نہ واسطے ایسی جہد و محنتیں میں کہ ان کے مانند دنیا میں کوئی چیز
 ۲۱۵۸ حکومت الہیہ مصر عہد پست مال را یا عالم پاک + **ہُوَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ**
 دوسرے مسلمین اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں نسبت اور نیز کہ میں سہایت رواہ ہون ساہ سے سے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرا تہ میرے
 ملایا اور سہی کیا ہوں اس کو اور اس کے سامنے کے گا کو جو پڑ دیتا ہوں **و** یعنی جو عبادت اور عمل کھائے اور تہمت واسطے ہو وہ حد درجہ قبول میں ہر روز
 ۲۱۵۹ حدادی عبادت اور عمل کہ مقبول کرے جو حداسی واسطے خالص دوسرے کیا اس میں کچھ بھی لگا ہو **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ**
 ادا کوئی دھاری اور علم میں اس پر روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ خدا و یا یا کہ میں ایسے بندے کے گمان اور ان کے یوں جیسا گمان کہ میری ساری دنیا میں
 بندے کے ساتھ ہوں کہ مجھ کو کہتا ہے **و** یوری و یا ییل کہ اگر مدہ مجھ کو چوسی میں یا کو کتاب تو میں بھی دیکھوں اور چوسی میں یا کو کہتا ہے اور اگر مجھ میں کہتا ہے
 تو میں اس کو اس میں چوسی میں یا کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے
 سے جس جس حداسی میں چوسی میں کہ گناہوں پر پورا خدا و یا ییل کہ خدا مجھ کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے
 ۲۱۶۰ شیطانی دوسواں جیسے کوئی مدول جو تہ حرم کی آفرینے تو سنوئی اور یوں کہ گناہوں کا **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ**
 میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں
 خدا و یا یا طریق واسطے است کیا کہ اور عبادت میں چوسی میں یا کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے اور چوسی میں اس کو کہتا ہے
 ۲۱۶۱ سہ کہ ہر عبادت میں دسے آدمی کو تہ یک میں مگر دیر میں تہ یک میں اس واسطے کہ او کو بھوکہ میں میں جس کو میں **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ**
لَقَوْلُونَ مَا كَذَبَ اللَّهُ أَحَدًا قَوْلُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَصَحَّ خَلْقُ اللَّهِ مسلم میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں
 لوگ ہر تہ کہتے ہیں کیا کیا ہے یہاں تک کہ کہیں گے یہ تو خدا و یا یا کہ میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں اس پر روایت ہے کہ حضرت و یا یا خدا و یا یا کہ میں
 کہ نہ کرتے یہاں تک کہ تو بجا یوں کہ خدا میں تہ دکر گئے حال کہ اسے را کوئی حماقت میں اس واسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہے حوالہ دے گا و خود ہو بعد عدم
 ظاہر ہوا و جسے وجود کی نہ اندا ہوا و اما وہ کیوں کہ غیر کا محتاج ہو یا یہی سوال ایسا ہے جسے کوئی کہے کہ حیرت و آفتاب کی روشنی سے
 ۲۱۶۲ طارے اور آفتاب کی روشنی سے ظاہر مصرع آفتاب نہ دلیل آفتاب حدیث میں آیا ہے حکوایا و سوسہ وہ اخذ ہوا تہ **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ**
هَمْ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ** **وَالْأَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْمَاءِ**
 رواہ کہ اول دس ہو گیا اور جب حداسی کا تو خوش ہو گا **و** رواہ کہ کوئی کو وقت تو یہ جوسی تہ کہ رواہ یوں و او بھوکہ میں کا مل گیا اور جسے ملکر تو اس کا پلو

[illegible]

مدوں کو اور جو اہم کیا حرارہ جو ایک سرری پر ظلم کیا کہ وہ یعنی حد اظلم سو پاک ہوا اسکی صفت عادل ہو اسی واسطے مدوں میں بھی عدل کہیے

رکھا اور وہ فرمایا کہ اِن الْمُتَّحِلِّیْنَ یَحِلُّ لَیَّ النَّوْمِ اَطْلُھُمْ فِی طَلَبِ نَوْمٍ لَا طِلَّ اِلَّا طَلَبُ سَلَمٍ مِّنَ الْوَسْرِ یَدْرُوْنَ اَنْ تَحْتَکَ کَھْرُتَیْ وَیَا یَا اَمْرًا وِیْکَا کَمَا

میں وہ لوگ تو یہیں محبت رکھتے تھے میرے طریقے حلال کو سب سے آج ان کو سنائے میں رکھو گے ایسے پیار میں جس میں کوئی سایہ نہیں ہے میرے سوا کسی اور کی

و اگر تمیں سے محبت نہ کرے میں اور کی محبت صرف خدا ہی کو واسطے ہو یا اور طرح یا اور جہاں ہے انسانی سوا کی محبت یا کی ہر دو قربانیت کو ایسا عمدہ و درجہ بیگ کہ حلالی

حایت اور عرس کو یہاں سے پہنچے **ح** اُوہ رات لائے اَحْصَوْهُمْ یَوْمَ الْعِمَّةِ رَحُلُ اعْطٰی اِیْمَمَ مَدَدَ رَحُلُ بَاعَ حَدَّ فَاَکَلَ مِنْهُ وَ

رَحْلُ اِسْتَأْخَرِا كَا سَوْفِي مَمْنَهُ وَكَمْ لَطِيفُ الْخَرْجِ سَعَادِي فِي الْوَهْرِيِّ رَوَيْتُ بِكَ حَسْبَكَ وَمَا يَصْدُرُ مَا تَكُنْ فِيهِ مِنْ حَقِّكَ مَنِ مَعَ تَبْوَنَ

قیامت کو دن ایک تھوڑے بڑے مسافروں کا ایک مجمعہ ہو گا اور وہی کو چاہے اس کے مت کھانی اور تیسرا مرحلہ کسی مرد کو مردوری لگنا یا بیہوش

نوراکام کرو الیا اور اسکی دوری نہ دی ف حد اکو درمیاں وی ایسی کسی سے قول تم کی حد اکو درمیاں پکیرا کسی سے عرض کیا حد اکو صاں دیکر افرات فرات کہیں

[illegible]

میرے کے وہاں آ، ہوں آدھ اور میرے لیے ہر چیز کا گف، یوں روایت یوں کہ جب سیدہ احمدہؓ نے عائشہؓ کو کہا تو میرے سید کے میری

عربی کی ارحم الراحمین کسا جو دوا تاج کمر سے میری سا اور صفت کی اور حاکم لوم الدین گستاخ اور تاج کمر سے میری ٹرائی ساں

اور جسے اگر ایک سبغین کو کتب جو حدیثوں کے لیے تیار اور تحریر کی گئیں وہ ہیں جو حدیث کا اصل و فائدہ نہ کہ اس کا واسطہ ہے۔ یہاں پہلے صراط السقیم صراط الدین العزم علیہم السلام

العصوة: شتم الناس، كذا هو حذف ما هو في كسر ميم کے واسطے سے یعنی سہو و فاحش میں دو غلط میں اکا جمود و ساد و سر و عالم و محدود و ماحول کے واسطے سے ہوا۔

میرے واسطے سو اکی سٹھ و ایک ہزار سی سو و تین سو و تیر اور میرے دیوال آہوں آدھ سو و تیر اور ہر گدی ادا دم و کو تکر لہ دیک و مستثنیٰ

لَمْ يَكُنْ لَهُ دِينٌ وَمَا لِكُمْ بِهِ أَنْ يَأْتِي بِقَوْلِهِ كُنْ لِي جِذْعًا أَوْ يَخْتَصِمَ لَكُمْ إِلَىٰ أَمْرِ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِي بِقَوْلٍ خِلَافَ مَا قُلْتُمْ وَيَخْتَلِفُ أَلْسِنَتُهُ لِيُضِلَّ أَعْيُنَ النَّاسِ وَيَأْتِيَكُم بِالْبَيِّنَاتِ حِينَ لَمْ تَحْتَسِبُ ثُمَّ يُنْزِلُ عَلَيْكَ آيَاتِهِ فَيُحَرِّصُ عَلَيْكَ وَيَبَيِّنُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

اِحْتَدَا اللهُ يَكُنْ اَوْ اَمَّا هُوَ حَلَّصَهُ الَّذِي لَمْ يَكِدْ لَهُ يُولَدُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْوَى أَحَدٌ سَخَّرَ عِيسَى الْمَسِيحَ رُبُّكَ لَهُ مَسِيحًا وَرَأَيْتُمْ أَهْلُوا

کہ وہ تم سے پیشتر ہو چکا ہے اور اس کے لیے ہم بھی اوروں کے لیے دی اور اس کے لیے تقویٰ بھی اس پر حاصل اتوار کے اس نول میں کہ کہ اس کو کہ حد تک کہ بھی دوسرے اس کو سادہ

۱۱۔ ایک بار مجھ سے آواز میں کسی عجیب سی باتی دہرائی گئی وہاں ایک کاما ماحولہ آرا رہی۔ ہمیں اس کا نام مانو آسان ہم اور دیگر

ہر کسبہ و کار کا جو ذرا سے راسخ ہو کہ حدیث میں آیا اور حال مکہ میں تو وہ یہ کہ اہل مکہ میں جو یہ سلسلہ سادہ کسی سے جاوڑا ہو سکر چکا ہو

کمال اور انکے اور پانوں سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہو لیکن تحقیق مطلب یہ کہ جب موت الہی سے ہند ہر ساری الامور کو سکھاتا ہو کسی چیز کو قتل و کشتی
 نہیں ہتی اور جو رضا الہی کے کوئی آرزو اور منت ہو سکے دل میں ہمیں داخل باقی تو کوئی کام ہمیں حد کی مرضی نہ ہو جس میں ہر سکا انکے کان نہ
 یا انون مرضی خدا کے تابع ہو جائیں اور کسی مرضی کسی چیز کو دیکھ نہ کوئی بات کہ سے سو ایسے عمدہ و جمل کر سکا طریقہ اس میں اتنا دیا کہ دم توڑے
 جمل ہوتا ہو یعنی جب شے عاقلہ قرآن الہی و صلائی فرمائی گئی ہو عبادت کوئی طریق نہیں ہو اسطرح وہ جتنا دیکر باندھتا ہو اور عبادت و قہم جو مرض اور اصل کو
 عبادت تو ہر وقت ہمیں ہوتی کہ اس کے وقت مقرر میں تو مشاق سیدھے دل قوتوں میں جو مرض سے حالی میں تغافل اور حالی نہیں رہا جاتا ہو اسطرح او حالی
 وقتوں کو اصل عبادت سمجھ کر کھتا ہو حنیفہ کمال شوق اور جلاوس اسی طرح ہو مل پرستند تا تو موحب حدیکے مقبول دگا ہماری اور محمول آئی ہو کر
 ہو سکا یہ حال ہو جاتا ہو شعر مجہ گویشم تاجہ وانی + ہر تہیم باطرائی + اس پختہ سے صاف تات ہو کہ ایسا عمدہ کمال مہول کتر ہو اصل سے ہمیں مدبر ہوتا
 تو معلوم ہو کہ جو بعضے جمل بعضے خلاف مزاجے مانای مقبول ہو ایسا کمال تات کرتے ہیں ہوا کا عطا گمان ہو اسطرح کہ اصل کا کیا دکر ہو دی لوگ تو مرض کوئی
 جٹ کر لاتے ہیں خ انوہرہ ما لکھنہ المؤمن عیدی حرا عدا اقصت صعیبہ من اھل الدنیا تم احتسنتہ الا انھہ بخا جمل اوتہرہ

۲۱۶۲ روایت کہ حضرت عا ویا حدیث کہ ہر شے کے سو ایمان کر سکا دیکھا کوئی ملا نہیں حد کہ میں سے او سکا اہل دیکھا یا رالیا بھروسے فوٹ کے واسطے صر کیا
 ۲۱۶۳ فی بعضی حدیث کہ اس کا دوست جیسے مانای جو رعیا ثلثیا یا عیانی یا او تاد کر گیا اور اسے صبر کیا تو اسکا مدلا جانے نہت مقرر کیا خ انس و انوہرہ من
 اھل الدنیا ویرث من عادلی و لکنا بعد نار فی ہا تھا ارنہ و ما رحدث فی کسی انا فاعلہ ما رحدث فی قصص نفسی عندی المؤمن نکلہ الموت
 واکوہ مساء تہ ولا نکلہ منہ و ما تقرت الی عیدی المؤمن میل الرھد فی الدنیا ولا نعتد میل اذ انہ ما افترو صلتہ علیہ صحاب
 اسرا ہر اوتہرہ روایت کہ حضرت عا ویا حدیث کہ جو میر ولی کی حقارت اور ذلت کر اور دوسری روایت میں کہ جو میر ولی کی عداوت کر تو اسے اللہ
 سے سخت لڑائی کر مادی ہی او کسی میر میں حکما میں کر مو اللہ ہول محکو تردد ہمیں ہوتا جیسے ایسے مد امداد کی روح قص کر میں تردد و قہم ہے وہ تو موت کو
 کر وہ حلتا ہو اور میں اس کے طول معینے کو کر وہ حلتا ہو اور حال انکہ اسکو موت کوئی چارہ میں یعنی اسکو مراحہ و رہے اور میر کے امام عا ویا کر دیکر دیکر
 جا ہی ترک کیا کہ امام میر کی مدگی کی مرضی او اگر کسیے رابر ف علی و مو اتقی ہوس ہی جیا کہ نزل میں حد دیا یا کہ اولیا رائد میر کچھ حو اور ہم میں اولیا رائد
 میں جو اصل لک اور بہر گاری کر کھتے ہے او یہ حو دیا کہ جیسا محکو امداد کی موت میں تردد ہوتا کسی جیر میں ویا تردد ہمیں ہوتا جو حد تردد کہ کسیے
 اس میں مرید حمت کا یہی یعنی ایمان کی رکت و اور جو حمت سے جو تک تردد کو حلتا ہو ای طرح سے کیا جیسے حو تھی حدیث میں بیماری اور کھو کوہ پاس کوئی
 ذاب یا کہ پرست فرمایا بھر دیا کہ مر الہی کا کوئی طریقہ کر کے یا ہر میں اور کوئی عبادت کہ مرض سے اصل میں بھی حلو الہی کی اسی موت سکھانے کو

بعد یہ تحریر ہی اعمال میں جبکہ تحریر سے تیار کرنا ہوتا ہے ہون پھر کماؤن اعمال کا اور ملا دو گسا سو جو شخص بہتر ملا پو تو چاہے کہ خدا کا شکر کری کہ جو کسی
کمالی کو فضل انگیا اور عیالو کے سو ابراہیم پو تو وہ اپنی جان سو اکیس کو اولاد ہوتا ہے تو کہ جسے جیسا کیا وید ساری پیا پیا اس حدیث میں تمام بندہ کی
محتاجی اور عاجزی اور خدا کی سوکت اور تباہی ہوتا ہے اور پو ای اور کریم اور عدالت کا بیان جو یعنی بدون میری التجا کا تصور کوئی کام نہیں چل سکتا تھا
میں راہ مانی اور طعام اور لباس تکمیل سکتا ہے نہ آخرت میں گناہوں کی مغفرت بدون سیر ہو سکتی ہے تو تم کو یہ سیکھ لے گا اور عا کر تاہر حال میں لازم ہو گا
میری بی پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب بغیر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسپر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف ہیں اور اگر تم حلال اور حلال
اور موعوں کے برابر ہو جاؤ تو یہ کچھ نقصان ہیں بھرا پی عطای حیات کی شان کی کہ اگر تمام جہان کے طرح کے سوال پو کر کیجیے تو بھی یہاں کچھ کمی کا
حرف نہیں بھرا پی عدالت بیان و مانی کہ آخرت کا قواب اور عدا کا سبب تمہارا اعمال میں ہماری عزت کچھ ظلم نہیں **قَالَ هُوَ يَدْعُو لَكَ حَمْدًا**
إِنِّي إِذَا قَصَدْتُ قَصَاءً فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو إِلَيَّ إِلَّا بِأَسْطَرَّتْ كَأَمْثَلِكَ أَنْ لَا أَهْلُكُمْ بِسَبِّ سَامِيَةٍ وَلَا أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا
يَسُوِي أَلْفِهِمْ يَنْسِيهِمْ نَيْصَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْطَرُهَا أَوْ قَالَ مَنْ يَنْفِي أَفْطَارَهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ بِهَيْلِكَ
نَعَصًا وَنَعَصُهُمْ يَسْتَنِي نَعَصًا سَحَارِي اور علم میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت فرمایا جاؤ فرماؤ کہ محمد میں جس کسی جبر کا حکم کرنا ہوں تو اس کو
کوئی نہیں بھیڑ سکتا اور البتہ میں نے شکوہ دیا یعنی میری امت کے واسطے یہ تمہارا جہاں کیا کہ او کو میں عالمگیر خواہ سے سارا لون گا اور او کے سوا کسی شمس کو
اور میرے غالب و گلا سطر یہ کہ او کی خیر کو او کا کھڑا لے اگرچہ او میرے تمام دیا کو اطراف حواس کے کافر جاؤ کرین کا و دو کا علیہ سوا سطر ہو گا تاکہ
امت کے لیے لوگ بھون کو ہلاک کریں اور مجھے ان کے بھون کہ قید کریں **فَإِذَا قَصَدْتُ قَصَاءً فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو إِلَيَّ إِلَّا بِأَسْطَرَّتْ كَأَمْثَلِكَ أَنْ لَا أَهْلُكُمْ بِسَبِّ سَامِيَةٍ وَلَا أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا**
نہ ایسا قطع پڑے گا جس میں کے رستہ دین ایسے کا و ان پر حالت ہو گئے کہ بالکل انکو میت اور بالود کر ڈالیں ہر حد تک جبر حال اور ہلا کو کے وقت میں لاکھوں
لکھ کروہی سلاسل قتل ہوئے لیکر بالکل میت اور بالود ہیں ہو گئے ہاں یہ البتہ ہے کہ اس امت میں اس کا احلاف اور تر و ساد و عارت گری اور قتل
موقوف ہو گا جیسا کہ تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے

الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَمَاعِ الْأَدْعِيَةِ

ماروں میں حضرت کی دعائیں ہیں جو ہر ایک مطلب کی جامع ہیں افضل بھی ہو کہ حضرت کی دعائیں یہ کہ کے عمل میں لاؤ اور سطر کے اول تو یہ کہ کوئی
ایسا مطلب ہی بادیاوی نہیں جسکی حضرت محفل یا مصلد عالمی بدو سے کہ جو صاحب حضرت کی سال ملک پر گدہ کی ملائکہ مارکت ہو قبول
ہے تو ہوتے حضرت کی دعاؤں کیا صر و کا و دعاؤں کو کیجیے **قَالَ سَأَلْتُ أَدْعِيَةَ الْبَاسِ وَكَانَ الْبَاسُ وَالْمَسْأَلَةُ السَّائِلُ لَا سَعَاءَ وَلَا**
۲۱۸۰

۲۰۔ کہ انہی معصرت کو انصاف کی اور انصاف کے بیوتوں کی ﴿أَوْ هَدِيَّةً﴾ اعطائیں ﴿فَالْأَوَّلُ رِشْوَةٌ﴾ اور اللہ کے لئے معصرت کا

اللَّهُمَّ اَعْمِدْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّيْلُ قَدْ قَضَتْ قَالَ وَاللَّيْلُ قَدْ قَضَتْ

حاجی اوسم میں الوہریرہ روایت کہ حضرت دمایا کہ الہی حضرت کریمندائے والون کی اصحاب کے کیا یا رسول اللہ اور مال کترائے والون

[illegible]

حضرت نے فرمایا اہی حضرت رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی اس طرح کے عجیبے حضرت فرمایا اہی

کترائے دواؤں کی صحیح معیت، ریف جمہ اور دوا میں محضرت کے ساتھ سرمایہ سخی اور انتر کھان سٹھ سرمایہ سخی سٹھ سرمایہ

مے میں نہ پہنچے تو اس حاکم و مایاکہ محلے ساتھ رہائی ہو وہ اپنا احرام نبول لے لے اور ایسا سر منڈائے جس طرح کا وقت اور کونسا احرام اور محلہ کرے

محروک خود ایسا سرمدوں فرمائی یہ ہے کہ سرمد کو جو حیلے ساتھ فرمائی۔ حتیٰ او میں سے لوصوں کو موصیٰ علم کے لیے سرمد والی اور لوصوں ایسے سر

[illegible]

کے پیشانیہ کے لئے کہ جس طرح ان کے ہاں وہ سب سے پہلے دیکھیں گے۔

معصرت کی دعائیں اس کتاب میں معلوم ہوئے ہیں جس میں سرسدا ناماں لکرنے سے حاصل ہے کہ خوف سے مایہ کی (۱) سبھی اچھے کاموں میں

[illegible][illegible]

حاضر رہ گیا محکم پڑے پڑے کال لوگھ اور میرا گود اور میری بڑی اور میرا بچا بھر جھرت رکوس سے براؤٹھاتے تھے تو اس دھمکو سے
 میں شئی حد تک بڑھتے تھے لیکن اسی ہمارے رہتی ہی واسطے جو اور شکوہ آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اور برابر اور
 جو جہ تیری جو آتش میں ہوا کے برابر جو جھرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہ سے اس انخالفین تک بڑھتے تھے یہی تھی تیرا سجدہ کیا اور
 میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے پیر کے اور اسکو جسے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بتائی اور اس کے کان اور آنکھ جیری خدا کی
 برکت والا ہے سب بنائے والوں سے بہتر میرے میں اچر دعا یہ ہوئی تھی کہ حضرت اطمینات اور سلام میرے کے درمیان اللہ سے الا انت تک
 ونا تو تھو یعنی الہی بخشیدے پیرے لیے جو میرے آگے کیا اور جو بھیجے والا اور جو بھیجے چھایا اور جو بھیجے کھولا اور جو بھیجے ریادتی کی اور اسکو بحسن حبسکو تو
 مجھے زیادہ تر داما سے تو آگے کرتا ہے حکم جیسے اور بھیجے اتنا جو حکم جاتا ہے تیرے سوا کسی مدگی کے لائق نہیں ف یہ خوفناک
 مدی تیری طرف نہیں یہی مد کام سے تیری رو کی حاصل میں موتی یا یہ مطلب کہ ہر خدیگی اور مدی کا حلق حد ہی ہو لیکن بندگی کا اور
 کہ ہدی کو اسکی طرف است رکھا جاتی ہے وہاں یا حلق التیرا یا حلق انکھ و احمر یہ میں لاتی اور حال انکھ اس کا حلق وہی جو جمی میں
 یہ دعائیں اہل ماریں رسد و ص میں ہر اید عظم اللہ انت حلف فہی و انت تو قہا لک فماتھا و تحیا ہا لک اخیستہا لک
 و ان آمتھا فاعف لہا اللہم اسئلک العافیة اصابہ رخللا ان تقولہ ادا احد مصححة مسلمین عبد اللہ بن عمر سے روایت
 کہ حضرت فرمایا کہ الہی تو سے میری حال کو یہ کیا تو ہی اسکو مارا گیارے ہی واسطے اسکی مدگی اور موت ہے اگر تھے اسکو مردہ رکھا تو
 ایسی اماں میں رکھ اور اگر اسکو مارتا تو اسکو جس دھمکائی میں مجھے عافیت اور رحمت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت ایک مرد کو ملانی کہ جب لینا کہے تو اسکو
 رٹھا کہ یوق اوھربک اللہم احم الولید من الولید وسکمة من ہتام وعینا من آئی رسیعة والمستطعین مکتة اللہ
 اسد و طثک علی مصر اللہم افعلنا علیکم سیمین کیسی یوسف عاری اور مسلم میں الیہ روایت کہ حضرت فرمایا الہی
 سات دی ولید من لید کو اور سلمیں ہام کو اور عیش س رسیہ کو اور کے کے دے معنے رور سلم کو کو الہی ایماحت حدث ال مصر کی قوم پر
 اور ہر سات رس کا قحط وال جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا صحاف کہے میں جید عرب سماں سے جیسے ولید اور عیساں اور سلمہ زعماد اور حنا
 وغیرہ کھار لیس او کو مست ستانے تھے سو حضرت او کی مخلصی کی دعا کی اور حد لے او کو نکالت دی اور ہر ایک عرب میں قوم تھی دے شحت
 لوگ جو اس واسطے حضرت اور مدعا کی ہر عظم اللہم احرا لی ما وعدتہی اللہم ان ما وعدتہی اللہم ان تھلک ہذا
 العصابة من اھل الاسلام لا تعد فی الا دھن سلم میں عمر فاروق سے روایت کہ حضرت فرمایا کہ الہی بوزار جو تو سے مجھے وعد کیا ہو تھی

۲۳۱۳

۲۳۱۴

۲۳۱۵

۲۳۱۶

۲۳۱۹

۲۳۲۰

۲۳۲۱

۲۳۲۲

۲۳۲۳

۲۳۲۴

۲۳۲۵

۲۳۲۶

۲۳۲۷

۲۳۲۸

۲۳۲۹

۲۳۳۰

۲۳۳۱

۲۳۳۲

۲۳۳۳

۲۳۳۴

۲۳۳۵

۲۳۳۶

۲۳۳۷

۲۳۳۸

۲۳۳۹

۲۳۴۰

۲۳۴۱

۲۳۴۲

۲۳۴۳

۲۳۴۴

۲۳۴۵

۲۳۴۶

۲۳۴۷

۲۳۴۸

۲۳۴۹

۲۳۵۰

۲۳۵۱

۲۳۵۲

۲۳۵۳

۲۳۵۴

۲۳۵۵

۲۳۵۶

۲۳۵۷

۲۳۵۸

۲۳۵۹

۲۳۶۰

۲۳۶۱

۲۳۶۲

۲۳۶۳

۲۳۶۴

۲۳۶۵

۲۳۶۶

۲۳۶۷

۲۳۶۸

۲۳۶۹

۲۳۷۰

۲۳۷۱

۲۳۷۲

۲۳۷۳

۲۳۷۴

۲۳۷۵

۲۳۷۶

۲۳۷۷

۲۳۷۸

۲۳۷۹

۲۳۸۰

۲۳۸۱

۲۳۸۲

۲۳۸۳

۲۳۸۴

۲۳۸۵

۲۳۸۶

۲۳۸۷

۲۳۸۸

۲۳۸۹

۲۳۹۰

۲۳۹۱

۲۳۹۲

۲۳۹۳

۲۳۹۴

۲۳۹۵

۲۳۹۶

۲۳۹۷

۲۳۹۸

۲۳۹۹

۲۴۰۰

۲۴۰۱

۲۴۰۲

۲۴۰۳

۲۴۰۴

۲۴۰۵

۲۴۰۶

۲۴۰۷

۲۴۰۸

۲۴۰۹

۲۴۱۰

۲۴۱۱

۲۴۱۲

۲۴۱۳

۲۴۱۴

۲۴۱۵

۲۴۱۶

۲۴۱۷

۲۴۱۸

۲۴۱۹

۲۴۲۰

۲۴۲۱

۲۴۲۲

۲۴۲۳

۲۴۲۴

۲۴۲۵

۲۴۲۶

۲۴۲۷

۲۴۲۸

۲۴۲۹

۲۴۳۰

۲۴۳۱

۲۴۳۲

۲۴۳۳

۲۴۳۴

۲۴۳۵

۲۴۳۶

۲۴۳۷

۲۴۳۸

۲۴۳۹

۲۴۴۰

۲۴۴۱

۲۴۴۲

۲۴۴۳

۲۴۴۴

۲۴۴۵

۲۴۴۶

۲۴۴۷

۲۴۴۸

۲۴۴۹

۲۴۵۰

۲۴۵۱

۲۴۵۲

۲۴۵۳

۲۴۵۴

۲۴۵۵

۲۴۵۶

۲۴۵۷

۲۴۵۸

۲۴۵۹

۲۴۶۰

۲۴۶۱

۲۴۶۲

۲۴۶۳

۲۴۶۴

۲۴۶۵

۲۴۶۶

۲۴۶۷

۲۴۶۸

۲۴۶۹

۲۴۷۰

۲۴۷۱

۲۴۷۲

۲۴۷۳

۲۴۷۴

۲۴۷۵

۲۴۷۶

۲۴۷۷

۲۴۷۸

۲۴۷۹

۲۴۸۰

۲۴۸۱

۲۴۸۲

۲۴۸۳

۲۴۸۴

۲۴۸۵

۲۴۸۶

۲۴۸۷

۲۴۸۸

۲۴۸۹

۲۴۹۰

۲۴۹۱

۲۴۹۲

۲۴۹۳

۲۴۹۴

۲۴۹۵

۲۴۹۶

۲۴۹۷

۲۴۹۸

۲۴۹۹

۲۵۰۰

۲۵۰۱

۲۵۰۲

۲۵۰۳

۲۵۰۴

۲۵۰۵

۲۵۰۶

۲۵۰۷

۲۵۰۸

۲۵۰۹

۲۵۱۰

۲۵۱۱

۲۵۱۲

۲۵۱۳

۲۵۱۴

۲۵۱۵

۲۵۱۶

۲۵۱۷

۲۵۱۸

۲۵۱۹

۲۵۲۰

۲۵۲۱

۲۵۲۲

۲۵۲۳

۲۵۲۴

۲۵۲۵

۲۵۲۶

۲۵۲۷

۲۵۲۸

۲۵۲۹

۲۵۳۰

۲۵۳۱

۲۵۳۲

۲۵۳۳

۲۵۳۴

۲۵۳۵

۲۵۳۶

۲۵۳۷

۲۵۳۸

۲۵۳۹

۲۵۴۰

۲۵۴۱

۲۵۴۲

۲۵۴۳

۲۵۴۴

۲۵۴۵

۲۵۴۶

۲۵۴۷

۲۵۴۸

۲۵۴۹

۲۵۵۰

۲۵۵۱

۲۵۵۲

۲۵۵۳

۲۵۵۴

۲۵۵۵

۲۵۵۶

۲۵۵۷

۲۵۵۸

۲۵۵۹

۲۵۶۰

۲۵۶۱

۲۵۶۲

۲۵۶۳

۲۵۶۴

۲۵۶۵

۲۵۶۶

۲۵۶۷

۲۵۶۸

۲۵۶۹

۲۵۷۰

۲۵۷۱

۲۵۷۲

۲۵۷۳

۲۵۷۴

۲۵۷۵

۲۵۷۶

۲۵۷۷

۲۵۷۸

۲۵۷۹

۲۵۸۰

۲۵۸۱

۲۵۸۲

۲۵۸۳

۲۵۸۴

۲۵۸۵

۲۵۸۶

۲۵۸۷

۲۵۸۸

۲۵۸۹

۲۵۹۰

۲۵۹۱

۲۵۹۲

۲۵۹۳

۲۵۹۴

۲۵۹۵

۲۵۹۶

۲۵۹۷

۲۵۹۸

۲۵۹۹

۲۶۰۰

۲۶۰۱

۲۶۰۲

۲۶۰۳

۲۶۰۴

۲۶۰۵

۲۶۰۶

۲۶۰۷

۲۶۰۸

۲۶۰۹

۲۶۱۰

۲۶۱۱

۲۶۱۲

۲۶۱۳

۲۶۱۴

۲۶۱۵

۲۶۱۶

۲۶۱۷

۲۶۱۸

۲۶۱۹

۲۶۲۰

۲۶۲۱

۲۶۲۲

۲۶۲۳

۲۶۲۴

۲۶۲۵

۲۶۲۶

۲۶۲۷

۲۶۲۸

۲۶۲۹

۲۶۳۰

۲۶۳۱

۲۶۳۲

۲۶۳۳

444

1111

و علیٰ حبیب الرحمن
سید احمد علی

五

2/22/24

۱۲۲۱

13

۴۴۴ اور

PPH

PPH

روزنامه کیهان
شماره ۱۰۰۰

الوہریر کہ حضرت فرمایا کہ الہی ہدایت کو ابوہریرہ کی اکالتھی ہے اس سند کو اور کسی ماکوپیا کرنے سے اپنے ایماندار عبدولک تزدیک و یاریند او کوان فلوکو کی

یہاں کہہ دوں مصلحت میں ابوبکرؓ روایت ہے کہ میری مامشک تھی میں اس کا کہہ کر مانتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سوتا وہ ایک بار حضرت کے حق میں ایسی راوی کی کہ نکاح

جبری معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت میں رونا نکالیا اور کہنے لگا کہ یہ حضرت میری ناک واسطے دیا کیجیے کہ خدا او کو بہایت کرم و رحمت حضرت ذیہ علی کی تو میں حضرت کی دعاؤں

خوشی ہو کر نکلا جب میں نے گھر کے دروازے کو دیکھا تو میری ماں بڑھتی چلی گئی تو کہا اے اے اوہ ہر پہر کھڑا رہا اور مٹی کی کڑی اور سی سونا وغیرہ کے جلدی سے کپڑے پہنے کے ہوا تھا

اور ان کو کہلا کر اوس پر شہداء اَنَّا لَہٗ اِلٰہٌ اِلَّا اللّٰہُ مَا شَہَدْنَا اَنْ مُحَمَّدًا اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تو میں خوشی کے لئے تمہارے ہوا ہوں حضرت کی حد میں ملے گا اور یہ حال کہ تو

۲۳۴ حضرت احمد رضاؒ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے کہ نورِ احمدؑ کی دعا قبول ہو گئی ﴿قُلْ اَوْهَدِكُمُ اللّٰهَ﴾ اھلِ دُکُو ساداتِ ہِمَمِ حامی اور مسلمین اور

روہیت، کہ حضرت مولانا کے انہی دوس کی قوم کو بدین کر اور ان کو میرا پس آف ووں کہ قوم تھی میں اوس برہمنی قوم تھے حضرت اوس برہمن کی خاطر یہ عالمی ہند

۲۲۳۵۔ قبیل کی جانچ و قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت میں آئے۔ **عَلَى اللَّهِ أَمْدٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ** اے اللہ! تیرا شان و شہرت بڑھ رہا ہے اور تیرا نام مبارک

[illegible]

کہ انہی میں سے ہر ایک کو ایک راستہ ملے گا کہ اس سے وہ اپنے گناہوں سے بچ سکیں اور اللہ کے فضل سے اپنے لیے نیک اعمال جمع کر سکیں۔

میں ایسے بائیس حکمتے ہی طرح حدیث و احادیث کا گزرا رہا ہے کہ یہاں حاکم کے مرسل معصوم کو سوچا کہ نہ تو میرا حال اور نہ صلاحت اور نہ عفت کرط فرما کر ہو اور نہ سزا

ابن جبریل سے اسی حد ابوبکرؓ کے ساتھ ملا رہا تھا۔ یہاں چاہیے کہ سرکل مخصوص دلوں کو بھیجا دے کہ یہ جلال حاصلات اور بخت یطرف میل نہ کریں اور اسی ما

کے وقت ترک رستی کو دھماکے کی بجائے حسرت سے بدلتا ہوا دیکھتا ہوں۔ اس وقت سے اس طرح کے عوام میں رستی کا خانا چاہیے کہ کما طرہ و کما

۳۳۳ اسبیرا بہ ابر حاکم کا جو کرا کہ عہدہ دو سو چھ سو دہا بہ جاکہ سید ذوالفقار علی خان کا اولاد کا اللہ سے و مٹے ہوئے

اور وہ اس فائدہ سے عمل کیا یہ بڑا دل کی عظمت اور ہوشیاری کا عمل ہے جو خداوند سبحان کے واسطے کیا کہ لا اهل المدينة في مدبرهم من

ارادہ ہے سو عباد اللہ محمدیہ وقت المیہ میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت روایا الہی رکت دی میں سے کو کون لو

[illegible]

أَوْ هَرِيرَةُ اللُّحْمِ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِكَ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدَّتِنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَدَّكَ وَحِيلَكَ وَسَيْتَكَ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ مَا دَقَّكَ وَأَمْلَكَ وَمُيَلَّكَ وَمَعَهُ

كَانَ يَقُولُ إِذَا أَحَدٌ أَوَّلَ السَّيْرِ يَدْعُو أَوْ أَصْرَ وَلَيْدُهُ فَعِطْهُ ذَلِكَ التَّمْرَ سَلِمَ الْبُحَيْرِيَّةُ رَوَيْتُ بِكَ مَعْرُوفٌ وَيَا بَا

77-11

کہ خدا کی امامت سے کج کرتا ہوں اسی کو قبول کر بخدا کی طرف اور مجھ کے الکل کی طرف اور مجھ کی امت کی طرف یہ واضح قرآنی رج کر کے وقت و مکان سے مخصوص ہے

PP444

اَوْ مَوْجِہِ کَالِیَسْتَانِہِ لَا دُصِیْمَ رَفَعَهَا تِجَارِی اَوْرَسَہُمْ مِنْ حَضَرِ عَلَانِہِ رَہْمَہُ رَوَاہُ اَنْہُ کہ حضرتؑ فرمایا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ ہُوَ سَہَارِی مِیْنِ کِی بِلَدِیْ ہُوَ سَہَارِی نَفِیْہِ کَہ لَہِیَا

کلمے کی اونگھیں لگنے پھیلنا اور یہ مارتے فٹ لٹا دینا اس اوجھل سے تھا ہوا صرف حیرت کی دعا کی حرکت سے تھا اسی واسطے میرے کی مٹی کو ماک تھا کہ میری

10

1

FF46

11

—

PPF

444

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ كُنْ

نور کوئے مادی گم کر جو بس خرم افزہ کو پروردگار	عقل بیدار کو نگہ باری الفک و لیلایا سے سرو کار	یار باری اور ازل کو قبول کر خیری و امان میں جو کوہ قدم	ہند کو اس بلبل سے کر ہر دور بیر سے غم عشق میں خرم بہار
	ارباب اس عارفی دعا کرتے قبول عانت نہ پھر حق سؤل		

خاندان

ج

یہ ترجمہ طبع شاربلی عدیل سخن و حبس نیل مولوی فدا علی متخلص بہ عیش سلاطین

تحدہ حمد و ثنا اور خلق زمین و آسمان کی درگاہ میں تیکست کرنا چاہیے کہ جس نے انبیاء و مرسلین کو ہجرت کی واسطے بھیجا ہوا ہے وہ
دروما محمد و اوس جنات مسالت میں گذرانا چاہیے کہ جس کی جہین بہارک شلاق انوار حمد و سلام ہو ہمارا اوس کی آل اطہار اور
اصحاب خیل پر روز قیامت تک آباد و اصح ہو کہ یہ کتابت طحاوی احادیث رسول و خوارسمی تحقیقات الانبیاء
ترجمہ مشارق الانوار کہ جس کے اوصاف کا شمس فی رالبتہ النہار غایت استہار مستغنی عن الدیان
میں جابضیت ماک کمالات انشا فاضل اجل عالم اکمل حضرت مولانا مولوی محمد خرم علی
مرحوم مہرورے اس کتاب میں فوائد بہت سے مل آسان بابان رو میں ترجمہ پایا

حسب سرائیش لالہ جیدیال صاحب لکھنؤ کوٹھی کتب دہلی
مطبع فیض مسع عالی جناب صاحب خلق موفور غشتی
نول کشور صاحب و الحمد والمناقب واقع

بیت العلم لکھنؤ میں جاہ دی ۱۲۸۶ھ

مطابق ماہ مارچ ۱۸۷۰ء میں مطبوعہ

ہو کہ قبول طبع ہو

یقین ہو

حق

6311
S/A

6311

SIA

